

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

# السنائی

کتاب الایمان والکفر، کتاب الدعاء، کتاب فضل القرآن، کتاب العشرہ

ترجمہ اصول کافی جلد پنجم

حضرت ثقہ الاسلام ملا محمد فہار مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

تبیحہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قلم دارالعالی نقوی لاہور ہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معین دوسد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز سٹریٹ (جی سٹریٹ)  
ناظم آباد علی کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر: **ظفر شمیم پبلیکیشنز سٹریٹ (جیٹریڈ)**  
ناظم آباد علی کراچی

طبع: ----- قریشی آرٹ پریس

کتابت: ----- سید محمد رضا زیدی

ہدیہ: ----- ۸۰ روپے

اشاعت: ----- جولائی ۲۰۰۳ء

# فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
	کتاب الایمان والکفر (۱)						
۱	المرحون لامر اللہ	۳۰۱	۱	۲۱	آدم کی توبہ	۳۲۱	۲۰
۲	اصحاب اعراف	۳۰۲	۲	۲۲	آلودگی گناہ	۳۲۲	۲۲
۳	اصناف اہل خلافت	۳۰۳	۳	۲۳	گناہ کی تین قسمیں	۳۲۳	۲۳
۴	مولفہ القلوب	۳۰۴	۴	۲۴	گناہ کی سزائیں تعجیل	۳۲۴	۲۴
۵	ذکر منافقین و ضلال اور اہلبیس کی دعوت ۱۰۰۵	۳۰۵	۵	۲۵	گناہوں کی توضیح	۳۲۵	۵۰
۶	اس آیت کے معنی بعض لوگ عبادت		۸	۲۶	نادر	۳۲۶	۵۱
	کناہ سے پر کرتے ہیں۔	۳۰۶	۹	۲۷	خدا عمل کرنے والے کے مدد دیتے ہیں	۳۲۷	۵۲
۷	سبب مومن کا کافر ہو جانا	۳۰۷	۱۱	۲۸	عمل نہ کرنے والے کی بلا زد کرتا ہے	۳۲۸	۵۴
۸	نادر	۳۰۸	۱۳	۲۹	ترک گناہ توبہ سے آسان ہے	۳۲۹	۵۵
۹	ثبوت ایمان	۳۰۹	۱۳	۳۰	رفتہ رفتہ عذاب	۳۳۰	۵۵
۱۰	عائیت ایمان	۳۱۰	۱۵	۳۱	محاسبہ عمل	۳۳۱	۵۷
۱۱	عارض اور مستقل ایمان کی علا	۳۱۱	۱۸	۳۲	عجیب جوئی	۳۳۲	۶۶
۱۲	سہو قلب	۳۱۲	۱۹	۳۳	مسلمان ہونے کے بعد عمل جاہلیتہ		
۱۳	ظلمت قلب منافی	۳۱۳	۲۱	۳۴	کامواخذہ نہ ہوگا	۳۳۳	۶۷
۱۴	دل کی حالت یکساں نہ رہتا	۳۱۴	۲۲	۳۵	توبہ کے بعد عمل باطل نہ ہو جائیگا	۳۳۴	۶۸
۱۵	دوسرے اور حدیث نفس	۳۱۵	۲۴	۳۶	بلا سے معافی دینے ہوئے	۳۳۵	۶۹
۱۶	گناہوں کا اعتراف	۳۱۶	۲۶	۳۷	جن چیزوں سے اہل رسالت کا		
۱۷	ستر عیوب	۳۱۷	۲۸	۳۸	مواخذہ نہ ہوگا۔	۳۳۶	۷۰
۱۸	قصہ نیکی و بدی	۳۱۸	۲۹	۳۹	ایمان کے ہوتے گناہ مفر نہیں۔	۳۳۷	۷۱
۱۹	توبہ	۳۱۹	۳۱		کتاب الدعاء (۲)		
۲۰	گناہوں سے استغفار	۳۲۰	۳۷	۴۰	فصیلت دعا	۱	۷۵

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۳۹۔	دعا مومن کا ہتھیار ہے	۲	۷۷	۶۵۔	استغفار	۲۸	۱۲۵
۴۰۔	دعا در بلا و قضا ہے	۳	۷۹	۶۶۔	تسبیح، تہلیل و تکبیر	۲۹	۱۲۷
۴۱۔	دعا شفا و امراض ہے	۴	۸۱	۶۷۔	ایسے مومن بھائیوں کے لئے غائبانہ دعا	۳۰	۱۲۹
۴۲۔	جس کی دعا قبول ہوئی	۵	۸۱	۶۸۔	کس کی دعا قبول ہوتی ہے	۳۱	۱۳۲
۴۳۔	الہام دعا	۶	۸۲	۶۹۔	کس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔	۳۲	۱۳۴
۴۴۔	دعا میں تقدم	۷	۸۳	۷۰۔	دشمن کے لئے بد دعا	۳۳	۱۳۶
۴۵۔	دعا پر یقین	۸	۸۴	۷۱۔	مباہلہ	۳۴	۱۳۸
۴۶۔	دعا میں رجوع قلب	۹	۸۵	۷۲۔	تجید باری	۳۵	۱۴۱
۴۷۔	دعا میں الحاح و زاری	۱۰	۸۶	۷۳۔	جو لا الہ الا اللہ کہے	۳۶	۱۴۳
۴۸۔	وقت دعا اور ذکر حاجت	۱۱	۸۸	۷۴۔	جس نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا	۳۷	۱۴۴
۴۹۔	دعا کا اخفاء	۱۲	۸۹	۷۵۔	جس نے لا الہ الا اللہ وحدہ وحدہ		
۵۰۔	اوقات و حالات و قبولیت دعا	۱۳	۸۹	۷۶۔	کہا۔	۳۸	۱۴۴
۵۱۔	رفعت خواہش	۱۴	۹۲	۷۷۔	دس بار لا الہ الا اللہ لا شریک لہ کہنا	۳۹	۱۴۵
۵۲۔	بکاو	۱۵	۹۵	۷۸۔	اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا		
۵۳۔	شمار الہی قبل دعا	۱۶	۹۸	۷۹۔	شریک لہ اشھد ان محمداً عبدہ و		
۵۴۔	اجتماعی دعا	۱۷	۱۰۲	۸۰۔	رسولہ۔	۴۰	۱۴۶
۵۵۔	مومنین کو دعا میں شریک کرنا۔	۱۸	۱۰۳	۸۱۔	ہر روز دس بار یہ کلمات پڑھے	۴۱	۱۴۶
۵۶۔	سبب تاخیر اجابت دعا	۱۹	۱۰۳	۸۲۔	یا اللہ دس بار کہنا	۴۲	۱۴۶
۵۷۔	محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود	۲۰	۱۰۷	۸۳۔	لا الہ الا اللہ حقاً حقاً کہنا	۴۳	۱۴۷
۵۸۔	ہر مجلس میں ذکر خدا واجب ہے۔	۲۱	۱۱۳	۸۴۔	یا رب یا رب کہنا	۴۴	۱۴۸
۵۹۔	ذکر خدا کثرت سے کرنا۔	۲۲	۱۱۷	۸۵۔	خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کہنا	۴۵	۱۴۸
۶۰۔	بھلی ذکر خدا کرنے والے پر نہیں گرتی	۲۳	۱۲۰	۸۶۔	ماشاء اللہ کہنا	۴۶	۱۴۹
۶۱۔	ذکر خدا میں مشغولیت	۲۴	۱۲۰	۸۷۔	استغفر اللہ کہنا	۴۷	۱۵۰
۶۲۔	ذکر خدا خفیہ کرنا۔	۲۵	۱۲۱	۸۸۔	صبح و شام کی دعا	۴۸	۱۵۰
۶۳۔	اللہ عزوجل کا ذکر غافلین میں	۲۶	۱۲۲	۸۹۔	سوئے اور جاگتے وقت کی دعا	۴۹	۱۵۰
۶۴۔	تحمید و تحسید	۲۷	۱۲۳				



نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۸۷	گھر سے نکلتے وقت کی دعا	۵۰	۱۷۶	۱۱۰	نفیلت قرآن	۱۳	۲۹۳
۸۸	نماز سے قبل کی دعا	۵۱	۱۸۲	۱۱۱	النوار	۱۴	۳۰۳
۸۹	دعا بعد نماز	۵۲	۱۸۲	<b>کتاب العشرہ (۴)</b>			
۹۰	دعائے رزق	۵۳	۱۹۲				
۹۱	دعا ادائے قرض	۵۴	۱۹۷				
۹۲	دعا برائے دفع کرب و غم	۵۵	۱۹۹	۱۱۲	معاشرہ کے لئے واجب	۱	۳۱۴
۹۳	دعائے امراض	۵۶	۲۱۲	۱۱۳	حسن المعاشرت	۲	۳۱۶
۹۴	حرز و تعویذ	۵۷	۲۱۸	۱۱۴	دوستی و مصاحبت	۳	۳۱۸
۹۵	قرآن پڑھتے وقت کی دعا	۵۸	۲۲۵	۱۱۵	جس کی مجالست اور ہمراہی ناپسندیدہ ہے	۴	۳۲۰
۹۶	دعائے حفظ قرآن	۵۹	۲۲۸	۱۱۶	لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی	۵	۳۲۴
۹۷	دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لئے	۶۰	۲۳۱	۱۱۷	اپنے بھائی کی اپنی محبت سے آگاہ کرنا	۶	۳۲۶
<b>کتاب فضل القرآن (۳)</b>				۱۱۸	تسلیم	۷	۳۲۷
				۱۱۹	جس کے لئے ابتدا و یا اسلام محبوب ہے	۸	۳۳۰
				۱۲۰	جماعت کے لئے ایک سلام کافی ہے		
۹۸	فضل القرآن	۱	۲۶۰	۱۲۱	اور ایک ہی جواب کافی ہے	۹	۳۳۲
۹۹	فیصلت حاصل قرآن	۲	۲۷۰	۱۲۲	عورتوں پر سلام	۱۰	۳۳۳
۱۰۰	تعلیم قرآن	۳	۲۷۴	۱۲۳	مسلمانوں کے علاوہ دوسروں پر سلام کرنا	۱۱	۳۳۳
۱۰۱	حفظ قرآن	۴	۲۷۵	۱۲۴	مکاتب اہل ذمہ	۱۲	۳۳۷
۱۰۲	قرأت قرآن	۵	۲۷۸	۱۲۵	چشم پوشی	۱۳	۳۳۸
۱۰۳	وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے	۶	۲۷۹	۱۲۶	نادر	۱۴	۳۳۹
۱۰۴	ثواب قرأت قرآن	۷	۲۸۰	۱۲۷	چھینکنے والے کے لئے دعا	۱۵	۳۴۰
۱۰۵	قرآن کا پڑھنا مصحف میں	۸	۲۸۳	۱۲۸	سفید باور والے مسلمان کی عزت کرنا	۱۶	۳۴۸
۱۰۶	ترتیل قرآن خوش الحانی سے	۹	۲۸۵	۱۲۹	مردم کریم کی عزت	۱۷	۳۵۰
۱۰۷	قرآن کی قرأت سن کر سہوش ہو جانا	۱۰	۲۸۸	۱۳۰	آنے والے کا حق	۱۸	۳۵۱
۱۰۸	قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے	۱۱	۲۸۹	۱۳۱	بھاس میں راز دانی	۱۹	۳۵۱
۱۰۹	قرآن اسی زبان میں بلند ہوگا جس میں نازل ہوا	۱۲	۲۹۲	۱۳۲	سیکوشم	۲۰	۳۵۲
				۱۳۳	طریقہ نشست	۲۱	۳۵۳

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۱۳۳	تکبیر و گناہ	۲۲	۳۵۵	۱۳۸	باسمِ خط و کتابت	۲۷	۳۶۸
۱۳۴	مزاح اور ہنسی	۲۳	۳۵۶	۱۳۹	النوار	۲۸	۳۶۸
۱۳۵	ہمسایہ کا حق	۲۴	۳۶۱	۱۴۰	بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنے کی تاکید	۲۹	۳۷۱
۱۳۶	حد الجوار	۲۵	۳۶۶	۱۴۱	مکتوب کا غلط جملانے کی نفی	۳۰	۳۷۳
۱۳۷	اپنی اصحاب اور ہم سفر کا حق	۲۶	۳۶۶				

فَقَدْ رُفِعَ رُفْعًا عَظِيمًا لِرَسُولِ الْكَرِيمِ

## تین سوایک وال باب المرجون لامر اللہ

((باب)) ۳۰۱

﴿الْمَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ﴾

۱۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَآخِرُونَ مَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ، قَالَ: قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْرَةَ وَجَعْفَرٍ وَأَشْبَاهَهُمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ إِنَّهُمْ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللَّهَ وَتَرَكَوا الشِّرْكَ وَلَمْ يَعْرِفُوا الْإِيمَانَ بِقُلُوبِهِمْ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، وَلَمْ يَكُونُوا عَلَى جُحُودِهِمْ فَيَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَمَنْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ إِمَّا يَمْنُ بِهِمْ وَإِمَّا يُؤَبِّ عَلَيْهِمْ.

۱۔ زراردہ سے مروی ہے۔ ”آیہ“ اور دوسرے لوگ امر الہی کے امیدوار ہیں کہ کچھ لوگ مشرک تھے انھوں نے بحالتِ شُرک حمزہ و جعفر اور ان جیسے دیگر مؤمنین کو قتل کیا۔ پھر وہ مسلمان ہو گئے اور توحید کو ماننے لگے۔ شُرک چھوڑ دیا لیکن ایمان ان کے قلوب میں نہ تھا۔ جس سے وہ مومن خالص بن جاتے اور جنت ان پر واجب ہو جاتی، اور نہ ہی انکار ربو بیت پر باقی رہے کہ دوزخ واجب ہوتی، پس اس حالت میں ان کو عذاب دینا یا ان کی توبہ قبول کرنا خدا کی مرضی پر ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ، الْوَاسِطِيِّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: الْمَرْجُونَ قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْرَةَ وَجَعْفَرٍ وَأَشْبَاهَهُمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ إِنَّهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللَّهَ وَتَرَكَوا الشِّرْكَ وَلَمْ يَكُونُوا يَوْمَئِذٍ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَمْ يُؤْمِنُوا فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ وَلَمْ يَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَمَنْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ.

۲۔ ترجمہ ادب پر گزرا۔

# تین سودو وال باب

## اصحاب اعراف

(باب) ۳۰۲

\*(اصحاب الاعراف)\*

۱۔ تَحْمِيزُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ قُضَالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ

تَحْمِيزِ عَمْرٍو، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ جَمِيعًا، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ؟ فَقُلْتُ: مَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ الْكَافِرُونَ إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ وَإِنْ دَخَلُوا النَّارَ فِيهِمْ كَافِرُونَ. فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا هُمُ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ وَلَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ دَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ أَسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَإِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ: إِنْ تَرَكْتُمْ حَيْثُ تَرَكْتُمُ اللَّهَ، قُلْتُ: أَفَتَرَكْتُمُ اللَّهَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ لَوْ جِئْتُمْ كَمَا أَرْجَاهُمُ اللَّهُ إِنْ شَاءَ، أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَإِنْ شَاءَ سَاقَيْتُمُ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ وَلَمْ يَطْلُمَهُمْ، فَقُلْتُ: هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: هَلْ يَدْخُلُ النَّارَ الْكَافِرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَأْذُرُادَةَ إِنِّي أَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ، أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَبُرَتْ رَجَعْتَ وَتَحَلَّلْتَ [عَلَيْكَ عَقْدُكَ].

۲۔ زرارہ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اصحاب اعراف کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ مومن ہوں گے یا کافر، اگر مومن ہوں گے تو جنت میں جائیں گے۔ کافر ہیں تو دوزخ میں۔ فرمایا واللہ وہ نہ مومن ہوں گے نہ کافر، اگر مومن ہوتے تو اہل مومنوں کی طرح وہ بھی جنت میں جلتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جلتے۔ بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی۔ ان کے اعمال کی کوتاہی سے ایسا ہو گا

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَهْدٍ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْقَدَرِيَّةَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْجَوَارِحَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُزْحَجَةَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُزْحَجَةَ قَالَ : قَالُوا : لَعَنَ هَؤُلَاءَ مَرَّةً مَرَّةً وَلَعَنَ هَؤُلَاءَ مَرَّةً ثَلَاثًا ؟ قَالَ : إِنْ هَؤُلَاءَ يَقُولُونَ : إِنْ قُلْنَا لَنَا مُؤْمِنُونَ فَمَسَاوِدُ مُنْطَلَخَةٌ بِشَابِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، إِنْ اللَّهَ حَكَمَى عَنْ قَوْمٍ فِي كِتَابِهِ : وَلَنْ يُؤْمِنَ الرَّسُولُ حَتَّى يَأْتِيَهُ

یَقْرَأُ بَابَ تَا كَا لَهٗ الشَّارِفُ فَدَجَّاهُ كُمْ رَسُلٌ مِّنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي فَلَنَّمْ فَلَنَّمْ وَمَنْ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ قَالَ : كَانَ بَيْنَ الْغَائِلِينَ وَالْفَائِلِينَ خُمْسُ مِائَةِ عَامٍ فَأَلَزَمَهُمُ اللَّهُ الْقَتْلَ بِرِضَاهُمْ مَا فَعَلُوا .  
 اور فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا لعنت کرے تدریہ فرقہ پر، خدا لعنت کرے خارجیوں پر، خدا لعنت کرے مرجئیہ پر، میں نے پہلے دو پر صرف ایک بار لعن کی اور مرجئیہ پر دو بار، فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمارے مقتول مومن ہیں اور قیامت تک ہمارے خون سے ان کے کپڑے لقمہ پر رہیں گے اور خدا نے اپنی کتاب میں یہودیوں کے متعلق بیان کیا کہ انھیں اپنے کہا۔ ہم رسول پر ایمان نہ لائیں گے جب تک وہ ایسی قربانی نہ دکھلائے جسے آسمان سے آنے والی آگ نے جلا دیا ہو۔ اسے رسول! تم ان سے کہو کہ مجھ سے پہلے رسول معجزات لے کر آچکے ہیں اور جو تم نے کہا۔ وہ معجزہ دکھایا یہ پھر تم نے (یعنی تمہارے اسلاف نے) ان کو قتل کیوں کیا۔ اگر سچے ہو تو جواب دو اور حضرت نے فرمایا کہ ان کے قتل کرنے والے اور کہنے والے یہودیوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ تھا خدا نے ان پر قتل کا الزام اس لئے لگایا کہ وہ ان کے فعل پر راضی تھے۔

قد دروید کا عقیدہ یہ ہے کہ ہندو کے تمام افعال کا اولین خوراک کی ذات سے ہے، ہر کام کو اس میں اسی کی تدبیر کو دخل ہے اور اس کو اپنے فعل پر مستقلاً قدرت ہے خدا کے ارادہ مشیت اور قصا و قدر کو دخل نہیں۔

خوارج کہتے ہیں امام کا وجود کسی زمانہ میں ضروری نہیں اور یہ کہ اگر کوئی شخص ایک گناہ کبیرہ کرے تو وہ کافر ہے۔

سراجیہ کہتے ہیں کہ ایمان تام ہے ما جاء به النبى کی تصدیق کا اعمال قلب و دیگر اعضاء کو ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ . عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، وَحَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سُرُوقٍ قَالَ : سَأَلَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مَا هُمْ ؟ فَقُلْتُ : مَرْجِنَةٌ وَ قَدْرِيَّةٌ وَ حَرُورِيَّةٌ . وَ قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ تِلْكَ الْمِلَّةَ الْكَافِرَةَ الْمُسْرِ كَمَا أَلْبَنِي لَا نَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى شَيْءٍ .

۲۔ ابن سُرُوق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا۔ بصرہ والوں کا کیا مذہب ہے۔ میں نے کہا وہ مرجئیہ، تدریہ اور حروریہ (خارجی) ہیں۔ فرمایا ان کافر اور مشرک ملتوں پر جنھوں نے کسی صورت خدا کی عبادت نہیں کی۔ خدا کی لعنت ہو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقَبٍ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ . عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ . عَنْ مَهْزُورِ بْنِ يُونُسَ . عَنْ سُلَيْمَانَ

ابن خالد عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أهل الشام شرُّ من أهل الروم، أهل المدينة شرُّ من أهل مكة، وأهل مكة يكفرون بالله حيرة.

سفر فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام۔ نہ اہل شام بدترین رومیوں سے اور اہل مدینہ بدترین اہل مکہ سے اور اہل مکہ کفر کرتے ہیں۔ ظاہر بنظاہر (غالباً یہ کلام زمانہ بنی اُمیہ سے متعلق ہے کہ اس دور میں منافقوں کی کثرت تھی وہ اسلام کو ظاہر کرتے تھے اور باطن دلوں میں کفر چھپائے ہوئے تھے اور منافق کفار سے بدتر ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ کی تہ میں ہے۔ یہ لوگ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو گالیاں دیتے تھے اور یہ کفر ہے اللہ سے اور نصاریٰ ایسا نہیں کرتے تھے)۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کلام مبنی ہو اس امر پر کہ مخالفین غیر مستضعفین مطلقاً بدترین کفار سے جیسا کہ اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے اور ان شہدوں کے باشندوں کے درمیان جو فرق ہے وہ ان کے رسوم کے لحاظ سے ہے مذہب باطلہ میں یا یہ کہ اکثر مخالفین ان زمانوں میں نواصب تھے اہل بیت سے منحوت، خاص کر مکہ مدینہ اور شام والے جو مختلف تھے شقاوت میں اور ناصب۔ میں اور یہ ظاہر ہے کہ ناصبی ہونا کافر ہونے سے زیادہ بُرا ہے اور اہل مکہ تو اس زمانہ میں عداوت اہل بیت میں پیش پیش تھے اور ایک گروہ ان کا آج تک اہل بیت پر بد گوئی کا شوق عید مناسبتیں بلکہ اس کی وجہ سے شریعت پر

عن عطاء عن أبي حمزة عن أحمد بن محمد بن حبيب عن عثمان بن عيسى عن سماعة عن أبي بصير عن أحمد بن محمد قال: إن أهل مكة الكفرون بالله حيرة وإن أهل المدينة أحبُّ من أهل مكة، أحبُّ منهم ستمس بعد.

۴۔ ابو بصیر نے امامین میں سے کسی سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ کفر کرتے ہیں اللہ سے ظاہر بنظاہر اور اہل مدینہ ان سے ستر گنا زیادہ خبیث ہیں۔

و- محمد بن يعقوب، عن أحمد بن محمد بن حبيب عن عثمان بن عيسى عن سماعة عن أبي بصير عن أحمد بن محمد قال: إن أهل الشام شرُّ أم [أهل] الروم، فقال إن الروم كفروا ولم يؤمنوا، وإن أهل الشام كفروا وعادوا.

۵۔ ابو بکر حفصی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیا شامی بدترین آدمی ہیں یا رومی فرمایا رومی کانہیں مگر ہمارے دشمن نہیں اور شامیوں نے کھراقتیار کیا اور ہم سے عداوت کی۔

عن عطاء عن محمد بن الحسن بن عمار عن عثمان بن عيسى عن عثمان بن عيسى عن الفضيل بن يسار عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بهم - يعني المروم - لعنهم الله ولعن الله [الله] ملهمهم المشركة.

الَّذِينَ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ الْأَسْبَابِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے ان کے (مرجیہ) کے پاس نہ بیٹھو۔ خدا ان پر اور ان کے شرک والے مذهب پر لعنت کرے یہ لوگ کسی صورت میں بھی اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

## تین سو چارواں باب مولفۃ القلوب

( باب ۳۴ )

« الْمَوْلَفَةُ قُلُوبِهِمْ »

۱۔ محمد بن یحییٰ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نُهْجٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زُجَلٍ خَمِيعًا ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : « الْمَوْلَفَةُ قُلُوبُهُمْ قَوْمٌ وَحَدَّوْا اللَّهَ وَخَلَعُوا عِبَادَهُ [مَنْ يُعْبَدُ] مَنْ دُونِ اللَّهِ وَلَمْ تَدْخُلِ الْمَعْرِفَةُ قُلُوبَهُمْ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَأَلَّفُهُمْ وَيَعْرِفُهُمْ لِكَيْمَا يَعْرِفُوا وَيَعْلَمَهُمْ .

۱۔ زررہ نے بیان کیا کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مولفۃ القلوب وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کو ایک مانا اور اللہ کے غیر کی عبادت ترک کی لیکن رسول کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزیں نہ ہوئی رسول اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے تاکہ وہ معرفت حاصل کریں اور ان کو تعلیم بھی دیتے تھے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَالْمَوْلَفَةُ قُلُوبُهُمْ » قَالَ : هُمْ قَوْمٌ وَحَدَّوْا اللَّهَ وَخَلَعُوا عِبَادَهُ مَنْ دُونِ اللَّهِ وَشَهِدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُمْ فِي ذَلِكَ شَكَّاءٌ فِي بَعْضِ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَيْتِهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَتَأَلَّفَهُمْ بِالْمَالِ وَالْمَطْأِ لِكَيْ يَحْسِنَ إِسْلَامُهُمْ وَيُثْبِتُوا عَلَى دِينِهِمُ الَّذِي دَخَلُوا فِيهِ وَأَقْرَبُ وَابِدٍ .

وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ حُبِّ نَالَمَ رُؤَسَاءَ الْعَرَبِ وَمِنْ قُرَيْشٍ وَسَائِرِ مُضَرَ ، مِنْهُمْ أَبُو سَعْدٍ ابْنُ حَرْبٍ وَعَبِيدَةُ بْنُ حَصْبٍ الْفَرَارِيُّ وَأَسْبَاهُهُمْ مِنَ النَّاسِ فَعَصَبُ الْأَنْصَارِ اجْتَمَعَتْ إِلَى سَعْدِ بْنِ



عبادہ فَنُطَاقُ بِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجَرِ أَنَّهُ قَدْ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسَدُنَا لِي فِي الْكَلَامَةِ وَقَدْ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ كَلِمَةً هَذَا الْأَمْرُ مِنْ هَذِهِ الْأُمُورِ الَّتِي قَدْ سَمِعْتُ نَبِيَّ قَوْمِكَ سَيُنَازِلُنِي بِهَا رَجُلًا مِنْ كَلِمَةِ عَمْرِو بْنِ لُحَيْشٍ ، وَإِنْ زَارَهُ وَسَمِعْتَ أَوْ حَقِيقًا يَقُولُ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَعَكُمْ الْكَلِمَةُ أَتُكَلِّمُكُمْ عَنْهُ قَوْلَ سَمْعَدَةَ سَعْدِيَّةٍ فَقَالُوا : سَمِعْنَا اللَّهَ فَرَسَدْنَاهُ ، ثُمَّ قَالُوا فِي الثَّلَاثَةِ لَجُلٍ عَلَى مِثْلِ قَوْلِهِ وَأَيُّهُ ، قَالَ : إِنْ فَسَمِعْتَ أَوْ حَقِيقًا يَقُولُ : فَحَطَّ اللَّهُ بِرُوحِهِمْ وَوَرَسَ اللَّهُ لَكُمْ وَأَمْرَهُ فَمَلَوْهُمْ سَهْمًا فِي النَّارِ .

۲۔ زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مولفۃ القلوب کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کی دید کا تواضع و ارکبات پرستی کو ترک کیا اور یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں لیکن آنحضرت جو خدا کی طرف سے لائے تھے ان میں سے بعض باتوں میں انہیں شک ہوا۔ خدا نے رسول کو حکم دیا کہ مال اور عیالیت سے ان کی تالیفِ قلب کریں تاکہ ان کا اسلام بچتے ہو اور جس دین میں داخل ہوئے ہیں اس پر ثابت قدم رہیں اور دل سے اقرار کریں رسول اللہ نے یوم حنین ردسا و عرب، قریش اور قبیلہ مضر کے لوگوں کی تالیفِ قلب جیسے ابوسفیان اور عتیبہ بن الحصین فزاری وغیرہ انصار کو یہ برا معلوم ہوا وہ سب سعد بن عبادہ کے پاس جمع ہوئے وہ ان کو رسول اللہ کے پاس مقام جبرائیل پہنچے اور کہا یا رسول اللہ کیا کلام کی اجازت ہے فرمایا۔ ہاں۔ اس نے کہا اگر یہ حکم جو آپ نے اپنی قوم کے درمیان تقسیم اموال میں جاری کیا ہے اللہ کا نازل کردہ ہے تو ہم راضی ہیں ورنہ نہیں۔ زرارہ نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اسے گردہ انصار کیا تم سب کا وہی قول ہے جو تمہارے سردار کا ہے انہوں نے کہا ہمارا سردار اللہ اور اس کا رسول ہے تکرار کے بعد تیسری بار انہوں نے کہا۔ ہمارا قول اور رائے وہی ہے جو سعد کی ہے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے رسول پر اعتراض کرنے کی وجہ سے ان کے چہروں کا نور اڑا دیا اور مولفۃ القلوب کا ایک حصہ قرآن میں مقرر کر دیا۔

۳۔ علیؑ ، عَنْ عَتِيبَةَ بْنِ عَمِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رَجَلٍ ، عَنْ زَرَّارٍ ، عَنْ أَبِي حَقِيمٍ يُضِلُّ قَالَ : الْمَوْلُفَةُ فَمَلَوْهُمْ لَمْ يَكُونُوا فِطْرًا كَثُرَ مِنْهُمْ الْيَوْمَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مولفۃ القلوب ان سے زیادہ اس زمانہ میں ہیں۔

۴۔ علیؑ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي حَقِيمٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رَجَلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَدَا قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : إِسْحَاقُ بْنُ كَثِيرٍ أَمْلَى أَهْلَ هَذِهِ الْآيَةِ : وَإِنْ أُعْطُوا مِنْ حُجُورِهِمْ لَمْ يَعْطُوا مِنْهَا إِذْ هُمْ يَسْحَطُونَ ، قَالَ : ثُمَّ وَلَّيْنَا أَكْثَرَهُمْ لَمَنَّا إِلَهُ السَّ

ارجیس نے کہا مجھ سے لیبار نے کہا کہ ابلیس ملائکہ میں سے تھا اور قرآن نے سجدہ کا حکم ملائکہ کو دیا تھا۔ ابلیس نے کہا میں سجدہ نہ کروں گا۔ پس اس صورت میں ابلیس گنہگار کیوں ہوا اور آنحالیہ وہ ملائکہ میں سے تھا ہم



اگر نقصان پہنچ گیا تو منہ پھیر بیٹھے یہی دنیا و آخرت کا گھامیہ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی عبادت کی اور غیر اللہ کی عبادت کو ترک کیا لیکن حضرت رسول خدا اور ماجاہ النبی کے متعلق شک میں پڑے۔ ہے انہوں نے اسلام کے بارے میں کلام کیا اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اور قرآن کا اقرار کیا لیکن محمد صلعم اور جوہ لائے اس کے بارے میں شک کرتے رہے اللہ کے بارے میں شک نہ کیا۔ اللہ ان کے بارے میں فرماتا ہے وہ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں یعنی شک کرتے ہیں محمد و ماجاہ النبی میں، اگر کوئی فائدہ کی صورت نظر آئی یعنی اپنے نفس، مال اور اولاد کے لئے کوئی بہتر دیکھی تو باغ بارغ ہو گئے اور اگر سر پر کوئی بلا جسم یا مال پر نازل ہو گئی تو رسول پر ایمان لانے کو فال بد سمجھے اور نبوت کا اقرار برا معلوم ہوا اور نبوت میں شک کر کے اپنے مقام سے ہٹے اور اللہ اور رسول کے دشمن بن گئے اور نبی کی نبوت اور ماجاہ النبی سے انکار کر بیٹھے۔

۲۔ تَحَدَّثَ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَكْرٍ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمِنَ النَّاسِ مَن يُبْذِلُ اللَّهُ عَلَى حَرْفٍ» قَالَ: هُمْ قَوْمٌ وَحَدَّثُوا اللَّهَ وَخَلَعُوا إِعَادَةَ مَن يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَخَرَجُوا مِنَ الشِّرْكِ وَلَمْ يَعْرِفُوا أَنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم رَسُولُ اللَّهِ، فَهُمْ يَعْبُدُونَ اللَّهَ عَلَى شَكٍّ فِي مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا خَالَاهُ بِهِ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالُوا: نَنْظُرُ فَإِنْ كَثُرَتْ أَمْوَالُنَا وَعَوْفِينَا فِي أَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا عَلِمْنَا أَنَّهُ صَادِقٌ وَأَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ نَنْظُرُ نَأْثُرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ» يَعْنِي عَاقِبَةُ فِي الدُّنْيَا وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ، يَعْنِي مَا فِي نَفْسِهِ [وَمَالِهِ] دَانَقَلَبَ عَلَى وَحْيِهِ، انْفَلَكَ عَلَى شَكِّهِ إِلَى الشِّرْكِ، «خَيْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝ يَدْعُو مَن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا نَفْعَ لَهُ، قَالَ: يَنْقَلِبُ مُشْرِكًا، يَدْعُو غَيْرَ اللَّهِ وَيَعْبُدُ غَيْرَهُ، فَصَلُّهُمْ مَن يَعْرِفُ وَيَدْخُلُ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ فَيُؤْمِنُ وَيُصَدِّقُ وَيَرْوُلُ عَنْ مَنْزِلَتِهِ مِنَ الشَّكِّ إِلَى الْإِيمَانِ وَمِنْهُمْ مَن يَنْبُتُ عَلَى شَكِّهِ وَمِنْهُمْ مَن يَنْقَلِبُ إِلَى الشِّرْكِ.

علی بن ابراہیم عن محمد بن عیسیٰ، عن یونس، عن رجل، عن زُرَّارَةَ مِثْلَهُ.

۲۔ آیت۔ ومن الناس الخ کے متعلق زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اقرار توحید کیا اور غیر خدا کی عبادت ترک کی، شرک سے باہر آئے لیکن حضرت رسول خدا کی معرفت حاصل نہ کی پس انہوں نے اس طرح عبادت کی کہ حضرت رسول خدا اور ماجاہ النبی کے متعلق وہ شک ہی میں رہے۔ وہ رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر ہمارے مالوں میں کثرت ہوئی اور ہم اور ہماری اولاد عافیت میں رہی تو ہم جانیں گے آپ صادق ہیں اور اللہ کے رسول ہیں اور اگر اس کے خلاف ہوا تو ہم غور کریں گے اسی کے متعلق

خدا فرماتا ہے کہ دینی عاقبت حاصل ہوگئی اور مسکن ہو گئے اور اگر کوئی بلا آگئی تو شرک کی طرف ہلٹ گئے ہیں دنیا و آخرت کا خسارہ ہے وہ اللہ کے سوا ان سے دعا مانگنے لگے جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ فائدہ، حضرت نے فرمایا وہ مشرک ہیں اللہ کے غیر کو پکارتے ہیں اور اس کے غیر کی عبادت کرتے ہیں ان میں بعض ایسے ہیں کہ معرفت کے بعد ایمان ان کے قلب میں داخل ہوتا ہے اور وہ مومن بن کر تصدیق کرتے ہیں اور شک کو دور کر کے ایمان کی طرف آتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ شک پر باقی رہ کر شرک کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

## تین سو ساتواں باب

کم سے کم وہ چیز جس سے کوئی مومن کافر یا ضال ہو جاتا ہے

(باب) ۳۰۷

«أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا أَوْ كَافِرًا أَوْ ضَالًّا»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍاءَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ ابْنِ أَرْبَعَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ - وَأَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : مَا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالًّا ؟ فَقَالَ لَهُ : قَدْ سَأَلْتُ قَافِمَ الْجَوَابِ - : أَمَّا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَفْسَهُ فَيَقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ وَيَعْرِفَ أَنَّهُ إِمَامُهُ وَحُجَّتُهُ فِي أَرْضِهِ وَ شَاهِدُهُ عَلَى خَلْقِهِ فَيَقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ ، قُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ جَهِلَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا مَا وَصَفْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِذَا امْرَأَتُ طَاعَ وَإِذَا نَهَى انْتَهَى . وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ كَافِرًا مَنْ دَعَا أَنْ شَيْئًا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ أَنْ اللَّهَ أَمَرَهُ وَنَسَبَهُ دِينًا يَتَوَلَّى عَلَيْهِ وَيَزْعُمُ أَنَّهُ يَعْبُدُ الَّذِي أَمَرَ بِهِ وَإِنَّمَا يَعْبُدُ الشَّيْطَانَ .

وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالًّا أَنْ لَا يَعْرِفَ حُجَّةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَشَاهِدَهُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَتِهِ وَفَرَسَ وَلَايَتَهُ ؛ قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْهُمْ لِي فَقَالَ : الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَفْسِهِ وَنَبِيِّهِ فَقَالَ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ»

قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جَمَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ أَوْصَحْ لِي فَقَالَ: الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ يَوْمَ قُبَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: إِنِّي قَدَرْتُ كُتِّ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَصِلُوا بَعْدِي مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَعِزَّتِي أَهْلَ بَيْتِي، فَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ قَدْ عَهْدَ إِلَيَّ أَنْهُمَا لَنْ يَنْفَسِرَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ كَهَاتَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ مُسْتَحْتَبَيْهِ - وَلَا أَقُولُ كَهَاتَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ الْمُسْتَحْتَبَةِ وَالْمُسْطَى - فَتَسْبِقُ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى، فَنَمَسَّكُوا بِهِمَا لَا تَزِلُّوا وَلَا تَصِلُوا وَلَا تَقْدُ مُوْهُمُ فَتَضِلُّوا.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا۔ درآنحالیکہ ایک شخص آپ کے پاس آیا ہوا تھا اس نے کہا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ وہ کیا چیز ہے جس سے ایک شخص مومن، کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے حضرت نے فرمایا تو نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب سمجھ کہ تم وہ چیز جس سے بندہ مومن ہو جاتا ہے معرفت باری تعالیٰ ہے اور پھر اس کی اطاعت کا اقرار اور معرفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ان کی اطاعت کا اقرار کرے اور اپنے امام کی معرفت حاصل کرے جو حجت خدا ہے روئے زمین پر اور اس کا گواہ ہے اس کی مخلوق پر، اور اس کی اطاعت کا اقرار کرے، میں نے کہا اے امیر المؤمنین اگر ان باتوں کے علاوہ جو آپ نے بیان کیں اور سب باتوں سے جاہل ہو تو بھی مومن ہو گا۔ فرمایا اس صورت میں کہ امام جس بات کا حکم دے بجالائے اور جس سے منع کرے رک جائے اور ادنیٰ وہ چیز جس سے بندہ کافر ہو جاتا ہے یہ ہے کہ جس بات سے اللہ نے منع کیا ہے، وہ سمجھے کہ اس کا اس نے حکم دیا ہے اور اسی کو اپنا دین قرار دے لے اور گمان کرے کہ حکم خدا کے مطابق عبادت کر رہا ہے درحقیقت وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے اور ادنیٰ درجہ گمراہی کا یہ ہے کہ وہ اس حجت خدا کو نہ پہچانے جو اس کے بندوں پر خدا کا گواہ ہے اور جس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے اور جس کی ولایت کو فرض کیا ہے۔ میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین میں آپ پر خدا ہوں ذرا اسے واضح کیجئے۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت کو اپنی اور اپنے نبی کی اطاعت کے ساتھ بیان کیا ہے فرمایا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی، میں نے کہا یا امیر المؤمنین ذرا اور وضاحت فرمائیے۔ فرمایا یہ وہی ہیں جن کے متعلق رسول خدا نے اپنے آخری خطبہ میں اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا میں تم میں دو امر چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان سے تمک رکھو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب میری عزت میرے اہل بیت میں خدا نے لطیف و خبیر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔ پھر دو انگلیوں کو ملا کر بتایا۔ اس طرح یہ دونوں ساتھ ساتھ رہیں گے پس تم ان دونوں سے تمک رکھو تاکہ لغزش نہ کرو اور گمراہ نہ ہو اور ان پر سبقت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

## تین سو آٹھواں باب

نادر

(باب ۳۰۸)

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُهَذَّبٍ ، عَنْ الْمُتَقَرِّي ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ أَطْلَقُوا لِلنَّاسِ تَعْلِيمَ الْإِيمَانِ وَلَمْ يُطْلِقُوا تَعْلِيمَ الشِّرْكِ لَكِنِّي إِذَا حَمَلُوهُمْ عَلَيْهِ لَمْ يَعْزِفُوهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بنی امیہ نے اجازت دی لوگوں کو تعلیم ایمان کا جیسے نماز و روزہ وغیرہ اور نہ اجازت تعلیم شرک کی یعنی ان چیزوں کی جو مقتضائے شرک ہیں جیسے بیروی ظن و قیاس و اختلاف تاکہ لوگ مقتضائے شرک کو سچ مانیں ہی نہیں اور شرک کو سمجھیں ہی مقتضائے ایمان ہے۔

## تین سو نوواں باب

ایمان اللہ کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ آیا یہ جائز ہے کہ  
اللہ ایمان ثابت کو خدا لان کے ساتھ برطرف کرے

(باب ۳۰۹)

﴿ثُبُوتُ الْإِيمَانِ وَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَنْقُلَهُ اللَّهُ﴾

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّخَّافِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لِمَ يَكُونُ الرَّجُلُ عِنْدَ اللَّهِ مُؤْمِنًا قَدْ ثَبَتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَهُ ثُمَّ يَنْقُلُهُ اللَّهُ بَعْدَ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْمَدْلُ إِتِمَادًا الْعِبَادَ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ لَا إِلَى الْكُفْرِ وَلَا يَدْعُوا أَحَدًا إِلَى الْكُفْرِ بِهِ ، فَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَ اللَّهِ لَمْ يَنْقُلْهُ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ [بَعْدَ ذَلِكَ] مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ؛ قُلْتُ لَهُ: فَيَكُونُ الرَّجُلُ كَافِرًا قَدْ ثَبَتَ لَهُ الْكُفْرُ عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ يَنْقَلِبُ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ، قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَهُمْ عَلَيْهَا لَا يَعْرِفُونَ إِمَانًا بِشَرِيعَةٍ وَلَا كُفْرًا بِجُحُودٍ، ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ الرَّسُلَ يَدْعُو الْعِبَادَ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِهِ اللَّهُ.

احسین بن نعیم نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ایسا تو نہیں ہوتا کہ ایک شخص عند اللہ مومن ہو اور اس کا ایمان خدا کے نزدیک ثابت بھی ہو پھر اللہ اس کو ایمان سے کفر کی طرف منتقل کر دے۔ فرمایا خدا عادل ہے اس نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف دعوت دی ہے کہ کفر کی طرف، وہ کفر کی طرف کسی کو دعوت نہیں دیتا۔ پس جو ایمان لے آئے اور اس کا ایمان عند اللہ ثابت ہو تو خدا اس کو ایمان سے کفر کی طرف نہیں لے جاتا میں نے کہا جو شخص کافر ہو اور خدا کے نزدیک اس کا کفر ثابت ہو پھر کسے کفر سے ایمان کی طرف لے جاتا ہے حضرت نے فرمایا: خدا نے سب بندوں کو ایک ہی فطرت پر پیدا کیا ہے نہ وہ اذروئے شریعت ایمان کو جانتے تھے نہ انکار سے کفر کو، پھر اللہ نے اپنے رسول بھیجے، انھوں نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف بلایا ان میں سے بعض نے ہدایت پائی اور بعض بے ہدایت رہے۔

**توضیح :-** اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایک ایسی فطرت پر پیدا کیا ہے کہ جو ایمان کو قبول کرنے والی ہے پھر خدا نے اپنے انبیاء و مرسلین کو بھیج کر ان سب پر اپنی حجت تمام کی اس کے بعد رزق قیامت کی کوئٹھ خدا حجت کا موقع نہ ہو گا پس کوئی کفر پر مجبور نہیں ہے نہ بلحاظ خلقت نہ اس لحاظ سے کہ ہدایت میں کوئی کمی کی گئی یا حجت کے قائم کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا گیا لیکن ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا کی ہدایت فاعلہ کے مستحق ہوئے اور ان کے ایمان کو تائید خدا حاصل ہوئی اور بعض اپنے سوئے اختیار کی وجہ سے اس تائید کے مستحق نہ ہوئے انھوں نے کفر اختیار کیا حالانکہ وہ اس پر مجبور نہ تھے۔

جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیت کو بدلا نہیں اور اس پر غور کیا ہے کہ کہاں سے آئے ہیں کہاں جا رہے ہیں اور ان کی غرض خلقت کیا ہے اور ندائے حق کو انھوں نے کان لگا کر سنا اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی اور ان پر خدا کا لطف و توفیق و رحمت ہوئی، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے جن لوگوں نے ہمارے احکام کی بجا آوری میں کوشش کی۔ ہم نے ان کو اپنے راستوں کی طرف ہدایت کی، یہی مطلب ہے حضرت کے اس قول کا کہ بعض نے ہدایت پائی اور جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیت کو باطل کیا خراب کیا اور احکام الہیہ میں غور و فکر نہ کیا اور ندائے حق سننے سے کان بند کر لئے ان سے خدا نے اپنی رحمت و توفیق و لطف کو روک لیا یہ مراد ہے ہدایت نہ پانے سے۔



# تین سو رسواں باب

## عاریتی ایمان

### (باب المَعَارِیْن) ۳۱۰

۱۔ عَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْإِيمَانَ لِأَزْوَالٍ لَهُ وَخَلَقَ خَلْقًا لِلْكَفْرِ لِأَزْوَالٍ لَهُ ، وَخَلَقَ خَلْقًا بَيْنَ ذَلِكَ وَاسْتَوْدَعَ بَعْضَهُمُ الْإِيمَانَ ، فَإِنْ يَشَاءَنْ يُنِمَّهُ لَهُمْ أَمَتُهُ ؛ وَإِنْ يَشَاءَنْ يَسْلُبَهُمْ إِيَّاهُ سَلْبَهُمْ وَكَانَ فُلَانٌ مِنْهُمْ مُعَارًا .

۱۔ محمد بن مسلم نے امام محمد یا قریباً امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا یا حضرت نے، خدا نے ایک مخلوق کو پیدا کیا ایسے کفر کے لئے جس کو زوال نہیں۔ اور ایک مخلوق کو ان دونوں کے درمیان، اور بعض کے ایمان کی صورت یہ ہے کہ اگر اس نے یہ چاہا کہ خدا اسے پورا کر دے تو اس نے پورا کر لیا اگر اس نے چاہا کہ سلب ایمان کر دے تو اس نے سلب کر لیا اور ضلال کا ایمان عاریتی ہے۔

**توضیح:** بندوں کی استعداد، ان کی قابلیت اور تنبیہ رجوع اور ان کے مراتب ایمان و کفر ان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی علم الہی میں ہوتے ہیں وہ جانتا ہے کہ کون کون ایمان میں راسخ اور کامل ہوں گے پس یہ ایسا ہے گویا خدا نے ان کو کامل اور اسخ الایمان پیدا کیا ہے یہی صورت کفر کی ہے وہ کافروں کے متعلق پہلے سے جانتا ہے کہ یہ پیدا ہو کر کیا کیا کرنے والے ہیں اور ان کو بھی جانتا ہے جو کفر و ایمان کے درمیان متزلزل اور متردد رہنے والے ہیں پس گویا ان کو ایسا ہی پیدا کیا اور گویا ان میں سے بعض کے ایمان پر ہر نگاہی اور بعض کے کفر پر، اس حدیث سے فلاح سے مراد ابو الخطاب (محمد بن مقلاس الاسدی) لکھتے ہیں اس کا نام مصلحتاً نہیں لیا کیونکہ یہ بڑے بزرگ والا اور فتنہ پرداز تھا چونکہ یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ لہذا یہ حدیث بھی انہی سے ہے۔

۲۔ عَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنْ قُصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَمَّادٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ كَلْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْأَسَدِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ يَصْبِحُ مُؤْمِنًا

وَيُنْسِي كَافِرًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُنْسِي مُؤْمِنًا، وَقَوْمٌ يُعَارُونَ الْإِيمَانَ ثُمَّ يُسَلِّبُونَهُ وَيَسْمَوْنَ الْمُعَارِبِينَ،  
ثُمَّ قَالَ : فَلَانٌ مِنْهُمْ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص صبح کو مومن ہوتا ہے شام کو کافر، شام کو مومن  
اور کچھ لوگ عاریتی ایمان رکھتے ہیں جن سے ایمان سلب کر لیا جاتا ہے ان کو معارین کہتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ فلان شخص  
ان میں سے ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَقِصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ وَغَيْرِهِ ، عَنْ عِيسَى  
شَلْفَانَ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا فَمَرَّ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهُ تَمَمَةٌ قَالَ : فُلْتُ : يَا غُلَامُ مَا تَرَى مَا يَصْنَعُ  
أَبُوكَ ؟ يَأْمُرُنِي بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَنْهَانِي عَنْهُ ، أَمَرَنِي أَنْ تَتَوَلَّى أَبَا الْخَطَّابِ ثُمَّ أَمَرَنِي أَنْ أَتَيْتُهُ وَتَبَيَّرَ أَتَيْتُهُ فَقَالَ  
أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هُوَ غُلَامٌ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْإِيمَانَ لِأَزْوَالٍ لَهُ وَخَلَقَ الْكُفْرَ لِأَزْوَالٍ لَهُ وَ  
خَلَقَ خَلْقَيْنِ ذَلِكَ أَعَارِمُ الْإِيمَانَ يُسَمَوْنَ الْمُعَارِبِينَ ، إِذَا شَاءَ سَلَبَهُمْ وَكَانَ أَبُو الْخَطَّابِ مِمَّنْ أُمِرَ  
الْإِيمَانَ . قَالَ : فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا قَالَ لِي ، فَقَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّهُ نَبْعَةٌ نُبُوءَةٌ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں بیٹھا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اُدھر سے گزرے۔ آپ کے ساتھ بکری تھی۔ میں نے کہا  
اے لڑکے آپ اپنے باپ کی حالت کو دیکھتے ہیں، کبھی ایک بات کا حکم دیتے ہیں پھر اس سے منع کرتے ہیں۔ پہلے کہا ابو الخطاب  
سے دوستی کر لو پھر کہا اس پر لعن کر دو اور بیزاری کا اظہار کر دو۔ آپ اس وقت کم سن تھے۔ فرمایا خدا نے کچھ لوگ لازوال  
ایمان والے پیدا کئے ہیں اور کچھ لازوال کفر والے اور کچھ ان کے درمیان عاریتی ایمان والے ہیں جن کو معارین کہتے ہیں  
جب خدا نے چاہا ان کے ایمان کو سلب کر لیا۔ ابو الخطاب انہی عاریتی ایمان والوں میں سے ہیں۔ میں یہ سن کر امام جعفر  
صادق علیہ السلام، خدمت میں آیا تو میں نے جو کہا تھا اور جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا تھا بیان کیا۔ فرمایا  
وہ حشرِ نبوت کی ایک شاخ ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَارٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ،  
عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ النَّبِيِّينَ عَلَى النَّبُوءَةِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا أَنْبِيَاءَ وَخَلَقَ  
الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْإِيمَانِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا مُؤْمِنِينَ : وَأَعَارَقُوا إِيْمَانًا ، فَإِنْ شَاءَ تَمَمَهُ لَهُمْ وَإِنْ شَاءَ  
سَلَبَهُمْ إِيْمَانَهُ ، قَالَ : وَفِيهِمْ جَرَتْ : وَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ، وَقَالَ لِي : إِنَّ فُلَانًا كَانَ مُسْتَوْدَعًا إِيْمَانَهُ ،  
فَلَمَّا كَذَبَ عَلَيْنَا سَلَبَ إِيْمَانَهُ ذَلِكَ .

۴۔ سرایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ خدا نے انبیاء کو نبوت پر خلق کیا۔ پس وہ نبی ہو گئے اور میں کو ایمان پر خلق نہ فرمایا۔ پس وہ مومن ہی رہیں گے اور ایک قوم کو عاقبتی ایمان دیا۔ اگر خدا چاہے گا تو اسے کمال تک پہنچا دے گا اور اگر نہ چاہے گا تو ایمان سلب کرے گا اور امام نے فرمایا یہ طریقہ واجب آری ہو آپؑ بعض میں ایمان کو مستقل بنایا گیا اور بعض میں بطور امانت رکھا گیا ہے اور امام نے فرمایا۔ فلان شخص مستودع ہے یعنی ایمان اس میں امانت تھا جب اس نے جھوٹ بولا تو اس کا ایمان سلب کر لیا گیا۔

اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب انبیاء و مومنین، انبیاء و مومنین  
**توضیح:-** یہی بنا کر بھیجے گئے ہیں تو ان کی نیکیاں قابل اجر نہ رہیں اس کا جواب یہ ہے کہ خلق کو جسے پہلے خلاق عالم کو ان تمام افعال و اعمال کا علم تھا جو وہ دار دنیا میں کرنے والے تھے لہذا اسی اعتبار سے ان کی خلقت کا خمیر کیا گیا اب رہا سلب ایمان ان لوگوں سے جن میں ایمان امانت تھا تو یہ ظلم نہیں ہے کیونکہ ایمان کی بقا و سلب کا انحصار بندوں کے افعال و اعمال پر ہے اگر وہ نیک کام کئے جاتے ایمان باقی رہتا نہ کہ سلب کر لیا جاتا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ جَبَلَ النَّبِيِّينَ عَلَى نُبُوَّتِهِمْ ، فَلَا يَرْتَدُّونَ أَبَدًا ؛ وَجَبَلَ الْأَوْصِيَاءَ عَلَى وَصَايَاهُمْ فَلَا يَرْتَدُّونَ أَبَدًا وَجَبَلَ بَعْضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْإِيمَانِ فَلَا يَرْتَدُّونَ أَبَدًا وَمِنْهُمْ مَنْ أُعِيرَ الْإِيمَانَ غَارِيَةً : فَاذْهَبُوا دَعَا وَأَلَحَّ فِي الدُّعَاءِ مَاتَ عَلَى الْإِيمَانِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے نبیوں کو ان کی نبوت پر پیدا کیا اور اوصیاء کو ان کی وصیتوں پر پس وہ مرتد نہیں ہوئے اور بعض مومنوں کو ایمان پر پیدا کیا اور وہ مرتد نہ ہوئے بعض کو عارضی ایمان دیا گیا۔ پس جب اس نے دعائیں الحاح و زاری کی تو وہ ایمان پر ہوا۔

اس حدیث سے دعا کی طرف رغبت دلانے کی ہے تاکہ انجام اچھا ہو اور دل میں کبھی نہ آئے  
**توضیح:-** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان اور سلب ایمان سبب ہیں فعل انسان پر کیونکہ ایمان کی وجہ سے مستحق توفیق ہوتا ہے اور کفر کی وجہ سے مستحق خذلان، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کفر و ایمان کبھی تو ثابت ہوتے ہیں اور کبھی متزلزل۔ ہر ایک اپنی ضد کی پیدا ہو جانے سے زائل ہو جاتا ہے کیونکہ قلب میں جب روشنی بڑھ جاتی ہے وہ پوری پوری صفائی آ جاتی ہے تو ایمان جگہ بگہ جاتا ہے اور جو حق بات ہے اس کے اندر آ جاتی ہے اور جب ظلمت بڑھ جاتی ہے اور کدورت میں اضافہ

ہو جاتا ہے تو کفر جگہ پر دجاتا ہے اور باطل خیالات آنے لگتے ہیں اور جب ان دونوں کے درمیان والی صورت ہوتی ہے یعنی ضیاء اور ظلمت دونوں کسی قلب میں پیدا ہو جاتی ہیں تو انسان اقبال و ادبار میں متردد ہو جاتا ہے اور ایمان و کفر میں مذہب، اگر ایمان غالب آگیا تو ایمان غیر مستقل صورت میں داخل ہو جاتا ہے اور اگر دوسری صورت ہے تو کفر اسی طرح پیدا ہو جاتا ہے اور بااوقات غالب مغلوب ہو جاتا ہے اور انسان ایمان سے کفر کی طرف پلٹ جاتا ہے یا کفر سے ایمان کی طرف، پس بندہ کو چاہیے کہ اپنے قلب کو سنبھالے رہے اگر اس کو خدا کی طرف متوجہ پائے تو اس کا شکر ادا کرے اور اس توجہ کو بڑھانے کی کوشش کرے تاکہ وہ پلٹ نہ جائے اور حق سے روگرداں نہ ہو جائے۔ خدا نے صالحین کی دعا کے ذکر میں فرمایا ہے (وَبِنَا لَاقِظْخَ قَلْبُوْنَا بَعْدَ إِذْ أَهْمَدْنَا) ترجمہ۔ خداوند اسماکر دلوں کو ہدایت کے بعد کج نہ کرنا) اور اگر دیکھے کہ اس کا دل راہ حق سے ہٹا ہوا ہے اور اہل حق و اہل کفر کے ساتھ خدا سے دعا کرے تاکہ رحمت ربانیا سے ظلمت سے نور کی طرف لے آئے۔

## تین سو گیارہواں باب

### عارضی اور مستقل ایمان کی علامت

#### (بَابُ فِي عِلَامَةِ الْمُعَارِ) ۳۱۱

۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْحَسْرَةَ وَالسَّادَمَةَ وَالْوَيْلَ كُلَّهُ لِمَنْ لَمْ يَتَّعِ بِمَا بَصَرَهُ وَلَمْ يَدْرِمَا الْأَمْرَ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ مُقِيمٌ، انْتَفَعُ لَعَامَ نَمَرٍ : قُلْتُ لَهُ : فِيمَ يَعْرِفُ النَّاجِي مِنْ هَؤُلَاءِ جُعِلَتْ فِدَاكَ ؟ قَالَ مَنْ كَانَ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقًا فَأَنْبِيتَ لَهُ الشَّبَادَةَ بِالنَّجَاةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقًا فَانْتَبَاهُ ذَلِكَ مُسْتَوْدَعٌ .

اس فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت حسرت و ندامت اور افسوس ہوگا اس کے لئے جو باوجود بتائے جانے کے یہ جانے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے آیا وہ اس کے لئے نفع رسا ہے یا مضر، میں نے کہا یہ کیسے جانا جائے کہ اس میں کون ناجی ہے فرمایا جس کا فعل اس کے قول کے موافق ہو اس کی نجات کی گواہی ثابت ہے اور جس کا قول اور فعل یکساں نہ ہو وہ عارضی ایمان والا ہے۔

# تین سو بار ہواں باب

## سہو قلب

### (بَابُ سَهْوِ الْقَلْبِ) ۳۱۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَغَيْرِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ الْقَلْبُ لَيَكُونُ الشَّاعَةَ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَا فِيهِ كُفْرٌ وَلَا إِيْمَانٌ كَالثُّوبِ الْخَلْقِ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ لِي : أَمَا سَجِدَ ذَلِكَ مِنْ تَقْسِيكَ ؟ قَالَ : ثُمَّ تَكُونُ التُّكْنَةُ مِنَ اللَّهِ فِي الْقَلْبِ بِمَا شَاءَ مِنْ كُفْرٍ وَإِيْمَانٍ .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ .  
 فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں کفر ہو سکتا ہے اور نہ ایمان جیسے پرانا کپڑا۔ پھر فرمایا کیا تم اپنے نفس میں یہ حالت نہیں پاتے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے دل پر چاہتا ہے کفر یا ایمان کا نکتہ لگا دیتا ہے یہی روایت محمد بن ابی عمیر نے بھی کہی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حَمَّازٍ عليه السلام يَقُولُ : يَكُونُ الْقَلْبُ مَا فِيهِ إِيْمَانٌ وَلَا كُفْرٌ، شَبَهَ الْمُضْغَةَ <sup>(۱)</sup> أَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ .

۲۔ ابو بصیر نے کہا۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ایسا دل بھی ہو سکتا ہے جس میں مضغہ گوشت کی طرح نہ کفر نہ ایمان کیا تم میں سے کوئی اپنے میں یہ حالت نہیں پاتا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمَرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مَطْوِيَةً مَبْمُومَةً عَلَى الْإِيْمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَارَةَ مَا فِيهَا فَتَنَحَّاهَا بِالْحِكْمَةِ، وَزَادَهَا بِالْعِلْمِ، وَزَادَهَا بِالْقِيَمِ عَلَيْهِ رَبُّ الْعَالَمِينَ .

۳۔ فرمایا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ نے مومنین کے دل بچھیدہ اور ایمان میں بستر پیدا کئے ہیں جب ان میں

رشتی پیدا کرنا چاہتا ہے تو حکمت کے ساتھ اس کی کثافت دور کرتا ہے اور علم کی تخم ریزی کرتا ہے اور رب العالمین اس کا نگہبان رہتا ہے۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَيَانَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُحْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَرَجَّحُ فِيمَا بَيْنَ الصَّدْرِ وَالْحَنَظَةِ حَتَّى يُعْقِدَ عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا عَقِدَ عَلَى الْإِيمَانِ قَرَّ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ»

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ قلب صدر و حنظہ کے درمیان مضطرب رہتا ہے جب تک ایمان سے وابستگی نہیں ہوتی جب ایسا ہو جاتا ہے تو دل قرار پا جاتا ہے خدا فرماتا ہے جو ان پر ایمان لے آتا ہے اس کا دل ہدایت یافتہ ہو جاتا ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقَلْبَ لَيَنْجَلِجُلُ فِي الْجَوْفِ يَطْلُبُ الْحَقَّ فَإِذَا أَصَابَهُ أَطْمَأَنَّ وَقَرَّ ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام هَذِهِ آيَةٌ: «وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ» إِلَى قَوْلِهِ: «كَأَنَّمَا يَضَعُ فِي السَّمَاءِ»

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ انسان کے دل میں ایمان ہوتا ہے کفر کیا تمہاری در او سے ایسی حالت نہیں ہوتی۔ اس کے بعد اللہ اپنے بندہ کے دل میں ایک نکتہ لگاتا ہے۔ اگر چاہے تو ایمان کا یا چاہے تو کفر کا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْقَلْبَ يَكُونُ فِي الشَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَيْسَ فِيهِ إِيمَانٌ وَلَا كُفْرٌ. أَمَّا تَجِدُ ذَلِكَ، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ نَكْتَةً مِنَ اللَّهِ فِي قَلْبِ عَبْدِهِ بِمَا شَاءَ. إِنْ شَاءَ بِإِيمَانٍ وَإِنْ شَاءَ بِكُفْرٍ.

۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ قلب سینہ میں تلاشب حق کے لئے بھڑکتا ہے جب اس کو پالیتا ہے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر پالیتا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اللہ جس کو ہدایت کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ کھول دیتا ہے اس کے سینہ کو اسلام کے لئے ان تو لمہ گویا وہ آسمان کی طرٹ مسعود کر رہا ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ طَبِيَّانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ

قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مُنْبَهَةً عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَادَةً مَا فِيهَا فَتَحَهَا بِالْحِكْمَةِ وَزَرَعَهَا بِالْعِلْمِ، وَزَارِعَهَا وَالْفَيْمَ عَلَيْهِارَبِّ الْعَالَمِينَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے قلوبِ مؤمنین کو ایمان میں لپیٹا ہوا پیدا کیا ہے اور جب اسے روشن کرنا چاہتا ہے تو حکمت سے اسے کھول دیتا ہے اور علم کی اس میں تخم ریزی کرتا ہے۔

## تین سو تیرہواں باب

ظلمتِ قلبِ منافق اگرچہ زبانِ دراز ہو اور نورِ قلبِ مومن اگرچہ خاموش ہو

(باب ۳۱۳)

﴿فِي ظُلْمَةِ قَلْبِ الْمُنَافِقِ وَإِنْ أُعْطِيَ اللِّسَانَ ، وَنُورِ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ﴾  
﴿وَإِنْ قَصُرَ بِهِ لِسَانُهُ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ تَجِدُ الزُّجْلَ لَا يَخْطِي ، بِالْأَمِّ وَلَا الْوَاوِ خَطِيئًا مُصْقَعًا وَلَقَلْبُهُ أَشَدُّ ظُلْمَةً مِنَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، وَتَجِدُ الزُّجْلَ حُلَّ لَا يَسْتَطِيعُ يُعَيِّرُ عَمَّا فِي قَلْبِهِ بِلِسَانِهِ ، وَقَلْبُهُ يَرَاهُ كَمَا يَرَاهُ الْمُصْبَحُ .

۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک دن ہم سے فرمایا۔ تم ایک ایسے آدمی کو دیکھو گے جس کا "لام واو" درست ہو گا۔ بڑا بیخ کلام کرتا ہو گا لیکن اس کے دل میں تاریک رات سے زیادہ گہری سیاہی ہوگی اس کے برعکس ایک شخص کو پاؤ گے جو اپنے مافی الضمیر کو بھی نہ ادا کر سکتا ہو گا مگر اس کا دل ایسا نورانی ہو گا جیسے چراغ۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْمُعْتَمِدِ عَنْ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنْ الْقُلُوبُ أَرْبَعَةٌ : قَلْبٌ فِيهِ رِيقٌ وَإِيمَانٌ ، وَقَلْبٌ مُنْكَوَسٌ ، وَقَلْبٌ مُطْبُوعٌ ، وَقَلْبٌ أَزْهَرُ أَجْرَدٌ . فَقُلْتُ : مَا الْأَزْهَرُ قَالَ : فِيهِ كَهَيْشَةُ السَّرَاحِ . فَأَمَّا الْمَطْبُوعُ فَقَلْبُ الْمُنَافِقِ وَ أَمَّا الْأَزْهَرُ فَقَلْبُ الْمُؤْمِنِ إِنْ أُعْطِيَ شُكْرًا إِنْ أَبْشَاهُ صَبْرًا وَأَمَّا الْمُنْكَوَسُ وَقَلْبُ الْمُسْرِكِ . ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : هَافِمَنْ يَمْشِي مُكِبًا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَى جُرَاطٍ

مُسْتَعْبِقَةً فَأَمَّا الْقَلْبُ الَّذِي فِيهِ إِيْمَانٌ وَ يُعْقِدُ فِيهِ قُوَّةٌ كُنُوْا رَطَابٌ فَإِنْ أَدْرَكَ أَحَدُهُمْ أَحَدَهُ اَحْلَهُ عَلَى رِغَابِهِ هَلَتْ وَإِنْ أَدْرَكَ عَلَى إِيْمَانِهِ نَجَّى .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کے دل چار طرح کے ہیں ایک وہ جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں دوسرا قلب مشکوس ، تیسرا مطبوع ، چوتھا روشن و اندھ میں نے پوچھا انہر کیا ہے فرمایا اس کی صورت چراغ کی سی ہوتی ہے۔ قلب مطبوع دہر کردہ ، متناقض کا دل ہے اور انہر مومن کا دل ہے جب خدا سے پاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب مصیبت آتی ہے تو صبر کرتا ہے اور مشکوس مشرک کا دل ہے پھر یہ آیت پڑھی آیا وہ جو منہ کے بل گرا ہوا راہ چلتا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراط مستقیم پر چل رہا ہو اور وہ دل جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں جو باغوائے شیطانی خستہ اندازی کرتے ہیں اگر موت کے وقت تک ان دلوں میں نفاق رہا تو ہلاک ہوئے (راہ نجات بند) اور اگر ایمان کو پایا تو نجات کو پا گئے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : الْقُلُوبُ ثَلَاثَةٌ : قَلْبٌ مُشْكُوسٌ لَا يَمْنِي شَيْئًا مِنْ الْخَيْرِ ، وَهُوَ قَلْبُ الْكَافِرِ ، وَقَلْبٌ فِيهِ لَكِنَّهُ سُودٌ ، فَالْحَيْرُ وَالسَّرُّ فِيهِ يَعْنِي جِسْرًا بَيْنَهُمَا كَأَنَّهُ مِثْلُ غَلَبِ عَلَيْهِ ، وَقَلْبٌ مَعْتَوٍ فِيهِ مَصْبُوحٌ تَرَاهُ . فَلَا يَطْعَمُ نَوْرَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَغَرَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دل تین طرح کے ہیں ایک قلب مشکوس ہے جو ظن و گمان کی طرح کوئی شے اپنے اندر محفوظ نہیں رکھتا یہ قلب کافر ہے اور ایک دل وہ ہے جس میں کالا نقطہ ہوتا ہے اور خیر و شر اس میں باہم ندر آتا کرتے ہیں پس ایک ان میں سے غالب آتا ہے اور تیسرا دل وہ ہے جس کے اندر ایک ایسا روشن چراغ ہوتا ہے جس کا نور قیامت تک نہ بجھے گا اور یہ قلب مومن ہے۔

## تین سوچو دہواں باب دل کی حالتیں یکساں نہیں تھیں

(باب) ۳۱۴

فِي تَمَقُّلِ أَحْوَالِ الْقَلْبِ (۵)

۱۔ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَنَحْوِهِمْ يَحْمِلُ ،



عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَمِيدًا . عَنْ أَبِي مَحْبُوبٍ . عَنْ تَجْدِ بْنِ الشَّعْمَانِ الْأَحْوَلِ . عَنْ سَالِمِ بْنِ الْمُسْتَمِيرِ . قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ بْنُ أَعْيَنَ وَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَمَّا هَمَّ حُمْرَانُ بِالْقِيَامِ قَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَجْبُرَكَ - أَطَالَ اللَّهُ بِعَاقِلِنَا وَأَمْتَعَنَا بِكَ - أَتَانَا نَيْفٌ فَمَا تَخْرُجُ مِنْ عِنْدِكَ حَتَّى تَرَوْهُ فَنُؤْبَهُ وَنَسْلُوهُ أَنْفُسَنَا عَنِ الدُّنْيَا وَيَبُوءَ عَلَيْنَا مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ . ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْ عِنْدِكَ وَإِدَائِصِرْ دَامَعَ الشَّمْسُ وَالتَّجَارُ أَحْيَيْنَا الدُّنْيَا . قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا هِيَ الْقُلُوبُ مِمَّنْ نَصَبَتْ دَمَرًا نَسَبًا .

ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَمَا إِنَّ أَصْحَابَ غَيْبٍ عليهم السلام قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحَافَ عَلَيْنَا إِلَيَّ عَاقٍ قَالَ : فَقَالَ : وَلِمَ نَحَافُونَ ذَلِكَ . قَالُوا : إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ فَدَكَّرْنَا وَرَعَبْنَا . وَجِئْنَا وَنَسِينَا الدُّنْيَا وَزَهَدْنَا حَتَّى كَانَا نَعَايِنُ الْآخِرَةَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَنَحْنُ عِنْدَكَ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ وَدَخَلْنَا هَاهُنَا الْبُيُوتَ وَشَعَمْنَا الْأَوْلَادَ وَرَأَيْنَا الْعِيَالِ وَالْأَهْلَ يَكْدَانُ نَحْوَلُ عَنْ الْحَالِ الَّتِي كُنَّا عَلَيْهَا عِنْدَكَ وَحَتَّى كَانَا لَمْ نَكُنْ عَلَى شَيْءٍ . أَفَنَحَافَ عَلَيْنَا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ نِقَاقًا ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَلَّا إِنَّ هَذِهِ خُطُوبَاتُ الشَّيْطَانِ فَيَرِغِبُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَاللَّهُ لَوَنَدُومُونَ عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي وَصَفْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِهَا لَصَافِحَكُمْ الْمَلَائِكَةُ وَمَشَبْنَمُ عَلَى الْمَاءِ وَلَوْلَا أَنْتُمْ تَذُنُّونَ فَتَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا حَتَّى يُذْنِبُوا . ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ وَاللَّهُ يَقْبِضُ [اللَّهُ] لَهُمْ . إِنَّ الْمُؤْمِنَ مُفْتَنُ تَوَابٍ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنَّ اللَّهَ يَجِبُ التَّوَابِينَ وَيَجِبُ الْمُنْتَظَرِينَ . وَقَالَ : «اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تَوَبُوا إِلَيْهِ»

اردو کی کتاب ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ حمران بن اعین آئے اور چند مسئلے دریافت کئے جب اسٹھنے لگے تو میں نے کہا خدا آپ کو طول عمر دے اور ہمیں آپ سے فیض حاصل کرنے کا موقع دے یہ کیا بات ہے کہ جب ہم آپ کے پاس سے ہو کر نکلتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور امور دنیا سے اور جو مال لوگوں کے پاس ہے اس سے تسلی پاتے ہیں اور اموال دنیا حقیر ہو جاتے ہیں لیکن جب لوگوں اور تاجروں سے ملتے ہیں تو دنیا کی محبت پھر ہمیں گھیر لیتی ہے حضرت نے فرمایا قلوب کبھی نرم ہوتے ہیں کبھی سخت، پھر فرمایا اصحاب رسولؐ نے ایک بار حضرت سے کہا کہ ہمیں اپنے متعلق نفاق کا خوف ہے فرمایا کیسے : انھوں نے کہا جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمیں عذاب سے ڈراتے ہیں اور توبہ آخرت کی طرف رغبت دلاتے ہیں ہم خائف ہو کر دنیا کو سہول جاتے ہیں اور گویا آخرت و جنت و نار کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے جلتے ہیں اور اپنے گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور اولاد اور اہل و عیال سے ملتے ہیں تو ہماری وہ حالت نہیں رہتی اور ایسے ہو جاتے ہیں گویا کچھ تھا ہی نہیں تو کیا آپ کو اس کا خوف ہے کہ صورت نفاق

کی ہو جائے گی۔ حضرت نے فرمایا یہ اغوائے شیطان ہے وہ تم کو دنیا کی طرف رغبت دلاتا ہے واللہ اگر تم اپنی پہلی حالت پر قائم رہتے تو ملائکہ تم سے مصافحہ کرتے اور تم پانی پر چل سکتے اور اگر تم گناہ نہ کرو اور اللہ سے استغفار کرتے رہو تو وہ تمہاری اولاد میں، ایسے لوگ پیدا ہو گئے گا جو خدا سے استغفار کریں اور اللہ ان کے گناہ بخش دے، مومن آزمائش میں پرتلے اور توبہ کرتا ہے کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا کہ۔ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک دل لوگوں کو دوست رکھتا ہے پس اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو۔

## تین سو پندرہواں باب وسوسہ اور حدیثِ نفس

((باب)) ۳۱۵

«الْوَسْوَسَةُ وَحَدِيثُ النَّفْسِ»

۱۔ الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ خَبَابٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُمَزَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْوَسْوَسَةِ وَإِنْ كَثُرَتْ، فَقَالَ: لَا شَيْءَ فِيهَا، تَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۱۔ محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے شیطان وسوسوں کے متعلق جو کثرت سے دل میں آیا کرتے ہیں یہ سوال کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے فرمایا یہ کچھ نہیں تم لا الہ الا اللہ پڑھا کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ يَفْضَعُ فِي قَلْبِي أَمْرٌ عَظِيمٌ، فَقَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ جَمِيلٌ: فَكَلَّمَا وَقَعَ فِي قَلْبِي شَيْءٌ، قُلْتُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَذْهَبُ عَنِّي.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے دل میں وسوسہ عظیم پیدا ہوتا ہے فرمایا لا الہ الا اللہ پڑھا کرو۔ راوی کہتا ہے ایسا کرنے سے وہ کیفیت دور ہو گئی۔

۳۔ ابْنُ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ، فَقَالَ لَهُ ﷺ: أَنْتَ الْخَبِيثُ فَقَالَ لَكَ: مَنْ خَلَقَكَ؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ، فَقَالَ لَكَ: اللَّهُ مَنْ خَلَقَهُ؟ فَقَالَ: إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَكَ كَذِبٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذَاكَ

وَاللّٰهُ مَخْصُ الْاِيْمَانِ .

قال ابن ابي عمير : فحدّث بذلك عبدالرحمن بن الحجاج فقال : حدّثني ابي ، عن ابي عبد الله عليه السلام ان رسول الله ﷺ ائتمّا عنى بقوله « هذا الله مَخْصُ الْاِيْمَانِ » خَوْفُهُ اَنْ يَكُونَ قَدْ هَلَكَ حَيْثُ عَرَضَ لَهُ ذَلِكَ فِي قَلْبِهِ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا تیرے پاس شیطان آیا اور اس نے تجھ سے کہا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ، اس نے کہا اللہ کو کس نے پیدا کیا (یہ تھے وہ دوسرے جو اس کے دل میں پیدا ہوئے تھے) اس نے کہا خدا کی قسم یہی بات ہے فرمایا یہ وہ الص ایمان ہے ابن ابی عمیر نے بیان کیا یہ بات میں نے عبد الرحمن سے بیان کی۔ اس نے کہا میرے باپ نے امام جعفر صادق سے بیان کی۔ حضرت کی مراد اس قول سے کہ یہ مَخْصُ ایمان ہے یہ تھی کہ آپ اس خوف و ہلاکت کو اس کے دل سے نکالنا چاہتے تھے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَوَّلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ تَحْمَدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْرِيَّادٍ قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَشْكُو إِلَيْهِ لَمَّا يَخْطُرُ عَلَى بَالِهِ ، فَأَجَابَهُ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ تَبَنَّاكَ فَلَا يَجْعَلُ لَيْلِسَ عَلَيْكَ طَرِيقًا ، قَدْ شَكَى قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمَّا يَعْرِضُ لَهُمْ لَأَنْ تَهْوِيَ بِهِمُ الرِّيحُ أَوْ يَقْطَعُوا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَنْ يَنْكَلِمُوا بِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اتَّجِدُونَ ذَلِكَ ؟ فَالَوْ أَنْتُمْ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ ذَلِكَ لَصَرِيحُ الْاِيْمَانِ ، فَإِذَا وَجَدْتُمُوهُ فَقُولُوا : آمَنَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۴۔ ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے شکایت کی کہ فکر باطل کا میرے دل میں خطور ہوتا رہتا ہے آپ نے اسے جواب دیا کہ خدا نے اگر چاہا تو وہ تمہیں ثابت قدم بنا دے گا پس تم ابلیس کو اپنے میں راہ نہ دو (خدا کو یاد کرتے رہو) حضرت رسول خدا سے کچھ لوگوں نے اسی طرح و سادس شیطان یا شرک باطل کی شکایت کی اور کہا ان باتوں کے بیان کرنے سے بہتر ان کے لئے یہ ہے کہ ان کو ہوا اڑا کر کہیں لے جائے یا ان کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے حضرت نے فرمایا کیا یہ صورت ہے انھوں نے ہاں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ کھلا ایمان ہے جب تم ایسے خبیثات کو اپنے اندر پاؤ گے تو کہہ کر دو ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد و قوت درکار نہیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ نُجَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ نُجَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْيَسَعِ دَاوُدَ الْأَبْرَاقِيِّ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي حَمَقَرٍ ؒ قَالَ :  
 إِنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَافَقْتُ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا نَافَقْتُ وَلَوْ نَافَقْتُ مَا  
 أَتَيْتَنِي تَعْلِمُنِي ، مَا الَّذِي رَأَيْتَ ؟ أَظُنُّ الْعَدُوَّ الْحَاضِرَ أَتَاكَ فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَكَ ، فَقُلْتُ : اللَّهُ خَلَقَنِي  
 فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَ اللَّهُ ؟ قَالَ : إِيَّيْ وَالَّذِي مَعَكَ بِالْحَقِّ لَكَ كَذِبٌ ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتَاكُمْ  
 مِنْ قَبْلِ الْأَعْمَالِ فَلَمْ يَقْوَعْلَيْكُمْ فَأَتَاكُمْ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لِكَيْ يَسْتَرِلَكُمْ ، فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَلْيَذْكُرُوا  
 أَخَذَ كُمُ اللَّهُ وَحْدَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا۔ میں منافق ہو گیا۔ فرمایا تو منافق  
 نہیں۔ اگر منافق ہوتا تو میرے پاس نہ آتا۔ بتا تیری کیا رائے ہے میں گمان کرتا ہوں کہ تیرا حاضر دشمن (شیطان) تیرے  
 پاس آیا اور اس نے تجھ سے پوچھا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ۔ اس نے کہا۔ اللہ کا خالق کون ہے یہی دوسرہ ہے نا اس  
 اس نے کہا بے شک یہی ہے ضرور یا شیطان تمہارے پاس اعمال سے پہلے آتا ہے اور جب دسترس نہیں پاتا تو اس  
 طریقہ سے تمہیں بہکا لے اور جب ایسا ہو تو تم خدائے واحد کو یاد کرو۔

## تین سو سو لہواں باب

### گناہوں کا اعتراف اور ندامت

(بَابُ ۳۱۶)

﴿الْأَعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ وَالنَّدَمُ عَلَيْهَا﴾

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَمَّاسِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؒ  
 قَالَ : وَإِنَّ مَا يَنْجُو مِنَ الذَّنْبِ إِلَّا مَنْ أَقَرَّ بِهِ .  
 قَالَ : وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ؒ : كَفَى بِالنَّدَمِ تَوْبَةً .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گناہوں سے نجات دہی پاتا ہے جو اقرار جرم کر لے اور یہ بھی  
 فرمایا کہ ندامت کے لئے توبہ کافی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا إِلَهَ مَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّاسِ الْإِحْصَانِ : أَنْ يَقْرَأَ وَالَهُ بِالْيَمِّ قَيْنَ يَدِهِمْ وَبِالدُّنُوبِ فَيَغْفِرَ هَا لَهُمْ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں سے دو خصلتوں کو چاہا ہے اول نعمتوں کا اقرار تاکہ وہ ان کے لئے اور زیادہ کرے دوسرے گناہوں کا اقرار تاکہ وہ ان کو بخش دے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ [و] ابْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَذِيبُ الذَّنْبَ فَيَدْخُلُهُ اللَّهُ بِهَ الْجَنَّةَ ، قُلْتُ : يَدْخُلُهُ اللَّهُ بِالذَّنْبِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَيَذِيبُ فَلَا يَزَالُ مِنْهُ خَائِفًا مَا قَاتَلَ نَفْسَهُ فَيَرَحِمَهُ اللَّهُ فَيَدْخُلُهُ الْجَنَّةَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص گناہ کرتا ہے اور خدا اس کو داخل جنت کرتا ہے میں نے کہا گناہ کرنے پر داخل جنت کرتا ہے فرمایا ہاں اس وجہ سے کہ وہ گناہ کرنے کے بعد خوفزدہ رہتا ہے اور اپنے نفس کو دشمن سمجھتا ہے خدا اس پر رحم کھا کر داخل جنت کرتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ بِإِصْرَارٍ وَمَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا بِإِقْرَارٍ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندہ گناہ سے خارج نہیں ہوتا اگر اس پر مصر رہے اور اگر اقرار گناہ کرے تو اس سے خارج ہو جاتا ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّبْعِيِّ [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَلِيدٍ] عَنْ يُونُسَ ابْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ اللَّهَ مُطْلِعٌ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ عَذِّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ ، غَفَرَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ .

۵۔ راوی کہتا ہے جس نے یہ جان کر گناہ کیا کہ اللہ اس سے باخبر ہے چاہے گناہ کرے گا چاہے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ استغفار نہ کرے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ عَنَسَةَ الْعَمَادِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ أَنْ يَطْلُبَ إِلَيْهِ فِي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

شہدہ (مقدسہ) کے لئے جو کچھ لکھا ہے وہ سب اس کے لئے ہے

... اور جو کچھ لکھا ہے وہ سب اس کے لئے ہے

... اور جو کچھ لکھا ہے وہ سب اس کے لئے ہے

ترجمہ اور تفسیر

# تین سو اٹھارہ والی باب

... اور جو کچھ لکھا ہے وہ سب اس کے لئے ہے

...

...

...

... اور جو کچھ لکھا ہے وہ سب اس کے لئے ہے

...

...

وَإِنْ هُوَ عَمَلٌ كَسِبْتُمْ لَهُ عَذَابًا حَسْبًا وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَفِي عَذَابٍ أَلِيمٍ وَلَا تَكُنْ حَسْبُ

۱۰۲ ابو بصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مومن نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو یہی اس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اس نے عمل کیا تو اس کے حساب میں دس نیکیاں بھی جاتی ہیں اور یقیناً اگر مومن نے بُرائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو اس کے حساب میں کچھ نہیں لکھا جاتا۔

۳ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَقِيصٍ الْعَسَوِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ لَسَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُوسَيْنَ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلَائِكَةِ هَلْ يَقْنَعُونَ بِالْأَدْبِ إِذَا أَرَادَ الْعَبْدُ أَنْ يَعْمَلَ أَوْ الْحَسَنَةَ فَقَالَ : رِيحُ الْكَذِبِ وَرِيحُ الطَّيِّبِ سَوَاءٌ ، قُلْتُ : لَا قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ حَرَّحَ نَفْسَهُ طَائِبَ الرِّيحِ فَقَالَ : صَاحِبُ الْيَمِينِ لِحِجْرِ الشِّمَالِ : قُمْ وَنَفْسُهُ قَدْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ فَوَادَعَهَا كَأَنَّ لِسَانَهُ قَلَمَهُ وَرَيْقَهُ مِدَادَهُ فَأَثْبَنَاهُ وَادَاهُمْ بِالسَّيِّئَةِ حَرَّحَ نَفْسَهُ مُنْتِنَ الرِّيحِ فَيَقُولُ صَاحِبُ الشِّمَالِ لِمُصَاحِبِ الْيَمِينِ : قُمْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا كَأَنَّ لِسَانَهُ قَلَمَهُ وَرَيْقَهُ مِدَادَهُ وَاثْبَنَاهُ عَلَيْهِ .

۳ عبد اللہ بن موسیٰ بن جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں رہنماں سے دو فرشتوں (کرما کا تبین) کے متعلق پوچھا جب بندہ بدی یا نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو کیا ان کو علم ہو جاتا ہے فرمایا کیا قان کے جو پیر اور مشک کی خوشبو برابر ہے میں نے کہا نہیں فرمایا جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک خوشبو نکلتی ہے دائیں طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے تو اٹھ جا اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زبان قلم اور اس کا تھوک سیاہی بن جاتا ہے اور فرشتہ اس نیکی کو ثبت کر دیتا ہے اور جب بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک بدبو نکلتی ہے اس وقت بائیں والا داہنے والے سے کہتا ہے ٹھہر جاؤ اس نے بدی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ اسے گزرتا ہے تو اس کی زبان قلم بن جاتی ہے اور اس کا تھوک سیاہی اور وہ فرشتہ اس کو لکھ دیتا ہے۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ فَضْلِ بْنِ عُمَانَ الْمُرَادِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ لَمْ يَهْلِكْ عَلَى اللَّهِ بَعْدُهَا إِلَّا هَالِكٌ ، يَهُمُّ الْعَبْدُ بِالْحَسَنَةِ فَيَعْمَلُهَا فَإِنْ هُوَ لَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً بِحَسَنِ نِيَّتِهِ وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرًا ، وَيَهُمُّ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا أُجِّلَ سَبْعَ سَاعَاتٍ وَقَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِمُصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ وَهُوَ صَاحِبُ الشِّمَالِ :



لَا مَعْجَلَ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَهَا بِحَسَنَةٍ نَّمَحُوهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُ السَّيِّئَاتِ»  
 أَوْ الْإِسْتِغْفَارِ وَنَاقِلٌ هُوَ قَالَ : «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، عَالَمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ،  
 الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ، ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ » لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَيِّئٌ ، وَإِنْ مَسَتْ نَفْسٌ سَاعَاتٍ  
 وَلَمْ يَتُبَّهَا بِحَسَنَةٍ وَ اسْتَغْفَرَ فَقَدْ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ . اُكْتُبْتُ عَلَى الشَّيْءِ الْمَحْرُومِ .

احقرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے چار باتیں جس میں ہوں گی وہ ان کے بعد  
 اللہ کو ناراض کر کے ہلاک نہ ہوگا۔ سوائے بد بخت و بد نصیب کے، جو بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے پس اگر وہ اس کو عمل  
 میں نہ لائے تو اس کی نیک نیتی کی بشارت پر اللہ تعالیٰ اس کے نام پر لکھ دیتا ہے اور اگر عمل میں لے آئے تو اس کو عمل  
 اور اگر کوئی بندہ بدی کا ارادہ کرے۔ پس اگر عمل میں نہ لائے تو اس کے لئے کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر عمل میں لے آئے  
 تو سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے نیکی والا فرشتہ بدی والے سے کہتا ہے۔ جلدی نہ کر شاید اس کے بعد ایسی نیکی  
 کرے کہ یہ گناہ محو ہو جائے۔ خدا فرماتا ہے نیکیاں بدیوں کو لے جاتی ہیں یا یہ خدا سے استغفار کرے اور وہ یہ ہے  
 میں طالب مغفرت ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب اور حضور کا جاننے والا ہے عزت والا ،  
 حکمت والا ، بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے صاحب جلالت و بزرگی والا ہے میں اس سے توبہ کرتا ہوں، پھر اس کے نام  
 پر کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر ساتوں گھنٹے گزر جاتے ہیں اور وہ نہ کوئی نیکی کرتا ہے اور نہ استغفار تو نیکی والا بدی والے  
 والے سے کہتا ہے اس شقی محروم کے نام لکھ دے۔

## تین سو انیسواں باب توبہ

«(بَابُ التَّوْبَةِ)» ۳۱۹

۱- تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ شَرِّحٍ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْنُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ  
 قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا نَابَ الْعَبْدُ تَوْبَةً بَصُوحًا أَحَبَّ اللَّهُ فَسَرَّ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 فَقُلْتُ : وَ كَيْفَ يَسَرُّ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : يُسَبِّحُ مَلَكُهُ مَا كَتَبَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنُوبِ وَيُوحِي إِلَى جَوَارِحِهِ :  
 اكْتُمِي عَلَيْهِ دُنُوبَهُ وَيُوحِي إِلَى بَغَائِ الْأَرْضِ اكْتُمِي مَا كَانَ يَعْمَلُ عَلَيْكَ مِنَ الدُّنُوبِ ، فَيَلْقَى اللَّهُ  
 جَنِّ بَلْعَاهُ وَلَيْسَ سَيِّئٌ يُسَبِّحُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنَ الدُّنُوبِ





یہاں بچے تو اس پر تیری رحمت ہوگی اور میری ان کے لئے بہت بڑی کامیابی ہے اور میری فکر فرما ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں کرتے اور کسی کو جس کا قتل کرنا حرام ہے ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جو ایسا کرے گا تو اپنے گناہوں کی سزا پائے گا اور روز قیامت اس کے لئے دو گنا عذاب ہوگا اور نہایت ذلت سے دوزخ میں ہمیشہ کے لئے داخل ہوگا۔ ہاں جو توبہ کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو خدا ان کے گناہوں کو نیکوں سے بدل دے گا۔ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

۶۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ذُنُوبُ الْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ مِنْهَا مَغْفُورَةٌ لَهُ فَلْيَعْمَلِ الْمُؤْمِنُ لِمَا يَسْتَأْتِي بِهَا التَّوْبَةَ وَالْمَغْفِرَةَ ، أَمَا اللَّهُ إِنَّمَا لَبَسَتْ إِلَّا لِأَهْلِ الْإِيمَانِ قُلْتُ : فَإِنْ عَادَ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ مِنَ الذَّنْبِ وَعَادَ فِي التَّوْبَةِ ؟ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَرَى الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ يَنْدُمُ عَلَى ذَنْبِهِ وَ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ ثُمَّ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ؟ قُلْتُ فَإِنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ مِرَارًا ، يَذُنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ وَيَسْتَغْفِرُ [اللَّهُ] ، فَقَالَ : كَلَّمَا عَادَ الْمُؤْمِنُ بِالِاسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ عَاثَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَ إِنْ أَشَاءَ اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ، يَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَ يَسْمَحُ عَنِ السَّيِّئَاتِ ، فَإِنَّكَ أَنْ تَقْنِطَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے محمد بن مسلم مومن کا گناہ توبہ کر کے بعد بخش دیا جاتا ہے پس مومن کو چاہیے کہ بعد توبہ و مغفرت عمل نیک کرے۔ خدا کی قسم یہ رعایت صرف اہل ایمان کے لئے ہے میں نے کہا اگر وہ توبہ اور گناہوں سے استغفار کے بعد پھر گناہ کرے توبہ کرے تو فرمایا۔ اے محمد بن مسلم کیا تو ایک بندہ مومن کے متعلق خیال کرتا ہے کہ وہ گناہ پر نادم ہو کر اس سے استغفار کرے اور توبہ کرے پھر بھی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی میں نے کہا اگر وہ بار بار گناہ کرے اور توبہ کرے اور استغفار کرے تو، فرمایا بندہ مومن جتنی بار بھی استغفار کرے گا اور توبہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے گا اللہ غفور و رحیم ہے وہ توبہ کو قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے پس اپنے کو جہت خدا سے مایوس ہونے سے بچنا و

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ قَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يَتَذَكَّرُ فِيمَا مَكَتَ قَدْ ذَلَّ قَوْلُهُ : وَتَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ .

۷۔ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ جب شیطان کا کوئی گروہ

ان سے ملتے تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور ان کی آنکھیں کھلتی ہیں فرمایا اس سے مراد وہ بندہ ہے جو گناہ کا ارادہ کرتا ہے پھر سے خدا یاد آتا ہے تو اس سے رک جاتا ہے (اور توبہ کر لیتا ہے)

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ جَبَلٍ أَمَلُ رَاجِلَتُهُ وَ زَادُهُ فِي لَيْلَةٍ ظَلَمَاءَ فَوَجَدَهَا فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ بِرَاجِلَتِهِ حِينَ وَجَدَهَا .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص جس نے تاریک رات میں اپنی سواری اور توشہ سفر کم کر دیا ہو اور اس کے بعد وہ اس کو پالے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُعْتَمِلَ التَّوَّابَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ وَهُوَ كَانَ أَفْضَلَ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو گناہ کے تکرار کے بعد توبہ بھی کرتا رہے جن لوگوں سے مدد و رگناہ نہ ہو (معموم و متقی) وہ اس سے افضل ہوں گے۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ (ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ) بَشَّاعِ الْأَرَزِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الذَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ وَالْمُقِيمُ عَلَى الذَّنْبِ وَهُوَ مُسْتَغْفِرُ مِنْهُ كَالْمُسْتَبِيحِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مثل ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اور گناہ پر قائم رہنے والا اور اس کے ساتھ استغفار بھی کرنے والا تسخیر کرنے والے کی طرح ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمْعًا عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنْ أَتَيْتَ عَبْدِي دَانِيَالَ فَقُلْ لَهُ : إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَقَعَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَقَعَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَقَعَرْتُ لَكَ . فَإِنْ أَنْتَ عَصَيْتَنِي الرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ ، فَأَتَاهُ دَاوُدُ عليه السلام فَقَالَ : يَا دَانِيَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ وَهُوَ

يَقُولُ لَكَ إِنَّكَ حَسِبْتَنِي فَعَصَيْتَ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَعَصَيْتَ لَكَ وَلَوْ أَنَّكَ عَصَيْتَ لَكَ  
الرَّابِعَةُ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ ، فَقَالَ لَهُ دَانِيَالُ : قَدْ أَتَيْتُكَ يَا رَبِّي أَنَّهُ : قَامَتْ كَلْبَانٌ فِي السَّجَرِ فَأَمَرَ دَانِيَالُ بِهِيَ  
رَبَّهُ فَقَالَ : يَا ابْنَ دَاوُدَ نَبِيِّتِكَ أَخْبِرْ بِي عَنْكَ أَتَيْتَنِي قَدْ عَصَيْتَكَ فَعَصَيْتَ لِي وَعَصَيْتُكَ فَعَصَيْتَ لِي وَأَخْبِرْ بِي عَنْكَ أَتَيْتَنِي إِنَّ عَصِيَّتَكَ الرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لِي : فَقَالَ بَكَ لَكَ لَمْ أَغْفِرْ لِي  
لَا عَصِيَّتَكَ ثُمَّ لَا عَصِيَّتَكَ ثُمَّ لَا عَصِيَّتَكَ .

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ تم میرے بندے دانیال کے پاس جاؤ  
اور کہو تم نے ایک بار گناہ کیا میں نے معاف کیا۔ پھر کیا میں نے معاف کیا، پھر کیا میں نے معاف کیا۔ اگرچہ تھی بار کیا تو  
معاف نہ کروں گا۔ داؤد ان کے پاس آئے اور کہا۔ اے دانیال میں خدا کا رسول بن کر تمہارے پاس آیا ہوں فرمائیے تو نے  
گناہ کیا میں نے بخش دیا، پھر کیا بخش دیا، پھر کیا بخش دیا اب اگرچہ تھی بار تم نے ایسا کیا تو نہ بخشوں گا۔ دانیال نے کہلے  
نبی خدا آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ صبح کو دانیال نے بارگاہ ایزدی میں مناجات کی۔ اے میرے رب تیرے نبی داؤد نے مجھے  
خبر دی کہ میں نے تین بار گناہ کیا تو نے ہر بار بخش دیا اور یہ بھی بتایا کہ اگرچہ تھی بار ایسا کروں گا تو تو مجھے نہ بخشے گا قسم ہے  
تیری عزت کی اگر تو نے مجھے نہ بچایا تو میں گناہ کروں گا۔ پھر کروں گا اور پھر کروں گا۔

**توضیح :-** دانیال علیہ السلام انبیاء میں سے ہیں جناب داؤد علیہ السلام کے تحت حکم تھے کیونکہ وہ امام  
زمانہ خود تھے اور وحی موسیٰ تھے انبیاء و اوصیاء معصوم ہیں کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ ان سے  
صادر نہیں ہوتا۔ لیکن سہو و نسیان غیر حکم شرعی میں صادر ہوتا ہے جسے ترک ادنیٰ کہتے ہیں چونکہ حسنات  
الابرار سیئات المقصرین کے تحت پروردگار عالم کو یہ بھی ناپسند ہے لہذا دنیا میں اس کے متعلق ان سے  
مواخذہ ہوتا ہے ایسی باتیں انبیاء سے قابل مواخذہ نہیں ہوتیں اسی قبیل سے ہے رفیق موسیٰ کا قول سورہ  
کہف میں مَا النَّاسُ بِهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ (العنای شرح کافی)

۱۲۔ عَدُوٌّ مِنْ أُمَّ حَابِلَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبَّابٍ . عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ . عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ  
رَاشِدٍ . عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا تَابَ الْعَمْدُ تَوْبَةً نَصُوحًا أَحَبَّهُ اللَّهُ  
فَسَتَّرَ عَلَيْهِ . فَقُلْتُ : كَيْفَ يَسْتُرُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : يُسْبِي مَلَكِيٍّ مَا كَانَ يَكْتُمَانِ عَلَيْهِ وَيُوجِي (اللَّهُ) إِلَى  
جَوَارِحِهِ وَإِلَى بِقَاعِ الْأَرْضِ أَنْ كَتَمِي عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ فَيُلْقِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ يُلْقَاهُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَخْتُمِدُ  
عَلَيْهِ بَنِي مِنْ الدُّنُوبِ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب بندہ خالص توبہ کرے تو خدا اس کو دوست

کتاب ہے اور عیب پوشی کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اس کے دونوں فرشتے جو لکھا ہوتا ہے اور اللہ اس کے اعضاء کو اور زمین کے خطوں کو وحی کرتا ہے کہ اس کے گناہ چھپالیں۔ پس وہ خدا سے ایسی صورت میں ملاقات کرتا ہے کہ کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

۱۳۔ عَدَةُ مِنْ أَصْحَابِهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْرَبِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْأَعْدَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِضَالَتِهِ إِذَا وَجَدَهَا .

۱۳۔ قرابا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندہ مومن توبہ کرتا ہے تو خدا اس سے ایسا ہی خوش ہوتا ہے جیسے کسی کو کھوئی چیز مل جائے۔

## تین سو بیسواں باب

### گناہوں سے استغفار

(باب) ۳۲۰

۵ (الِاسْتِغْفَارُ مِنَ الذَّنْبِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا أُجِّلَ مِنْ عَذَابِهِ إِلَى اللَّيْلِ فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ لَمْ تَكُتَبْ عَلَيْهِ .

۱۔ امیر مایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندہ مومن گناہ کرتا ہے تو اس کو جہنم دی جاتی ہے صبح سے رات تک پس اگر وہ اللہ سے توبہ استغفار کرتا ہے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۲۔ عَمَّةٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، وَابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ سَمَوَانَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً أُجِّلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ فَإِنْ قَالَ : «اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ» - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَمْ تَكُتَبْ عَلَيْهِ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی گناہ کر لے اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے اگر اس نے تین بار ان الفاظ میں استغفار کیا۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الہی القیوم تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، وَغَدَّيْنُ يَحْيَى ، جَمِيعًا ، عَنْ الْحُسَيْنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ قُصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا أَجَلَهُ اللَّهُ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ لَمْ يَكُتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ مَضَتْ السَّاعَاتُ وَلَمْ يَسْتَغْفِرْ كُتِبَتْ عَلَيْهِ سِتَّةٌ وَإِنْ الْمُؤْمِنُ لَبِذَ كُرْدَنَهُ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً حَتَّى يَسْتَغْفِرَ رَبَّهُ فَيَغْفِرَ لَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ لَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعَتِهِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ بندہ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اللہ اس کو سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے اگر اس نے استغفار کر لیا تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر یہ گھنٹے گزر جائیں اور وہ استغفار نہ کرے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے اور اگر مومن اپنے گناہ کو بیس دن بعد یاد کر کے استغفار کر لیتا ہے تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے اور کافر گناہ کر کے بھول جاتا ہے۔

۵۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُجْبٍ ، عَنْ عَمْرِو وَاجِدٍ ، عَنْ أَبِيَانَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحْنَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ، فَقُلْتُ : أَمَا كَانَ يَقُولُ : اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : لَا وَلَكِنْ كَانَ يَقُولُ : أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ ، قُلْتُ : وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتُوبُ وَلَا يَعُودُ وَنَحْنُ نَتُوبُ وَنَعُودُ ، فَقَالَ : اللَّهُ الْمُسْتَمَانُ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ صبر روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔ راوی نے پوچھا کیا استغفر اللہ و اتوب الیہ کہتے تھے۔ فرمایا نہیں بلکہ صرف اتوب الیہ کہتے تھے۔ راوی نے کہا جب رسول توبہ کرتے تھے اور گناہ کرتے تھے نہیں تو توبہ بیکار رہتی۔ فرمایا خدا کی ذات سے وہ مانگتا ہے بے چلہ اور اللہ سے استغفار کرتا ہے۔

۷۔ غَدَّيْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بَشِيرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَمِلَ سِتَّةً أُحْبِلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ السَّهَابِ ، فَإِنْ قَالَ : « اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ » - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَمْ تَكُتَبْ عَلَيْهِ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ایک گناہ کو بیس برس بعد یاد کر لے اور اللہ سے استغفار کر لے



تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے وہ یاد کرتا ہے اس نیت سے کہ اس کا گناہ بخشا جائے اور کافر جو گناہ کرتا ہے تو اسے اسی وقت بھول جاتا ہے۔

۶۔ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجْدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَفْبَةَ بْنِ عَالٍ كَسَمَهُ ، سَأَلَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ : إِنْ الْمُؤْمِنُ لَيَذُوبُ الذَّنْبُ قِدْرٌ بَعْدَ عَشْرِينَ سَنَةً فَيَسْتَقْرِئُهُ اللَّهُ مَتَى فَيَعْدِلُ لَهُ وَإِسْمَاءُ ذِكْرُهُ لِيَغْفِرَ لَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ لَيَذُوبُ الذَّنْبُ فَيَسْأَلُهُ مِنْ سَاعِدِهِ

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی گناہ کرتا ہے اس کو دن کے سات گھنٹہ کی مہلت دی جاتی ہے اور اگر اس نے استغفار تین بار ان لفظوں میں کر لیا تو اس کا وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجْدٍ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هَمْدَانَ بْنِ عَمْرٍو ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُقَارِفُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَيَمُوتُ وَهُوَ نَادِمٌ : « أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بِدَبْحِ السَّمَاءِ وَابِ الْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ » وَسَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ عَلَى نَجْدٍ وَآلِ نَجْدٍ وَأَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ عَنِّي وَجَلَّ لَهُ الْوَاحِدُ الْوَحِيدُ فِي يَوْمٍ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً .

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اگر کوئی مومن چالیس گناہ کبیرہ رات اور دن میں کر کے نام نہاد اور اس طرح استغفار کرے جس طرح حدیث میں مذکور ہے تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور چالیس دن سے زیادہ کرنے والے کے لئے بہتری نہیں۔  
علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ چالیس گناہ کرنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک گناہ چالیس بار کرے  
**توضیح:** روز بعض گناہ تو ایسے ہیں جن کے لئے بخشش نہیں جیسے کسی مومن کا ناحق قتل عمد۔

۸۔ عَنْهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا رَفَعُوهُ قَالُوا : قَالَ : لِكُلِّ شَيْءٍ دَوَاءٌ وَدَوَاءُ الذَّنْبِ : الْإِسْتِغْفَارُ .

۸۔ بعض ہمارے اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہر درد کی ایک دوا ہے اور گناہوں کا دوا استغفار ہے۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، وَتَجَمُّعُ يَحْيَى جَمِيعاً ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَنَّاسٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَذُوبُ ذَنْبًا إِلَّا أَحْلَاهُ اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنْ

وَقَالَ لَهُ بَلِّغْهُ أَتَكَ فُلَانٌ عَبْدِي ذُنُوبِي إِلَّا إِخْلَافًا ثُمَّ تَوَلَّى وَجْهَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ  
وَقَالَ لِفَتَاهٍ هَكَذَا قُلْتُ وَإِذْ كُنْتُ فِي مَدِينَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَكَذَلِكَ كُنْتُ قَوْلِي

۹۔ حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کوئی مومن جب گناہ کرتا ہے تو اللہ کی طرف سے اسے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے۔ دن میں، پس اگر وہ توبہ کرے تو وہ گناہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر توبہ نہ کرے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ عباد بھری آپ سے کہنے لگا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو بندہ گناہ کرتا ہے تو خدا اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے فرمایا میں نے ایسا نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ جو بندہ مومن ایسا کرے۔

١٠- تَحْمِيْنُ يَحْمِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَمِي، عَنْ تَحْمِيْنِ سَالِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ قَالَ «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ» مِائَةَ مَرَّةٍ فِي [كُلِّ] يَوْمٍ غُفِرَتْ لَهُ حُلَّتُهُ لَدَيْ سَيِّدِهِ  
وَدَسُّهُ لِأَخِيهِ فِي عَمَلِهِ يَوْمَ [كُلِّ] يَوْمٍ سَبْعُمِائَةِ ذَنْبٍ.

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ہر روز سو مرتبہ استغفر اللہ کہے خدا اس کے سات سو گناہ معاف کر دیتا ہے اور نہیں ہے بہتری اس بندہ کے لئے جو ہر روز سات سو گناہ کرے اور پھر بھی استغفار نہ کرے۔

## تین سو اکیسواں باب

خدا تعالیٰ نے اولاد آدم کو توبہ کا موقع دیا ہے

۳۲۱ (بَابُ)

﴿فِيمَا آتَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتَ النَّوَّةِ﴾

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ ابْنِ بَكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) قَالَ : إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ الشَّيْطَانَ وَأَجْرِي لَهُ مِنْ بَنِي مَجْرَى الدَّمِّ فَاجْعَلْ لِي شَيْئًا ، فَقَالَ : يَا آدَمُ جَعَلْتُ لَكَ أَنْ مَنْ هَمَّ مِنْ دُرِّ يَتِكَ بِسَبْتِهِ أَمْ تُكْتَبَ عَلَيْهِ ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَلَيْهِ سِتْنَةٌ وَمَنْ هَمَّ مِنْهُمْ بِحَسَنَةٍ فَإِنْ لَمْ يَعْمَلَهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا ، قَالَ : يَا رَبِّ زِدْنِي ، قَالَ : جَعَلْتُ لَكَ أَنْ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ سِتْنَةً نُمِّ

سَمِعَ عَفْرَتُ لَهُ ، قَالَ : يَارَبِّ زِدْنِي ، قَالَ : جَعَلْتُ لَهُمُ التَّوْبَةَ - أَوْ قَالَ : سَطَّطْتُ لَهُمُ التَّوْبَةَ - حَتَّى تَبْلُغَ النَّفْسُ هَذِهِ ، قَالَ : يَارَبِّ حَسْبِي .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جناب آدم نے خدا سے کہا۔ اے میرے پروردگار تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کیا ہے اور اس کو خون کی طرح رگوں میں دوڑا دیا ہے پس اس سے بچنے کے لئے بھی تو مجھے کچھ دے۔ فرمایا۔ اے آدم میں نے تیرے لئے یہ ترار دیا کہ تیری اولاد سے جو گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس کو لکھا نہ جائے گا اور اگر کر گزے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا اور اگر نیک کا ارادہ کرے تو اگر نہ بھی کرے تو بھی ایک نیک اس کے نام لکھ دی جائے گی اور اگر کرے گا تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی آدم نے کہا خدا کچھ اور زیادہ کرنا فرمایا۔ میں مرتے دم تک ان کی توبہ قبول کروں گا عرض کی یا رب بس یہ میرے لئے کافی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي فَصَّالٍ ، عَنْ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ السَّنَةُ لَكَثِيرَةٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ الشَّهْرُ لَكَثِيرٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِجُمُعَةٍ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ الْجُمُعَةُ لَكَثِيرٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ يَوْمَ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ يَوْمًا لَكَثِيرٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لی وہ ۱۱ سال کو قدامت کے لئے بہت ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے جس نے ایک ماہ پہلے توبہ کی وہ بھی قبول ہوتی ہے پھر فرمایا ایک دن پہلے توبہ کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا جمعہ بھی زیادہ ہے اگر مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا ایک دن بھی بہت ہے اگر موت کو دیکھنے کے بعد بھی توبہ کرے گا تو مقبول ہوگی۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ هَذِهِ - وَ أَهْوَى بِسَيْدِهِ إِلَى حَلْقِهِ - لَمْ يَكُنْ لِلْعَامِلِ تَوْبَةٌ وَ كَانَتْ لِلْجَاهِلِ تَوْبَةٌ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب سانس یہاں تک آجائے اشارہ کیا اپنے منہ کی طرف، تو اس وقت عالم کی توبہ تو قبول نہ ہوگی البتہ جاہل کی ہوگی۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمِّي ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :

خَرَجْنَا إِلَى مَكَّةَ وَمَعَاشِيخُ مَنَآلِهِ مُتَعَبِدٌ لَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْرَ يَتِمُّ الصَّلَاةُ فِي الطَّرِيقِ وَمَعَهُ ابْنُ أَخٍ لَهُ مُسْلِمٌ . فَمَرَضَ الشَّيْخُ فَقُلْتُ لِابْنِ أَخِيهِ : لَوْ عَرَفْتَ هَذَا الْأَمْرَ عَلَى عَمَلِكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُحْلِمَهُ . فَقَالَ كُلُّهُمْ : دَعُوا الشَّيْخَ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى خَالِهِ فَإِنَّهُ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَلَمْ يَصْبِرْ ابْنُ أَخِيهِ حَتَّى قَالَ لَهُ : يَا عَمُّ إِنَّ النَّاسَ ارْتَدُّوا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا نَفَرًا يَسْبِرُونَ وَكَانَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ۱۰۰۰ مِنَ الطَّاعَةِ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ الْحَقُّ وَالطَّاعَةُ لَهُ : قَالَ : فَتَنَفَّسَ الشَّيْخُ وَشَقَّ وَقَالَ : أَنَا عَلَى هَذَا وَخَرَجْتُ نَفْسِي . فَدَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۱۰۰۰ فَمَرَضَ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ هَذَا الْكَلَامَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۱۰۰۰ فَقَالَ : هُوَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ . قَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ إِنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ شَيْئًا مِنْ هَذَا غَيْرَ سَاعَةٍ بَلَّكَ : قَالَ : فَتَرِيدُونَ مِنْهُ مَاذَا ؟ : قَدْ دَخَلَ وَاللَّهِ الْجَنَّةَ .

ہم معاد بن وہب نے بیان کیا کہ ہم مکہ کی طرف چلے تو ہمارا ساتھ ایک بوڑھا فدا پرست عابد تھا جو یہ امر نہیں جانتا تھا، یعنی امامت کی معرفت اس کو نہ تھی وہ راستہ میں نمازیں پڑھتا جا رہا تھا اس کا بھتیجا امامت کا ماننا والا تھا شیخ بیمار ہو گیا میں نے اس کے بھتیجے سے کہا تم اپنے چچا پر امامت کو پیش کرو شاید اللہ اس کی گلو خلاصی کر دے اور لوگوں نے کہا چھوڑو بھی جس حال میں ہے مرنے دو اس کی ابھی خاصی حالت ہے مگر بھتیجے سے صبر نہ ہوا اس نے کہا اسے چچا رسول کے مرنے کے بعد چند آدمیوں کے سوا سب مرتد ہو گئے اور علی کی اطاعت اسی طرح ان پر فرض تھی جیسے رسول کی اور رسول کے بعد خلافت ان کا حق تھا۔ یہ سن کر شیخ نے گہرا سانس لیا اور چیخا اور کہا کہ میں اسی عقیدہ پر ہوں یہ کہہ کر اس کا دم نکل گیا۔ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ بن ساری نے یہ واقعہ بیان کیا۔ فرمایا یہ شخص اہل جنت سے ہے علی بن ساری نے کہا تو اس سے ایک ساعت پہلے بھی معرفت امامت نہ رکھتا تھا کیا تم اس سے کچھ اور چاہتے ہو واللہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

## تین سو بائیسواں باب

### آلودگی گناہ (صغیرہ)

\*(بَابُ اللَّئِمِ) ۳۲۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۱۰۰۰ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّئِمَةَ» قَالَ : هُوَ الَّذِي يُلْمُ بِهِ الرَّجُلُ فَيَمُوتُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُلْمُ بِهِ بَعْدُ .

۱۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا۔ وہ لوگ گناہانِ کبیرہ سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں سوائے گناہانِ صغیرہ کے۔ فرمایا اللہ تم سے مراد وہ گناہ ہے جس میں انسان ایک بار آلودہ ہوتا ہے پھر اللہ جانتا ہے تو رک جاتا ہے اس کے بعد پھر وہ گناہ کر گزرتا ہے۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَرِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّغَمَ» قَالَ : «إِنَّهُ بَعْدَ الْإِثْمِ أَيْ الذَّنْبِ بَعْدَ الذَّنْبِ يُلِيمُ بِهِ الْعَبْدُ»

۲۔ محمد بن مسلم راوی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ گناہ ہے بعد گناہ۔ جس میں کوئی بندہ آلودہ ہوتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «مَنْ مَنَّ مُؤْمِنٌ إِلَّاوَلَهُ ذَنْبٌ يَهْجُرُهُ زَمَانًا ثُمَّ يُلِيمُ بِهِ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِلَّا اللَّغَمَ» وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّغَمَ» قَالَ : «الْفَوَاحِشُ الرَّبِّي وَالسَّرَقَةُ وَاللَّغَمُ : الرَّجُلُ يُلِيمُ بِالذَّنْبِ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهُ»

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر مومن کے لئے ایک گناہ ایسا ہوتا ہے جسے وہ ایک زمانہ تک چھوڑے رہتا ہے پھر اسے بجالاتا ہے یہی مراد ہے (اللغَم) سے میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا وہ لوگ سوائے گناہانِ صغیرہ کے گناہانِ کبیرہ اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں فرمایا فواحش سے مراد ہے زنا و سرقت، اللغَم سے مراد ہے کہ انسان ایک گناہ میں آلودہ ہوتا ہے پھر خدا سے اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْخَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «مَنْ جَاءَنَا يَلْتَمِسُ الْبَقْعَ وَالْقُرْآنَ وَ تَقْبِيرُهُ فَدَعَا وَهِيَ جَاءَنَا يُبْذِي عَوْرَةَ فَدَسَّرَهَا اللَّهُ فَتَحَوَّاهُ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : جُمِلْتُ فِذَاكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَمُعْبَمٌ عَلَى ذَنْبٍ مُتَدَهِّرٌ أُرِيدُ أَنْ أَتَحَوَّلَ عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ : «إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّكَ وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَمْلَكَ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ إِلَّا لِكَيْ تَخَافَهُ»

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو ہمارے پاس علم فقر و تران و تقصیر حاصل کرنے آئے تو اسے

آنے دو اور جو ایسا عیب کس کا ظاہر کرنے آئے جسے اللہ نے چھپایا ہے تو اسے دور رکھو ایک شخص نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں ایک عرصہ سے ایک گناہ کئے چلا جا رہا ہوں چاہتا ہوں کہ اسے چھوڑ کر اس کی ضد یعنی توبہ کی طرف رجوع کروں لیکن اس پر قابو نہیں پاتا۔ فرمایا اگر تو اپنے قول میں صادق ہے تو بے شک اللہ تجھے دوست رکھتا ہے اور اس نے اپنی مصلحت سے تجھے اس طرف نہیں آنے دیا ہو گا کہ مبادا تجھ میں خود پسندی آجائے جو بدترین گناہ ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو [عَنْ حَرْبِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ] قَالَ : مَا مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا قَدْ طُبِعَ عَلَيْهِ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَهْجُرُهُ الرَّحْمَنُ ثُمَّ يُلِمُّ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كِبَائرَ الْأَثَمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّغَمَ» ، قَالَ : اللَّغَمُ الْعَبْدُ الَّذِي يُلِمُّ الذَّنْبَ بَعْدَ الذَّنْبِ لَيْسَ مِنْ سَلِيقَتِهِ ، أَيِّ مِنْ طَبِيعَتِهِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی گناہ ایسا نہیں کہ موافق طبیعت مومن ہو ایک زمانہ تک اسے چھوڑ کر پھر اس سے آلودہ ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ گناہان کبیرہ اور بے حیائی سے بچتے ہیں سوائے گناہان صغیرہ کے کہ وہ ہے جو گناہ کے بعد گناہ کرتا ہے لیکن وہ اس کی فطرت و طبیعت کے خلاف ہوتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَكُونُ سَجِيئَةَ الْكَذِبِ وَالْبُخْلِ وَالْفُجُورِ وَرُبَّمَا أَلَمَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً لَا يَدُومُ عَلَيْهِ ، قِيلَ : فَيَذْنِبِي ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَكِنْ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ مِنْ تِلْكَ النُّطْفَةِ .

۶۔ ابن ابی اثاب کہتے ہیں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن کی عادت نہ بھڑھوت ہوتی ہے نہ بخل نہ بدکاری اور اگر آپا کر گزرے تو اس پر قائم نہیں رہتا پوچھا کیا مومن زنا کر لے فرمایا ہاں لیکن اس لطف سے اولاد نہیں ہوتی۔

## تین سو تیسواں باب

### گناہ تین ہیں

(باب) ۳۲۳

۵ (فِي أَنَّ الذُّنُوبَ ثَلَاثَةٌ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ :

صَدَّ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَالْكُوفَةَ الْمُنِيرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَنْشَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الذُّنُوبَ ثَلَاثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ حَبِيبُ الْعَرَبِيِّ: يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قُلْتَ: الذُّنُوبُ ثَلَاثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكَ؟ فَقَالَ: مَا ذَكَرْتَهَا إِلَّا أَنَا رُفْدَانًا فَسَيَرَاوُ لَكِنْ عَرَضَ لِي بِهِ خَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْكَلَامِ نَعَمْ الْأُولَى ذُنُوبُ ثَلَاثَةٌ: قَذَنَتْ مَغْفُورٌ وَذَنْبٌ غَيْرُ مَغْفُورٍ وَذَنْبٌ تَرَجُّو لِصَاحِبِهِ وَتَخَافُ عَلَيْهِ: قَالَ: يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَبِّسْ لَنَا

قَالَ نَعَمْ أَمَّا الذَّنْبُ الْمَغْفُورُ فَقَبِدْ عَاقِبَةُ اللَّهِ عَلَى ذَنْبِهِ فِي الذُّنُوبِ قَالَ اللَّهُ أَحْلَمَ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُؤَقِّبَ عَبْدَهُ مَرَّتَيْنِ، وَ أَمَّا الذَّنْبُ الَّذِي لَا يَغْفَرُ فَمَطْلَمُ الْعِبَادِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِذَا بَرَزَ لِخَلْقِهِ أَقْسَمَ قَسَمًا عَلَى نَفْسِهِ، فَقَالَ: وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا يَجُوزُ بِي ظَلَمٌ ظَالِمٌ وَلَوْ كَفْتُ بِكَتَبَ وَلَوْ مَسَحَهُ بِكَتَبَ وَلَوْ نَطَحَهُ مَا بَيْنَ الْقُرْبَى إِلَى الْجَمَاءِ فَيَقْتَصُّ الْعِبَادُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ حَتَّى لَا تَبْقَى لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ مَظْلَمَةٌ ثُمَّ يَبْعَثُهُمُ لِلْحِسَابِ، وَ أَمَّا الذَّنْبُ الثَّلَاثُ فَذَنْبٌ سَرَّهُ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ وَ رَزَقَهُ الثَّرْبَةَ مِنْهُ، فَاصْبَحَ خَائِفًا مِنْ ذَنْبِهِ رَاجِعًا إِلَى رَبِّهِ، فَتَحَنَّنَ لَهُ كَمَا هُوَ لِيَتَقِيَهُ: تَرَجُّو لَهُ الرِّحْمَةَ وَ تَخَافُ عَلَيْهِ الْمَذَابَ

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کے بعض اہل عابد نے بیان کیا کہ ایک روز امیر المؤمنین نے بعد حمد و ثناء فرمایا۔ لوگو گناہ تین قسم کے ہیں یہ کہ اگر آپ خاموش ہو گئے، جیسے عربی نے کہا۔ اسے امیر المؤمنین آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے کہ گناہ تین قسم کے ہیں فرمایا ہاں میں ان کو بیان کرنا چاہتا تھا کہ سانس کا انقطاع میرے اور کلام کے درمیان حائل ہو گیا۔ ہاں گناہ تین قسم کے ہیں ایک وہ گناہ ہے جو بخشا جائے گا اور دوسرا وہ ہے جو بخشا نہ جائے گا اور تیسرا وہ ہے جس کے بخشنے کی اس کے صاحب کے لئے امید ہے اور اس کے نہ بخشنے جانے کا خوف رہتا ہے اس نے کہا اے امیر المؤمنین اس کو بیان فرمائیے اور شاد فرمایا جو گناہ بخشا جائے گا وہ ہے جس کی سزا دنیا میں گناہگار کو دے دی گئی۔ خدائے عظیم و کبیر کے لئے زیبا نہیں کہ وہ ایک گناہ کی سزا دو بار دے اور جو گناہ بخشا نہ جائے گا وہ بندوں کا ظلم بندوں پر ہے جب روز قیامت ظاہر ہو گا مخلوق پر اس نے قسم کھائی ہے اپنے عورت و جلال کی کو کسی ظالم کے ظلم سے درگزر نہ کرے گا اگر اتھا مار کر کسی کو گرایا ہو یا ہاتھ سے کسی کو از پیچ دی ہو یا۔ بیٹنگ والے جانور نے بے سینگ والے جانور کو مارا ہو پس وہ ایک کا بدلہ دوسرے سے لے گا یہاں کہ کسی کا منظر کسی پر بات نہ رہے گا پھر لوگوں کو حساب کے لئے بھیجے گا تیسرا وہ گناہ ہے جس کو اللہ نے اپنی مخلوق سے چھپایا ہے اور گناہگار کو تو فتن تو بے دی ہے وہ اپنے گناہ سے خائف اور رحمت رب کا امیدوار ہے پس ہم بھی اس کی طرح خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم اس کی رحمت کے اس کے لئے امید دار ہیں اس پر نزل عذاب سے ڈرتے ہیں

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ ثَعْبَانَ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ حُمْرَانَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَجُلٍ أَفِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فِي الرَّجْمِ أَيْعَاقُ [عَلَيْهِ] فِي الْآخِرَةِ؟

قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَكْرَمَ مِنْ ذَلِكَ

۲۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا جس پر سنگساری کی حد قائم کی جائے کیا آخرت میں بھی اس پر مذاب ہوگا۔ فرمایا بے شک خدا کریم ہے اس سے لیجئے وہ پھر مذاب نہ کرے گا

## تین سوچو بیسواں باب گناہ کی سزا میں تعجیل

(باب) ۳۲۴

(تعجیل عقوبۃ الذنب) ۵

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن عبد الله بن سنان عن حمزة بن حمران، عن أبیہ، عن أبی جعفر علیہ السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ أَنْ يَكْرِمَ عَبْدًا وَلَهُ ذَنْبٌ ابْتَلَاهُ بِالسَّعْمِ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ لَهُ ابْتَلَاهُ بِالْحَاجَةِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذَلِكَ شَدَّ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيَكْفِيَهُ بِذَلِكَ الذَّنْبِ قَالَ: وَإِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ أَنْ يَهَيِّجَ عَبْدًا وَلَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ صَحَّحَ بَدَنَهُ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذَلِكَ وَشَحَّ عَلَيْهِ فِي رِيقِهِ، فَإِنْ هُوَ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ بِهِ هَوَّنَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيَكْفِيَهُ بِنِكَ الْحَسَنَةِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ روز قیامت کسی ایسے بندہ کو جس پر کسی گناہ کا بار ہو صاحبِ حرمت بنائے تو وہ دنیا میں اس کو بیمار کرتا ہے اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کو کسی حاجت میں مبتلا کرتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس پر موت کو سخت کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ کی تلافی ہو جائے اور جب وہ آخرت میں کسی ایسے بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے جس نے کوئی نیکی کی ہو تو اس کے بدن کو صحت عطا کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کے رزق میں توسیع کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو موت کی سختی اس پر آسان کر دیتا ہے تاکہ اس کی نیکی کا بدلہ ہو

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ وَلَمْ يَتَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَكْفِرُهَا ابْتَلَاهُ بِالْحَزَنِ لِيَكْفِرُهَا.



۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندہ کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور کوئی عمل نیک اس کی تلافی نہیں کرتا تو خدا اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ : عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَشْعَرِيِّ . عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْدًا مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا رُبُّدُ أَنْ أَرْحَمَهُ حَتَّى أَسْتَوْفِيَ مِنْهُ كُلَّ حَقِّيَّةٍ عَلَيْهِ . إِمَّا يَسْقُمُ فِي جَسَدِهِ وَإِمَّا يَضِيقُ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا يَخُوفُ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ شَدَّتْ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ . وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْدًا مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا رُبُّدُ أَنْ أَعِدَّ بِهِ حَتَّى أَوْفِيَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ عَلَيْهِ إِمَّا بِسَمَةِ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا بِصَحَةِ فِي جَسَدِهِ وَإِمَّا بِأَمْنٍ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ هَوَّنَتْ عَلَيْهِ بِهَا الْمَوْتَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں اپنے بندے کو دنیا سے جلنے نہ دوں گا ورنہ محالیکہ میں اس پر رحم کا ارادہ رکھتا ہوں جب تک اس کے گناہ کی تلافی نہ کروں گا خواہ اس کے جسم کو بیکار کر کے، خواہ لذت کی تسکین سے، خواہ دینی خوف سے، اگر پھر بھی باقی رہے تو موت اس پر سخت کر دیتا ہوں قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جب میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی بندہ کو عذاب دوں تو اس کے دنیا سے جانے سے پہلے جو نیکی اس نے کی ہے اس کا بدلہ کر دیتا ہوں یا تو وسعتِ رزق سے یا صحتِ بدن سے یا امنِ دنیا سے، اگر اس سے پورا نہ ہو تو موت کی سختی اس پر آسان کرتا ہوں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَبُولُ عَلَيْهِ فِي نَوْمِهِ فَيَقْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْتَهِنُ فِي بَدَنِهِ فَيَقْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن پر خوف طاری ہوتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اور جب وہ اپنے بدن کو تعجب میں ڈالتا ہے اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عميرٍ ، عَنِ التَّرْقِيِّ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءًا أَمَسَكَ عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ آخرت میں کسی کے لئے بہتری چاہتا ہے تو دنیا میں اس کو سزا دینے میں جلدی کرتا ہے اور جب اس کی سزا کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کو اس پر باقی رکھتا ہے یعنی دنیا میں اس کو کوئی سزا نہیں دیتا تاکہ روز قیامت وہ گناہ سے بھر پور ہو۔

۶۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمْتُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا صَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ » : لَيْسَ مِنَ الْتَوَاءِ عِزِّي ، وَلَا نَكْبَةِ حَجَرِي ، وَلَا عَرَّةِ قَدَمِي ، وَلَا خَدَشِ عُوْدِ الْإِذْنِ وَلَا مَا يَعْفُو اللَّهُ أَكْثَرُ ، فَمَنْ عَجَّلَ اللَّهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَلَ وَأَكْرَمَ وَأَعْظَمَ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي عُقُوبَتِهِ فِي الْآخِرَةِ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے اور خدا بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے کسی رنگ کا سپرہر کا کسی پتھر سے چوٹ یا کسی لکڑی سے خراش نہیں ہوتا مگر کسی گناہ کے سبب ، اور خدا اکثر گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور جس کے گناہ کی سزا دنیا میں دے دیتا ہے تو اس کی ذات اس سے اعلیٰ و اکرم کر پھر اس کو اس کے گناہ کی سزا آخرت میں بھی دے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْبُتَّائِيِّ بْنِ مُوسَى الْوُزَّاقِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا يَزَالُ اللَّهُمَّ وَاللَّهُمَّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدْعُو لَهُ ذَنْبًا .

۷۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جب تک گناہ پیچھا نہیں چھوڑتا مومن رنج و غم سے آزاد نہیں ہوتا۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْخَارِثِيِّ بْنِ بَرَامٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ لَيَهْتَمُ فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا وَلَا ذَنْبَ عَلَيْهِ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب تک مومن گناہ سے باہر نہیں ہوتا وہ رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ اللَّهُمَّ وَاللَّهُمَّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدْعُو لَهُ مِنْ ذَنْبٍ .

## ۹۔ ترجمہ اور گزچکا۔

۱۰۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ إِلَّا ابْتَلَيْتُهُ فِي جَسَدِهِ ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ كَفَّارَةً لِدُنُوبِهِ وَإِلْشَادًا عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَلَا ذَنْبَ لَهُ ، ثُمَّ أَدْخِلُهُ الْجَنَّةَ . وَمَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أَدْخِلَهُ النَّارَ إِلَّا صَحَّحْتُ لَهُ جَسْمَهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَامًا لَطِيلَتِهِ عِنْدِي إِلَّا آمَنْتُ خَوْفَهُ مِنْ سُلْطَانِي فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَامًا لَطِيلَتِهِ عِنْدِي وَالْأَدَسَةُ عَلَيْهِ فِي رِقْدِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَامًا لَطِيلَتِهِ عِنْدِي وَالْأَهْوَتْ عَلَيْهِ مَوْتَهُ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَلَا حَسَنَةَ لَهُ عِنْدِي ثُمَّ أَدْخِلُهُ النَّارَ .

۱۰۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جب میرا ارادہ کسی بندہ کو جنت میں داخل کرنے کا ہوتا ہے تو میں اسے کسی جسمانی بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اگر یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے ورنہ وقت مرگ اس پر سختی کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں ہوتا۔ پھر میں اسے داخل جنت کر دوں گا اور جس کو دوزخ میں ڈالنا چاہتا ہوں تو اس کو تندرستی عطا کرتا ہوں اگر میرے نزدیک اس کا حق پورا ہوتا ہے تو فیروزہ اس کو اس کے حاکم کے خوف سے بے دردا کرتا ہوں اگر میرے نزدیک حق پورا ہو گیا تو فیروزہ موت کی سختی آسان کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حال میں آتا ہے کہ کوئی نیکی نہیں ہوتی پس میں اسے داخل دوزخ کرتا ہوں۔

۱۱۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ دُرِّسَتِ بْنِ أَبِي مَصُورٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَرَّ نَبِيُّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِرَجُلٍ بَعْضُهُ تَحْتَ خَائِطٍ وَبَعْضُهُ خَارِجٌ مِنْهُ قَدْ شَعْنَتْهُ الطَّيْرُ وَمَرَّ قُنَّةُ الْكِلَابِ ثُمَّ مَضَى فَرَفَعَتْ لَهُ مَدِينَةً قَدْ خَلَّهَا إِذَا هُوَ بِمَنْطِقٍ مِنْ عَظَمَائِهَا مَبِيتٌ عَلَى سَرِيرٍ مُسَجَّاتٍ بِالذَّبْيَانِ حَوْلَهُ الْمَجْمَرُ فَقَالَ : يَا رَبِّ أَشْهَدُكَ حَكْمًا عَدْلًا ، لَا تَجُورُ ، هَذَا عَبْدُكَ لَمْ يَشْرِكْ بِكَ طَرَفَةً عَيْنٍ أَمْنَهُ بِتِلْكَ الْوَيْتَةِ وَهَذَا عَبْدُكَ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ طَرَفَةً عَيْنٍ أَمْنَهُ بِهَذِهِ الْوَيْتَةِ ؟ فَقَالَ : عَبْدِي أَنَا كَمَا قُلْتَ حَكَمْتُ عَدْلًا لَا جُورَ . ذَلِكَ عَبْدِي كَانَتْ لَهُ عِنْدِي سَيِّئَةٌ أَوْ ذَنْبٌ أَمْنَهُ بِتِلْكَ الْوَيْتَةِ لِكَيْ يُلْقَانِي وَلَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَهَذَا عَبْدِي كَانَتْ لَهُ [عِنْدِي] حَسَنَةٌ فَأَمْنَهُ بِهَذِهِ الْوَيْتَةِ لِكَيْ يُلْقَانِي وَلَيْسَ لَهُ عِنْدِي حَسَنَةٌ .

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کا ایک نبی ایک ایسی میت کی طرے سے گزرا جس کا آدھا دھڑ بولتا ہے نیچے تھا اور آدھا باہر جسے پزندے اور کتے لُوح رہے تھے پھر وہ ایک شہر میں داخل ہوئے وہاں ایک رئیس کی لاش ایک تخت

پر تھی جو ریشمی کپڑوں سے آراستہ تھا اور اس پاس بہت سے لوگ جمع تھے۔ نبی نے کہا اے میرے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ تو حاکم و عادل ہے ظلم نہیں کرتا۔ یہ تیرا بعد ایسا تھا جس نے طرقتہ البعین کے لئے شرک نہیں کیا تو نے اسے بری طرح مارا اور یہ امیر آن و احد کے لئے بھی تجھ پر ایمان نہیں لایا تو نے اسے ایسی اچھی موت دی۔ خدا نے کہا میرے بندے جیسا تو نے کہا میں ضرور حاکم عادل ہوں میں کسی بندہ پر ظلم نہیں کرتا پہلے بندہ کا ایک گناہ تھا اس کے کفارہ کے لئے میں نے ایسی موت دی تاکہ وہ اس طرح مجھے ملے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہ ہو اور دوسرے کی ایک نیکی تھی میں نے اس کا بدلہ دینے کے لئے ایسی موت دی تاکہ اس کی نیکی باقی نہ رہے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّيْ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ خَلَّ عَلَيْهِ شَيْخٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَشْكُو إِلَيْكَ وَأَدْبِي وَعُقُوبَتِهِمْ وَإِخْوَانِي وَجَفَاهُمْ عِنْدَ كِبَرِ سِنِي، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا هَذَا إِنَّ لِلْحَقِّ دَوْلَةً وَلِلْبَاطِلِ دَوْلَةً وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي دَوْلَةٍ صَاحِبِهِ ذَلِيلٌ وَإِنِّي أَدْنِي مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ الْعُقُوبَ مِنْ وَلَدِهِ وَالْجَفَاءِ مِنْ إِخْوَانِهِ وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُصِيبُهُ شَيْءٌ مِنَ الرِّفَاقَةِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ إِلَّا أَتَيْتَنِي قَبْلَ مَوْتِهِ إِمَّا فِي وَلَدِهِ وَإِمَّا فِي مَالِهِ حَتَّى يَخْلَصَهُ اللَّهُ مِمَّا اكْتَسَبَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَيُوقِرَ لَهُ حَظَّهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ فَاصْبِرْ وَأَبْشِرْ.

۱۲۔ رادی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک بوڑھا حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو عبد اللہ میں اپنی اولاد کی نافرمانی کہ اور اپنے بھائیوں کی اس طرحانے میں ایذا رسانی کی شکایت کرنے آیا ہوں فرمایا۔ اسے شخص ایک حکومت حق کہ ہے ایک باطل کی۔ اور ہر ایک حکومت والے دوسرے گروہ کی حکومت میں ذلیل ہوتے ہیں مومن کی حکومت باطل کے دور میں کم ہے کہ جو مصیبت پیش آتی ہے وہ اولاد کی نافرمانی اور بھائیوں کا ظلم ہے اور دولت باطل میں کوئی نائدہ اس سے زیادہ پہنچتا کہ وہ موت سے پہلے جتلا ہوتا ہے یا تو اولاد کے معاملہ میں یا مال میں یہاں تک کہ دولت باطل میں جو حکما یا ہوتا ہے اس سے ظلم مل جاتی ہے اور دولت حق میں اس کا حصہ قائم ہو جاتا ہے پس صبر کرو اور خوش رہو۔

## تین سو پچیسواں باب

گناہوں کی توفیق

۱۳۲۵ (باب)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نَجَّيْ، عَنْ مَعْلَى بْنِ نَجَّيْ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّيْ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ الْإِلاَءِ عَنْ جَدِّهِ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الدُّنُوبُ الَّتِي تَغْيِرُ النِّعَمَ لِعَبْدِي وَالدُّنُوبُ الَّتِي يُوْثِقُ السَّيِّئُ  
الْفَعْلَ، وَالَّتِي تُسْرِئُ التَّيَمُّنَ الظُّلْمَ، وَالَّتِي تُبْهِتُ لِسْتَرْ شَرِّ الْخَلْقِ، وَالَّتِي تَحْبِسُ الرِّدْقَ الَّتِي  
وَالَّتِي تَعْجِلُ الْفَنَاءَ قَطِيعَةُ الرِّجَمِ، وَالَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ وَتُظْلِمُ الْبُؤَاءَ عَفْوَكَ الْوَالِدَيْنِ

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں پر زیادتی کرنا نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیتا ہے اور قتل باعثِ ندامت ہوتا ہے اور ظلم بلاؤں کو نازل کرتا ہے اور شراب پینا عیبوں کی پردہ دری کرتا ہے اور زنا رزق کو دور کرتا ہے اور قطع رحم موت کو جلد بلاتا ہے اور والدین کی نافرمانی دعا کو لوٹا دیتی ہے اور برکت کو اٹھا دیتی ہے۔

٢- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالنَّاسِ وَالْمَوْتِ وَالْجَنَّةِ وَالْجَهَنَّمَ وَالْعُقُوقَ وَتَرَكَ الْبِرَّ

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے والد نے فرمایا میں پناہ مانگتا ہوں ایسے گناہوں سے جو موت کو جلد بلانے والے اور گھروں کو پر باد کرنے والے ہوں اور وہ قطع رحم اور حقوق والدین اور احسان کا ترک کرنا ہے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ - أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَيُّوبَ - عَنْ سَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا فُتِحَتْ أَرْبَعَةُ ظَهَرَاتِ أَرْبَعَةٍ : إِذَا فُتِحَتْ الزُّنَى ظَهَرَتْ الزَّلَازِلُ وَإِذَا فُتِحَتْ الْجُورُ فِي الْحُكْمِ ائْتَسَسَ الْفُطْرُ وَإِذَا فُتِحَتْ اللَّيْعَةُ أَدْبِلَ لِأَهْلِ الشِّرْكِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَإِذَا مُنِمَّتِ الزُّكَاةُ ظَهَرَتْ الْحَاجَةُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب چاچیزین ظاہر ہوں گی تو چار اہل کے ساتھ ایسے ہوں گی زنا کاری ہوگی تو زنا نہ  
 اُسے کا ظلم ہوگا تو بارش رکے گی جب مشرکوں سے مسلمان عہد شکنی کریں گے تو ان پر اہل شرک کا غلبہ ہوگا اور جب زکوٰۃ رکھے گی تو برکت اٹھ جائیگی

## تین سو چھ سو ال باب

فادر

(بَابُ نَادِرٍ) ۳۲۶

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
الْعَبْدِيِّ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنَّ الْعَبْدَ مِنْ

عَبْدِي الْمُؤْمِنِ لِيَذُبَ الدَّنْبَ الْعَظِيمَ مِمَّا يَسْتَوْجِبُ بِهِ عُقُوبَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَأَنْظُرْ لَهُ فِيمَا فِيهِ صَلَاحُهُ فِي آخِرَتِهِ فَأَعْجِلْ لَهُ الْعُقُوبَةَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا لِأَجَارِيهِ بِذَلِكَ الدَّنْبِ وَأَقْدَرُ رُغُوبَةً ذَلِكَ الدَّنْبِ وَأَقْصِيهِ وَأَتَرُكُهُ عَلَيْهِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مَمْنُونٍ وَلِي فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةُ وَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي بِهِ فَأَتَرَدُّ فِي ذَلِكَ مِرَارًا عَلَى إِمْضَائِهِ ثُمَّ أَمْسِكْ عَنْهُ فَلَا أَمْضِيهِ كَرَاهَةً لِمَسَاءَتِهِ وَجِدَادًا عَنْ إِدْخَالِ الْمَكْرُوهِ عَلَيْهِ فَأَتَطَوَّلُ عَلَيْهِ بِالْمَقْوَعَةِ وَالصَّعْجِ ، مَحَبَّةً لِمُكَافَاتِهِ لِكَثِيرِ نَوَافِلِهِ الَّتِي يَتَقَرَّبُ بِهَا إِلَيَّ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ فَأَصْرِفْ ذَلِكَ الْبَلَاءَ عَنْهُ وَقَدْ قَدَّرْتَهُ وَقَضَيْتَهُ وَتَرَكْتُهُ مَوْقُوفًا وَلِي فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةُ ، ثُمَّ أَكْتُبْ لَهُ عَظِيمَ أَجْرِ نَزْوِلِ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَأَذْخِرْهُ وَأَوْقِرْ لَهُ أَجْرَهُ وَلَمْ يَشْعُرْ بِهِ وَلَمْ يَعْلَمْ إِلَيْهِ أَذَاهُ وَأَنَا اللَّهُ الْكَرِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ .

۱۔ فرمایا ابوالعباس نے خدا نے کہا ہے کہ میرا مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے جو میرے غضب دینے کا سبب ہو دنیا و آخرت میں ، تو میں اس بارے میں غور کرتا ہوں کہ آخرت کی بہتری کے لئے کیا صورت ہو سکتی ہے لہذا میں دنیا میں اس کے سزا دینے میں جلدی کرتا ہوں تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے۔ میں اس سزا کو خیرین کرتا ہوں اور اس کو جاری کرتا ہوں اور بخیر جاری کئے رکھ رہتا ہوں اور اس کے جاری کرنے میں میری مشیت ہوتی ہے جس کو میرا بندہ نہیں جانتا میں اس کو جاری کرنے میں کئی بار تامل کرتا ہوں پھر اس کو روک لیتا ہوں تاکہ اسے آذر دہی نہ ہو اس تکلیف کے داخل ہونے سے۔ میں اس سے درگزر کرتا ہوں اور اس کا گناہ معاف کر دیتا ہوں یہ سب اس کے نوافل کے بجالانے کے جو مارت اور دن دنیا وہ بجالایا ہے میرا اقرب حاصل کرنے کے لئے لہذا میں اس مشیت کو اس سے ہٹا دیتا ہوں ، میں نے ہی اس کو مقدم کیا۔ میں نے ہی اس کو جاری کیا۔ میں نے ہی اپنی مشیت سے اس کا اجر روک دیا اور اس مصیبت کے نزول میں اس کے لئے اجر عظیم لکھ دیتا ہوں حالانکہ اسے نہ اس کی خبر ہوتی ہے نہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے میں خدا نے کریم و مہربان و رحیم ہوں۔

## تین سو ستائیسواں باب

نادر

(باب نادر ایضاً) ۳۲۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ قَضَائِلَ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ» فَقَالَ هُوَ : «وَيَعْقُوبُ عَنْ كَثِيرٍ» قَالَ : قُلْتُ : لَيْسَ هَذَا أَرَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيًّا وَأَشْبَاهَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ عليهم السلام مِنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَتَوَلَّى إِلَى اللَّهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ نَسَبٍ .

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمھارے ہی ہاتھوں سے آتی ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ بھی ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ بہت سے گناہ بخش دیتا ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ حضرت علیؑ اور ان کے اہلبیت پر جو مصلوب نازل ہوئے ہیں کیا وہ ان کے لائے ہوئے تھے۔ فرمایا رسول اللہؐ بغیر کوئی گناہ کئے ہر روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔

**توضیح** چونکہ سائل نے تبت کا جزو آخر چھوڑ دیا تھا لہذا حضرت نے اسے پورا کر دیا نیز یہ کہ سائل کا خیال یہ تھا کہ ہر گناہ کے لئے کسی بلا کا آنا ضروری ہے لہذا حضرت نے اس آیت کا آخری حصہ پڑھ کر بتایا کہ خدا بہت سے گناہ معاف بھی کر دیتا ہے رہا دوسرا اثر تو اس کا جواب حضرت نے یوں دیا کہ ۱۔ تغافل صلیع صدور گناہ کی وجہ سے نہ تھا بلکہ بلندی درجات کی وجہ سے تھا اسی طرح اہل بیت علیہم السلام کی ابتلا کفارہ ذنوب نہیں ہے بلکہ کثرت ثواب اور بلندی درجات کے لئے ہے پس اس بہت میں جو خطاب ہے وہ غیر معصومین سے ہے جن سے صدور گناہ ہوتا ہے۔

۲۔ وَجَاءَهُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَصَابَ عَلِيًّا وَ أَهْلَ بَيْتِهِ عليهم السلام مِنْ بَعْدِهِمْ هُوَ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَهُمْ أَهْلُ بَيْتِ طَهَارَةٍ مَعْصُومُونَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ مِائَةً مَرَّةٍ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ، إِنَّ اللَّهَ يَخْصُ أَوْلِيَائَهُ بِالْمَصَائِبِ لِيَأْ جُرْهُمْ عَلَيْهَا مِنْ تَبِيرِ ذَنْبٍ.

۲۔ علی بن رثاب کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمھارے ہی کرتوتوں سے ہے اور کہا کہ آپ نے اس پر بھی غور کیا کہ حضرت علیؑ اور ان کے اہل بیت پر ان کے بعد جو مصیبت آئی کیا یہ ان کے ہاتھوں سے آئی۔ درآنحالیکہ وہ اہلبیت طہارت اور معصوم ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ہر دن اور رات میں سو بار بغیر گناہ استغفار کرتے تھے اللہ نے اپنے اولیاء کو مصائب سے مخصوص کیا ہے تاکہ ان کے اجر کو زیادہ کرے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، رَفَعَهُ قَالَ: لَمَّا حَمَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَأَوْقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ يَزِيدُ لَعَنَهُ اللَّهُ: «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: لَيْسَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا إِنَّ فِينَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ»

۳۔ راوی نے برستہ حضرت جعفر صادق علیہ السلام بیان کیا کہ جب امام زین العابدین علیہ السلام کو یزید کے سامنے لا کھڑا کیا تو اس نے یہ آیت پڑھی کہ تم پر جو مصیبت آئی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے۔ فرمایا یہ آیت ہم سے متعلق نہیں ہمارے بارے میں سورہ حدید کی یہ آیت ہے جو مصیبت زمین پر آیا تمہارے نفسوں پر آئی ہے ہم نے اس کو خلق سے پہلے اپنی کتاب میں (لوح محفوظ) میں لکھ دیا ہے اور یہ اللہ پر آسان ہے یعنی یہ مصیبت ہمارے اذیاد و مراتب کے لئے پہلے سے لکھی ہوئی ہے نہ کہ کسی گناہ کی وجہ سے نازل ہوئی ہے۔

## تین سواٹھائیسواں باب

### خدا عمل کرنے والوں کے قصہ میں عمل کرنے والوں کی بلار د کرتا ہے

(باب ۳۲۸)

«إِنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ بِالْعَامِلِ عَنْ عَمَلِ الْعَامِلِ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ طَبَّانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ اللَّهَ [لَا] يَدْفَعُ بِمَنْ يَصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّا لَا يَصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ لَهَلَكُوا ؛ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يُزَكِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّا لَا يُزَكِّي وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الزَّكَاةِ لَهَلَكُوا ؛ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يَحُجُّ مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّا لَا يَحُجُّ وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الْحَجِّ لَهَلَكُوا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَوْ لَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ» فَأَوَّلُهُ مَا نَزَلَتْ إِلَّا فِيكُمْ وَلَا عَنَى بِهَا غَيْرُكُمْ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں جو نماز پڑھتے ہیں اللہ ان کے قصہ میں جو نماز نہیں پڑھتے ان کی بلار د کرتا ہے اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں ان کی وجہ سے نہ دینے والوں سے مصیبت دور کرتا ہے اور جو حج کرتے ہیں ان کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں سے آفت کو دفع کرتا ہے اور اگر سب ہی نماز نہ پڑھیں اور زکوٰۃ نہ دیں اور حج نہ کریں تو سب ہلاک ہو جائیں جیسا کہ خدا فرماتا کہ بعض کی وجہ سے بعض کی مصیبت دور نہ کرنا تو زمین کے معاملات بگڑ جاتے مگر اللہ تمام عالموں پر فضل کرنے والا ہے واللہ یہ آیت تم ہی لوگوں کے بارے میں ہے تمہارے غیر کے لئے نہیں۔



## تین سو اُتیسواں باب گناہ کا ترک طلب توبہ سے آسان ہے

(باب) ۳۲۹

«(أَنْ تَرَكَ الْخَطِيئَةَ أَيْسَرُ مِنْ [طَلَبِ] التَّوْبَةِ)»

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْبَقْبَاقِيِّ [قَالَ:] قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «تَرَكَ الْخَطِيئَةَ أَيْسَرُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ وَكَمْ مِنْ شَهْوَةٍ سَاعَةً أَوْ رُتَّتْ حَزْبًا طَوِيلًا وَالْمَوْتُ فَضَحَ الدُّنْيَا، فَلَمْ يَتْرُكْ لِذِي لَبٍّ قَرَحًا.»

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: عطا توبہ کرنے سے آسان ہے اگر گھڑی بھر کی خواہش طولانی حزن کا باعث بن جاتی ہے اور موت باعث رسوائی ہوتی ہے عقلمند ایسی لذت سے خوش نہیں ہوتا۔

## تین سو تیسواں باب استدراج (یعنی رفتہ رفتہ عذاب) (بابُ الاستِدْرَاجِ) ۳۳۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ سَفْيَانَ بْنِ السَّمِطِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَأَذَنَبَ ذَنْبًا أَتْبَعَهُ بِنِعْمَةٍ وَيَذَكِّرُهُ بِالْإِسْتِغْفَارِ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرًّا فَأَذَنَبَ ذَنْبًا أَتْبَعَهُ بِنِعْمَةٍ لِيَنْسِيَ الْإِسْتِغْفَارَ، وَتَضَادَىٰ بِهَا، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَسَنَسُدُّ رِجْمَهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ» بِالنِّعَمِ عِنْدَ الْمَعَاصِي.»

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا کی بندہ سے نیکی کرنا چاہتا ہے تو وہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا

ہے تو اس کے پیچھے ہی کوئی مصیبت اس پر آتی ہے خدا اس کو استغفار یا دولا تا ہے اور جب خدا کی بندہ پر عذاب ڈالنا چاہتا ہے تو جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی خدا اس کو کوئی نعمت دیتا ہے جس سے وہ استغفار بھول جاتا ہے اور اسی گناہ پر باقی رہتا ہے خدا فرماتا ہے ہم عنقریب ان کو رفتہ رفتہ جال میں پھانس لیں گے اور انھیں پتہ بھی نہ چلے گا اس کی صورت یہ ہوگی کہ گناہوں کے ساتھ ہم اس کو نعمتیں دیں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ زَيْنَابٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْاِسْتِدْرَاجِ ، فَقَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَمْلِكُ لَهُ وَيَجِدُ دَلَهُ عِنْدَهَا التَّيْمَةَ فَلْيَمْلِكْهُ عَنِ الْاِسْتِغْفَارِ مِنَ الذَّنْبِ فَهُوَ مُسْتَدْرَجٌ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے استدراج کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ لکھ لیا جاتا ہے پھر اس پر نعمتوں کی سیرار کی جاتی ہے جس سے وہ استغفار کو بھول جاتا ہے پس وہ لاعلم رہ کر گناہوں میں پھنس جاتا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « سَتَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ » قَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَتَجِدُ دَلَهُ التَّيْمَةَ مَعَهُ فَلْيَمْلِكْهُ تِلْكَ التَّيْمَةَ عَنِ الْاِسْتِغْفَارِ مِنْ ذَلِكَ الذَّنْبِ .

۳۔ ترجمہ اور پر گزرا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ [ الْمُنْقَرِي ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَمْ مِنْ مَفْرُورٍ بِمَا قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، وَ كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِسِتْرِ الرَّعْلِيَّةِ ، وَ كَمْ مِنْ مَفْتُونٍ بِثَنَاءِ النَّاسِ عَلَيْهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بہت سے لوگ خدا کی نعمتوں پر مغرور رہیں اور بہت سے اپنے گناہوں سے بے خبر رہیں جو ذریعہ تہمت ہیں اور اللہ تعالیٰ کو چھپا رہا ہے اور بہت سے ان تعریفوں پر جو لوگ کر رہے ہیں مفتون ہیں۔

# تین سو اکتیسواں باب

## محاسبۃ العمل

(( باب )) ۳۳

(مُحَاسَبَةُ الْعَمَلِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا الدَّهْرُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَنْتَ فِيمَا بَيْنَهُمَا : مَضَى أَمْسٌ بِمَا فِيهِ فَلَا يَرْجِعُ أَبَدًا فَإِنْ كُنْتَ عَمِلْتَ فِيهِ خَيْرًا لَمْ تَحْزَنْ لِدَهَائِهِ وَفَرِحْتَ بِمَا اسْتَقْبَلَتْهُ مِنْهُ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ فَرَّطْتَ فِيهِ فَحَسَرْتَكَ شَدِيدَةً لِدَهَائِهِ وَتَقَرَّبْتَ بِكَ فِيهِ وَأَنْتَ فِي يَوْمِكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ مِنْ عَذَابِي غُرَّةً وَلَا تَنْدُرِي لَعَلَّكَ لَا تَبْلُغُهُ وَإِنْ بَلَغَتْهُ لَعَلَّ حَظَّكَ فِيهِ فِي التَّقَرُّبِ بِكَ مِثْلَ حَظِّكَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي عَنْكَ .

فِيَوْمٍ مِنَ الثَّلَاثَةِ قَدْ مَضَى أَنْتَ فِيهِ مَمَرٌ طٌ ، وَيَوْمٌ تَنْتَظِرُهُ لَسْتَ أَنْتَ مِنْهُ عَلَى يَقِينٍ مِنْ تَرْكِ التَّقَرُّبِ وَإِنَّمَا هُوَ يَوْمُكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ وَقَدْ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ عَقَلْتَ وَفَكَّرْتَ فِيمَا فَرَّطْتَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي وَمِمَّا فَانَكَ فِيهِ مِنْ حَسَنَاتِ الْأَنْكُورِ اكْتَسَبَهَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ الْأَنْكُورِ أَفْصَرْتَ عَنْهَا وَأَنْتَ مَعَ هَذَا مَعَ اسْتِقْبَالِ عَذَابِي غَيْرَ يَقِينَةٍ مِنْ أَنْ تَبْلُغَهُ وَعَلَى غَيْرِ يَقِينٍ عَنِ اكْتِسَابِ حَسَنَةٍ أَوْ مُرْتَدِّعٍ عَنْ سَيِّئَةٍ مُجِطَّةٍ . فَأَنْتَ مِنْ يَوْمِكَ الَّذِي تَنْتَظِرُ عَلَى مِثْلِ يَوْمِكَ الَّذِي اسْتَدْبَرْتَ ، فَأَعْمَلْ عَمَلَ رَجُلٍ لَيْسَ يَأْمُلُ مِنَ الْأَيَّامِ الْآيُومَهُ الَّذِي أَصْبَحَ فِيهِ وَلَيْلَتُهُ ، فَأَعْمَلْ أَوْدَعِ وَاللَّهِ الْمُعِينُ عَلَى ذَلِكَ .

۱۔ فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا تیسری زندگی کے تین دن ہیں ایک وہ دن جو گزر گیا اور وہ لوٹ کر نہ آئے گا اگر تو نے اس میں عمل خیر کیا تو اس کے جانے پر رنج نہ کرنا چاہیے اور خوش ہونا چاہیے کہ جو آگے اس کا صلہ ملنے والا ہے اور اگر تو نے اس میں کوتاہی کی تو اس دن کے گزرنے پر تیسری حسرت بہت زیادہ ہونی چاہیے اس کوتاہی پر جو اس میں واقع ہوئی اور تو جس کا انتظار کر رہا ہے تو کیا جلتے کہ تو اس تک پہنچے گا یا نہیں اور اگر پہنچ بھی گیا تو ممکن ہے اس میں بھی تجھ سے ایسی ہی کوتاہی ہو جیسی گزشتہ میں کی ہوئی۔ پس تین دن میں سے ایک دن تو کوتاہی میں ختم ہوا رہا وہ دن جس کا تو انتظار کر رہا ہے تو اس کے متعلق تجھے کیسے یقین ہوا کہ کوتاہی نہ کرے گا اب وہ دن رہا جس میں تو نے صبح کی توبہ

تجھے غور و فکر کرنا چاہیے کہ تو نے روزِ گزشتہ حسنة سے کیا کھویا۔ کیا تجھے حاصل کرنا نہیں تھا اور گناہوں سے بچنا نہیں تھا۔ اب تو آنے والی کل کا منتظر ہے حالانکہ اس پر وثوق نہیں کہ تو اس تک پہنچے گا اور نہ اس پر یقین ہے کہ نیک مال ہو ہی جائے گی یا اس کا باطل کرنے والا ہو گا اس گناہ سے جو تجھے گھیرے ہوئے ہے پس آنے والا دن بھی گزرنے والے دن کی طرح بن جائے گا پس اس شخص کا سا عمل کرو جو ایام میں مرت اس دن سے لو لگاتا ہے جس میں اس نے دن اور رات کو بسر کیا۔ پس عمل کر دیا چھوڑو اللہ اس میں مددگار ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو التَّمِيمِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ التَّمِيمِيِّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : لَيْسَ مِمَّا مَنْ لَمْ يَخَابِثْ نَفْسَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنَّ عَمَلَهُ حَسَنًا اسْتَرَادَّ اللَّهَ وَإِنْ عَمِلَ سَيِّئًا اسْتَغْفَرَ اللَّهُ مِنْهُ وَتَابَ إِلَيْهِ .

۲۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے جو ہر روز اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے اگر نیک عمل کیا ہے تو اللہ سے زیادتی چاہے اور اگر گناہ کیلئے تو اللہ سے استغفار کرے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ التَّمِيمِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا أَبَا النُّعْمَانِ لَا يَفُتْرُ ذَلِكَ النَّاسُ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنَّ الْأَمْرَ بِعِلِّكَ إِلَيْكَ دُونَهُمْ ، وَلَا تَطْلُعْ نَهَارَكَ بِكَذِبٍ وَكَذِبًا فَإِنَّ مَعَكَ مَنْ يَحْفَظُ عَلَيْكَ عَمَلَكَ وَأَحْسِنَ فَإِنَّنِي لَمْ أَرِ شَيْئًا أَحْسَنَ دَرَكًا وَلَا أَسْرَعَ طَلَبًا مِنْ حَسَنَةٍ مُعَدَّةٍ لِذَنْبٍ قَدِيمٍ .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ مِثْلَهُ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسے ابو نعمان عملي لوگ تیرے نفس کو مغرور نہ بنادیں کیونکہ تیرے عمل کا تعلق تجھ سے ہے نہ ان سے، اپنا دن اور ادھر کے لغو باتوں میں نہ گزار کیونکہ تیرے ساتھ وہ فرشتے ہیں جو تیرے عمل کو لکھتے ہیں اور نیک کر کیوں کہ بلحاظِ درک و طلب کوئی چیز زیادہ عجلت والی اس نیک سے نہیں جو گناہ کہہ کر برطرن کرنے والی ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : اصْبِرْ وَأَعْلَى الدُّنْيَا فَإِنَّهَا مِثْلُ سَاعَةٍ قَامَتْ مِنْهُ فَلَا تَجِدُ لَهُ أَلَا وَلَا سُرُورًا ، وَمَا لَمْ يَجِبْ فَلَا تَدْرِي مَا هُوَ ؛ وَإِنَّهَا مِثْلُ سَاعَتِكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا قَاصِرٌ فِيمَا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَاصْبِرْ فِيمَا عَنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میری دنیا کے غم پر کہ وہ ایک ایسی ساعت کی مانند ہے کہ جس کے گزرنے والے پر نہ الم رہے گا نہ سرور اور جو گھڑی ابھی نہیں آئی ہے تم کیا جانو کہ وہ کیسا ہے تمہاری تو گھڑی وہی ہے جس پر تم ہو پس اس میں میری طاعت اللہ پر اور میری معصیت اللہ پر۔

۵۔ عَنْهُ ۱۰ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَحْمِلْ نَفْسَكَ لِنَفْسِكَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ يَحْمِلْكَ غَيْرُكَ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے نفس کے لئے جو کچھ کرنا ہے خود کر دو تمہارے مرنے پر غیر تمہارے لئے کچھ نہ کرے گا۔

۶۔ عَنْهُ ۱۱ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لِرَجُلٍ : إِنَّكَ قَدْ جُعِلْتَ طَبِيبَ نَفْسِكَ وَبُيِّنَ لَكَ الدَّاءُ ، وَعَرِيَ قُتْ آيَةُ الصِّحَّةِ ؛ وَذَلِكَ عَلَى الدَّوَاءِ ، فَانْظُرْ كَيْفَ قِيَامُكَ عَلَى نَفْسِكَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ تو اپنے نفس کے طبیب کی طرح پہنچایا گیا اور اس نے تجھ سے تیرا درد (معصیت) ظاہر کیا اور صحت کی علامت اور دوا ابھی لگنا ہوئی ہے (اجتناب) بتا دی پس اب غور کر تجھے اپنے نفس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے۔

۷۔ عَنْهُ ۱۲ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اجْعَلْ قَلْبَكَ قَرِيبًا بِرَأْسِ أَوْ وِلْدًا وَاصِلًا وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَالِدًا تَتَّبِعُهُ وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوًّا تُجَاهِدُهَا وَاجْعَلْ مَالَكَ غَارِبَةً تُرَدُّهَا .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ اپنے دل کو احسان کرنے والے بھائی اور مہربان بیٹے کی طرح بناؤ اور اپنے عمل کو باپ جیسا بناؤ جس کی پیروی کرتے ہو اور اپنے نفس کو اپنا دشمن جانو جس سے جہاد کرو اور اپنے مال کو عاریتی جانو جس کو رد کیا جائے گا۔

۸۔ [۱۰] عَنْهُ ۱۳ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اقْصُرْ نَفْسَكَ عَمَّا يَصُرُّهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ تَقَارِفَكَ وَاسْعَ فِي فُكَّاكِهَا كَمَا تَسْعَى فِي مَلَبِّ مَعْشِيَتِكَ ، فَإِنَّ نَفْسَكَ رَهْبَنَةٌ وَمَمْلُوكٌ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نقصان رساں عمل سے اپنے نفس کو بچاؤ اس سے پہلے کہ تم سے جدا ہو اور اس کی آزادی کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی روزی کے لئے کرتے ہو تمہارا نفس تمہارے عمل کا مہربان ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَمْ مِنْ طَالِبٍ لِلدُّنْيَا لَمْ يَدْرِكْهَا وَمَدْرِكُهَا لَهَا قَدْ فَارَقَهَا ، فَلَا يَشْفَعُ لَكَ طَلِبُهَا عَنْ عَمَلِكَ وَالتَّوَسُّعُ مِنْ مُعْطِيهَا وَمَالِكُهَا فَكَمْ مِنْ حَرِيصٍ عَلَى الدُّنْيَا قَدْ صَرَعَتْهُ وَاشْتَغَلَ بِمَا أَدْرَكَ مِنْهَا عَنْ طَلِبِهَا آخِرَتِهِ حَتَّى قُبِيَ عُمُرُهُ وَأُذِرَ كَذَّ أَجَلُهُ .  
وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْمَسْجُونُ مَنْ سَجَنَتْهُ دُنْيَاهُ عَنْ آخِرَتِهِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے دنیا کو طلب کیا اس نے اس کو نہ پایا اور اس کو پانے کے مقام سے جدا ہو گیا۔ پس اس کی طلب تم کو عملِ خیر سے بے پروا کر دے اور دنیا کو مانگو اس کے عطا کرنے والے اور مالک سے بہت سے دنیا کے حریص ایسے ہیں کہ اس نے ان کو پھار ڈیا ہے اور طلبِ آخرت سے بے پروا کر دیا ہے یہاں تک کہ ان کی غرض ختم ہو گئی اور موت نے ان کو پایا ہے فرمایا حضرت نے نیکوئی درحقیقت وہ ہے جسے دنیا نے آخرت سے جدا کر کے قید کر لیا ہو۔

۱۰۔ وَعَنْهُ ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا أَتَتْ عَلَى الرَّجُلِ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَبْلَ لَهُ : خُذْ حِذْرَكَ فَإِنَّكَ غَيْرُ مَعْدُودٍ وَلَيْسَ ابْنُ الْأَرْبَعِينَ بِأَحَقَّ بِالْحِذْرِ مِنْ ابْنِ الْعِشْرِينَ فَإِنَّ الذَّبِي يَطْلُبُهَا وَاحِدٌ وَلَيْسَ بِرَاقِدٍ ، فَأَعْمَلْ لِمَا أَمَّاكَ مِنَ الْهَوَى وَدَعْ عَنْكَ فَضُولَ الْقَوْلِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب انسان چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے احتیاط سے کام کرو تو معذور نہیں اور یہ بات نہیں کہ بیس سال والے سے چالیس سال والا زیادہ احتیاط کرے کیونکہ موت جو ان دونوں کے گھات میں ہے وہ دونوں کے لئے یکساں ہے پس عملِ کرویہ خیال کرتے ہوئے کہ موت کا خون سامنے ہے اور فضولِ باتوں کو چھوڑ دو۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَسَّانٍ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : خُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِكَ ، خُذْ مِنْهَا فِي الصَّحَةِ قَبْلَ السَّقَمِ ، وَفِي الْقُوَّةِ قَبْلَ الضَّعْفِ ، وَفِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے لئے اپنے نفس سے کچھ فائدہ حاصل کرو بیماری سے پہلے صحت میں ضعیف ہونے سے پہلے قوت میں اور موت سے پہلے زندگی میں۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ السَّهَارَ إِذَا جَاءَ قَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ أَعْمَلْتَ فِي يَوْمِكَ هَذَا خَيْرًا أَشْهَدُ لَكَ بِهِ عِنْدَ رَبِّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَإِنِّي لَمْ أَتِكَ فِيهِ مَعْصِي وَلَا آتِيكَ فِيهِ مَعْصِي وَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ قَالَ وَمِثْلُ ذَلِكَ

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دن جب آپسے کہتا ہے اسے ابن آدم آج عمل خیر کر اس لئے کہ میں گواہی دوں گا تیرے رب کے سامنے روز قیامت میں جو دن گزر گیا اس کے لئے تیرے پاس نہیں آیا اور نہ جو آنے والا ہے اس کے لئے یعنی جو عمل خیر کرنا ہے وہ آج ہی گزر رہا ہے اور آئندہ کا خیال چھوڑ رات جب آتی ہے تو وہ بھی اسی طرح کہتی ہے۔

۱۳۔ الْحَسَنِ بْنِ نَحْبٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ نَحْبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَحْبٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَفَعَهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْعِي بِي وَجْهَ مِنْ وَجُوهِ النَّاسِ أَنْجِي بِهِ، قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّهَا السَّائِلُ اسْتَمِعْ ثُمَّ اسْتَفْهِمْ ثُمَّ اسْتَفِمْ ثُمَّ اسْتَعْمَلْ وَاعْلَمْ أَنَّ النَّاسَ ثَلَاثَةٌ: رَاهِدٌ وَصَابِرٌ وَرَاغِبٌ فَأَمَّا الرَّاهِدُ فَقَدْ خَرَجَتْ الْأُحْزَانُ وَالْأَفْرَاحُ مِنْ قَلْبِهِ فَلَا يَفْرَحُ بِشَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا يَأْسَى عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا فَاتَهُ، فَهُوَ مُسْتَرْبِحٌ وَأَمَّا الصَّابِرُ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّاها بِقَلْبِهِ فَإِذَا نَالَ مِنْهَا أَلْجَمَ نَفْسَهُ عَنْهَا السُّوءَ عَاقِبَتِهَا وَشَتَّانِهَا، لَوْ أَطْلَعَتْ عَلَى قَلْبِهِ عَجِزَتْ مِنْ عَفْوِهِ وَتَوَاضَعِهِ وَحَزْمِهِ وَأَمَّا الرََّاغِبُ فَلَا يَبْالِي مِنْ أَيْنَ جَاءَتْهُ الدُّنْيَا مِنْ جِلْبَاءٍ أَوْ [مِنْ] حَرَامٍ وَلَا يَبْالِي مَا دَنَسَ فِيهَا عِرْضَهُ وَأَهْلَكَ نَفْسَهُ وَأَذْهَبَ مَرْوَتَهُ، فَبِمِ فِي عَمْرٍةٍ يَضْطَرُّ بَوْنٌ

۱۳۔ ایک شخص امیر المؤمنین کے پاس آیا اور کہنے لگا اسے امیر المؤمنین مجھ کوئی ایسی نصیحت کیجئے تاکہ وہ میرے لئے باعث نجات ہو حضرت نے فرمایا: اسے سائل کان لگا کر سن، سمجھ پھر یقین کر پھر عمل کر اور جان لے کہ لوگ تین قسم کے ہیں زاہد، صابر، راغب، زاہد کے دل سے غم خوشی نکل جاتی ہے وہ نہ دنیا کی کسی چیز سے خوش ہوتا ہے اور نہ اس کے نہ ملنے سے مایوس اور رنجیدہ، آرام سے رہتا ہے اور صابر وہ ہے جو دل سے کسی شے کے تمنا کرتا ہے اور جب اسے پالیتا ہے تو اپنے نفس کو اس سے روکتا ہے تاکہ عاقبت برباد نہ ہو اور سے عیب نہ لگے اگر تم اس کی دلی حالت پر اطلاع پاؤ تو تم کو اس کی پاک دامن، تواضع اور دانائی پر تعجب ہوگا اور راغب وہ ہے جو ملال و حرام کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کا کچھ خیال نہیں کرتا کہ اس کی آبرو جاتی رہے گی اور نفس ہلاکت میں پڑ جائے گا اور مروت برباد ہو جائے گی اور وہ فسادات کی تاریکی میں مضطرب ہوگا۔

۱۴۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَحْبٍ، عَنْ تَحْمَدِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ تَحْمَدِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَذَّافٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: لَا يَصْعَرُ مَا يَنْتَفِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَصْغُرُ مَا يَضُرُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَكُونُوا فِيمَا أَخْبَرَ كُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَمَنْ عَايَنَ.

۱۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز روز قیامت نفع دے اسے

حقیر نہ سمجھو اور جو روز قیامت نقصان دے اسے بھی حقیر نہ سمجھو، جو خبریں تمہیں اللہ نے دی ہیں تم ان کو ایسا سمجھو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيِّ بْنِ نُجَيْمٍ السَّاسِي، جَمِيعًا عَنْ النَّسَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِثْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنْ فَدَرْتَ أَنْ لَا تُعْرِفَ قَافِعًا وَمَا عَلَيْكَ الْإِنْبِيَّ عَلَيْكَ النَّاسُ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ مَذْمُومًا عِنْدَ النَّاسِ إِذَا كُنْتَ مَحْمُودًا عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ : قَالَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام :

لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ رَجُلٍ يَرْدَادُ كُلَّ يَوْمٍ خَيْرًا وَرَجُلٍ يَتَذَكَّرُ مَيْسَرَةً بِالنَّوْبَةِ وَأَنَّى لَهُ بِالنَّوْبَةِ وَاللَّهُ لَوْ سَجَدَ حَتَّى يَنْقَطِعَ عُنْقُهُ مَا قَبِلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ إِلَّا بِوَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ الْأَدَمِيِّ عَرَفَ حَقَّنَا وَرَجَالَ الثَّوَابِ فِيمَا أَرْضَى بِقُوتِهِ نَصِيبٌ مَدَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَمَا سَرَّ عَوْدَتَهُ وَمَا كُنَّ رَأْسُهُ وَهُمْ وَاللَّهُ فِي ذَلِكَ خَائِفُونَ وَجُلُونَ وَدَّ وَأَنَّهُ حَظَّهُمْ مِنَ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ وَصَفِيَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ : وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ۝ ثُمَّ قَالَ : مَا الَّذِي آتَوْا آتَوْا وَاللَّهُ مَعَ الطَّاعَةِ الْمَحَبَّةِ وَالْوَلَايَةِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ خَائِفُونَ ، لَيْسَ خَوْفُهُمْ خَوْفُ شَيْءٍ وَلَكِنَّهُمْ خَافُوا أَنْ يَكُونُوا مُقَصِّرِينَ فِي مَحَبَّتِنَا وَطَاعَتِنَا .

۱۵۔ فرمایا صادق آل محمد نے اگر تو لوگوں میں نہ پہچانا جائے تو عمل نیک کئے جا بغیر اس کی پرواہ کئے ہوئے کہ لوگ تیری تعریف نہیں کرتے اور اس کی بھی پرواہ نہ کر کہ لوگ تیری مذمت کرتے ہیں جب کہ خدا کے نزدیک تو تعریف کیا ہوا ہو۔ اور میرے جد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں سے بہتری عیش میں مگر دو آدمیوں کے لئے۔ ایک وہ جو ہر روز اپنی نیکی کو بڑھاتا ہے اور دوسرے وہ جو اپنی موت سے پہلے توبہ کرتا ہے اور کہاں ہے اس کے لئے توبہ واللہ سجدہ کرتے کرتے بھی مر جائے تو خدا اس کی توبہ قبول نہ کرے گا جب تک ہم اہل بیت کی ولایت کا اترار نہ کرے جس نے ہمارا حق پہچانا اور رافضی ہوا بقدر نصف مد غذا پر اور بقدر رستر عورت لباس اور سر پر سایہ کے بقدر اور یہ وہ لوگ ہیں جو خائف و ترساں ہیں اور اس کو دوست رکھتے ہیں کہ خدا سے بس ان کا یہی حقد ہو۔ خدا نے قرآن میں ان کا وصف بیان کیا ہے وہ، وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو دے دیتے ہیں جو انھوں نے خدا اور رسول سے پایا۔ ان کے دلوں میں خوف خدا ہوتا ہے اور وہ اللہ کی طرف بازگشت کرنے والے ہیں۔ پھر بتایا انھوں نے دیا اور تم جانتے ہو انھوں نے کیا دیا۔ ہم اہل بیت کی اطاعت و محبت و ولایت دی اور وہ خوفزدہ رہے لیکن ان کا یہ خوف، خوفِ متان نہ تھا۔ بلکہ اس سے خائف رہے کہ ہماری محبت و ولایت میں کوتاہی نہ ہو۔



۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هِزَمٍ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : دَخَلَ قَوْمٌ قَوْعَهُمْ ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ عَايَنَ الْجَنَّةَ وَمَا فِيهَا ، وَعَايَنَ النَّارَ وَمَا فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَصِدَّقُونَ بِالْكِتَابِ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ ایک قوم امام علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آپ نے ان کو وعظ کیا۔ پھر فرمایا تم میں سے ہر ایک ایسا ہونا چاہیے کہ وہ جنت کو اور جو کچھ اس میں ہے اس کو اور دوزخ کو جو کچھ اس میں ہے اس کو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اگر تم کتاب خدا کی تصدیق کرتے ہو تو ایسے بنو۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمِيْسٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا تَسْتَكْبِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا قَبِيلَ الدُّنْيِ فَإِنَّ قَبِيلَ الدُّنْيِ يَجْتَمِعُ حَتَّى يَصِيرَ كَثِيراً وَخَافُوا اللَّهَ فِي الْبَرِّ حَتَّى يُعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمُ النِّصْفَ وَسَارِعُوا إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَاصْدُقُوا الْحَدِيثَ وَادُّوا الْأَمَانَةَ فَإِنَّمَا ذَلِكَ لَكُمْ وَلَا تَدْخُلُوا فِيْمَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ عَلَيْكُمْ .

۱۷۔ فرمایا حضرت موسیٰ لاظم علیہ السلام نے زیادہ نیکی کو بھی زیادہ نہ سمجھو اور کم گناہوں کو کم نہ جانو کیونکہ تھوڑے تھوڑے ناہ جمع ہو کر بہت سے ہو جاتے ہیں اور اللہ سے خفیہ طور پر ڈرو تاکہ تمہارے نفسوں کے ساتھ انصاف کرے اور طاعت خدا کی طرف جلدی کرو اور ہماری حدیث کو سچا جانو۔ مانتوں کو ادا کرو اس میں تمہارا فائدہ ہے اور جو امر تمہارے لئے حلال نہیں اسے نہ کرو کہ اس میں تمہارا نقصان ہے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا أَحْسَنَ الْحَسَنَاتِ بَعْدَ السِّيئَاتِ وَمَا أَقْبَحَ السِّيئَاتِ بَعْدَ الْحَسَنَاتِ .

۱۸۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا بُرائیوں کے بعد نیکیاں کس قدر

میں ہیں اور نیکیوں کے بعد برائیاں کس قدر قبیح ہیں۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّكُمْ فِي أَجَالٍ مَقْبُوضَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَالْمَوْتُ يَأْتِي بَغْتَةً ، مَنْ يَزِدَّ خَيْراً يَحْصِدْ غِبْطَةً وَمَنْ يَزِدَّ شَرّاً يَحْصِدْ نَدَامَةً وَلِكُلِّ زَارِعٍ مَا زَرَعَ وَلَا يَسْبِقُ الْبَاطِلُ مِنْكُمْ حَظَّهُ وَلَا يُدْرِكُ حَرِيصٌ مَا لَمْ يَقْدِرْ لَهُ ، مَنْ أُعْطِيَ خَيْرَ أَفَالَةٍ أُعْطِيَ وَمَنْ دُفِيَ شَرّاً فَالَتْهُ وَفَاهُ .

۱۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تمہاری عمریں قیصر میں آچکی ہیں اور تمہاری زندگی کے دن شمار ہو چکے۔ موت اچانک آتی ہے جس نے نیکی برائی ہے وہ غبطہ کاٹے گا اور جس نے بدی کا بیج بویا وہ ندامت کاٹے گا ہر لوٹنے والا جو بولتا ہے وہی کاٹتا ہے سست رفتار آدمی اپنے حصہ میں سبقت نہیں لے جاتا جس کو دولت ملی ہے وہ اسے اللہ نے دی ہے اور جو شرمسے بجاتا اللہ نے اسے بچایا ہے۔

۲۰۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي دَرٍّ فَقَالَ : يَا أَبَا دَرٍّ مَا لَنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ ؟ فَقَالَ : لَا نَكْرَهُ عَمَرَتُمُ الدُّنْيَا وَآخِرَتُكُمْ الْآخِرَةَ فَتَكْرَهُونَ أَنْ تُثَقِّلُوا مِنْ عُمْرَانِ إِلَى خَرَابٍ . فَقَالَ لَهُ : فَكَيْفَ تَرَى قَدْ دُمْنَا عَلَى اللَّهِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الْمُحْسِنُ مِنْكُمْ فَكَأَلِ الْغَائِبِ يُقَدِّمُ عَلَى أَهْلِهِ وَأَمَّا الْمُسِيءُ مِنْكُمْ فَكَأَلِ الْيَقِينِ يُرَدُّ عَلَى مَوْلَاهُ ، قَالَ : فَكَيْفَ تَرَى خَالَنَا عِنْدَ اللَّهِ ؟ قَالَ : اعْرِضُوا أَعْمَالَكُمْ عَلَى الْكِتَابِ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : وَإِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ قَالَ : فَقَالَ الرَّجُلُ ، فَأَيْنَ رَحْمَةُ اللَّهِ ؟ قَالَ : رَحْمَةُ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ . قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَكَتَبَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي دَرٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَا أَبَا دَرٍّ أَطْرَفَنِي بِشَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ الْعِلْمُ كَثِيرٌ وَلَكِنْ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ لَا تُسِيءَ إِلَى مَنْ تُحِبُّهُ فَأَقْمَلُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : وَهَلْ آيَتٌ أَحَدًا يُسِيءُ إِلَى مَنْ يُحِبُّهُ ؟ فَقَالَ لَهُ : نَعَمْ نَفْسُكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ فَإِذَا أَنْتَ عَصَيْتَ اللَّهَ فَقَدْ آسَأْتَ إِلَيْهَا .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص ابو ذر کے پاس آیا اور کہنے لگا یا ایہا لہو ہے کہ تم موت کو برا سمجھتے ہیں فرمایا تم نے دنیا کو آباد سمجھا ہے اور آخرت کو خراب پس تم آباد سے خراب کی طرف جانا برا جانتے ہو۔ اس نے کہا تم خدا کے سامنے ہمارا آنا کیسا سمجھتے ہو فرمایا جو تم میں نیک ہیں وہ ایسے آئیں گے جیسے مسافر اپنے گھر کی طرف، اور جو گنہگار ہیں وہ اس طرح آئیں گے جیسے بھاگا ہوا غلام اپنے آتے کے سامنے آئے اس نے کہا یہ فرمائیے کہ خدا کے سامنے ہمارا حال کیسا ہوگا۔ فرمایا اپنے اعمال کتاب خدا پر پیش کر دو۔ فرماتا ہے نیک لوگ جنت کی نعمتوں میں ہوں گے اور بدکار لوگ دوزخ میں، اس نے کہا رحمت خدا کہاں ہے فرمایا احسان کرنے والوں کے قریب ہے فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے کچھ علم دیجئے۔ فرمایا علم تو بہت کچھ ہے اگر تو اس پر قادر ہے کہ جسے تو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے اس کے ساتھ برائی نہ کرے تو ایسا کر، اس نے کہا کوئی ایسا ہے جو اپنے دوست سے برائی کرے۔ نہ مایا ہاں تیرا نفس

تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے جب تو نے خدا کی نافرمانی کی تو تو نے اپنے نفس سے برائی کی۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : اصْبِرُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَتَصَبَّرُوا عَنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ ، فَإِنَّمَا الدُّنْيَا سَاعَةٌ فَمَا مَضَى فَلَيْسَ تَجِدَ لَهُ سُرُورًا وَلَا حُزْنَ ، وَمَا لَمْ يَأْتِ فَلَيْسَ تَعْرِفُهُ ، فَاصْبِرْ عَلَى تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا ، فَكَأَنَّكَ قَدِ اغْتَبَطْتَ .

۲۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے طاعت خدا میں مشقت برداشت کرو اور ترک معصیت میں اس سے زیادہ تکلیف اٹھاؤ کیونکہ اطاعت سے زیادہ ترک معصیت میں تکلیف ہوتی ہے دنیا ایک ساعت کے برابر ہے جو گزر چکا اس کی خوشی اور غم ختم اور جو آنے والا ہے اس کے متعلق تمہیں خبر نہیں۔ پس جس حال میں ہو اس پر قناعت کرو گویا تم قاتل بن غیظ ہو۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِيخْضَرُ لِمُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى إِنَّ أَسْلَحَ يَوْمِكَ الَّذِي هُوَ أَمَامَكَ فَإِنْظِرْ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ وَاعِدٌ لَهُ الْجَوَابُ ، فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ وَمَسْؤُولٌ وَخُتْمُ عَيْنِكَ مِنَ الدَّهْرِ فَإِنَّ الدَّهْرَ طَوِيلٌ قَصِيرٌ ، فَأَعْمَلْ كَأَنَّكَ تَرَى ثَوَابَ عَمَلِكَ لِيَكُونَ أَطْمَعُ لَكَ فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّ مَا هُوَ آتٍ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا هُوَ قَدْ وَلَتْ مِنْهَا .

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر اللہ علیہ السلام نے کہ خضر نے موسیٰ سے کہا۔ تمہارے دو ایام ہیں بہتر وہ ہے جو تمہارے سامنے ہے پس غور کرو وہ کون سا دن ہے اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ کیوں کہ ایک دن تم پیش خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ دنیا سے نصیحت حاصل کرو، زیادہ طویل بھی ہے اور کوتاہ بھی، عمل کرو یہ سمجھ کر کہ گویا تم اپنے عمل کا ثواب دیکھ رہے ہو تاکہ آخرت کی تحصیل طمع ہو دنیا میں جو وقت آنے والا ہے وہ ایسا ہے جیسے اس سے روگردانی کرنے والا۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مَرْثَدَةَ كَرَّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قِيلَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : عِظْنَا وَادْعُنَا ، فَقَالَ : الدُّنْيَا حَلَالُهَا حِسَابٌ وَحَرَامُهَا عِقَابٌ وَأَنْتَ لَكُمْ بِالرَّوْحِ وَ لَمَّا تَأْتُوا رِسْتَهُ نَبِيَّكُمْ تَطْلُبُونَ مَا يُطْفِئُكُمْ وَلَا تَرْضَوْنَ مَا يَكْفِيكُمْ .

۲۳۔ کسی نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہا: ہمیں نصیحت کیجئے مگر مختصر، فرمایا دنیا کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب، اور تمہارے لئے دنیا میں راحت کیسے ہو سکتی ہے جبکہ تم نے سنت نبی کی تاسی نہیں کی۔ تم وہ طلب کرتے ہو جس سے تم سرکش بنو اور تم راضی نہیں ہوتے اس چیز پر جو تمہیں کفایت کرے۔

## تین سو تیسواں باب

### عیب جون

(باب ۳۳۲)

(مَنْ بَعِبَ النَّاسَ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَغَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ غَاسِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: إِنَّ أَسْرَعَ الْخَيْرِ ثَوَابًا الْبِرَّ، وَإِنَّ أَسْرَعَ الشَّرِّ عُقُوبَةُ الْبَغْيِ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يُصِرَّ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَنْهُ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ يَغْتَابِرَ النَّاسَ بِمَا لَا يَسْتَطِيعُ تَرْكُهُ أَوْ يُؤْذِي جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْهَدُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی سب سے زیادہ جلد ثواب لانے والی ہے وہ احسان ہے اور وہ بدی جو سب سے جلد عذاب لانے والی ہے وہ سرکش ہے اور ان کا سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ وہ جس عیب کو دوسروں میں دیکھتا ہے اپنے اس عیب کو نہیں دیکھتا اور لوگوں کو عیب لگاتا ہے اس چیز کا جس کے ترک کرنے پر خود قدرت نہیں رکھتا اور اپنے ہم نشین کو بغیر کسی فائدہ کے ستا رہا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يُصِرَّ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَنْ يُؤْذِي جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْهَدُ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان ان کے لئے سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ لوگوں کے ان عیبوں کو تو ظاہر کرے اور اپنے وہی عیب نظر انداز کرے یا لوگوں کو اس امر کا عیب لگائے جس کے ترک کی طاقت نہیں رکھتا اور بغیر کسی فائدہ کے اپنے ساتھیوں کو ستاتا ہے۔

۳۔ تَحَدَّثَ بِنُحَيْبٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ،  
عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُجْتَنَاهٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يَتَعَرَّفَ مِنْ  
عُيُوبِ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ نَفْسِهِ أَوْ يَتَعَبَّ عَلَى النَّاسِ أَمْرًا هُوَ فِيهِ لَا يَسْتَطِيعُ التَّحَوُّلُ عَنْهُ  
إِلَى غَيْرِهِ ، أَوْ يُؤْذِي جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَنْبَغِيهِ .

۳۔ ترجمہ اور پرگزرا

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ تَحَدَّثَ بِنُحَيْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ وَعُمَرَ بْنِ  
أَبَانَ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَا : إِنْ أَسْرَعَ الْخَيْرُ ثَوَابًا  
الْبِرِّ ، وَأَسْرَعَ الشَّرُّ عُقُوبَةَ الْبَغْيِ ، وَ كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يَنْظُرَ فِي عُيُوبِ غَيْرِهِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ عَيْبِ  
نَفْسِهِ أَوْ يُؤْذِي جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَنْبَغِيهِ أَوْ يَتَعَبَّ عَلَى النَّاسِ أَمْرًا لَا يَسْتَطِيعُ تَرْكُهُ .

۴۔ ترجمہ اور پرگزرا

## تین سو تیسواں باب

مسلمان ہونے کے بعد غسل جاہلیت کا مواخذہ نہ ہوگا

۳۳۳ (باب)

۵ (أَنَّهُ لَا يُؤَاخِذُ الْمُسْلِمُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ) ۵

۱۔ تَحَدَّثَ بِنُحَيْبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام عِيسَى ، عَنْ أَبِي مَحْجُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ  
أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ نَاسًا اتَّوَأ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا أَسْلَمُوا وَقَالُوا : يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَيُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِمَا كَانَ عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَعْدَ إِسْلَامِهِ ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :  
مَنْ حَسَنَ إِسْلَامُهُ وَصَحَّ يَقِينُ إِيْمَانِهِ لَمْ يُؤَاخِذْهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَمَنْ  
سَخَفَ إِسْلَامُهُ وَلَمْ يَصَحَّ يَقِينُ إِيْمَانِهِ أَخَذَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کچھ لوگ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ کے پاس آئے اور کہیا رسول اللہ کیا زمانہ جاہلیت میں جو گناہ ہم سے ہوئے ہیں ان کا مواخذہ بھی ہم سے ہوگا۔ فرمایا جس کا اسلام درست ہے اور ایمان پر یقین صحیح ہے اللہ تعالیٰ اس سے زمانہ کفر کے اعمال کا مواخذہ نہ کرے گا ہاں جس کا اسلام کمزور ہے اور یقین کم ایمان صحیح نہیں۔ اس سے اول و آخر دونوں کا مواخذہ ہوگا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُثْمَانَ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ الْمُنْقَرِي : عَنْ فَضْلِ بْنِ عِيَّاضٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الرَّجُلِ يُحْسِنُ فِي الْإِسْلَامِ أَيُّوَ أَخَذَ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ؟ فَقَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤْخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أَخَذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .

۳۔ فقیل کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے متعلق جس نے اسلام کو بہترین شکایت میں پیش کیا ہو کیا اس سے جاہلیت کے اعمال کا مواخذہ ہوگا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اسلام لا کر نیک کی اس سے زمانہ جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے بدی کی اس کے اول و آخر دونوں تباہ ہوئے۔

## تین سو چونتیسواں باب

### توبہ کے بعد عمل باطل نہیں ہوتا

(باب) ۳۳۴

«إِذَا انْكَرَمَعَ التَّوْبَةُ لَا يَبْطُلُ الْعَمَلُ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَعَمِلَ خَيْرًا فِي إِيْمَانِهِ ثُمَّ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ فَكُفِرَ ثُمَّ تَابَ بَعْدَ كُفْرِهِ كَتَبَ لَهُ وَحُوسِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ كَانَ عَمِلَهُ فِي إِيْمَانِهِ وَلَا يَبْطُلُ الْكُفْرُ إِذَا تَابَ بَعْدَ كُفْرِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی مومن ہو اور اپنے زمانہ ایمان میں عمل نیک کرے پھر کسی فتنہ کے باعث کافر ہو جائے پھر کفر کے بعد توبہ کرے تو اس کا ہر عمل جو حالت ایمان میں کیا تھا۔ درج ہوگا اور حساب میں آئے گا۔ کفر

سے توبہ کر لینے کے بعد پہلا عمل باطل نہ قرار پائے گا۔

## تین سو پتیسواں باب بلا سے معافی دیتے ہوئے

(بَابُ) ۳۳۵

﴿[الْمُعَافِينَ مِنَ الْبَلَاءِ]﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ : جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ [وَعِزُّهُ] عَنْ أَبِي حَمْرَةَ (۱) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (۲) قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ضَائِنَ يَغْنُ بِهِمْ عَنِ الْبَلَاءِ فَيُحِبِّبُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيَرْزُقُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيُعْمِتُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيَبْعَثُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيَسْكِنُهُمُ الْجَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ خدا کے کچھ خاص بند سے ہیں جن کو وہ مصیبت سے بچاتا ہے ان کو عافیت کے ساتھ زندہ رکھتا ہے عافیت کے ساتھ رزق دیتا ہے عافیت کے ساتھ مارتا ہے اور عافیت کے ساتھ مبعوث کرتا ہے اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھتا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (۳) قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقًا خَلَقَ مِنْهُمْ عَنِ الْبَلَاءِ خَلَقَهُمْ فِي عَافِيَةٍ ، وَأَحْيَاهُمْ فِي عَافِيَةٍ ، وَأَمَاتَهُمْ فِي عَافِيَةٍ ، وَأَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا کی ہے جن کو بلا سے محفوظ رکھا ہے ان کو عافیت میں پیدا کیا ، عافیت میں مارا اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (۴) قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ضَائِنَ مِنْ خَلْقِهِ يَنْدُوهُمْ بِنِعْمَتِهِ ، وَيَحْبُوهُمْ بِعَافِيَتِهِ ، وَيَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ ، تَمُرُّ بِهِمُ الْبَلَايَا وَالْفِتَنُ لَا تَشْرُ هُمْ شَيْئًا .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو اپنی نعمت کا رزق دیتا ہے اور عافیت کے ساتھ ان سے محبت کرتا ہے اور اپنی رحمت سے ان کو داخل جنت کر لے۔ بدین اور نعمتے ان کو قبر نہیں پہنچاتے۔  
توضیح :- ان لوگوں سے مراد انصار حضرت حجت اور زائد لوگ ہیں۔

## تین سو چھتیسواں باب

جن چیزوں سے امتِ رسولؐ کا مواخذہ نہ ہوگا

(باب ۳۳۶)

۵ (مَارْفَعٌ عَنِ الْأَمَةِ)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ السُّنَرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي أَرْبَعُ خِصَالٍ : خَطَاؤُهَا وَنِسْيَانُهَا وَمَا كَرِهَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَا لَمْ يُطِيقُوا. وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَمْ طَاقُوا لَنَا بِهِ» وَقَوْلُهُ : «إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ»

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار چیزیں کو میری امت سے اٹھالیا گیا ہے اول خطائے امت، دوسرے نسیانِ امت، تیسرے جن امر پر مجبور کیا جائے جو تمہارے جوارِ طاقت سے بالاتر ہو جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو ہم سے مواخذہ نہ کر اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلوں پر ڈالا تھا اور نہ ایسا بار جس کی برداشت کی ہم میں طاقت نہ ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے مگر وہ شخص قابلِ مواخذہ نہیں، جو کفر کا کلمہ کہنے پر مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَحْمَدَ التَّهْمَنِيِّ، رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي سَبْعَ خِصَالٍ : الْخَطَاةُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا لَا يَعْلَمُونَ وَمَا لَا يُطِيقُونَ وَمَا اضْطُرُّوا إِلَيْهِ وَمَا اسْتَكْرَهُوا عَلَيْهِ وَالطَّبِيرَةُ وَالْوَسْوَسَةُ فِي التَّكْوِينِ فِي الْخَلْقِ وَالْحَسَدُ مَا لَمْ يَنْظُرْ بِلِسَانِ أَوْدِي.

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت میں نو چیزوں میں مواخذہ نہ ہوگا اول غلطی سے کام کرنا، دوسرے سبھول چوک



تیسرے شریعت کے حکم کی لاعلمی، چوتھے طاقت سے زیادہ، مضطرب ہو کر کرنا ایسے بھوک میں مردار کھانا، ظلم ظالم سے مجبور ہو کر کرنا، ساتویں فال، آکٹھویں خلق میں دوسرے شیطانی کہ خلقت میں خدا کے سوا شیطان تو شریک نہیں نہیں وہ حد جس کا اظہار زبان اور ہاتھ سے نہ ہو۔

## تین سو سینتیسواں باب

### ایمان کے ہوتے گناہ مفسر نہیں اور کفر کے ساتھ نیکی نافع نہیں

(باب ۳۳۷)

﴿ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَا يَضُرُّ مَعَ سَيِّئَةٍ وَالْكَفَرَ لَا يَنْفَعُ مَعَ حَسَنَةٍ ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ (ؒ) عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قُلْتُ لَآ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَلْ لَاحِدٌ عَلَى مَا عَمِلَ ثَوَابٌ عَلَى اللَّهِ مُوجِبٌ اِلَّا اِلَهُ وَوَعْدٌ : قَالَ : لَا .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جبکہ یعقوب بن نے پوچھا کہ مومنین کے علاوہ ہر شخص کے عمل کا ثواب دیتا اللہ پر واجب ہے؟ فرمایا نہیں۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِهِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ مُوسَى لِلْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَدْ تَحَرَّوْا مَتَّ بِصُحْبَتِكَ فَادِّصْنِي، قَالَ [لَهُ] : اَلَزِمْ مَا لَا يَضُرُّكَ مَعَهُ شَيْءٌ كَمَا لَا يَنْفَعُكَ مَعَ غَيْرِهِ شَيْءٌ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ موسیٰ نے خضر سے کہا میں آپ کی صحبت میں خود دار ہو گیا ارجحاً سوال سے رکنے والا، لہذا اب آپ مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا اپنے لئے اس سے کو لازم قرار دو جو تمہیں اسی طرح نقصان نہیں پہنچاتی، جس طرح اس کی ضد نفع نہیں پہنچاتی۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ يُونُسَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا يَضُرُّ مَعَ الْاِيْمَانِ عَمَلٌ وَلَا يَنْفَعُ مَعَ الْكُفْرِ عَمَلٌ، اَلَا تَرَى اَنَّهُ قَالَ : وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ تَقَاتُحُهُمْ اِلَّا اَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ .... وَمَا تَوَادَّهُمْ كَافِرُونَ،

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں دیتا (توبہ کے بعد بخشا جاتا ہے) اور کفر کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔ تم نے غور نہیں کیا کہ خدا فرماتا ہے کوئی چیز ان کے نقصانات کے قبول کرنے سے نہیں روکتی مگر جب وہ اللہ اور اس کے رسول کا انکار کریں اور کفر کی حالت میں مر جائیں۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي فَضَالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُونُسَ بْنِ نَافِثِ بْنِ أَبِي سَعْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام [قَالَ] : قَالَ : الْإِيمَانُ لَا يَضُرُّ مَعَهُ عَمَلٌ وَكَذَلِكَ الْكُفْرُ لَا يَنْتَفِعُ مَعَهُ عَمَلٌ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں پہنچاتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عُيَيْدِ بْنِ زُرَّارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَادٍ : قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : حَدِيثُ رُؤْيٍ لَنَا أَنْتَ قُلْتَ : إِذَا عَرَفْتَ قَاعَمَلٍ مَا شِئْتَ ؟ فَقَالَ : قَدْ قُلْتَ ذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتَ : وَإِنْ رَنَوْا أَوْ سَرَقُوا أَوْ شَرَبُوا الْخَمْرَ فَقَالَ لِي : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، وَاللَّهِ مَا أَصْفَوْنَا أَنْ نَكُونَ أَحَدُنَا بِالْعَمَلِ وَوَضَعَ عَنْهُمْ ؛ إِنَّمَا قُلْتَ : إِذَا عَرَفْتَ قَاعَمَلٍ مَا شِئْتَ مِنْ قَلِيلِ الْخَيْرِ وَكَثِيرِهِ فَإِنَّهُ يَقْبَلُ مِنْكَ .

۵۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا۔ ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے ایسا فرمایا ہے کہ معرفت کے بعد جو عمل چاہو کرو، فرمایا کہا تو بے میں نے، کہا چاہے زنا کرو چاہے چوری کرو چاہے شراب پیو۔ فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ واللہ تم نے ہمارے معاملے میں انصاف نہیں کیا۔ یہ کہے ممکن ہے کہ جن اعمال پر ہم سے موافقہ کیا جائیگا۔ اس کا مواخذہ ان لوگوں سے نہ ہوگا میں نے تو یہ کہا۔ بلکہ معرفت کے بعد عمل خیر جو چاہو کرو، کم ہو یا زیادہ قبول کیا جائے گا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ ، رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : كَانَ أَكْبَرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَثِيرًا مَا يَقُولُ فِي حُطْبَتِهِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ دِينُكُمْ دِينُكُمْ فَإِنَّ السَّيِّئَةَ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْحَسَنَةِ فِي غَيْرِهِ وَالسَّيِّئَةُ فِيهِ تُغْفَرُ وَالْحَسَنَةُ فِي غَيْرِهِ لَا تُقْبَلُ .

ہذا آخِرُ كِتَابِ الْإِيمَانِ وَالْكَفْرِ وَالطَّاعَاتِ وَالْمَعَاصِي مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ  
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے اکثر خطبوں میں فرمایا ہے لوگو دین اسلام کے اندر  
 رہو اس میں گناہ کرنا بہتر ہے بہ نسبت اس نیکی کے جو دوسرے دین میں کی جائے اسلام والوں کا گناہ بخش دیا جائے گا اور غیر مسلم  
 کی نیکی قبول نہ کی جائے گی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# كتاب الدعاء

# باب ایک

## فضیلت دعا اور ترغیب و ہمار (باب ۱)

﴿فَضْلُ الدُّعَاءِ وَالْحَثُّ عَلَيْهِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ» قَالَ : هُوَ الدُّعَاءُ وَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ ، قُلْتُ : «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ» قَالَ : الْأَوَّاهُ هُوَ الدُّعَاءُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے ارشاد ربانی ہے کہ جو لوگ میری عبادت میں تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب دلت سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور فرمایا اس عبادت سے مراد دعا ہے اور دعا سب عبادتوں سے افضل ہے میں نے کہا ابراہیم آواہ و حلیم تھے اس سے کیا مراد ہے فرمایا وہ بہت زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَيُّ الْعِبَادَةِ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ وَ يُطْلَبَ مِنْ عِنْدِهِ ، وَمَا أَحَدٌ أَبَدًا لِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَسْتَكْبِرُ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يُسْأَلُ مَا عِنْدَهُ .

۲۔ راوی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کون سی عبادت افضل ہے فرمایا اللہ کے نزدیک اس سے بڑی کوئی عبادت نہیں کہ اس سے سوال کیا جائے اور طلب کیا جائے اور خدا کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو دعا مانگنے میں تکبر کرتا ہے اور جو اللہ کے خزانہ میں ہے اسے نہیں مانگتا۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ مَيْسَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّبْرِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا مَيْسَرُ ادْعُ وَلَا تَقُلْ : إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُورَغَ مِنْهُ . إِنَّ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْرَةَ لَا تَنَالُ إِلَّا بِمَسْأَلَةٍ ، وَلَوْ أَنَّ عَبْدًا سَأَلَ فَأَوْكَلَهُ لَمْ يُعْطَ شَيْئًا ، فَسَلْ نَعْتَ ، يَا مَيْسَرُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ بَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لِصَاحِبِهِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے میرے دعا گو اور شئیئت باری کے متعلق یہ کہو جو امر ایسا ہے متعلق تھا وہ ہو چکا۔ خدا کے نزدیک منزلت ہے جس کو بندہ بغیر سوال کے نہیں پاتا۔ اگر کوئی اپنا منہ بند کرے اور سوال نہ کرے تو اس کو کچھ نہ ملے گا۔ پس اللہ سے سوال کرو ضرور روئے گا اے میرے حورو و دواہ کھٹکھٹایا جائے گا قریب ہے کہ وہ اس پر کھل جائے۔

۴۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي بَقَّاجٍ، عَنْ مُعَاذٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُمَيْصٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ [وَقَدْ] افْتَقَرَ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو اللہ سے اس کے فضل کا سوال نہیں کرتا وہ محتاج رہے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ادْعُ وَلَا تَقُلْ: قَدْ فُرِغَ مِنَ الْأَمْرِ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْبَدَأُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: وَإِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَبِّحْهُمْ ذَاخِرِينَ، وَقَالَ: «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ».

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا دعا گو اور دعا گوہ قدرت کے بارے میں یہ کہو۔ جو مونا تھا ہر چکا، دعا عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے وہ عنقریب ذلیل ہو کر داخل جہنم ہوں گے اور خدا نے فرمایا مجھ سے دعا گو میں قبول کروں گا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشَّعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ أَبِي أَبِي تَجْرَانَ، عَنْ سَيْفِ الثَّمَارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالْدُّعَاءِ فَإِنَّكُمْ لَا تَقْرَأُونَ بِمِثْلِهِ وَلَا تَتَرَكُوا صَغِيرَةً لِصَغَرِهَا أَنْ تَدْعُوا بِهَا، إِنَّ صَاحِبَ الصَّغَارِ هُوَ صَاحِبُ الْكِبَارِ. ۷۔ دعا گو اور بغیر دعا تقرب الہی ناممکن ہے کسی بات کے معمول ہونے پر دنیا تک نہ کہ وہ کسی بھی چیز پر غرض بڑی بن جاتی ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: الدُّعَاءُ هُوَ الْبَدَأُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي..» الْآيَةَ ادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقُلْ: إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ. قَالَ زُرَّارَةُ: إِسْمًا يَعْنِي لَا يَمْنَعُكَ إِيمَانُكَ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ أَنْ تَبَالِغَ بِالْدُّعَاءِ وَتَجْتَهِدَ فِيهِ. أَوْ كَمَا قَالَ

۷۔ فرمایا صادق آل محمد نے دعا عبادت ہے خدا نے فرمایا جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت میں الخ اللہ سے دعا گو اور

یہ نہ کہ جو ہونا تھا ہو چکا۔ ذرا اس نے کہا حضرت کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا ایمان قضا و قدر کے معاملہ میں تکرار، دعا اور اس میں کوشش کرنے سے نہ روکویا اس سے ملتا جلتا حضرت نے کہا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ . عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ الدُّعَاءُ وَأَفْضَلُ الْعَادَةِ الْعَقَافُ ، قَالَ : وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَلَادَةً .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک احسن اعمال دنیا میں دعا ہے اور افضل عبادت پاک دامن ہے اور امیر المومنین سب سے زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

## دعواں باب

### دعامومن کا ہتھیار ہے

#### (باب ۲)

#### ﴿إِنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعَمُودُ الدِّينِ وَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعامومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور۔

۲۔ وَبِهِمَا الْإِسْنَادُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الدُّعَاءُ مُفَاتِيحُ النَّجَاحِ وَمَقَالِيدُ الْفَلَاحِ وَخَيْرُ الدُّعَاءِ مَا صَدَرَ عَنْ صَدْرِ نَقِيِّ وَقَلْبِ نَفِيٍّ ، وَفِي الْمُنَاجَاةِ سَبَبُ النَّجَاةِ وَبِالْإِخْلَاصِ يَكُونُ الْخَلَاصُ فَإِذَا اشْتَدَّ الْفَرْعُ فَإِلَى اللَّهِ الْمَفْرَعُ .

۲۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ دعا نجات کی اور فلاح کی کئی ہے اور بہترین دعا وہ ہے جو پاک سینہ اور پرہیزگار دل سے صادر ہو اور مناجات میں فرمایا ہے کہ سبب نجات ہے اور اخلاص سے دعا کرنے میں خلاصی ہے اور جب خوف

زیادہ ہو تو پناہ اللہ کی طرف ہے

۳۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى سِلَاحٍ يُنَجِّكُمْ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَيُدِّرُ أَرْزَاقَكُمْ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : تَدْعُونَ رَبَّكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، فَإِنَّ سِلَاحَ الْمُؤْمِنِ الدُّعَاءُ .

۳۔ فرمایا رسول اللہؐ نے میں بتاؤں وہ ہتھیار جو تمہارے دشمنوں سے تم کو نجات دے اور تمہارے رزق تمہارے گرد چکر لگائیں۔ پھر فرمایا اپنے رب کو دن اور رات پکارو۔ کیوں کہ مومن کا ہتھیار دعا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سُبُلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الدُّعَاءُ تَوْسَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَنْ تَكْثُرُ قُرْعَةُ الْبَابِ يَنْفَعَكَ لَكَ .

۴۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے دعا مومن کی سپر ہے جب بار بار دق الباب کرے تو کھلے گی۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : عَلَيْكُمْ بِإِسْلَاحِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَقِيلَ : وَمَا إِسْلَاحُ الْأَنْبِيَاءِ ؟ قَالَ : الدُّعَاءُ .

۵۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اپنے اصحاب سے اپنے لئے لازم کرو۔ انبیاء کے ہتھیار کو پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ دعا اور فرمایا دعا سننا سے زیادہ تیر ہے اور فرمایا دعا لو ہے کہ بھال سے زیادہ تیر ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَيْرَةِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الدُّعَاءَ أَمْعَدُ مِنَ السَّيَانِ

۶۔ دعا سنان سے زیادہ تیر ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الدُّعَاءُ أَمْعَدُ مِنَ السَّيَانِ الْحَدِيدِ

۷۔ دعا سنان سے زیادہ تیر ہے۔



## تین وال باب

### دَعَا رَدِّ بَلَاءٍ وَقَضَاءِ

۳۰ ((بَابُ))

۳۱ (أَنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْبَلَاءَ وَالْقَضَاءَ)۔

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمَّانَ قَالَ سَمِعْتُ يَنْبُغَةَ بْنَ الدُّعَاءِ يَرُدُّ الْقَضَاءَ يَنْقُضُ كَمَا يَنْقُضُ السِّلْكَ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاهِمًا .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا نازل ہونے والی بلا کو اس طرح توڑ دیتی ہے جیسے دھاگا توڑ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ کسی قدر مستحکم بھی ہو۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَرِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ مَا قَدْ قَدَّرَ وَمَا لَمْ يَقْدَرْ ، قُلْتُ وَمَا وَدَّ أَنْ يَرُدَّ قَالَ : حَتَّى لَا يَكُونُ

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دعا رد کرتی ہے اس مصیبت کو جو مقدر ہو چکی اور اس کو جو مقدر نہیں ہوئی را دی نے کہا۔ جو مقدر ہو چکی وہ تو میں سمجھا۔ لیکن جو مقدر نہیں ہوئی وہ کیا ہے۔ فرمایا جو ابھی نازل نہیں ہوئی۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ يَسْطَافِ بْنِ الرَّيَّانِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ وَقَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاهِمًا .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا رد قضا کو رد کرتی ہے اگرچہ آسمان سے نازل ہو چکی ہو اگرچہ حکام بھی کوٹھڑے

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي هِشَامٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الدُّعَاءَ وَالْبَلَاءَ لَيَتَرَاقِفَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، إِنَّ الدُّعَاءَ لَيَرُدُّ الْبَلَاءَ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاهِمًا .

۴۔ فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے روز قیامت تک دعا اور بلا ساتھ ساتھ ساتھ ہے دعا بلا کو رد کرتی ہے اگرچہ بلا کیسی ہی سخت ہو۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ النَّازِلَ وَمَا لَمْ يَنْزِلْ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے دعا ہر بلا کو رد کرتی ہے خواہ وہ نازل ہوئے والی ہو یا نہ نازل ہوئے والی ہو

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي : الْأَدْلَكُ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يَسْتَنْ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَرُدُّ الْقَضَاءَ وَقَدْ أَبْرَمَ إِبْرَاهِمًا . وَصَمَّ أَسَابِعُهُ .

۶۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جس سے رسول بھی مستثنیٰ نہیں ہیں نے کہا ضرور فرمایا دعا قضا کو رد کرتی ہے، چاہے ایسی سخت ہو۔ آپ نے انگلیاں بند کیں اور مٹھی باندھ کر بتایا۔

۷۔ الْحَسَنِ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلِّ بْنِ عُجْدَةَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا أَبْرَمَ إِبْرَاهِمًا ، فَأَكْثَرُ مِنَ الدُّعَاءِ فَاتَهُ يُفْتَحُ كُلُّ رَحْمَةٍ وَنَجَاحُ كُلِّ حَاجَةٍ وَلَا يَنْأَلُ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ لَيْسَ بَابٌ يُكْتَرَفُ رُغْمُهُ إِلَّا يُوْشِكُ أَنْ يَفْتَحَ لِصَاحِبِهِ .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دعا قضا و قدر کو رد کرتی ہے چاہے وہ مصیبت کتنی ہی سخت ہو۔ اگر دعا کیا کرو، وہ ہر رحمت و ہر حاجت سے نجات کی گئی ہے۔ خزانہ خدا سے کچھ نہیں مل سکتا۔ بغیر دعا کے جو بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا ہے صاحب خانہ اس کے لئے ضرور دروازہ کھولتا ہے۔

۸۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِيهِ وَلَادٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِاللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالطَّلَبُ إِلَى اللَّهِ يَرُدُّ الْبَلَاءَ وَقَدْ قَدَّرَ وَتَقَضِيَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا امْتِزَاجُهُ ، فَإِذَا دُعِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسُئِلَ سُرِفَ الْبَلَاءُ سُرْفَةً .

۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور اللہ سے طلب کرو کہ یہ طلب بلا کو رد کر دے گی اگرچہ وہ مقدر ہو چکی ہو اور صرف جاری ہونا باقی ہو جب اللہ سے دعا کی جائے گی اور سوال کیا جائے گا تو ضرور ہٹا دی جائے گی۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، رَفَعَهُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنْ أَلَّفَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِبَدْفَعٍ يَالِدُ عَا، الْأَمْرَ الَّذِي عَلِمَهُ أَنْ يُدْعَى لَهُ فَيَسْتَجِيبَ وَلَوْ أَمَّا وَفَّقَ الْعَبْدُ مِنْ ذَلِكَ الدُّعَاوِ لَا صَابَهُ مِنْهُ مَا يَجُتُّهُ مِنْ جَبْدِيدِ الْأَرْضِ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ دعا سے دفع کرتا ہے اس امر کو جس کے متعلق اسے علم ہوتا ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائے گی لہذا وہ قبول کرتا ہے اور اگر بندہ کو دعا کی توفیق نہیں ہوتی تو اس کا سامنا ہوتا ہے اس مصیبت کا جو زمین پر پیدا ہوتی ہے جیسے قتل و غارت اور سرکردہ وغیرہ۔

## بہو تھا باب

دعا شفا کے ہر مرض ہے

(باب ۴)

۵ (أَنَّ الدُّعَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَصْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: عَلَيْكَ يَالِدُ عَا فَإِنَّهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا کرتے رہا کرو کہ وہ ہر درد کی دعا ہے۔

## پانچواں باب

جس نے دعا کی قبول ہوئی

(باب ۵)

۵ (أَنَّ مَنْ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ) ۵

۱۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ: الدُّعَاءُ كَهْفُ الْإِجَابَةِ كَمَا أَنَّ السَّخَابَ كَهْفُ الْمَطَرِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا جائے اجابت اسی طرح ہے جیسے بارش کی جگہ ابر ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ،

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَبْرَزَ عَبْدُ يَدِهِ إِلَى اللَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ إِلَّا اسْتَحْيَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّهَا صِفْرًا حَتَّى يَجْعَلَ فِيهَا مِنْ فَضْلِ رَحْمَتِهِ مَا يَشَاءُ ، فَإِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَرُدُّ يَدَهُ حَتَّى يَمْسَحَ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْيِهِ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب بندہ خدا کے عزیز و جبار کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو خدا کو اس کا سوال رد کرتے حیا آتی ہے اور وہ دینی رحمت سے جو چاہتا ہے اسے دے دیتا ہے پس جب تم میں سے کوئی دعا کرتا ہے اور اپنے چہرے اور سر پر بعد دعا ہاتھ پھیرتا ہے تو خدا اس کی دعا کو رد نہیں کرتا۔

## چھٹا باب

### إِسْهَامُ الدُّعَاءِ

#### (بَابُ الْإِسْهَامِ الدُّعَاءِ) ۶

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : هَلْ تَعْرِفُونَ طَوْلَ الْبَلَاءِ مِنْ قَصِيرٍ ؟ قُلْنَا : لَا ، قَالَ : إِذَا الْيَمُّ أَحْدَلَ [كُمْ] الدُّعَاءَ ، وَنَدَّ لِلْبَلَاءِ فَاعْلَمُوا أَنَّ الْبَلَاءَ قَصِيرٌ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیا تم جانتے ہو کہ ایسی مصیبت کیسے کوتاہ ہو جاتی ہے فرمایا جب خدا کی طرف سے کسی کو دعا کا ایسا ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ بلا کوتاہ ہو گئی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَثَّابٍ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : مَا مِنْ بَلَاءٍ يَنْزِلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ قَلِمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الدُّعَاءَ إِلَّا كَانَتْ كَشْفَ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَشَيْكًا وَمَا مِنْ بَلَاءٍ يَنْزِلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ قَلِمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الدُّعَاءَ إِلَّا كَانَتْ ذَلِكَ الْبَلَاءَ طَوِيلًا فَإِذَا نَزَلَ الْبَلَاءُ فَعَلَيْكُمْ بِالْدُّعَاءِ وَالتَّصَرُّعِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب کوئی بلا بندہ مومن پر نازل ہوتی ہے تو خدا اس کے دل میں دعا کرنا ڈالتا ہے گریبی صورت میں جب کہ اس بلا کا دفع کرنا قریب ہو اور جب بندہ مومن پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور وہ دعا سے رک جاتا ہے تو سمجھو کہ وہ مصیبت طولانی ہے۔ جب تم پر مصیبت نازل ہو تو دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور خدا کے سامنے الحاح و زاری کرو۔

# ساتواں باب

## دعا میں تقدم

### (باب ۷)

﴿التَّحَدُّثُ فِي الدَّعَاءِ﴾

۱۔ تَحْمِذُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ جَدِّهِ مِثْرِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَقَدَّمَ فِي الدَّعَاءِ اسْتَجِبَ لَهُ إِذَا تَوَلَّى بِدُعَائِهِ ، وَدُنِيَ الْمَلَائِكَةُ صَوْتَهُ مَعْرُوفٌ ، وَلَمْ يُحْجَبْ عَنِ السَّمَاءِ ، وَمَنْ لَمْ يَتَقَدَّمْ فِي الدَّعَاءِ لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ إِذَا تَوَلَّى بِدُعَائِهِ ، وَوَلَّى الْمَلَائِكَةُ : إِنَّ ذَا الصَّوْتِ لَأَنفَرُهُ

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو دعائیں سبقت کرتا ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور جب بلا کے نازل ہو ، پھر وہ دعا کرتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز پہچانی ہوئی ہے اور مقام اجابت تک پہنچنے سے وہ دعا رکتی نہیں اور جو دعائیں تقدم نہیں کرتا تو گزول بلا کے وقت اس کی دعا قبول نہیں ہوتی اور ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز ہم نہیں پہچانتے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ زَيْنِ بْنِ سَنَانٍ ، عَنْ عَنَسَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَخَوَّفَ [مِنْ] بَلَاءٍ يُصِيبُهُ فَتَقَدَّمَ فِيهِ بِالدَّعَاءِ لَمْ يُدْرِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ الْبَلَاءَ أَبَدًا .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو نزول بلا کا خوف ہو اس کو پہلے سے دعا کرتی چاہیے اس صورت میں کبھی اللہ اسے اس بلا کی صورت نہ دکھائے گا

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَانَ ، عَنْ مَتَّوْرٍ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الدَّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ يَسْتَحْسِرُ الْخَوَائِجَ فِي الْبَلَاءِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وقت فراخی دعا کرنے سے مصیبت کے وقت چھٹکارا مل جاتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجَابَ لَهُ فِي الشَّدَّةِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص خوش رہنا چاہتا ہو سختی کے وقت اسے چاہیے کہ وقت راحت زیادہ دعا کرے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى ؛ عَنْ رَجُلٍ ؛ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَوَّاصٍ الطَّائِفِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : كَانَ جَدِّي يَقُولُ : تَقَدَّمُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ دَعَاءً قُتِلَ بِهِ الْبَلَاءُ قَدْ عَا ، قِيلَ : صَوْتُ مَعْرُوفٍ ، وَإِذَا لَمْ يَكُنْ دَعَاءً قُتِلَ بِهِ بَلَاءٌ قَدْ عَا ، قِيلَ : أَيْنَ كُنْتَ قَبْلَ الْيَوْمِ .

۵۔ فرمایا حضرت صادق آل محمدؑ نے میرے جد نے فرمایا۔ دعا پہلے سے کرتے رہو۔ جب کوئی زیادہ دعا کرنے والا ہوتا ہے تو اس پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یہ تو جانی ہوئی آواز ہے اور جب زیادہ دعا کرنے والا نہیں ہوتا ہے اور نزلِ بلا کے وقت دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں آج سے پہلے تم کہاں تھے۔

۶۔ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ ﷺ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ﷺ يَقُولُ : الدُّعَاءُ بَعْدَ مَا يَنْزِلُ الْبَلَاءُ لَا يُسْتَفْعُ [بِهِ] .

۶۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا نزلِ بلا کے بعد دعا فائدہ نہیں دیتی۔

## آٹھواں باب

### دعا پر یقین

(( بَاب )) ۸

(( الْيَقِينُ فِي الدُّعَاءِ ))

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْفَرَّاءِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا دَعَوْتَ فَظَنَّ أَنَّ خَاجَتَكَ بِالْبَابِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب دعا کرو تو اس کا یقین رکھو کہ وہ باب اجابت تکسیر پہنچ گئی۔

## نواں باب دعائیں و جوع قلب (باب ۹)

﴿الْأَقْبَالِ عَلَى الدُّعَاءِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ يَظْهَرُ قَلْبُ سَاوٍ فَإِذَا دَعَوْتَ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ ثُمَّ اسْتَبِقْ بِالْإِجَابَةِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ ادھر سے دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ جبکہ باطن میں غفلت ہو، جب دعا کرو تو رجوع قلب سے توبہ کرو اور قبول ہونے کا یقین رکھو۔

۲۔ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَ قَلْبٍ لَاوٍ ، وَكَأَنَّ عَائِي عليه السلام يَقُولُ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ لِلْمَيِّتِ فَلَا يَدْعُو لَهُ وَقَلْبُهُ لَاوٍ عَنْهُ ، وَلَكِنْ لِيَجْتَهِدَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ .

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اس کی دعا قبول نہ ہوگی جو دعا کرے بے پروا دل سے۔ اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مردہ کے لئے دعا کرے تو ایسے دل سے نہ کرے جو مردہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ کوشش کرے، مردہ کے لئے دعائیں اس کا وجود سامنے ہو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْقَرَائِ ، عَنْ ذَكْرَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَعَوْتَ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ وَظَنَّ حَاجَتَكَ بِالْبَابِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب دعا کرو تو رجوع قلب سے کرو اور یہ یقین رکھو کہ تمہاری دعا باب

اجابت پر پہنچ گئی۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ يَطْهَرُ قَلْبُ قَائِلِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی سخت دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا اسْتَسْمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَنَسِيَ النَّاسُ حَتَّى قَالُوا : إِنَّهُ الْفَرَقُ . وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدِي وَرَدَّهَا اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ : فَفَرَّقَ السَّحَابُ . فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسَمَّيْتَ لَنَا فَلَمْ نَسْمَعْ ثُمَّ اسْتَسَمَّيْتَ لَنَا فَسَمِعْنَا ؟ قَالَ : إِنِّي دَعَوْتُ وَلَيْسَ لِي فِي ذَلِكَ يَتَّةٌ ثُمَّ دَعَوْتُ وَلَيْسَ لِي فِي ذَلِكَ يَتَّةٌ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے باران کی طلب میں دعا کی اور لوگوں نے خیال کیا کہ زیادتی باران سے سیلاب آجائے گا اور ہم ڈوب جائیں گے حضرت نے اپنے ہاتھ سے ادھر ادھر بادل کو ہٹنے کا اشارہ کر کے فرمایا، خدا یا ہمارے آس پاس برسا، ہمارے اوپر نہیں چنانچہ بادل ہٹ گیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے دعا باران کی لیکن ہم سیراب نہ ہوئے آپ نے دوبارہ دعا کی تو ہم سیراب ہوئے۔ فرمایا پہلے بار میں نے دعا کی لیکن اس کے لئے نیت نہ تھی پھر دعا کی تو نیت کے ساتھ

## دس وال باب

دعائیں المحاسن و زاری اور درنگ کرنا

(باب ۱۰)

• (الْإِلْحَاجُ فِي الدُّعَاءِ وَالْتِمَاسُ) •

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الطَّوِيلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا دَعَاكَ إِلَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي حَاجَتِهِ مَا لَمْ يَسْتَجِبْ لَكَ ، ثُمَّ بَنَ يَعْنِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ



۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب بندہ دعا کرتا ہے تو خدا اس کی حاجت بر لانے میں اس لئے تاخیر کرتا ہے تاکہ وہ زیادہ دیر دعا کرتا رہے۔

عبد العزیز طویل نے بھی یہی روایت حضرت سے روایت کی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيرَةَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ وَغَيْرُهُمَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا عَجَلَ فَقَامَ لِحَاجَتِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي أَنِّي أَنَا اللَّهُ الَّذِي أَقْضِي الْحَوَائِجَ ؟

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بندہ جب حاجت بر لانی میں جلدی کرتا ہے تو خدا کہتا ہے میں وہ ہوں جو تمام حاجتوں کو پورا کرتا ہوں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ الْهَجَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : وَاللَّهِ لَا يُلْجِعُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ إِلَّا اقْضَاهَا لَهُ

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کی قسم جب کوئی بندہ مومن بارگاہ باری میں الحاح و زاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَسَنَانَ ، عَنْ أَبِي الْقَبَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِهَ الْحَاجَّ النَّاسِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْمَسْأَلَةِ وَ أَحَبَّ ذَلِكَ لِنَفْسِهِ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَيُطْلَبَ مَا عِنْدَهُ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے آپس میں ایک دوسرے سے الحاح و زاری کریں بلکہ وہ اس کو اپنی ذات ہی سے مخصوص رکھنا پسند کرتا ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ ہر شخص کو اس سے طلب کیا جاتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا وَاللَّهِ لَا يُلْجِعُ عَبْدٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندہ خدا سے الحاح و زاری کرتا ہے تو خدا اس کی دعا قبول کرتا ہے۔

۶۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ رِيَّادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : رَجِمَ اللَّهُ عَبْدًا طَلَبَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً فَأَلْحَقَ فِي الدُّعَاءِ وَاسْتَجِيبَ لَهُ أَوَّلَهُمْ يُسْتَجِيبُ [لَهُ] وَتَلَاهُ فِيهِ آيَةً : « وَادْعُوا رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاؤِ رَبِّي شَفِيعًا »

۷۔ سنن مایہ ص ۱۰۱ آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ رحم کرے اس بندہ پر جو خدا سے اپنی حاجت طلب کرے اور دعائیں الحاح و زاری کرے خواہ خدا قبول کرے یا نہ کرے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اے میرے رب میری دعا ہے کہ میں سختی اٹھانے والا نہ ہوں۔

## گیارہواں باب وقت دعا اپنی حاجت کا ذکر

(باب ۱۱)

۵ (تَسْمِيَةِ الْحَاجَةِ فِي الدُّعَاءِ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَّاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَعْلَمُ مَا يُرِيدُ الْعَبْدُ إِذَا دَعَاهُ وَلَكِنَّهُ يُجِبُ أَنْ تُبَيِّنَ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ فَإِذَا دَعَا قَسَمَ حَاجَتَكَ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ حَاجَتَكَ وَ مَا تُرِيدُ وَلَكِنْ يُجِبُ أَنْ تُبَيِّنَ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بندہ کیا چاہتا ہے وقت دعا لیکن وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اپنی ضرورت کا زبان سے ذکر کرے۔ پس جب دعا کرو تو اپنی ضرورت کا نام لڑو اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری حاجت کو جانتا ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ تو اپنی حاجتوں کو زبان سے بیان کرے۔

## بارہواں باب

دعا کا اخفاء

(بَابُ إِخْفَاءِ الدَّعَاءِ) ۱۲

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : دَعْوَةُ الْعَبْدِ يَرُدُّ دَعْوَةَ وَاحِدَةٍ تَعْدِلُ سَبْعِينَ دَعْوَةً عَلَانِيَةً . وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : دَعْوَةُ تُخْفِيهَا أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سَبْعِينَ دَعْوَةً تُظْهِرُهَا

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے چپ چاپ دعا کرنا برابر ہے علانیہ ستر دعاؤں کی اور دوسری روایت میں ہے کہ خفیہ دعا کرنا افضل ہے اور اے نزدیک الہی ستر دعاؤں سے چھپاوازی جائیں۔

## تیرہواں باب

وہ اوقات و حالات جن میں قبولیت دعا کی امید کی جساتی ہے

((بَابُ)) ۱۳

(الْأَوْقَاتِ وَالْحَالَاتِ الَّتِي تُرْجَى فِيهَا الْإِجَابَةُ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَطْلُبُوا الدُّعَاءَ فِي أَرْبَعِ سَاعَاتٍ : عِنْدَ هُبُوبِ الرِّيحِ يَاجُ وَذَوَالِ الْأَفْيَاءِ وَنَزُولِ الْقَطْرِ وَأَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِ الْقَتِيلِ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَنْفُتُ عِنْدَ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا چار وقتوں میں کرو ہواؤں کے چلتے وقت ، سایلوں کے ڈھلتے وقت بارش کے ہوتے وقت اور جب کسی مومن مقتول کے خون کا پہلا قطرہ گرسے کہ ان اوقات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ وَغَيْرِهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ فَضْلِ الْبَقْبَاقِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ فِي أَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ : فِي الْوَتْرِ وَبَعْدَ النِّجْرِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں قبول ہوتی ہے نماز وتر کے وقت بعد فجر، بعد ظہر، بعد مغرب۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنِ التَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : اغْتَنِمُوا الدُّعَاءَ عِنْدَ أَرْبَعٍ : عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَعِنْدَ الْأَذَانِ ، وَعِنْدَ نَزُولِ الْغَيْثِ ، وَعِنْدَ الْيَقَاوِ الصَّغِيرِ لِلشَّهَادَةِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں کر دو، وقت قرائت قرآن، وقت اذان، وقت نزول باران اور وقت دو شکر دوں کے ملنے کے، کسی مومن کی شہادت پر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي جَمْعٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ طَلَبَهَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ ، يَعْنِي رَوَّالَ الشَّمْسِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار کو جب خدا سے دعا کی ضرورت ہوتی تھی تو زوال شمس کے وقت دعا کرتے تھے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بصير ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ قَلْبَهُ دَخَلَ ، فَإِنَّ الْقَلْبَ لَا يَرِيقُ حَتَّى يَحْلُمَ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تمہارے دل میں نرمی پیدا ہو تو خدا سے دعا کرو کیونکہ قلب میں جب تک غلو ص نہیں ہوتا۔ اس میں نرمی نہیں آتی۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي وَرَّةٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ وَقْتٍ دَعَوْتُمْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ الْأَسْحَارُ ، وَتَلَاوِ الْأَمَةِ فِي قَوْلِ يَعْقُوبَ عليه السلام : وَسَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ، [و] قَالَ : آخِرُهُمْ إِلَى السَّحَرِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہاری دعاؤں کے لئے بہترین وقت صبح کا ہے اور یہ آیت پڑھی جو قول یعقوب علیہ السلام ہے عتقرب میں تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا امام نے فرمایا کہ آپ نے دعا میں تاخیر کا وقت سہرا لے کر۔

۷۔ الْحَسَنِ بْنِ نَحِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كان أبي إذا طلب الحاجة طلبها عند زوال الشمس فإذا أراد ذلك فقام سائلاً فصدق به من شئنا من طيب وراح إلى المسجد ودعا في حاجته بما شاء الله.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار زوالِ شمس کے وقت حاجت طلب کرتے تھے جب دعا کا ارادہ کرتے تو از قسم خوشبو کچھ صدقہ دیتے اور پھر مسجد کی طرف جلتے اور جو چاہتے خدا سے دعا کرتے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا اقْتَضَى حِلْمُكَ وَدَمَعَتْ عَيْنَاكَ، فَقُدِّمَكَ دُونَاكَ، فَقَدْ قَصَدَ قَصْدَكَ قَالَ: وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الشَّارَحِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِلَّةٍ

۸۔ فرمایا امام علیہ السلام نے جب خوب خدا سے تیرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوں اور تیری آنکھوں سے آنسو آجائیں پس مقصد تیرے قریب ہے اور تیرا ارادہ پورا ہوگا۔

۹۔ عَنْهُ، عَنْ الْحَافِظِ أَبِي، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ صَدْلٍ، عَنْ أَبِي النَّدْبِاحِ الْكِنَاسِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنْ آتَاكَ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّكَ مِنْ عَبْدٍ أَوْ مَوْلَانٍ كُلِّ [عَبْدٍ] دَعَاؤُكُمْ بِالْإِسْتِغَاثَةِ فِي السَّجَرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ وَتَبَاسُّعِ النَّفْثِ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتَنْفُسُ فِيهَا الْجَوَانِحُ الْعِظَامَةُ

۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا اپنے مومن بندوں سے ہر ایک سے یہ چاہتا ہے کہ وہ زیادہ دعا کرنے والا ہو پس دعا کرتے رہو جس کا وقت صبح سے دوپہر تک ہے اس وقت میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں رزق تقسیم ہوتے ہیں اور بڑی سے بڑی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْنَسَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنْ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةٌ مَا يُؤْتِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ ثُمَّ يَمْلِكِي وَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا لَا تَسْتَحِلُّ لَهَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. قُلْتُ: أَمَّا حَالُهَا وَأَتَى سَاعَةٌ هِيَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَ: إِذَا مَنَى نَفْسَ اللَّيْلِ فِي شَيْءٍ لَشَدِيدُ لَوْ لَوْ أَنَّ التَّعَبَ

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مومن نہیں ہوتا۔ اس کے لئے بندہ

مسلم یعنی بیدار ہو کر نماز پڑھے اور اس میں اللہ سے دعا کرے تو ہر رات میں اس کی دعا قبول ہوگی راوی کہتا ہے میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کون سی ساعت ہے فرمایا جب نصف رات گزر جائے تو وہ اول نصف کا چھٹا حصہ ہے۔

چودھواں باب

رغبت فعل خواہش ترک مضمون گریہ و زاری توجہ الی اللہ دعا خاص نیاہ طلبی اور سوال

(بَابُ) ۱۴

الرَّغْمَ وَالرَّهْبَ وَالنَّضْرَ وَالنَّسْلَ وَالْإِسْهَالَ :-  
(وَالْإِسْعَازَةَ وَالْمَالَةَ) ۞

١. عَدُوٌّ مِنْ شَعْبِهِ . عَنْ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيِّدِ بْنِ  
تَمِيمٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَدُوَّةٍ يَخْلُقُ ، قَالَ : قَالَ لَدُنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ : مَهْجَرُ كَفَيْكَ إِلَى السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ . جَعَلَ تَهْجِيرُ كَفَيْكَ إِلَى السَّمَاءِ .  
وقوله : فَوَسَّطَ الْمَدِينَةَ . وَبِالْمَدِينَةِ الْمَدِينَةُ . وَبِالْمَدِينَةِ الْمَدِينَةُ . وَبِالْمَدِينَةِ الْمَدِينَةُ .  
وَبِالْمَدِينَةِ الْمَدِينَةُ . وَبِالْمَدِينَةِ الْمَدِينَةُ . وَبِالْمَدِينَةِ الْمَدِينَةُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رغبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف اٹھا کر (یعنی جو آسمان سے نازل ہو گیا اسے لینے والے ہو) اور محبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرے۔ (گویا جو بہت آسمان سے نازل ہونے والی ہوا سے دونوں سے دفع کر رہا ہے) اور قبیل یہ ہے ایک انگلی (انگشت) شہادت اٹھا کر اشارہ کرنا (یعنی غیر خدا سے قطع تعلق کی گواہی اور تفرع کی صورت یہ ہے کہ اشارہ کرنا دو انگلیوں سے اور ان کو ادھر ادھر حرکت دینا اور اجتماع کے معنی ہیں دونوں ہاتھ بلند کرنا اور ان کو آسویہا ہائی ہوئی آنکھوں کے پاس لانا اور پھر دعا کرنا

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَا اسْتَكَانُوا لِلرَّبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ» ، فَقَالَ : الْأَسْكَاةُ هُوَ الْخُضُوعُ وَالْتَضَرُّعُ هُوَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالتَّضَرُّعُ بِهِمَا

۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق انھوں نے اپنے رب سے استکانت اور تضرع کی کہ استکانت سے مراد ہے انکساری اور سرتوسی اور تضرع سے مراد ہے دونوں ہاتھ اٹھا کر الحاح و زاری کرنا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ إِسْحَاقَ اللَّؤْلُو، عَنْ زَكْرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ذَكَرَ الرَّغْبَةَ: وَأَبْرَزَ بَاطِنَ رَاحَتِهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَهَكَذَا الرَّغْبَةَ: وَجَعَلَ ظَهْرَ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَهَكَذَا النَّضْرُ: وَحَرَّكَ أَصَابِعَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَهَكَذَا التَّبَثُّ: وَبَرَفَعَ أَصَابِعَهُ مَرَّةً وَبَضَعَهَا مَرَّةً، وَهَكَذَا الْإِبْتِهَالُ: وَمَدَّ يَدَهُ بَأَقْلَامٍ وَجَّهَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ وَلَا يَبْتَدِلُ حَتَّى تَجْرِيَ الدَّمْعَةُ

۳۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رغبت کا ذکر فرماتے ہوئے اپنی دونوں پھمیلیوں کو آسمان کی طرف نمایاں کیا اور فرمایا ایسے ہی رہیے اور حضرت نے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کی پھر فرمایا تضرع کی صورت یہ ہے کہ اپنی انگلیوں کو دائیں بائیں طرف حرکت دی اور تبسل کی صورت یہ بتائی کہ اپنی انگلیوں کو ایک بار اٹھایا ایک بار گرایا اور ابھال کی صورت بتائی کہ روبرو قبلہ اپنے ہاتھ اپنے چہرہ کے سامنے لائے اور روئے آنسو جاری ہو گئے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ بَغْدَادَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قُصَّالَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَرَّ بِي رَجُلٌ وَأَنَا دَعُو فِي صَلَاتِي بِسَارِي فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ يَمِينُكَ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَقًّا عَلَى هَذِهِ كَحَقِّهِ عَلَى هَذِهِ، وَقَالَ: الرَّغْبَةُ تَبْطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ بَاطِنَهُمَا، وَالرَّغْبَةُ تَبْطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ ظَاهِرَهُمَا، وَالنَّضْرُ عُنْ تَحْرِيكَ السَّبَابَةِ الْيُمْنَى يَمِينًا وَشِمَالًا، وَالتَّبَثُّ تَحْرِيكَ السَّبَابَةِ الْبُسْرَى تَرَفْعُهَا فِي السَّمَاءِ رِسْلًا وَتَضَعُهَا، الْإِبْتِهَالُ تَبْطُ يَدَيْكَ وَذِرَاعُكَ إِلَى السَّمَاءِ: وَالْإِبْتِهَالُ حِينَ تَرَى أَسْبَابَ الْبُكَاءِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر و ادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص میری طرف سے جبکہ میں تعقیب نمازیں بایاں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کر رہا تھا گزرا اور کہنے لگا: بندہ خدا داہنے ہاتھ سے دعا کر، میں نے کہا: اللہ کا حق جس طرح داہنے پر ہے بائیں پر بھی ہے اور حضرت نے فرمایا طریقہ رغبت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پھیلانے اور باطنی حصہ کو ظاہر کرے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلانے اور پشت دست کو آسمان کی طرف کرے، اور تضرع کی حالت میں

درہمی انگشت شہادت کو داہنے بائیں حرکت دے اور قبل میں بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھائے پھر ملے سے نیچے لائے اور اترہال یہ ہے کہ ہاتھ اور کلامیوں کو آسمان کی طرف اٹھائے اور اترہال اسی وقت اچھلائے کہ اسباب بکا اپنے اندر پائے۔

۵۔ عَنْ أَبِيهِ أَوْغَيْرِهِ ، عَنْ هَارُوتَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الدُّعَاءِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ فَقَالَ : عَلَى أَرْبَعَةِ أَوْجُوْءٍ : أَمَّا التَّمَوُّذُ فَتَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِبَاطِنِ كَفِّكَ وَأَمَّا الدُّعَاءُ فِي الرَّقِيِّ فَتَبْسُطُ كَفَّيْكَ وَتُقْضِي بِبَاطِنِهِمَا إِلَى السَّمَاءِ وَأَمَّا التَّنْبُلُ فَأَيْمَاءُ بِأَصْبَعِكَ السَّبَّابَةِ وَأَمَّا الْإِبْتِهَالُ فَرَفْعُ يَدَيْكَ تَجَاوِزَ مَعَارِئِكَ وَدُعَاءُ النَّضْرُوعِ أَنْ تَحْرِيكَ أَصْبَعَكَ السَّبَّابَةَ مِثْلَ يَلِي وَجْهِكَ وَهُوَ دُعَاءُ الْخَيْفَةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے دعا اور رفع الیدین کے متعلق پوچھا فرمایا اس کی چار صورتیں ہیں پناہ مانگنے کے لئے رو بقبلہ ہو کر اپنی ہتھیلی منہ کے سامنے رکھے اور رزق کے دعا کے وقت دونوں ہاتھ پھیلانے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کرے اور قبل کے لئے اشارہ کرے انگشت شہادت سے اپنے ہاتھ کیسر کے مقابل لائے اور نضرع میں چہرہ کے مقابل لاکر انگشت شہادت کو حرکت دے یہ صورت ترس واضطراب کے وقت ہے۔

۶۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَا اسْتَكَاوُا إِلَى رَبِّهِمْ وَمَا يَنْصُرُهُمْ» قَالَ : الْإِسْتِكَانَةُ هِيَ الْخُسُوعُ وَالنَّضْرُوعُ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالنَّضْرُوعُ بِهِمَا .

۶۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ استکانت سے مراد خضوع و خشوع ہے اور نضرع سے مراد ہاتھوں کا اٹھانا اور الحاح و زاری کرنا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَّادَةَ قَالَا : قُلْنَا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَيْفَ الْمَسْأَلَةُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى؟ قَالَ : تَبْسُطُ كَفَّيْكَ قُلْنَا كَيْفَ الْإِسْتِعَادَةُ؟ قَالَ : تُقْضِي بِكَفِّكَ وَالتَّنْبُلُ الْإِيمَاءُ بِالْأَصْبَعِ ، وَالنَّضْرُوعُ تَحْرِيكَ الْأَصْبَعِ ؛ وَالْإِبْتِهَالُ أَنْ تَمْدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے راویوں نے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کیسے کیا جائے فرمایا



اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر چہرہ کے مقابل لاؤ، ہم نے کہا استعاذہ میں کیا صورت ہو۔ فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت قبیلہ کی طرف ہو اور مبتدل میں انگلی سے اشارہ کرو اور تفرع میں انگلی کو حرکت دو اور اتہمال میں اپنے دونوں ہاتھ دراز کرو ہر طرف۔

## پندرہواں باب

بکار

(بابُ الْبُكَاءِ) ۱۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ مَمْنُونِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ نَجْبِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا لَدُنَّ مَوْعٍ فَإِنَّ النَّظَرَ يُطْفِئُ بِحَارِ أَوْ مِنْ بَابٍ فِدَا الْعَرَفِ قَبْلَ الْعَيْنِ وَمَا يَهْلِمُ بِهِ هَقٌّ وَجَبَّاقُورٌ وَلَا دِلَّةٌ قَادِرًا فَامْتَصَّ حَتَّى مَدَّاهُ عَلَى النَّارِ وَلَوْ أَنَّ الْكَيْفَ بَكِي فِي أُمْتِهِ لَرَجَمُوا.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی چیز سوائے آنسوؤں کے ایسی نہیں جس کے لئے ناپ اور وزن نہ ہو۔ خوف خدا میں آنسوؤں کا ایک قطرہ آگ کے دیاؤں کو بجھا دیتا ہے جو آنکھ آنسوؤں سے ڈبڈبائے گی روز قیامت اس شخص کے لئے نہ تیرگی حساب ہوگی نہ ذلت، جب آنسو بہہ نکلیں گے تو اللہ آتش جہنم کو حرام کر دیگا اور اگر کوئی رونا والا پوری قوم کے لئے روئے گا تو خدا ان سب پر رحم کرے گا۔

۲۔ عَدُوٌّ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ أَبِي حَمَلَةَ وَمَمْنُونِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ نَجْبِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ عَيْبٍ إِلَّا وَهِيَ بِأَكْبَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنًا بَكَتْ مِنْ حُوبِ آتِهِ يَوْمَ تَرَوْنَهُ عَيْنٌ وَمَا يَهْلِمُ خَشْيَةَ اللَّهِ عَرٌّ وَحَلَّ إِلَّا حَرٌّ وَالْمَغْرَرُ وَحَلَّ سَائِرُ جَسَدِهِ عَلَى النَّارِ فَلَا دِلَّةَ عَلَى حَرِّهِ فَرَهَقَ ذَلِكَ الْوُجْهَ قَتَرٌ وَلَا دِلَّةٌ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا لَدُنَّ مَوْعَةٍ، فَوَيْلٌ لِمَنْ رَجَلَ نَفْسِي، يَأْكُسِيرُ مَهْلًا بِالْبَحْرِ مِنَ النَّارِ، فَلَوْ أَنَّ عَبْدًا بَكِيَ فِي أُمْتِهِ لَرَجَمَ اللَّهُ عَرٌّ وَحَلَّ الْكَيْفَ بَكِي، لَرَجَمُوا.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر آنکھ روز قیامت روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو خوف خدا میں رونی ہو جب کسی کی آنکھ خوف خدا میں آنسو بھر لاتی ہے تو خدا اس کے تمام بدن پر آتش روزخ کو حرام



يَدْرُ وَمَا لَمْ يَسْعِدْهُ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى أَمَّا الرَّاحِدُونَ فِي الدُّنْيَا فَمَنْ أَحْبَبَهُ وَ  
أَمَّا الْكَافِرُونَ مِنْ حَسْبِي قَبِي الرِّفِيعِ الْأَعْلَى لَا يَشَارِكُهُمْ أَحَدٌ وَأَمَّا الْوُجُوهُ عَلَى مَعْنَى فِرَتِي  
اَفْتِشَ النَّاسَ وَلَا أَفْتِشُهُمْ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے وحی کی موسیٰ علیہ السلام کی طرف تین خصوصیت مجھے سب سے  
زیادہ محبوب ہیں ان سے زیادہ میرے بندوں کے لئے ذریعہ قربت اور کچھ نہیں موسیٰ نے کہا وہ کیا ہیں خدا نے فرمایا  
وہ ہیں زہد فی الدنیا، گناہوں سے پرہیز، میرے خوف سے دونا، موسیٰ نے پوچھا۔ ان کا اجر کیلئے۔ فرمایا زاہدوں کے  
لئے جنت، رونے والوں کے لئے وہ بلند مرتبہ جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہو گا اور گناہوں سے بچنے والوں کے بے حساب و  
کتاب داخل جنت کروں گا۔

۷۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ عَمْرِو بْنِ عِمْرَانَ : عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :  
قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَكُونُ أَعْوَقَ قَاسِمِي الْبُيُوتِ وَلَا يَجِئُنِي إِلَّا بِمَا كَرِهْتُ فَقَالَ : مَنْ مَاتَ مِنْ  
أَهْلِي فَأَيُّكَ قَبْلُ يَحُورُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : مَنْ قَدْ كَثُرَ قَوْلُهُ قُلْتُ وَنَسِيتُ وَارْتَدَّتْ رَدَّتْ  
تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۸۔ راوی کہتا ہے میری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں دعا کے وقت رونے کی خواہش  
رکھتا ہوں لیکن رونا آتا نہیں اکثر میں کسی مرے ہوئے عزیز کو یاد کرتا ہوں تو دل نرم ہو جاتا ہے اور رونے لگتا ہوں  
آیا یہ درست ہے فرمایا۔ ہاں یاد کرو اور جب قلب نرم ہو جائے تو رو اور اس وقت اپنے رب سے دعا کرو۔

۸۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ عَمْرِو بْنِ عِمْرَانَ : عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :  
قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ آمَنَ نَكَرَ بِكَ بُكَاءُ قَبَائِدِ

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تجھ کو دانا آئے تو رونے والوں کی صورت بنا۔

۹۔ عَنْ أَبِي قَتَّالٍ : عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ : عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ :  
قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ آمَنَ نَكَرَ بِكَ بُكَاءُ قَبَائِدِ

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں تکلف دعا میں روتا ہوں وہ بکا نہیں  
ہوتی فرمایا تمھیں ہے اگر تمھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکل آئے۔

۱۰۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَمْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ حَافَ أَوْ أَيْقَنَ أَوْ أَحَافَ مِنْ دَعَا ، وَدَعَا يَدْعُو مَجْدُودًا ، أَوْ سَأَلَ عَنْهُ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَسَلَّ حَاجَتَكَ وَتَبَاكَ وَلَوْ مِثْلَ رَأْسِ الدُّبَابِ ، إِنْ أَبِي يَطْلُعَ كَانَ يَقُولُ : إِنْ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ مُاجِدٌ بِكَ .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو بصیر سے فرمایا اگر کسی بات کا خوف ہو یا کوئی حاجت ہو تو اللہ کی طرف رجوع کر اور اس کی شان کے لائق اس کی حمد و ثناء کر اور نبی پر درود بھیج اور رو کر اپنی حاجت طلب اگرچہ بقدر گھس آئو نیکے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ خدا سے سب سے زیادہ قریب ہونے والا وہ بندہ ہے جو سجدہ میں رونے والا ہو۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ لَمْ يَجْعَلْ الْبَكَاءُ قَتَابَكَ ، فَإِنْ خَرَجَ مِنْكَ مِثْلُ رَأْسِ الدُّبَابِ فَجَبَّ بَجَّ

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر رونائے تو بہ تکلف درود اگر بقدر گھس آئو نیکل گیا تو مبارک ہو مبارک ہو۔

## سولہواں باب

### شمار الہی قبل دعا

#### (بَابُ ۱۶)

#### (النَّاءُ قَبْلَ الدَّعَاءِ)

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا كُمْ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْأَلَ مِنْ رَبِّهِ شَيْئًا مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حَتَّى يَبْدَأَ بِالنَّاءِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَدْحَ لَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ حَوَائِجَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب تم خدا سے کچھ مانگنا چاہو دنیا یا دین کے معاملہ میں تو پہلے خدا کی حمد و ثناء کرو اور رسول اللہ پر درود بھیجو پھر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ فِي كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : إِنْ الْمَدْحَةُ قَدْ



الْمَسْأَلَةُ فَرَدَا دَعَوَاتُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَجِيدُهُ . قُلْتُ : كَيْفَ أُمَجِّدُهُ ؟ قَالَ : يَقُولُ : هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ، يَأْفَعُ الْوَارِدَ ، يَأْمَنُ بِحَوْلِ بَيْنِ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ، يَأْمَنُ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلَى ، يَأْمَنُ هُوَ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کتاب امیر المؤمنین علیہ السلام میں ہے کہ خدا کی حمد سوال سے پہلے کرنی چاہیے۔ جب دعا کرو تو خدا کی تعجید کرو اور کہو اے وہ پاک ذات جو رگ گردن سے زیادہ مجھ سے قریب ہے اے ہر ارادہ کے پورا کرنے والے، اے وہ جو ہر تسلیے انسان اور اس کے قلب کے درمیان، اے وہ ذات جس کی قدرت بلند سے بلند مقام پر نظر آتی ہے۔ اے وہ ذات جس کی مثل کوئی شے نہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَحْمِيذٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا مَهِىَ الْمِدْحَةُ . ثُمَّ الشَّأُ ، ثُمَّ الْإِقْرَارُ بِالذَّنْبِ . ثُمَّ الْمَسْأَلَةُ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ رَبِّهِ إِلَّا بِالْإِقْرَارِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اول مدح و ثنائے الہی کی جگہ پھر اپنے گناہ کا اقرار پھر اس سے سوال ہو واللہ استرار کے بعد انسان گناہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

۴۔ وَعَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا تَنَزَّاهُ ، ثُمَّ الْإِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ .

۴۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا اول ثنائے خدا پھر گناہ کا اقرار۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ تَحْمِيذٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا رَدَّتْ أَنْ تَدْعُوَ فَمَجِّدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاحْمَدُهُ وَسَبِّحْهُ وَهَلِّلْهُ وَأَتْبِعْ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ ، ثُمَّ سَلْ نَعْتَ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم دعا کرنا چاہو تو خدا کی تعجید و تحمید و تسبیح و تہلیل کرو اس کی ثناء کرو، محمد و آل محمد پر درود بھیجو پھر سوال کرو تم کو مل جائے گا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمْ الْحَاجَةَ فَلْيُثْنِ عَلَى رَبِّهِ وَلْيَمْدَحْهُ فَإِنَّ السَّرَّ جُلَّ إِذَا طَلَبَ .

الْحَاجَّةُ مِنَ الشُّطْرَانِ هَيَّأْ لَهُ مِنَ الْكَلَامِ أَحْسَنَ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَإِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَّةَ فَمَجِّدُوا اللَّهَ الْعَزِيزَ  
الْجَبَّارَ وَمَدَحُوهُ وَأَثْنُوا عَلَيْهِ يَقُولُ : «يَا أَجُودَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ ، يَا أَرْحَمَ مَنْ اسْتَرْجِمَ ،  
يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ ، يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، يَا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ، يَا مَنْ  
يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ وَيَقْضِي مَا أَحَبَّ ، يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ، يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ  
الْأَعْلَى ، يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ، يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ ، وَأَكْثِرِ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ أَسْمَاءَ اللَّهِ  
كَثِيرَةٌ وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَقُلْ : «اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ مَا أَكْفَى بِي وَجْهِي وَأَوْدِي  
بِي عَنْ أَمَانَتِي وَأَصْلِبْ بِهِ رِجْمِي وَيَكُونُ عَوْنًا لِي فِي الْحُجِّ وَالْعُمْرَةِ» وَقَالَ : إِنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «عَجَّلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ ، وَجَاءَ آخِرُ فَصْلِي  
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتْنِي عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ [وَأَلَيْهِ] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَلْ تُعْطَ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں کوئی حاجت طلب کرے تو چاہیے کہ پہلے خدا کی حمد و ثناء کرے  
کے بعد جو بادشاہ سے کوئی حاجت رکھتا ہے وہ اپنی طاقت بھر پہلے اس کی مدح کرتا ہے ، لہذا جب حاجت طلب کرو تو  
عزیز جبار خدا کی مدح و ثناء کرو اور کہو : اے عطا کرنے والوں میں سب سے زیادہ کریم ، اے وہ جو ان سب سے بہتر ہے  
جن سے ال کیا جاتا ہے اور اسے رُکھ کرنے والوں میں سب سے بہتر ، اے احد و صمد ، اے وہ جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور  
نہ اس سے کوئی پیدا ہوا جس کے نہ بائی ہے نہ اولاد ، جو چاہتا ہے کرتا ہے اور چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور جو پسند کرنا  
ہے اسے پورا کرتا ہے اے وہ ان اور اس کے دل کے درمیان ہے اے وہ جو منظر اعلیٰ پر ہے اسے جس کی مثل کوئی نہیں  
اے سميع و بصير وغیرہ اسمائے الہی ذکر کرے ، محمد و آل محمد پر دس دس بھیجے اور کہے یا اللہ میرے رزق دال میں زیادتی کرنا کہ  
میں اس سے اپنی آبر و بچاؤں اور امانت کو ادا کروں اور صلہ رحم کروں اور میری مدد کرکے عمرہ میں اور لذت فرمایا  
ایک آدمی مسجد میں آیا ، دو رکعت نماز پڑھی پھر اللہ سے سوال کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے اپنے رب سے مانگنے میں  
جلدی کی ، دوسرا آیا نماز پڑھی اور خدا کی حمد و ثناء کی اور نبی پر درود بھیجا رسول اللہ نے فرمایا سوال کر تجھے ملے گا۔

۷۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قَالَ :  
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَأَبْتَدَأَ قَبْلَ الشَّاءِ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ  
وَالصَّلَاةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «عَجَّلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ ، ثُمَّ دَخَلَ آخِرُ فَصْلِي ، أَتْنِي عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَلْ تُعْطَ . ثُمَّ قَالَ : إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ أَنَّ الشَّاءَ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِهِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَبِأَتِي الرَّجُلَ يَطْلُبُ الْحَاجَّةَ فَيَبْعَثُ  
أَنْ يَقُولَ لَهُ خَيْرٌ أَقْبَلَ أَنْ يَسْأَلَ حَاجَتَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص مسجد میں آیا اس نے حمد و ثنا اور درود سے پہلے ہی دعائے مع کر دی۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے دعائیں جلدی کی، پھر دوسرا آیا اس نے حمد و ثنا کی اور رسول اللہ پر درود بھیجا، حضرت نے فرمایا۔ اب سوال کر مجھ ملے گا۔ پھر ت ای کتاب علی علیہ السلام میں ہے اللہ کی ۔ درود و آل محمد پر درود سوال کرنے سے پہلے ہونا چاہیے جب تم کسی کے پاس حاجت لے کر جلتے ہو تو حاجت بیان کرنے سے پہلے اس کے متعلق کچھ کلمات خیر کہتے ہو۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمِيْسٍ ، عَنْ حَدَّثَهُ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 قَالَ : قُلْتُ : آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَهُمَا فَلَا أُحِيدُهُمَا قَالَ : وَمَا هُمَا ؟ قُلْتُ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ  
 وَجَلَّ : ( وَادْعُوهُنَّ أَتَحِبُّنَّ لَكُمْ ) فَدَعَاؤُهُ وَلَا تَرَى إِجَابَةَ ، قَالَ : أَفَتَرَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعَدَهُ ؟  
 قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمِمَّ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : لِأَدْرِي ، قَالَ : لِكَيْتِي أُخْبِرَكَ ، مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا  
 أَمَرَهُ ثُمَّ دَعَاهُ مِنْ جِهَةِ الدُّعَاءِ أَحَبَّ ، قُلْتُ : وَمَا جِهَةُ الدُّعَاءِ ؟ قَالَ : تَبْدَأُ فَتَحْمَدُ اللَّهَ وَتَذْكُرُ نِعْمَتَهُ  
 عِنْدَكَ ثُمَّ تَسْكُرُهُ ثُمَّ تَعْبُدِي عَلَى الشَّيْءِ الَّذِي تَدْكُرُ دُنُوبَكَ فَتَقْرَأِينَ بِهَا ثُمَّ تَسْعَيْدُ وَمِنْهَا فَبَدَأَ جِهَةَ  
 الدُّعَاءِ ثُمَّ قَالَ : وَمَا آيَةُ الْأُخْرَى ؟ قُلْتُ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : ( وَمَا أَفْقَمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَزُيْحِلْهُ ) وَهُوَ  
 خَيْرُ الرَّازِقِينَ ، يَا أَبَتِي انْفِقْ وَلَا تَأْتِ خَلْمًا ، قَالَ : أَفَتَرَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعَدَهُ ؟ قُلْتُ : لَا ،  
 قَالَ : فَمِمَّ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : لِأَدْرِي ، قَالَ : لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ اكْتَسَبَ الْمَالَ مِنْ حِلٍّ وَانْفَقَهُ فِي حِلٍّ لَمْ يَنْفِقْ  
 دِرْهَمًا إِلَّا أَخْلَفَ عَلَيْهِ .

۸۔ مروی ہے ابو عبد اللہ سے راوی نے کہا دو آیتیں کتاب خدا میں ایسی ہیں کہ میں ان کا مطلب تلاش کرتا ہوں اور نہیں پاتا۔ فرمایا وہ کیا ہیں۔ راوی نے کہا۔ ایک آیت تو یہ ہے۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ ہم دعا کرتے ہیں اور قبول نہیں ہوتے۔ حضرت نے فرمایا تمہارا خیال یہ ہے کہ خدا وعدہ خلافی کرتا ہے۔ راوی نے کہا نہیں، فرمایا پھر ایسا کیوں ہے اس نے کہا معلوم نہیں، فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جس نے حکم خدا کی اطاعت کی اور طریقہ سے دعا مانگی تو ضرور قبول ہوئی راوی نے پوچھا وہ طریقہ دعا کیا ہے۔ فرمایا ابتدا حمد خدا سے اور اس کے نعمتوں کا جو تیرے پاس ہیں ذکر اور اس کا شکر ادا کر اور درود بھیج جس پر، پھر اپنے گناہ یاد کر ان کا اقرار کر، پھر خدا سے دعا مانگ، یہ ہے طریقہ دعا مانگنے کا۔ پھر سر رہا درود سزا آیت کیا ہے۔ اس نے کہا۔ جو تم راہ خدا میں حسیح کر کے ہو وہ لوگ راستہ اللہ سب سے بہتر رزق دینے والے ہے۔ میں خرچ کرتا ہوں مگر واپس نہیں آتا۔ فرمایا تو کیا خدا وعدہ خلافی کرتا ہے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر ایسا کیوں ہے اس نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا جو کوئی قسم میں سے طلال طریقہ سے کہا کہ راہ خدا میں خرچ کرے گا۔ پھر ایک درہم بھی



نہیں کرے گا تو اللہ اس پر انعام کرے گا۔

۹۔ عَدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَغٍ ، عَنْ مَعْنٍ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ دَعَا لِدَعْوَةٍ فَلَيْطُ مَكْسَبَةٍ

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو چاہتا ہے اس کی دعا قبول ہو اس کو چاہیے کہ پاک کماٹی کرے۔

## ستر ہواں باب لوگوں کو مل کر دعا کرنا (باب ۱۷)

❦ (الْاجْتِمَاعُ فِي الدَّعَاءِ) ❦

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْوَابِئِيِّ ، عَنْ دُرِّسَ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ رَهْطٍ أَرْبَعِينَ رَجُلًا اجْتَمَعُوا يَدْعُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُمْ ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعِينَ فَارْبَعَةٌ يَدْعُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُمْ ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعَةَ فَوَاحِدٌ يَدْعُو اللَّهَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَيَسْتَجِيبُ اللَّهُ الْعَرِيزَ الْجَبَّارُ لَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جہاں چالیس آدمی جمع ہو کر خدا سے دعا کریں گے تو خدا اس کو قبول کرے گا اور اگر چالیس نہ ہوں اور صرف چار ہوں تو دس مرتبہ اللہ سے دعا کریں اور چار نہ ہوں صرف ایک آدمی چالیس یا دعا کرے۔ خدا سے عزیز و جبار اس کی دعا قبول کرے گا۔

۲۔ عَدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا اجْتَمَعَ أَرْبَعَةُ رَهْطٍ قَطُّ عَلَى أَمْرٍ وَاحِدٍ فَدَعَوْا [اللَّهَ] الْاِتِّعَازَ قَوْماً عَنْ إِجَابَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب چار آدمی کسی امر پر اتفاق کر کے خدا سے دعا کرتے ہیں تو ان کے متفق ہونے سے پہلے خدا دعا قبول کرتا ہے۔

۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَدَّادِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، كَانَ يُبَدِّلُ دُعَاءَ مَنْ دَعَا بِهِ دُعَاءَ مَنْ دَعَا بِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے باپ جب محزون ہوتے ہیں کسی معاط میں۔ تو عورتوں اور لڑکوں کو جمع کر کے دعا کرتے ہیں اور وہ سب آمین کہتے ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقِيِّ ، عَنِ الشَّكَّوْنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : الدَّاعِي وَالْمُؤْمِنُ فِي الْأَخِيرِ شَرِيكٌ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا کرنے والا اور آمین کہنے والا اجر میں دونوں شریک ہیں۔

## اٹھارہواں باب مومنین کو اپنی دعائیں شریک کرنا

۱۸ (بَابُ)

(الْعُمُومُ فِي الدُّعَاءِ)

۱۔ عِدَّةُ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَبِّحِ بْنِ زَيْنَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ شَمْرِي ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْمَمْ ، فَإِنَّهُ أَوْجِبُ لِلدُّعَاوِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں کوئی دعا کرے تو عام مومنین کو اس میں شریک کرے کہ یہ دعا کے لئے حجاب کو قطع کرنے والی ہے۔

## انیسواں باب سبب تاخیر اجابت دعا

۱۹ (بَابُ)

(مَنْ أَبْطَأَتْ عَلَيْهِ الْإِجَابَةُ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي

الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جَعَلْتُ فِذَاكَ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ حَاجَةً مُنْذُ كَذَا وَكَذَلِكَ وَقَدْ دَخَلَ فَلْيِي مِنْ أَمْطَائِي  
 سَيِّئٌ ، فَقَالَ : يَا أَحْمَدُ إِنَّا وَالشَّيْطَانُ أَنْ يَكُونَ لَهُ عَلَيْكَ سَبِيلٌ حَتَّى يَقْبِضَكَ ، إِنْ أَدَا حَقَّكَ بِرِ  
 صَلَواتِ اللَّهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ : إِنْ الْمُؤْمِنَ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً فَيُؤَدِّيَهَا لَهُ ، وَجَدْتُ فِيهِ حَقَّ  
 إِصْرِهِ وَاسْتِمَاعَ تَجَبُّهِ ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ مَا أَخَّرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ دُعَائِهِمْ عَنِ هَذِهِ الدُّنْيَا  
 خَيْرٌ لَهُمْ مِمَّا عَجَّلَ لَهُمْ فِيهَا وَآيُ شَيْءٍ الدُّنْيَا ، إِنْ أَبَا حَقَّكَ تَجَبُّهُ كَيْفَ يَكُونُ لِمُؤْمِنٍ أَنْ  
 يَكُونَ دُعَاؤُهُ فِي الرِّجَاءِ دَحْوًا مِنْ دُعَائِهِ فِي الشَّدْوَةِ ، لَيْسَ بِدُعَاؤِهِ فِي الدُّعَا ، فَوَيْلٌ  
 مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِكَ ، وَآيَةُكَ بِالنَّصْبِ وَطَلْبِ الْحَلَالِ وَصِلَاكَ لِرَجْمٍ وَآيَةُكَ فِيهِ فَكَيْفَ تَقُولُ  
 أَهْلَ الْبَيْتِ نَوَالٍ ، بَلَّغْنَا وَنَحْنُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ ، فَمَرَى وَاللَّهِ فِي ذَلِكَ الْعَافِيَةَ الْحَسَنَةَ مِنْ صَاحِبِ  
 النِّعْمَةِ فِي الدُّنْيَا إِذَا سَأَلَ فَأَعْطَى طَلَبَ غَيْرِ الَّذِي سَأَلَ وَصَوْرَتِ النِّعْمَةِ فِي عَيْنِهِ فَلَا تَسْرِعْ فِي شَيْءٍ  
 إِذَا كَثُرَتِ النِّعَمُ كَانَ الْمُسْلِمُ مِنْ ذَلِكَ عَلَى خَطَرٍ لِلْحَقُوقِ الَّتِي أَحْبَبَ عَلَيْهِ وَمَا يَعْرِفُ مِنْ كُنْهِهِ  
 فِيهَا : أَحْبَبَ بَنِي عَمَّاكَ لَمْ أَتْبِي قُلْتُ أَلَمْ تَقُولَا أَكُنْتَ تَتَّقِيهِ وَبَنِي : حُمِلْتُ فِذَاكَ إِذَا لَمْ يَبْقَ  
 يَقُولُكَ فِيمَنْ أَتَّقَى وَأَبَّ حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ : قَالَ : فَكُنْ بِاللهِ أَوْقَى فَإِنَّكَ عَلَى مَوْعِدٍ مِنْ رَبِّكَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَائِمٌ أَجِيبْ دُعَاؤَ الدَّاعِي إِذَا دَعَا ، وَقَالَ  
 لَا تَقْطَعُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ، وَقَالَ : وَاللَّهِ يَعِدُكُمْ مَقِيرَةً مِنْهُ فَصَلُّوا فَكُنْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْقَى مِنْ  
 يَغِيرُ وَلَا تَجْعَلُوا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا خَيْرًا فَإِنَّهُ مَعْدُورُكُمْ .

۱۔ ابونصر سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں نے اللہ سے فلاں فلاں سال یہ یہ دعا کی لیکن قبول  
 نہ ہوئی اس تاخیر سے میرے دل میں شیطان و وسوسہ پیدا ہوا حضرت نے فرمایا اے احمد اپنے کو شیطان کی دھوکا (کاری) سے  
 بچاؤ اور اس کو اپنے میں راہ نہ دو کہ وہ تمہیں رحمت خدا سے مایوس بنادے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب  
 مومن اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہے تو اللہ اجابت میں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ وہ اس کی آواز اور گویہ و زاری کو  
 دوست رکھتا ہے پھر دیکھتا ہے اور اللہ اس امر میں جو مومنین امور دنیا کے متعلق طلب کرتے ہیں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ آخرت  
 میں ان کے لئے بہتری ہو اور دنیا کیا اور اس کی مایہ کیا اور حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کو چاہیے جس طرح  
 وہ اللہ سے بہت محبت میں اللہ کو پکارتا ہے اسی طرح راجعت کے وقت بھی پکارتے مومن کو چاہیے کہ تاخیر اجابت سے ملنے نہ ہو  
 نہ خدا احب بہ صلاہ کام کرتا ہے تم کو صبر کرنا چاہیے۔ حلال روزی طلب کرو، صلہ رحم کو لوگوں کی عداوت سے بچو ہم  
 اہلبیت صلہ رحم کرتے ہیں اس سے جو قطع رحم کرے اور احسان کرے اس پر جو ہم سے برائی کرے ہم اس میں اپنے لئے

اچھا انجام دیکھتے ہیں مالد اور دنیا جب کچھ مانگتا ہے اور اسے دیا جاتا ہے تو پھر اور مانگنے لگتا اور نعمتِ خدا اس کی نظر میں حقیر ہو جاتی ہے کہ وہ کسی شے سے سیر نہیں ہوتا اور جب اس کے پاس زیادہ نعمتیں ہو جاتی ہیں تو پھر وہ واجب الادا حقوق کو نظر انداز کر دیتا ہے اور پیدا ہونے فتنوں سے نہیں ڈرتا، اچھا مجھے بتاؤ اگر تم سے میں کوئی بات کہوں کہ تم اس پر عمل کرو گے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں بھلا آپ کی بات پر اعتماد نہ کروں گا تو اور کس کی بات پر کروں گا جبکہ آپ خلقِ اللہ پر رحمتِ خدا میں فرمایا سب سے زیادہ تمہارا اعتماد خدا پر ہونا چاہیے کیوں کہ اس نے تم سے وعدہ کیا ہے کیا وہ یہ نہیں فرماتا۔ اے رسولِ جب میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھیں آتم ان سے کہہ دو کہ میں تو تمہارے قریب ہی ہوں دعا کرنے والے جب مجھے پکارتے ہیں تو ان کی دعا قبول کرتا ہوں اور یہ بھی فرماتا ہے تم رحمتِ خدا سے مایوس نہ ہو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ نے تم سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کر لیا ہے پس تم کو چاہیے کہ سب سے زیادہ بھروسہ کرو اور اپنے دلوں میں خیر کے سوا اور کسی بات کو جگہ نہ دو، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَنْشُورٍ الْقَيْدِ قَالَ : قُلْتُ لَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : رُبَّمَا دَعَا الرَّحْلُ بِالْإِنْعَادِ فَاسْتَجَبَ لَهُ ثُمَّ أُجِيبَ رَأَيْتُ إِلَيْهِ جِيبٌ ؟ قَالَ : فَسَلِّمْ عَلَيْهِ ، قُلْتُ : وَلِمَ ذَلِكَ ؟ لِمَزَادَ مِنَ الدَّعَاءِ ؟ قَالَ : نَعَمْ

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص دعاء کرتا ہے وہ قبول ہوتا ہے مگر اس میں ایک وقت تک تاخیر ہو جاتی ہے فرمایا ہاں، میں نے کہا ایسا کیوں ہوتا ہے کیا اس لئے کہ دعا زیادہ کرے۔ فرمایا ہاں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي أَهْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي هَازِلٍ الْعَدَنِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا الْعَبْدُ لَبَّسَ قُبُولَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا سَأَلَ فَرَأَتْهُ مِنْهُ أَلَمْ وَلَكِنْ أَحْسَنَهُ دِيحَ حَقِيمٍ ، فَيَقْبَلُ الْجُودَ ثُمَّ تَمَّعَ مَوْنَهُ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو مَسْئُولٌ فَدَعَا لَوْ أَنَّ عَمَلُوا لَهُ حَاحَةً فَيَقْبَلُ أَوْشَ مَوْنَهُ

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا اور فرشتوں سے کہتا ہے میں نے اس کی دعا کو قبول کیا لیکن ابھی اس کی حاجت بر لائے میں تاخیر کرو، میں اس کی آواز کو نہ سنا پتا بند کرتا ہوں ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا اسے اپنا بندہ اس کی حاجت بر لاؤ کیونکہ مجھے اس کی آواز بُری معلوم ہوتی ہے۔

۴۔ ابْنُ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مَنْشُورٍ الْقَيْدِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي هَازِلٍ الْعَدَنِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ

عَبْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَسْتَجِبُ لِلرَّجُلِ الدُّعَاءُ نَحْمُ يُوَحِّدُ قَوْلًا : نَعَمْ عَشْرِينَ سَفَا .

۴۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اور پھر رک جاتی ہے نہ فرمایا ہاں نہیں سال تک۔

۵۔ - رَأَيْنَ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كُنْ . مِنْ مَوْلَاتِهِ عَزَّ وَجَلَّ . « قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمْ » . وَبَيْنَ أَخَذِ فِرْعَوْنَ الرُّبْعَى عَامًا .

۵۔ اس آیت کے متعلق (اے موسیٰ وہارون) تم دونوں کی دعائیں قبول ہو گئیں اس کے اور سرخون پر عذاب آنے کے درمیان چالیس سال تھے۔

۶۔ - رَأَيْنَ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ . عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ :  
إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو قَبْلَ أَنْ يَجَابَهُ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کو دعا کرنی چاہیے روز جمعہ تک قبول ہونے میں تاخیر ہوگی۔

۷۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُعْبِرِ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَوَاتِي لِي يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يَنْبُوهُ فَيَقُولُ لِلْمَلِكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ : أَقْنِي لِعَبْدِي حَاجَتَهُ وَلَا تَعْجِلْهَا فَإِنِّي أَشْتَبِي أَنْ أَسْمَعَ نِدَاءَهُ وَصَوْتَهُ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو اللَّهَ لِيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يَنْبُوهُ فَيَقُولُ لِلْمَلِكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ : أَقْنِي [ لِعَبْدِي ] حَاجَتَهُ وَعَجِلْهَا فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَسْمَعَ نِدَاءَهُ وَصَوْتَهُ .

قَالَ : فَيَقُولُ النَّاسُ : مَا أُعْطِيَ هَذَا إِلَّا لِكِرَامَتِهِ وَلَا يُنْبَغُ هَذَا إِلَّا لَهُ وَآلِهِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ کا دوست بندہ جب کسی مصیبت کے نازل ہونے پر خدا سے دعا کرتا ہے تو خدا اس فرشتہ سے جو اس پر موكل ہے فرماتا ہے اس کی حاجت پوری کریں جلدی نہیں کیوں کہ میں اس کی آواز اور پکار کو سننا چاہتا ہوں اور جب خدا کا دشمن دعا کرتا ہے تو خدا فرشتہ سے کہتا ہے اس کی حاجت جلد پوری کرے کیونکہ میں اس کی آواز اور فریاد کو سننا پسند نہیں کرتا۔ جاہل لوگ غلطی سے کہتے ہیں اس کی عزت کی وجہ سے قبول ہوتی اور اس کی ذلت کی وجہ سے رد ہو گئی (حالانکہ بات دوسری ہے)

۸۔ عَنْ شُرَيْبٍ يَحْمِي . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ . عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ . عَنْ أَبِي نَجِيحٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا يَرَى الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ رَحَاءً ، وَرَحْمَةً مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا لَمْ يَسْتَعِجِلْ ، فَيَقْطَعْ وَيُتْرِكَ الدُّعَاءَ . قَالَ لَهُ : كَيْفَ يَسْتَعِجِلُ ؟ قَالَ : يَقُولُ : نَدُّ دَعْوَا كَذَا وَ كَذَا وَمَا أَرَى الْإِحَابَةَ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومن کو چاہیے کہ ہمیشہ نیکی اور امید اجابت اور رحمت خدا پر نظر رکھے اور جلدی نہ کرے جس کی وجہ سے یا بس ہو کر دعا کرنا ترک کر دے راوی نے پوچھا جلدی کرنے سے کیا مراد ہے فرمایا یہ کہنا کریں اُن سے عرصہ سے بار بار دعا کر رہا ہوں مگر قبول نہیں ہوتی بار بار دعا کرنا بھی اجر رکھتا ہے ۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثَيْمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ . عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ . عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّالٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجِزُوا إِجَابَتَهُ ، شَوْفَا إِلَى صَوْتِهِ وَدُعَائِهِ : فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْبَيْعَةِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : عَبْدِي . دَعَوْتَنِي فَأَحْضَرْتُ إِجَابَتَكَ وَتَوَابِكَ كَذَا وَ كَذَا وَدَعَوْتَنِي فِي كَذَا وَ كَذَا فَأَحْضَرْتُ إِجَابَتَكَ وَ تَوَابِكَ كَذَا وَ كَذَا : قَالَ : فَيَمْنَسِّي الْمُؤْمِنُ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَجِبْ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا مَتَابَرِي مِنْ حُسْنِ الثَّوَابِ .

۹۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومن دعا کرتا ہے اپنی حاجت براری کے لئے تو خدا فرماتا ہے اس کی دعا قبول کرنے میں تاخیر کر دیں اس کی دعا اور آواز کا مشناق ہوں روز قیامت خدا اس سے فرمائے گا میرے پاس تیری دعا ہے میں نے اس کی اجابت میں تاخیر کی تیرا ثواب اتنا اتنا ہے اس وقت مومن وہ ثواب دیکھ کر کچھ گا اچھا ہوا کہ دنیا میں میری دعا قبول نہ ہوئی ۔

## بیسواں باب محمد وآل محمد پر درود

(باب) ۲۰

«الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا يَرَى الدُّعَاءُ مَحْجُوبًا حَتَّى يُسَلِّمَ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عاقبت سے دیکر کہ جب تک محمد مآل محمد پر درود نہ ہو۔

۲۔ عَنْهُ عَنْ أَنَسٍ . عَنْ التَّوْقَلِيِّ . أَنَّ التَّكْوِيْنِيَّ . عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : مَنْ دَعَا لَمْ يَدْكُرِ اللَّهَ بِسْمِ اللَّهِ . قَرَفَ اللَّهُ عَلَيْهِ . وَأَمَّا دُرُوسِي . عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : مَنْ دَعَا لَمْ يَدْكُرِ اللَّهَ بِسْمِ اللَّهِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے بغیر نبی پر درود بھیجے دعا کی اس کی دعا اس کے سر پر منڈلائی دیتی ہے جب درود پڑھتا ہے تب بلند ہوتی ہے۔

۳۔ أَبُو عَالِيٍّ الْأَسْعَرِيُّ . عَنْ أَنَسٍ . عَنْ دِيَالِ بْنِ الْحَارِثِ . عَنْ مَسْرُوقٍ . عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رِبِّي السَّخَامِ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مُسْلِمٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ دَخَلَ أَنَّى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجْعَلُ لَكَ ثَلَاثًا . لَا ، بَلْ أَجْعَلُ لَكَ ثَمَبَ صَلَوَاتِي . لَا ، بَلْ أَجْعَلُهَا كَلًّا لَكَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا تَكَلَّمْتُ مَوْثِقَةَ اللَّهِ أَيُّهَا وَالْآخِرُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا میری دعائیں ایک تہائی آپ پر صلوٰۃ ہوتی ہے بلکہ نصف بلکہ کل کی کل دعا آپ پر صلوٰۃ ہی ہوتی ہے فرمایا یہ دباؤ توڑنے کی بہتری کے لئے کافی ہے۔

۴۔ تَمِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ . عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ . عَنْ سَيْفٍ . عَنْ أَبِي سَلَمَةَ . عَنْ أَبِي تَمِيمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِّي أَجْعَلُ صَلَوَاتِي كُلَّهَا لَكَ . فَقَالَ : يَقْدِرُ مِنْ يَدَيَّ كُلِّ حَاجَةٍ . فَلَا سَأَلَ اللَّهُ . لَا ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ . فَقَالَ : قَبِّلِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهُ حَوَائِجَهُ .

۴۔ ابو بصیر نے صادق آل محمد سے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں کہ کل صلوٰۃ آپ کے لئے۔ فرمایا مراد یہ ہے کہ وہ اپنی ہر حاجت سے مقدم صلوٰۃ کو رکھتا ہے جب وہ اللہ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی ابتداء نبی پر درود سے کرتا ہے پھر اللہ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔

۵۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ . عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ . عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَسْعَرِيِّ . عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَجْعَلُوا فِي كَفَدِ الزَّاكِبِ فَإِنَّ الزَّاكِبَ يَمْلَأُ قَدْحَهُ قَيْشَرُهُ إِذَا شَاءَ . أَحْمَلُونِي فِي أَوَّلِ الدُّعَاءِ وَفِي آخِرِهِ وَفِي وَسْطِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے سوار کے لئے پیالہ قرار نہ دو (جس کو اپنے پیچھے ساری میں ایک طرف ڈال دیتا ہے) کہ وہ اسے بھر کر جب چاہتا ہے پانی پیتا ہے۔ بلکہ مجھے اپنی دعا کے اول و آخر اور درمیان میں یاد کرو۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : إِذَا ذُكِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلْفَ صَلَاةٍ فِي أَلْفِ صَفٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنْهَا خَلَقَهُ اللَّهُ إِلَّا صَلَّى عَلَى الْعَبْدِ لِصَلَاةٍ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ صَلَاةٍ مَلَائِكَتِهِ ، فَمَنْ لَمْ يَرْعَبْ فِي هَذَا فَمِنْ أَجَاهِلٍ مَقْرُورٌ ، قَدْ بَرِيءَ اللَّهُ مِنْهُ وَرَسُولُهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب نبی کا ذکر ہو تو ان پر بہت زیادہ درود بھیجو جس نے آنحضرت پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر ملائکہ کی ہزار صفوں میں ہزار بار درود بھیجتا ہے پھر مخلوق میں کوئی باقی نہیں رہتا جو اللہ کی اور ملائکہ کی صلوات کے بعد اس بندہ مومن پر درود نہ بھیجتا ہو جو شخص اس طرف راغب نہیں ہو تا وہ جاہل اور مغرور ہے اللہ اور اس کا رسول کے اہل بیت اس سے آزاد اور بیزار ہیں۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ .

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا جس نے مجھ پر درود بھیجا اللہ اور ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں پس جس کا جی چاہے کہ بھیجے جس کا دل چاہے زیادہ

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الصَّلَاةُ عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي تَذْهَبُ بِالسِّفَاقِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود بھیجنا سفاقی کو دور کرتا ہے۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ



عَنْ مُغَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ : يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مَرَّةً - فَضِيتَ لَهُ مِائَةَ خَاصَةٍ تَلَاثُونَ لِلدُّنْيَا (وَالْبَاقِي لِلْآخِرَةِ) .

۹- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جبکہ یہ ربّ صلّ علی محمد و آل محمد سب بارند اس کی سوجا جنوں کو پورا کرنا ہے تیس دنیا میں باقی آخرت میں۔

۱۰- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ؛ جَمِيعاً ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ دُعَاءٍ يُدْعَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مَحْجُوبٌ عَنِ السَّمَاءِ حَتَّى يَصْلِيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ .

۱۰- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر دعا جب تک محمد و آل محمد پر درود نہ ہو اس کی بہت کمی ہے۔

۱۱- عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضَرَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : أَجْعَلْ نِصْفَ صَلَوَاتِي لَكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ : أَجْعَلْ صَلَوَاتِي كُلَّهَا لَكَ قَالَ : نَعَمْ ، فَأَمَّا مَضَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : كَفَيْهِ هَمَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۱۱- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا کہنے لگا میری آدھی دعا آپ پر صلوة ہوتی ہے حضرت نے فرمایا تمہیک ہے پھر اس نے کہا بلکہ کل دعا یہی ہے فرمایا اچھا۔ جب وہ چلا تو فرمایا دنیا و آخرت کا غم دور کرنے کے لئے کافی ہے۔

۱۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ رَجُلًا أَمَرْتُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جَعَلْتُ ثُلُثَ صَلَوَاتِي لَكَ ؟ فَقَالَ لَهُ خَيْرٌ أ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جَعَلْتُ نِصْفَ صَلَوَاتِي لَكَ ؟ فَقَالَ لَهُ : ذَاكَ أَفْضَلُ ، فَقَالَ : إِنِّي جَعَلْتُ كُلَّ صَلَوَاتِي لَكَ فَقَالَ : إِذَا يَكْمُفِكَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَا أَمَّكَ مِنْ أَمْرٍ دُنْيَاكَ وَ آخِرَتِكَ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ كَيْفَ يَجْعَلُ صَلَاتَهُ لَهُ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا يَسْأَلُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ شَيْئًا إِلَّا بَدَأَ بِالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عليہم السلام .

۱۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک تہائی دعا آپ صلوة

ہوتی ہے فرمایا یہ تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ نصف دعا صلوة ہوتی ہے۔ فرمایا تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ کل ہی دعا صلوة ہوتی ہے فرمایا تب تو خدا تیری دنیا و آخرت کی ہر مصیبت کو دور کر دے گا اداوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس کی صلوة کی کیا صورت تھی فرمایا جب دعا کا آغاز کرے تو محمد و آل محمد پر صلوات سے ابتدا کرے۔

۱۳۔ ابنُ اَبی عُمیر ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : سَمِعَنُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ارْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِاللِّغَاظِ .

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ درود بلند آواز سے بھیجو کہ اس سے نفاق دور ہوتا ہے۔

۱۴۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ قُرُوحٍ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : يَا إِسْحَاقُ بْنُ قُرُوحٍ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ ، وَمَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ [مَرَّةً] صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ أَلْفًا ، أَمَّا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «سَوَّاءُ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا»

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے اسحاق جو کوئی محمد و آل محمد پر دس بار درود بھیجے اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ سو بار درود بھیجتے ہیں اور جو سو بار بھیجے اس پر پندرہ بار بھیجتے ہیں۔ کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں سنا (سورۃ احزاب) اللہ وہ ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے ملائکہ بھی تاکہ تم تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لے جلے اور وہ مومنین پر مہربان اور رحیم ہے۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا علیہ السلام قَالَ : مَا فِي الْمِيزَانِ شَيْءٌ أَثْقَلَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَنَوْضِعُ أَعْمَالِهِ فِي الْمِيزَانِ قِيَمِلُ بِهِ فَيُخْرِجُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ قِصْعَهَا فِي مِيزَانِهِ فَيُرَجَّحُ [بِهِ]

۱۵۔ حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میزان اعمال میں محمد و آل محمد پر صلوة سے زیادہ وزن کی کوئی چیز نہ ہوگی یہ شخص کے اعمال میزان میں رکھے جائیں گے تو یہ جگہ سب سے گہرا ہوگی اور ان کے پل میں رکھیں گے تو وہ زیادہ رہے گا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ جُمُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رِجَالِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ فَلْيَبْدَأْ بِالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ، ثُمَّ يَسْأَلْ حَاجَتَهُ ، ثُمَّ يَخْتِمُ بِالصَّلَاةِ

عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يَقْبَلَ الطَّرْفَيْنِ وَيَدْعَ الْوَسْطَ [۱۱] كَانَتِ الصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ لَا تُحِبُّ عَنْهُ.

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی خدا سے حاجت ہو اسے چاہیے کہ وہ اس کی ابتدا محمد و آل محمد پر درود بھیجنے سے کرے پھر اپنی حاجت بیان کرے آخر میں درود بھیجے اللہ کی شان کریم سے یہ بعید ہے کہ وہ اول و آخر حصہ کر تو قبول کرے اور بیچ والے کو چھوڑ دے محمد و آل محمد پر درود کو خدا تک پہنچنے سے کوئی شے نہیں روکتی۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُجَسِّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَظْمٍ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ نَعِيمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنِّي دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَلَمْ يَحْضُرْ بِي شَيْءٌ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا الصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: أَمَّا إِنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا خَرَجْتَ بِهِ.

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں خانہ کعبہ میں داخل ہوا تو سوائے محمد و آل محمد پر درود کے اور کوئی بات از قسم دعا میری زبان پر نہ تھی حضرت نے فرمایا: تم سے بہتر شخص اور کوئی کہ میرے برآمد نہیں ہوا۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الرِّثَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُفَّانٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ لِي: مَا مَعْنَى قَوْلِهِ: «وَدَّ كَرَأْسَهُ رَبِّهِ فَصَلِّ» قُلْتُ: كَلَّمَا دَكَّرَ اسْمَ رَبِّهِ قَامَ فَصَلَّى، فَقَالَ لِي: لَقَدْ كَلَّمَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا ضَلْطًا فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ: كَلَّمَا دَكَّرَ اسْمَ رَبِّهِ صَلَّيْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ.

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا کیا معنی ہیں اس آیت کے جب بھی ذکر کیا گیا اس کے رب کا نام فکری میں نے کہا یہ معنی ہیں کہ جب اللہ کا نام ذکر کیا گیا تو وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی۔ فرمایا یہ خدا نے بندوں پر زیادتی کی کہ تکلیف مالا یطاق دی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں پھر کیا معنی ہیں فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ جب ذکر خدا کیا گیا تو اس نے محمد و آل محمد پر درود بھیجا۔

۱۹۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ سَالِحٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ هَارُونَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: «إِذَا صَلَّيْتُ أَحَدَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ (وَأَلَّهُ) عليه السلام فِي صَلَاتِهِ يُسَلِّكُ بِصَلَاتِهِ غَيْرَ سَبِيلِ الْجَنَّةِ» وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ ذَكَرْتُ عَنْهُ فَلَمْ يَصِلْ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ قَابَعَةً» اللَّهُ، وَقَالَ ﷺ: «وَمَنْ ذَكَرْتُ عَنْهُ فَسَيَّ الصَّلَاةُ عَلَيَّ خَطِيءٌ بِهِ طَرِيقُ الْجَنَّةِ».

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنی نماز میں محمد و آل محمد پر درود بھیجے تو اس نے جنت کے خلاف راستہ اختیار کیا اور رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور اس نے مجھ پر درود کو کھلا دیا تو وہ جنت کے راستہ سے الگ ہو گیا۔

۲۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ قَسِيَّ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ خَطَأَ اللَّهِ بِدُطْرُقِ الْجَنَّةِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا اور وہ مجھ پر درود بھیجتا بھول گیا تو اللہ نے اس کو راہ جنت سے الگ کر دیا۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعَ أَبِي رَجُلًا مُتَعَلِّقًا بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَبْتَرِهَا لَا تَطْلِمُنَا حَقًّا قُلِ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ بِسْمِ اللَّهِ .

۲۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو فائدہ کعبہ کا پردہ پکڑے یہ کہتے ہوئے سنا یا اللہ محمد پر درود بھیج۔ میرے والد نے اس سے فرمایا۔ اے بندہ خدا قطعہ صلوات نہ کہ اور ہمارے حق پر ظلم نہ کریں کہو اللہم صل علی محمد و آلہ بیتہ۔

## اکیسواں باب

ہر مجلس میں ذکر خدا واجب ہے

((باب)) ۲۱

((مَا يَجِبُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ))

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ رِيعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَارُودِ الْهَذَلِيِّ ، عَنِ الْقَضَائِيِّ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا مِنْ مَجْلِسٍ يَجْتَمِعُ فِيهِ أَتْرَارٌ وَفَجَّارٌ ، يَقُومُونَ عَلَى غَيْرِ دَرَكِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ !

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس مجلس میں نیک و بد جمع ہوں اور وہ بے ذکر خدا اسٹھ کھڑے ہوں تو روز قیامت ان پر حسرت چھائی ہوئی ہوگی۔

۲۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَعْضَرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا اجْتَمَعَ فِي مَجْلِسٍ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَذْكُرُوا إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ قَالَ : [وَقَالَ] أَبُو حَفْصٍ عليه السلام : إِنْ ذَكَرْتُمَا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَكَرْتُمَا مِنْ ذِكْرِ الشَّيْطَانِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس جگہ لوگ جمع ہوں اور نہ اللہ کا ذکر کریں نہ ہمارا تو روز قیامت ان کے لئے حسرت ہوگی مادی کہتا ہے پھر حضرت امام محمد باقر نے فرمایا ہمارا ذکر اللہ کے ذکر سے ہے اور ہمارے دشمن کا ذکر شیطان کے ذکر سے ہے۔

۴۔ قَالَ أَبُو حَفْصٍ عليه السلام : مَنْ أَتَى مَكَّانًا وَلَيْسَ بِهِ إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَكَ يَا اللَّهُمَّ عَلَى الْعَرَفَةِ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِدِينِكَ مِنَ الْغَائِبِينَ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو جگہ پہنچے کہ نیک یا پورا پیمانہ بھولے اس کو جگہ کی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو کہے سبحان رب العزۃ عما یصفون سلام علی المرسلین ۔

۶۔ تَمِيمُ بْنُ بَحْبَحٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَكْنُوءٌ فِي النَّوْءِ أَوْ النَّبِيِّ لَمْ يُعَيَّرْ أَنْ مُوسَى عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ : يَا رَبِّ أَقْرَبُ أَمْتُ وَتَبِي فَأُجَابِكَ أَمْ بَعْدُ فَأُنَادِيكَ . وَوَحَّى إِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَهُ يَمْوَسَى أَنَا جَلِيسٌ مَنْ ذَكَرْتَنِي ، فَقَالَ مُوسَى : فَمَنْ فِي سِرِّكَ يَوْمَ لَا يَسْتَأْذِنُ إِلَّا بِكَ ، فَقَالَ : الَّذِينَ يَذْكُرُونَنِي فَأَذْكُرُهُمْ وَيَتَحَابُّونَ فِيَّ فَأُجِيبُهُمْ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ إِذَا أَدْبَأْتُ أُنْجِبُ أَهْلَ الْأَرْضِ سُوءَ ذِكْرِهِمْ فَدَعَيْتُ عَنْهُمْ يَوْمَ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محنت تو ریت میں سے کہ موسیٰ نے رب سے سوال کیا۔ آیا تو مجھ سے قریب ہے کہ مناجات کروں یا دور ہے کہ تجھ کو پکاروں خدا نے وحی کی۔ میں اس کے پاس ہوں جو میرا ذکر کرے موسیٰ نے کہا کہ وہ

کون ہے جو تیری پردہ پوشی میں ہوگا اس روز جس دن سوائے تیرے کوئی پردہ پوش نہ ہوگا فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرا ذکر کرتے ہیں پس میں ان کو یاد کروں گا اور وہ میری خوشنودی کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں میں ان کو دوست رکھتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں اپنی زمین پر ان کے برے ذکر کی وجہ سے کوئی بلا (طاعون یا قحط) نازل کرنا چاہتا ہوں تو ان کی وجہ سے ان کو ہٹا دیتا ہوں۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ رَدْبِوَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا فِي مَجْلِسٍ فَلَمْ يَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَآمَّ يَصْلُكُوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً وَوَبَالًا عَلَيْهِمْ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جہاں کچھ لوگ جمع ہوں اور اللہ کے نام کا ذکر کریں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو ان پر حسرت و وبال کا آنا ضروری ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ الْحَاشِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا بَأْسَ بِذِكْرِ اللَّهِ وَأَدَّتْ تَبُولُ فَإِنْ ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنَ عَلَى كُلِّ خَالٍ فَلَا تَسَامُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وقت بول (ریشاب) بھی ذکر خدا کرنے میں تامل نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ کا ذکر ہر حال میں اچھا ہے پس اللہ کے ذکر میں کمی نہ کرو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام يَا مُوسَى لَا تَفْرَحْ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَلَا تَدْعُ ذِكْرِي عَلَى كُلِّ خَالٍ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْمَالِ تُنْسِي الذَّنْبَ وَإِنَّ تَرْكَ ذِكْرِي يُقْسِي الْقُلُوبَ.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کہ کثرت مال پر خوش نہ ہو اور میرا ذکر کسی حال میں نہ چھوڑو، مال کی کثرت گناہوں کو بھلا دیتی ہے اور میرا ذکر ترک کرنے سے قلوب سخت ہو جاتے ہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي خَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ الْبُحْبُورَةِ لَمْ يُعَيَّرْ أَنْ مُوسَى سَأَلَ: شَدَّ وَقَالَ

بِیْ اِیْتِهٖ یَاۤیُّہِ عَلٰی مَخَالِشِ اَعْرَکَ وَاَحْلَکَ اَنْ اُذْکِرَکَ وَیَہٰ ، فَعَالِ : یَا مُوسٰی اِنِّیْ اَنْزَلْتُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ .

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محرف توریت میں ہے کہ موسیٰ نے اپنے رب سے کہا میں ایسے مقامات پر ہوا ہوں (جیسے بیت الخلاء) کہ عزت و جلال کا ذکر وہاں مناسب نہیں ہوتا، اسے موسیٰ میرا ذکر ہر حال میں اچھا ہے

۹۔ عَدُوٌّ مِنْ اَصْحَابِ . عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ، عَنْ ابْنِ قُسَّطَانَ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي عَیْدٍ اَللّٰہِ یُحْلِلُ قَالَ . قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسٰی . اُکْثِرْ ذِکْرَیْ بِرَأْسِیْ وَالتَّوْبَةِ . وَکُنْ عِنْدَ ذِکْرِیْ حَاشِمًا وَعِنْدَ بِلَاقِیْ حَاضِرًا وَاَوْحَمَیْ عِنْدَ ذِکْرِیْ وَاعْبُدْنِیْ وَلَا تُسْرِکْ بِیْ شَیْئًا ، اِلَّا اَمْعَدَ . یَا مُوسٰی اَجْعَلْنِیْ ذِکْرَکَ وَضَعْ عِنْدِیْ کَثْرَکَ وَنِ الْبَاقِیَاتِ الصَّالِحَاتِ .

۹ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خدا نے موسیٰ سے کہا کہ دن اور رات میں اکثر میرا ذکر کیا کرو اور میرا ذکر خشوع و خضوع سے کرو اور میرے استحقاق پر صبر کرو اور میرے ذکر پر غفلت نہ ہو میری عبادت کرو اور میرا شریک کسی کو نہ بناؤ اور سب کی بارگاہ میری ہی طرف ہے اسے موسیٰ اپنا ذخیرہ سمجھ جائو اور اپنے باقیات الصالحات کو میرا پاس جمع کرو اور

۱۰۔ وَابْتَاسِدَ . عَنْ اَبِی عَیْدٍ اَللّٰہِ یُحْلِلُ قَالَ . قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسٰی : اَجْعَلْ لِیْکَ مِنْ وِرَآءِ قَلْبِکَ نَسْکَمَ وَاُکْثِرْ ذِکْرَیْ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَلَا تَنْتَبِیْحِ الْخَطِیئَةُ فِی مَعْرِزِہَا فَمَنْذَرٌ فَاِنَّ الْخَطِیئَةَ مَوْعِدُ اَهْلِ النَّارِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تم اپنی زبان کو اپنے دل کا تابع بناؤ صحیح سلامت رہو گے اور رات اور دن میں میرا ذکر زیادہ کیا کرو اور گناہوں کے مقامات کی طرف نہ جاؤ ورنہ نادم ہو گے کیونکہ گناہ روزخیزوں کا وعدہ گاہ ہے۔

۱۱۔ وَرَبِّہٖ یُوَدُّ قَالَ : فَمَا اَدَّی اللّٰہُ یَا مُوسٰی عَلَیْکَ قَالَ : یَا مُوسٰی لَا تَسْبِیْ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَرَبِّہٖ یُؤْمِنُ اَللّٰہَ .

۱۱۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کہا مجھے کسی حالت میں فراموش نہ کریں کہ مجھے بھلا دینا تدبیر کو

مار دیتا ہے۔

۱۲۔ عَنْہُ . عَنْ ابْنِ قُسَّطَانَ . عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَلَمَانَ . عَنْ تَمِیْمِ الدَّہَمَنِ . عَنْ اَبِی عَیْدٍ اَللّٰہَ یَاۤیُّہِ





استیضاح فی تفسیر القرآن

[illegible]

سر: مہتمم، دارالاجتہاد، حیدرآباد، دکن، برصغیر ہندوستان

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

2000

[illegible]

## تیسواں باب

بجلی ذکر خدا کرنے والے پر نہیں گرتی

(باب ۲۳)

﴿اِنَّ الصَّاعِقَةَ لَا تُصِيبُ ذَا سِرٍّ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِثْقَةِ إِلَّا الصَّاعِقَةَ، لَا تَأْخُذُهُ وَهُوَ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ہر طرح کی موت مرتلے سے مومن کے بجلی گرنے کے درنا نہیں کہ وہ ذکر خدا کرتا ہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أُدَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُسَاوِيَةَ الْعَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنْ السَّوَاعِقُ لَا تُصِيبُ ذَا كِرٍّ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الذَّاكِرُ؟ قَالَ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے ذکر پر بجلی نہیں گرتی، راوی نے کہا ذکر کون فرمایا جو قرآن کی سورتیں پڑھے۔

۳۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ حَقِصٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ مِثْقَةِ الْمُؤْمِنِ، قَالَ: يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِثْقَةٍ: يَمُوتُ عَرَفًا وَيَمُوتُ بِالْهَدَمِ وَيَبْتَلِي بِالسَّبْعِ وَيَمُوتُ بِالصَّاعِقَةِ وَلَا تُصِيبُ ذَا كِرٍّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۔ ابو بکر نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے موت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا مومن ہر قسم کی موت مرتلے سے مومن ہر قسم کی عمارت گرنے سے زندہ کے پھاڑ کا۔ نہ۔ اور بجلی گرنے سے، لیکن بجلی سے نہیں مرنے والا ذکر کرنے والا۔

## چوبیسواں باب

ذکر خدا میں مشغولیت

((باب ۲۴))

﴿اَلَا تَعْلَمُ يَذْكُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام



قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : مَنْ دَعَلَ يَدَّ كُرْبِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ مَنْ سَأَلَنِي  
۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے جو کوئی میرے ذکر کی وجہ سے مجھ سے  
سوال نہیں کرے یا تو میں اس کو ہر سوال کرنے والے سے زیادہ دیتا ہوں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ هَارُونَ  
ابْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْدًا بِالنَّشَاءِ  
عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى نَحْوِ وَآلِ مُحَمَّدٍ حَتَّى يَمْسِيَ حَاجَتُهُ فَيَقْضِيهَا اللَّهُ لَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْأَلَ إِثْمَانًا .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی کوئی حاجت خدا سے ہو اور وہ اللہ کی حمد اور تمنا وال محمد پر درود کے ساتھ  
ابتداء کرے اور اپنی حاجت بھول جائے تو خدا بغیر سوال کئے اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔

## پچیسواں باب ذکر خدا خفیہ کرنا (باب ۲۵)

﴿ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَاءِ  
عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ ذَكَرَنِي سِرًّا أَدَّكَرْتُهُ عَلَانِيَةً .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا ہے جو کوئی میرا ذکر خفیہ طور سے کرے گا۔ میں اس کا ذکر علانیہ طور سے  
کر دوں گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَالِبٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَمِيعِ بْنِ  
عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ الْخَصَّافِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :  
مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ فَقَدْ ذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ، إِنَّ الْمُنَافِقِينَ كَانُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عِلَانِيَةً وَلَا  
يَذْكُرُونَهُ فِي السِّرِّ ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : هَؤُلَاءِ السَّاسُ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا .

۲۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جس نے خفیہ طور سے اللہ کا ذکر کیا اس نے اللہ کا بہت ذکر کیا۔ منافقین ظاہر میں

۱۰۰ (۱۰۰)

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين

[illegible][illegible]

-مذہب و سوسائٹی

[illegible]

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

[illegible]

نہایت عزیز و گرامی ہوں۔ خداوند تعالیٰ کو دعا ہے کہ وہ آپ کو ہر وقت محفوظ رکھے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَوَاقِلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ذَا كُرِّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَائِقِلِينَ كَالْمُعَاذِلِ عَنِ الْغَارِ بَيْنَ وَالْمُعَاذِلِ عَنِ الْغَارِ بَيْنَ لَهُ الْعَمَّةُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غافلوں میں ذکر خدا کرنے والا ایسا ہے جیسے اسلام سے بھاگنے والوں سے جنگ کرنے والا اور قرار کرنے والوں سے جنگ کرنے والوں کی جزا جنت ہے ۔

## تائیسواں باب تحمید و تمجید

۲۷ (باب)

۵ (التَّحْمِيدُ وَالتَّمْجِيدُ)


۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي سَمِيدٍ الْمَمَّاطِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلَّمَنِي دُعَاءَ جَامِعاً ، فَقَالَ لِي : أَحْمَدُ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَفْنَى أَحَدٌ يَدْعُوهُ إِلَّا دَعَاكَ ، يَقُولُ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .

۱۔ مفصل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو شرائطِ اجابت کی جامع ہو۔ اللہ کی حمد کر، کیونکہ کوئی نماز گزار ایسا نہیں جو تجھ سے دعائیں نہ کہتا ہو اللہ اپنے حمد کرنے والے کی حمد کو سنتا ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ : أَنْ تَحْمَدَهُ .

۲۔ راوی نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کون سا عمل خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا یہ کہ تو اس کی حمد کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ النَّبَارِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْمَدُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَبِشْتَيْنِ مَرَّةً ، عَدَدَ عُرُوقِ الْجَسَدِ ، يَقُولُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثِيراً عَلَى كُلِّ حَالٍ .



آپ کے لئے ایک اور چیز ہے کہ اگر آپ کو یہ معلوم ہو کہ آپ کی زندگی میں

[illegible]

۱۰۴

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

[illegible]

کی تحمید و تحمید کیونکر کی جائے۔ فرمایا کہ تو ادا رہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں، تو ظاہر ہے تجھ سے اوپر کوئی شے نہیں تو باطن ہے تیرے نیچے کوئی شے نہیں اور تو عزیز و حکیم ہے

۷۔ وَهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَا أَذْنِي مَا يُجْرِي مِنَ التَّحْمِيدِ ؟ قَالَ : تَقُولُ : وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَا فَقَهْرَهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَلَكَ قَدْرَهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَطَّنَ فَخْرَهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَيْمَنَ الْأَحْيَاءَ [يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ] .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ سے سوال کیا کہ کم سے کم تحمید کیلئے فرمایا کہو حمد ہے اس اللہ کی جس کا مرتبہ سب سے بلند ہے اور سب پر غالب ہے حمد ہے اس خدا کی جو مالک و قادر ہے حمد ہے اس خدا کی جو زندوں کو مارتا ہے اور مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

## اٹھائیسواں باب

### استغفار

#### (بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ) ۲۸

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ الدُّعَاءِ الْإِسْتِغْفَارُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بہترین دعا استغفار ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَنَبٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ رَزَاةٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا أَكْثَرَ الْعَبْدُ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ زُوِّغَتْ مَحَبَّتُهُ وَهِيَ بِنَالِهَا .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی بندہ زیادہ استغفار کرتا ہے تو اس کا صحیفہ اعمال بلند کیا جاتا ہے اور روشنی دیتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ نَاسِرٍ ؛ عَنِ الرَّضَا عليه السلام قَالَ : مَثَلُ الْإِسْتِغْفَارِ مَثَلُ وَرَقٍ عَلَى شَجَرَةٍ تُحْرَقُ فَيَتَنَازَرُ ، وَالْمُسْتَغْفِرُ مِمَّنْ دَسَّ وَيَقْعَلُهُ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهِ .











۱۴۰۱

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے عبد اللہ بن جندب کو عرفات میں دیکھا۔ میں نے اس سے بہتر توقف میں کسی کو نہ پایا وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے اور اس قدر آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے کہ زمین تر ہو گئی جب لوگ ہسٹ گئے تو میں نے کہا اے ابو محمد میں نے کسی کا مقام تیسرے مقام سے بہتر نہیں پایا۔ اس نے کہا واللہ میں نے سوائے اپنے بھائیوں کے اور کوئی دعا نہیں کی میرے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ جس نے خفیہ طور پر اپنے بھائی کے لئے دعا کی تو اس کے لئے عرش۔ نہ ندا آتی ہے کہ تیرے لئے ایک لاکھ اجر ہے پس میں نے یہ پسند نہ کیا کہ ایک لاکھ اپنی اس دعا کے لئے چھڑدوں جس کے متعلق معلوم نہیں کہ قبول ہوگی یا نہیں۔

٧ - يَدْعُو مِنْ أَهْلِيهِ مَنْ سَبَلَ مِنْ يَدَيْهِ . وَغُلِيَّ مَنْ إِذَا رَأَى سَبَلَ مِنْ أَهْلِيهِ . حَتَّى يَجْعَلَ عَلَيْهِ  
مَحْجُوبًا . عَنْ أَبِي زَيْنَبٍ . عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ . عَنْ ثَوْبَانَ . سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَقُولُ : إِنْ  
الْمَلَائِكَةُ إِذَا سَمِعُوا الْمُؤْمِنَ يَدْعُو لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ بِطَبْرِ الْعَمِيرِ أَوْ يَذْكُرُهُ بِحَبِيبٍ قَالُوا : رِيعَةُ الْأَخِ  
أَنْتَ لِأَخِيكَ تَدْعُو لَهُ بِالْأَخْبَرِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْكَ وَتَذْكُرُهُ بِحَبِيبٍ . قَدْ عَظَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلِي مَا سَأَلْتُ  
لَهُ . وَأَنْتَ عَالِمٌ بِمِثْلِي مَا أَسَأَلْتُ عَلَيْهِ . وَلَكَ الْفَتْلُ عَلَيْهِ . وَإِذَا سَمِعُوا يَدَّ كُرِّ أَخَاهُ يَسُوءُ وَيَدْعُو عَلَيْهِ قَالُوا  
لَهُ : إِنْ سَأَلَ أَخَاكَ لِأَخِيكَ كُفَّ أَيْتُهَا الْمَسْتَرُّ عَلَى ذُنُوبِهِ وَعَوْدَتِهِ وَابْيَعْ عَلَى نَفْسِكَ وَأَحْمَدِ اللَّهَ الَّذِي  
سَرَّ عَلَيْكَ وَعَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْلَمُ بِمَبْدِيهِ مِنْكَ .

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے بن الحسین سے سنا کہ ملائکہ جب بھی کسی مومن کو اپنے برادر مومن کے لئے خفیہ طور سے دعا کرتے سنتے ہیں یا اس کا ذکر کرتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا اچھا بھائی ہے تو غائبانہ اس کے لئے دعائے خیر کرتا ہے اور اس کا ذکر نیکی کے ساتھ کرتا ہے اللہ نے مجھ سے دو نوا دیا جتنا تو نے اس کے لئے مانگا تھا اور تیری تعریف اس سے دونی کرتا ہے جتنی تو نے اس کی کہ ہے اور جب ملائکہ کسی کو اپنے برادر مومن کی برائی کرتے سنتے ہیں یا وہ بد دعا کرتا ہے تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا برا بھائی ہے اے اپنے گناہ اور عیب چھپانے والے اس عمل سے باز رہو اور اپنے نفس کا محاسبہ کرو اور حمد کو اس خدا کی جس نے تیرے عیب کو چھپایا ہے اور یہ سمجھو کہ اللہ تم سے زیادہ اپنے بندے کا حال جاننے والا ہے

وَمَا يَكْفُرُ الْإِنْسَانُ بِمَا كُنَّ أَفْئِدَةُ يَوْمَ تَبْعُوا  
 وَالْأَنفُسُ السُّوءُ تُقَرِّبُ لِمَنْ شَاءَ لَعْنَةً  
 وَالْجَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

۱۔ اے انسان! کیا تو اپنے دل کی بات سے کفر کرتا ہے؟  
 اور اے انسان! کیا تو اپنے دل کی بات سے کفر کرتا ہے؟  
 اور اے انسان! کیا تو اپنے دل کی بات سے کفر کرتا ہے؟

وَمَا يَكْفُرُ الْإِنْسَانُ بِمَا كُنَّ أَفْئِدَةُ يَوْمَ تَبْعُوا  
 وَالْأَنفُسُ السُّوءُ تُقَرِّبُ لِمَنْ شَاءَ لَعْنَةً  
 وَالْجَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

۱۔ اے انسان! کیا تو اپنے دل کی بات سے کفر کرتا ہے؟  
 اور اے انسان! کیا تو اپنے دل کی بات سے کفر کرتا ہے؟  
 اور اے انسان! کیا تو اپنے دل کی بات سے کفر کرتا ہے؟

وَمَا يَكْفُرُ الْإِنْسَانُ بِمَا كُنَّ أَفْئِدَةُ يَوْمَ تَبْعُوا  
 وَالْأَنفُسُ السُّوءُ تُقَرِّبُ لِمَنْ شَاءَ لَعْنَةً  
 وَالْجَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

۱۔ اے انسان! کیا تو اپنے دل کی بات سے کفر کرتا ہے؟

کسی کا اختیار نہیں ہے  
 اختیار

۳۔ رسول اللہ نے مسرہ یا مظلوم کی بددعا سے بکھوہ بادل سے اونچی جاتی ہے اور خدا کے سامنے ہوتی ہے اور خدا فرماتا ہے اس کو بلند درجہ پر رکھو جب تک قبول ہو اور حضرت نے فرمایا اپنے کو باپ کی بددعا سے بچاؤ کیونکہ وہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوتا ہے۔

۴۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍاءَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَحْبَدِ الْحَسَنِ، عَنْ رُزَّةَ، عَنْ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: كُنْ أَبِي يَقُولُ: اسْقُوا الظَّلْمَ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو دعائیں چالیس مومنوں کو مقام رکھے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۵۔ النَّبِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: مَنْ قَامَ رَجْعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو دعائیں چالیس مومنوں کو مقام رکھے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ حَتَّى تَنْفَسَحَ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتَصِيرَ إِلَى الْعَرْشِ: الْوَالِدُ لِوَلَدِهِ، وَالْمَظْلُومُ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ، وَالْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَرْجِعَ، وَالضَّائِمُ حَتَّى يَقْطُرَ.

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار شخصوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں اور ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک پہنچتی ہیں اول باپ کی دعا بیٹہ کے حق میں، دوسرے مظلوم کی بددعا ظالم کے لئے، تیسرے عمرہ کرنے والے کی دعا پس تک جو تھے روزہ دار کی روزہ افطار کرنے تک۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: لَيْسَ شَيْءٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِعَائِبِهِ.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کوئی دعا اس دعا سے جلد قبول نہیں ہوتی جو مرد غائب کے حق میں کی جائے۔





حالانکہ اسے طلاق دینے کا حق ہے اور تیسرے وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بددعا کرے حالانکہ اللہ نے یہ قدرت دی ہے کہ وہ اس کی ہر سیلگی چھوڑ دے اور اپنا مکان پرچ دے۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ سَيِّدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَرْبَعَةٌ لَا تُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوُهُ : رَجُلٌ خَالِسٌ فِي بَيْتِهِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي ، فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَمُرْكَ بِالطَّلَبِ؟ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فَدَعَا عَلَيْهَا فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا إِلَيْكَ؟ وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ مَالٌ فَأَفْسَدَهُ فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي ، فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَمُرْكَ بِالْإِقْتِصَامِ؟ أَلَمْ أَمُرْكَ بِالْإِصْلَاحِ؟ ثُمَّ قَالَ : وَالَّذِينَ إِذَا أَتَقَوْا لَمْ يُسِرُّوا وَلَمْ يَقْضُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوْمًا ، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ مَالٌ فَأَذَانُهُ يَغِيرُ بَيْتَهُ فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَمُرْكَ بِالشَّهَادَةِ؟

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چار کی دعا قبول نہیں ہوتی ۱۔ وہ جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کہے خداوند مجھے رزق دے اس سے کہا جو کالیا میں نے تجھے تلاش روزی کا حکم نہیں دیا اور ۲۔ جو اپنی عورت کے لئے بددعا کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے طلاق کی اجازت نہیں دی اور ۳۔ وہ جس نے اپنا مال غلط طریقہ پر خرچ کیا ہو اور پھر خدا سے رزق مانگے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے میاں و رسی کا حکم نہیں دیا تھا اور اصلاح حال کا حکم نہیں دیا تھا اور ۴۔ وہ شخص ہے جو بغیر گواہ کے قرض دے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے گواہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔

عمر و بن حاتم سے ایسی ہیں ۵۔ یہ اور ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلِّسِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانٍ ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ وَبَيْعٍ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ثَلَاثَةٌ تُرَدُّ عَلَيْهِمْ دَعْوَتُهُمْ : رَجُلٌ رَدَّقَهُ اللَّهُ مَالًا فَأَتَتْهُ فِي تَبَسُّرٍ وَجْهِهُ ثُمَّ قَالَ : يَا رَبِّ ارْزُقْنِي ، فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَرْزُقْكَ؟ وَرَجُلٌ دَعَا عَلَى امْرَأَتِهِ وَهَوَّلَهَا مَالًا فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا إِلَيْكَ؟ وَرَجُلٌ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ يَا رَبِّ ارْزُقْنِي فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ السَّيْلَ إِلَى طَلَبِ الرِّزْقِ؟

۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ تین آدمیوں کی دعا ٹرے رہی جاتی ہیں ۱۔ جس کو اللہ نے رزق دیا ہو اور وہ اسے غلط طریقہ سے خرچ کر کے پھر روزی طلب کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے رزق



وَشَهَرَنِي، كُلَّمَا مَرَرْتُ بِهِ قَالَ: خُذَا الزَّافِيضِيَّ يَحْمِلُ الْأَمْوَالَ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَقَالَ لِي: فَأَذْنُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ فِي السَّجْدَةِ الْخَيْرَةِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَأَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَجِيدُهُ وَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانٌ قَدْ شَهَرَنِي وَتَوَّعَبَنِي وَعَاطَبَنِي وَعَرَضَنِي لِلْمَكَارِهِ، اللَّهُمَّ أَصْرِبْهُ بِسَهْمٍ عَاجِلٍ تَشْغَلْهُ بِهِ عَنِّي اللَّهُمَّ وَقَرِّبْ أَجَلَهُ وَاقْطَعْ أَثَرَهُ وَعَجِّلْ ذَلِكَ يَأْتِي السَّاعَةَ الشَّاعَةَ، قَالَ: فَلَمَّا قَرَعْنَا الْكُوفَةَ قَرَعْنَا لِيَا قَسَالَتُ أَهْلَانَا عَنْهُ قُلْتُ: مَا قَعَلَ فُلَانٌ؟ فَقَالُوا: هُوَ مَرِيضٌ، فَمَا تَقْنِي آخِرُ كَلَامِي حَتَّى سَمِعْتُ الصَّبَاحَ مِنْ مَنْزِلِهِ وَقَالُوا: قَدَمَاتُ.

۳۔ یونس بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے موسیٰ حج میں کہا کہ میرا ایک ہمسایہ جو قریش کے آل محرز سے ہے مجھے بدنام کرتا اور طعن آمیز باتیں کرتا ہے جب میں اس کی طرف سے گزارشوں کہتا ہے یہ رافضی ہے اپنے احوال کو جعفر بن محمد تک پہنچاتا ہے فرمایا اس کے لئے بد دعا کر دو جب تم نماز شب کے سجدہ آخر میں پہلی دو رکعتوں کے ہو تو خدا کی حمد و ثناء کے بعد کہو۔

یا اللہ فلاں بن فلاں نے مجھے بدنام کیا ہے اور اذیت دی ہے مجھے غیظ میں لایا ہے اور مجھے مصیبتوں میں پھنسانا چاہا ہے خداوند ابلدا اپنے عذاب کا ایسا تیرا مار کہ یہ میری طرف سے بے پرواہ ہو جائے خداوند اسے موت سے قریب کر اور اس کے اثر کو فتن کر اور اسے رب اس میں جلدی کر۔

جب ہم رات کے وقت کو نہ پہنچے تو میں نے اپنے گھر والوں سے اس کا ماں پوچھا انھوں نے کہا۔ وہ مریض ہے ابھی میری بات ختم نہ ہوئی تھی کہ اس کے گھر سے رونے پیٹنے کی آواز آئی اور کسی نے کہا وہ مر گیا۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ يَاقُوتَ الْكُوفِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ كَامِلٍ: إِنَّ فُلَانًا بَعَلَ بِي وَيَقْعَلُ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي بِي مِنْكَ شَيْءٌ فَأَكْفِنِي أَمْرَ فُلَانٍ يَمُوتُ وَكَيْفَ يَمُوتُ وَ (مِنْ) حَيْثُ يَمُوتُ وَأَنْتَ شَهِيدٌ

۴۔ یعقوب بن سالم سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا علاء کا مل نہ آکر حضرت سے کہا کہ فلاں میرے ساتھ بار بار ایسا عمل کرتا ہے آپ خدا سے اس بارہ میں دعا فرمائیں۔ فرمایا یہ تیری کمزوری ہے (معدن خدا میں کہ خود نہیں کہتا)

کہو یا اللہ تو ہر معاملہ میں کفایت کرنے والا ہے تیرے ہوتے دوسرے کی ضرورت نہیں، پس فلاں کے معاملہ میں میری مدد کر جسے تو چاہے جس جثیت سے چاہے اور جہاں چاہے۔

۱۴۰۱



[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

ضمیمہ درج ذیل ہے۔

*[Faint handwritten text at the bottom of the page]*





[illegible][illegible]

مجلسه در روز شنبه ۱۳۰۲/۱۲/۱۲

[illegible]

אשר יצאנו ממצרים ונעלה אל הרי סיני

U.K. AIRCRAFT

[illegible]

1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840.

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

[illegible]

निर्वाहक निदेशिका

... ..

[illegible]

*(The page number 70 is visible at the bottom left corner.)*

... ..

[illegible]

شاه جهان در این شهر در سال ۱۰۳۰ هجری قمری درگذشت و در این شهر دفن شد.

والتبرع به منتهى ما في كفايته من غير ان يضره ولا يفتقر الى غيره

[illegible]

اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو جنت و دوزخ کا فانی ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا نہ تو کسی سے، تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بادشاہ ہے تو پاک ہے سلامتی دینے والا امن دینے والا حفاظت کرنے والا، عورت و جبریت والا اور بزرگی والا ہے شرک سے پاک ہے تو اللہ ہے خالق ہے تو ہر شے کا پیدا کرنے والا مخلوق کو صورت دینے والا ہے تیرے اچھے اچھے نام ہیں آسمانوں اور زمینوں میں سب تیری تسبیح کرتے ہیں تو عزیز و حکیم ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بزرگی والا ہے تیری رداً کبر ہے۔

## چھتیسواں باب جو لا الہ الا اللہ کہے

(بَابُ ۴۵)  
قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۱۔ عَدُوٌّ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ تَحِيٍّ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَعْظَمُ ثَوَابًا مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَمْدُ لَهُ شَيْءٌ، وَلَا يَنْشُرُ كَذِبًا فِي الْأُمُورِ أَحَدٌ.

۱۔ ابو حمزہ نے کہا۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ اگر کوئی شہادۃ الہیہ کی گواہی دینے سے بہتر نہیں۔ خدا کا شکر کوئی چیز نہیں نہ کسی امر میں اس کا کوئی رشتہ یکساں ہے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ، أَنَّهُ سَمِعَ فِي رَفْعِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، غُرِسَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَافَاةٍ مِنْ حُمْرَاءِ مَبْنِيَّاتِي وَسُلْكٍ أَبْيَضَ، أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ النَّلِّجِ وَالْأَلْيَبِ رِبْعًا مِنَ الْمَسْكِ، وَرَبْعًا مِنْ ثَمَرِي الْأَبْكَارِ، تَعْلُو عَنْ سَبْعِينَ حُلَّةً.

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

وَقَالَ: خَيْرُ الْعِبَادَةِ الْإِسْتِغْفَارُ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: وَاسْتَغْفِرْ لَهُ دَائِلًا وَإِلَّا

وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْبِكَ،

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وبعد

فإن

٧٨ (١٠)

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

٧٨ (١٠)

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

## انتالیسواں باب

جو کوئی دس بار لا اِلهَ الا اللہ لا شریک لہ کہے

نات ۳۹

﴿مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَوَعَدَهُ لَانْتَرِكَ لَهُ: عَشْرًا﴾

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ  
حَمِيصًا ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ لَيْثِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ  
عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ عَشْرَةَ رَأْبَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَقَبْلَ  
غُرُوبِهَا : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ  
خَيْرُ الْأَمْوَاتِ ، يَبْدُوهُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَابِضٌ ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا سُوِيَ ذَلِكَ الْيَوْمِ .

اگر فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی دس بار قبل طلوع آفتاب اور میں غروب کبھی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں، ملک کسی کا ہے، حق کے لئے سہمہ ہے وہ زندہ نہ رہتا اور مارتا ہے مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے کہ اس کے لئے موت نہیں اور اس کی یہ قدرت میں نیکی ہے وہ ہر شے پر قادر ہے تو یہ کہنا اس کا اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ دَاوُدَ كَرَّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نُجَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى الْمَدَاءَ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْقُصَ رُكُوتَهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَأُمِّمٌ وَيُحْيِي (وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ) بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، وَفِي الْمَغْرِبِ مِنْهَا ، لَمْ يَلْقَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدٌ عَمِلَ أَصْلَ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی صبح کی نماز کے بعد نہ انوبہ لےنے پہلے دس بار کہے اللہ لا اللہ لا شریک لہ۔ لا الہ الا اللہ۔ لا ملک ولا الخیر وکیفی تو میعت وکیفی رہی نہ عیوت بعد الخیر وکیفی علی کل شیء قدیر اور اسی طرح مغرب کے وقت کہے تو کوئی بندہ اس سے بہتر عمل کے ساتھ خدا سے نہ ملے مگر وہی جس نے اس جیسا عمل کیا ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسمًا من موسمي القرآن الكريم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسمًا من موسمي القرآن الكريم  
(بسم الله الرحمن الرحيم)

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

## بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسمًا من موسمي القرآن الكريم  
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسمًا من موسمي القرآن الكريم  
(بسم الله الرحمن الرحيم)

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

## بسم الله الرحمن الرحيم

واحداً احداً احد لم یخضع صاحبہ دلا وندار تو اللہ تعالیٰ اس کے نام نہکتے ہیں چنانچہ اس کے ۵۴ ہزار بار پڑھا اور بند کر لیتے اس کے ۵۴ ہزار درجے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ کلمات جو پڑھتے ہیں اس دن اس کو بچانے کے شیطان اور سلطان کے شر سے اور گناہان کبیرہ اس کا احاطہ نہیں کرتے۔

## بیالیسواں باب جو یا اللہ یا اللہ دس بار کہے باب ۴۲

«مَنْ قَالَ : يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ - عَشْرَ مَرَّاتٍ -»

۱۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْخَرِّ أَخِي أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ : يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ - عَشْرَ مَرَّاتٍ - قِيلَ لَهُ : لَبَّكَ مَا حَاطَكَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام ابو سعید خدری علیہ السلام نے میں نے کہا دس بار یا اللہ یا اللہ تو اس سے کہا جاتا کہ لبیک تیری حاجت کیا ہے

## تینتالیسواں باب جو لا الہ الا اللہ حقاً کہے باب ۴۳

«مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا»

۱۔ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى الْأَرْمِينِيِّ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ هِيَ كُلِّ يَوْمٍ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَفَّ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آمَنَّا وَصَدَقْنَا ، أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَجْهَهُ وَلَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو ہر روز یہ کلمات کہے لا الہ الا اللہ حقاً حقاً لا الہ الا اللہ عزی و جلی لا الہ الا اللہ آمیناً و صدقاً تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ کر لے گا اور اس سے روگردانی نہیں کرنا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

لَهُ (بِسْمِ اللَّهِ)

## كتاب المستمعة

في معرفة ما ينبغي أن يعرفه المستمع من أحكام الدين وأخباره

بِسْمِ اللَّهِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والله اعلم بالصواب

كتاب المستمعة في معرفة ما ينبغي أن يعرفه المستمع من أحكام الدين وأخباره

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والله اعلم بالصواب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

لَهُ (بِسْمِ اللَّهِ)

لَهُ (بِسْمِ اللَّهِ)

كتاب المستمعة

في معرفة ما ينبغي أن يعرفه المستمع من أحكام الدين وأخباره

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَزَازٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ السَّوَّاقِ ، عَنْ أَبِي أَنَانَ بْنِ نَعْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَا  
أَبَانُ إِذَا قَامَتِ الْكُوفَةُ وَارَوْهَذَا الْحَدِيثُ : مَنْ شَرِدَّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُجْلِسًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ، قَالَ :  
قُلْتُ لَهُ : إِنَّهُ يَا سَنِي مِنْ كُلِّ صَنَفٍ مِنَ الْأَصْنَافِ أَفَارَوْي لَهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا أَبَانُ إِنَّهُ  
إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَجُمِعَ أُمَّةُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَسُئِلَ لِإِلَهِ الْإِلَهِاتِ مِنْهُمْ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَى  
هَذَا الْأَمْرِ

ایہا ابان جب تم کو فوج آتے ہیں تو کیا میں سب سے بیان کروں؟ ابان فرمایا ہاں۔  
 قیامت جب خدا اولین و آخرین کو جمع کرے گا تو ان سے لا الہ الا اللہ کو سب کو پوچھ لے گا جو امامت کو  
 ماننے والے ہیں۔

صرف اللہ کیسے کا نہیں جب تک افرامیت نہ ہو افرام رضا علیہ السلام نے یہ  
تشریح فرمائی کہ اگر ایمان کے بغیر شریعت و عبادت و امانت و شریعت و عبادت  
و امانت نہ ہو تو یہ شریعت و عبادت و امانت ہی نہیں ہے۔

## بجھیا لیسواں باب

جو ما شاء اللہ الاحول ولاقوة الی اللہ ہے

(باب ۴۶)

﴿مَنْ قَالَ : مَا شَاءَ اللَّهُ لَأَحْوَلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾

١- مُحَمَّدٌ يَعْنِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمْرِي، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا دَعَا الرَّجُلُ إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ بَعْدَ مَا دَعَا : مَا شَاءَ اللَّهُ لِحَاوِلٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ . قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : اسْتَبَلَّ عَبْدِي وَأَسْتَكَلَّ لَأَمْرِي أَقْضُوا حَاجَتَهُ .

فرمایا اناں جمعہ صادق علیہ السلام نے جب کوئی دعا کرے اور بعد دعا کے لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو خدا فرماتا ہے میرے

ہم نے یہ سب کچھ دیکھا اور دوسرے امر نگوارینا معاملہ سمجھ کر دیا۔ میں نے اس کی حاجت برد لاؤ۔

٢- ثُمَّ مَنِ يَحْتَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ حَمَلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ لَأَحْتَوِلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - سَمِعْتُهُ مَرَّةً وَاحِدَةً عَنْ سَمْعَانَ



بسم الله الرحمن الرحيم . الحمد لله رب العالمين . اللهم اني اذبح اليك هذا الكتاب .

والتبرع به . واني ارجو ان يثيبه الله علي . آمين .

٧٨ (ب)

سورة التوبة

سورة التوبة

بسم الله الرحمن الرحيم . الحمد لله رب العالمين . اللهم اني اذبح اليك هذا الكتاب .

والتبرع به . واني ارجو ان يثيبه الله علي . آمين .

سورة التوبة

بسم الله الرحمن الرحيم . الحمد لله رب العالمين . اللهم اني اذبح اليك هذا الكتاب .

والتبرع به . واني ارجو ان يثيبه الله علي . آمين .

سورة التوبة

(ب)

سورة التوبة

(ب)

سورة التوبة

سورة التوبة

سورة التوبة

سورة التوبة

سورة التوبة

سورة التوبة

سورة التوبة

عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَثْمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ: صَدِّقَ اللَّهُ مُؤْمِنًا عَلَى دِينِ نَبِيِّهِ وَسُنَّتِهِ وَدِينِ عَلِيِّ وَسُنَّتِهِ وَدِينِ الْأَوْصِيَاءِ وَسُنَّتِهِمْ، آمَنْتُ بِسِرِّهِمْ وَعَلَانِيَتِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلِيٌّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَالْأَوْصِيَاءُ وَأَرْغَبُ إِلَى اللَّهِ فِيمَا رَغِبُوا إِلَيْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

۴۔ رراوی نے حضرت امام جعفر صادق یا امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا جب صبح کرو تو کہو کہ میں نے اس زمانے سے صبح کی دین محمد اور ان کی سنت پر اور دین علی اور ان کی سنت پر اور دین اوصیاء اور ان کی سنت پر ایمان لایا ان کی خفیہ باتوں پر اور علانیہ باتوں پر اور ان کے حاضر پر اور ان کے غائب پر اور بنائے ہوئے خدا سے ان امور کے لئے جن سے پناہ مانگی رسول اللہ نے اور علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء نے اور خدا کی طرف راعب ہوں میں بھی اسی طرح جس طرح وہ اس کی طرف راعب ہوئے اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد نہیں ہے۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الْخَرَّازِيِّ عَنْ تَهْمِيٍّ مَسْلُومٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: «أَتَدْنِي، يَوْمِي، فَذَا بَيْنَ يَدَيَّ بِسْمِ اللَّهِ وَعَمَلِي بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ» فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ أَلَمَّ أَجْرُهُ مِثْلًا مِثْلِي يَوْمِي.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ علی بن الحسین علیہ السلام صبح کو فرمایا کرتے تھے میں اپنے اس دن کی ابتدا کرتا ہوں بھولنے اور جلدی کرنے سے پہلے اللہ کے نام سے اور اس چیز سے جسے اللہ چاہے جب کہ ایسا کہے گا تو اللہ اس دن کو یاد دل دے گا ہر بات کو جو بھول گیا ہو گا۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شُهَابٍ وَسَلِيمِ بْنِ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ هَذَا جَعَلَ يَوْمَهُ حَسْبًا يَخْجُاجُ مِنْ أَجْلِ جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَصْبَحَ. «أَسْتَوْذِعُ اللَّهَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْجَبَلِ الْعَظِيمِ نَفْسِي وَمَنْ يَعْنِي أَمْرُهُ» أَسْتَوْذِعُ اللَّهَ نَفْسِي الْمَرْهُوبَ الْمَحْذُوفَ الْمُتَصَمِّعَ لِعَظَمَتِهِ كُلِّ شَيْءٍ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شام کو یہ کلمات کہے گا تو جبریل صبح تک اس کے اوپر اپنے پر دل کا سایہ کئے رہیں گے۔

بلند و تر جلیں و عظیم خدا کے سپرد اپنے نفس کو کرتا ہوں اور اس امر کو جو مجھے تکلیف دینا تھا اللہ کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے۔

۸۰ ذوالحجۃ ۱۱۸۱ھ بمطابق ۱۷۶۷ء

အသံသယရှိသော အချက်အလက်များကို

[illegible]

مجلسه اول در بیان کلیات و مقدمات

۱- آیتہ وظاہرہ وادوارہا صافیہ شیعہ: امام جعفر صادق (ع) فرمایا: منہما من یشہد علیہ ویتبعہ شیعی

செய்து கொடுத்திருக்கிறார்.

[illegible]

سپر کرتا ہوں اپنے خائف نفس کو وہ اللہ جس کی بزرگی کے سامنے ہر شے فروتنی کرتی ہے تین بار کہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَأَبِي عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَابْنِ أَبِي لُبَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ، وَعَلِيِّ بْنِ عَمَّانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَسَنٍ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: «إِنَّمَا أُسَيِّبُ قُلُوبَ اللَّهِ إِذَا سَأَلْتُكَ بِكَ، وَإِذَا بَارَكْتُ بِكَ، وَحَضَرْتُكَ، وَأَدْعُوكَ، وَأَدْعُوكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَدْعُ بِمَا أَحْبَبْتَ».

۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے شام ہو تو کہو خدا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں رات کے آنے اور دن کے جاتے وقت اور لوگ جب تیری نمازیں حاضر ہوں اور تجھے پکارنے والوں کی آوازیں بلند ہوں کہ تو محمد و آل محمد پر درود بھیج اس کے بعد دعا کرو چلے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي الْعَتَّاجِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: «مِنْ يَوْمٍ بَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي تَمٍّ إِذَا قَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ»، يَلَاكُ أَرَاهُ أَتَيْتُ جَدَّيْهِ، وَأَنَا عَلَيْكَ شَهِيدٌ، وَقُلْتُ فِي خَيْرٍ وَأَعْمَلُ فِي خَيْرٍ، أَشْهَدُكَ بِذَلِكَ يَوْمَ الْوَعْدِ، وَأَنَا بِكَ شَهِيدٌ».

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آدمی کے لئے جو کہ یہ دعا کہتا ہے اسے اس دن میں نیا دل ہوں اور تیسرے دن پر گواہ بن کر آیا ہوں پس میرے اندر سے اس کی بات نکلا اور نیک عمل کرے۔ یہ دعا کہتا ہے کہ تیرے گواہوں کا توامہ ہے کہ بعد مجھے کہیں نہ دیکھے گا حضرت علی علیہ السلام ہر نام کو کہتے خوشامحال تیرے لئے ہی رات اور کاغذ پر فرشتہ جاسوسیہ وہ اللہ کا نام لے کر لکھتا ہے پھر حضرت ذکر خدا کرتے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَالِجِ بْنِ السَّمْعَانِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ شَهَابِ بْنِ عَبْدِ رَيْهِ، قَالَ: «سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: «إِذَا تَعَيَّرَتِ الشَّمْسُ فَأَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كُنْتُ مَعَ قَوْمٍ يَسْغُلُونَكَ فَقُمْ وَأَدْعُ».

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب سورج غروب ہونے لگے تو امانت کو یاد کرو اور اگر تمہیں روکنا چاہیں تو اٹھ کھڑے ہو اور خلوت میں دعا کرو۔



سے ملنے کا مجھے گمان ہو اور جہاں سے ملنے کا نہ ہو میری حفاظت کر جہاں میں حفاظت کر سکوں اور جہاں سے نہ کر سکوں خدا مجھے اپنے فضل سے رزق دے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کسی کا حاجت مند نہ بنا، خدا یا مجھے صحت و عافیت کا لباس پہنا اور اس پر شکر کرنے کی توفیق دے، اے واحد اے احد اے اللہ جس درجیم اے مالک الملک اے رب الارباب اے سیدوں کے سردار، اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، ہر در کی شفا تو ہی ہے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضہ میں گردش کرتا ہوں۔

۱۲۔ عَنْ عَجَّ بْنِ عَلِيٍّ ، رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي وَهَذَا النَّهَارُ خَلَقَانِي مِنْ خَلْقِكَ ؛ اللَّهُمَّ لَا تَبْتَلِنِي بِهِ وَلَا تَبْتَلِنِي بِهِ وَلَا تَبْتَلِنِي بِهِ ، اللَّهُمَّ وَلَا تُؤْمِرْ مِنِّي جُرْأَةً عَلَى مَعَاصِيكَ وَلَا رُكُوبًا لِمَخَارِمِكَ ، اللَّهُمَّ اصْرِفْ عَنِّي الْأَزَلَ وَالْأَوَّلَ وَالْآخِرَ وَالْأَوَّلَى وَسُوءَ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةَ الْأَعْدَاءِ وَمَنْظَرَ السُّوِّ فِي نَفْسِي وَمَالِي» .

قَالَ : وَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يَنْفَسِي وَ يَضْحِكُ : « رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم نَبِيًّا وَ بِالْقُرْآنِ بِلَاغًا وَ بِعَلِيِّ إِمَامًا» . ثَلَاثًا - إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ أَنْ يُؤْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

قَالَ : وَ كَانَ يَقُولُ عليه السلام إِذَا أَمْسَى : أَسْبَحْنَا لِلَّهِ شَاكِرِينَ وَ أَمْسَيْنَا لِلَّهِ خَائِدِينَ فَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا أَمْسَيْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ ، قَالَ : وَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : « أَمْسَيْنَا لِلَّهِ شَاكِرِينَ وَ أَسْبَحْنَا لِلَّهِ خَائِدِينَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا أَسْبَحْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ » .

۱۲۔ امیر المؤمنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے خدا میں اور یہ دن تیری ایک مخلوق ہیں خداوندانہ مجھے اس کی مصیبت میں مبتلا کر اور نہ اس کو میری مصیبت میں، خداوندانہ اپنے معاصی پر مجھے اس دن میں جرأت نہ دے اور نہ اپنے محرمات کو بچانے کی ہمت دے اور دور رکھ مجھ سے جس اور سختی اور اندوہ کو اور بری موت کو اور شامت اعدا کو اور برے منظر کو جو میرے نفس سے متعلق ہو یا میرے مال سے۔

جو کوئی صبح و شام کہے میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اسلام پر، محمد کی نبوت، قرآن کی ہدایت، علی کی امامت پر تین بار۔ تو خدا سے عزیز و جبار کے لئے سزاوار ہے کہ روز قیامت اس سے راضی ہو۔

راوی نے کہا اور جب شام ہوئی تو فرماتے ہم نے صبح کی دعا خالیہ ہم شکر کرنے والے تھے اور شام کی دعا خالیہ خدا کی حمد کرنے والے تھے پس اے خدا حمد تیرے ہی لئے ہے جیسے ہم نے شام کی بصورت مسلمان سلامتی میں۔

اور جب صبح ہوئی تو فرماتے ہم شام کی شکر گزاری میں صبح کی حمد میں اور حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم نے صبح کی

شماره یک

۱- در صورتی که در این مورد هیچ مدرکی وجود نداشته باشد،







پر حاصل ہے پھر اپنی حاجت بیان کر۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: «وَأَذْكُرُ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ، عِنْدَ الْمَسَاءِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ يُخَبِّئُ وَيُخْبِئُ وَيُخْبِئُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. قَالَ: قُلْتُ: يَبْدُوهُ الْخَيْرُ؟ قَالَ: بَيْنَهُ الْخَيْرُ وَلَكِنْ فَلَنُكْمَأُذُونَ [لَكَ] عَشْرَ مَرَّاتٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَحِينَ تَغْرُبُ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

۱۷ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں اللہ کی یاد گریہ و زاری اور اس کا خوف دل میں لیتے ہوئے زور سے نہیں شام کے وقت کہو وہ معبود و مکتبہ کوئی اس کا شریک نہیں اس ہی کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ جلات ہے اور رات کے، ماز ہے اور جلات ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے میں نے کہا بید الخیر بھی کہوں فرمایا ہے شک اس کے ہاتھ میں نہیں لیکن یوں کہو جیسے میں نے تجھے بتایا (دس بار) اور کہو اَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ طلوع و غروب آفتاب کے وقت دس بار۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرْبٍ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَقُولُ بَعْدَ الصُّبْحِ: «وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الصَّبَاحِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ فَالِقِ الْأَصْبَاحِ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْبُشْرُ وَالْعَاقِبَةُ، اللَّهُمَّ هَيِّئْ لِي سَبِيلَهُ وَبَصِّرْ بِي مَخْرَجَهُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ قَسِيْتُ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ مَقْدِرَةً بِالْقَرِّ فَخُذْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ وَمِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَكَفَيْتُهُ بِمَا شِئْتُ وَمِنْ حَيْثُ شِئْتُ وَكَيْفَ شِئْتُ».

۱۸ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بعد صبح فرمایا کرتے تھے صبح ظاہر کرنے والے خدا پر، حمد ہے صبح کو شکر گاہ کرنے والے خدا پر (تین بار) خداوند اس دروازہ کو میرے لئے کھول دے جس سے میرے لئے سہولت و عافیت ہو خداوند میرے لئے اس کار راستہ ہیا کر اور اس کے خرچ کرنے کا راستہ مجھے دکھلا دے تاکہ فضول خرچی نہ ہو۔ خدا اگر قضا و قدر میں یہ ہے کہ تیری کسی مخلوق کو میرے لئے ظلم کرنے کی قدرت ہو تو اس کو پکڑ لے اس کے سامنے سے اس کے بچے سے اس سے داپنے سے اس کے بائیں سے اس کے قدموں کے نیچے سے اس کے سر کے اوپر سے اور مجھے بچانے اس سے جو تو چاہے جہاں چاہے اور جس طرح چاہے۔

۱۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ



علمای یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین، پاک ہے وہ ذات شام اور صبح ہر وقت آسمانوں اور زمین میں رات کو اور دن کو اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور مردے کے بعد زمین کو بکھر زندہ کو دیر لہے اسی طرح تم کو قبروں سے نکالا جائے گا وہ سب سے زیادہ لائق تسبیح ہے پاک ہے ملائکہ اور روح کا پالنے والا ہے اسی کی رحمت اس کے غشب سے پہلے ہے۔ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تابل تسبیح ہے میں نے گناہ کیا ایسے نفس پر ظلم کیا پس تو بخش دے اور تجھ پر رحم کر میری توبہ قبول کر تو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُغَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «اللَّهُمَّ اِنَّكَ اَعْلَمُ ذَلِكَ وَاسْتَعْيَنْكَ وَأَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ، أَصْبَحْتُ عَلَى عَبْدِكَ وَوَعْدِكَ وَأُؤْمِنُ بِوَعْدِكَ وَأُؤْمِنُ بِعَبْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، وَلَا سَوْءَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلِمَةَ إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ نُوْحٍ ، عَلَى ذَلِكَ أَحْبَبَ وَأَمَرْتُ ، إِنَّ مَا أَعْلَمُ أَتُحِبُّنِي بِهِ وَأَقْنِي إِذَا أَمْسَيْتُ عَلَى ذَلِكَ وَأَبْعَثْنِي عَلَى ذَلِكَ ، اَنْتَ بِنُفْسِي بِذَلِكَ وَرِثَاكَ وَأَتَبَاعَ سَبِيلِكَ ، اِنَّكَ الْجَنَّةُ مَهْرِي . اِنَّكَ قَوْصُكَ أَمْرِي . اَللَّهُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا فِي قَلْبِي مِنْ غَيْبٍ عَنْكَ وَبِمَا فِي بَيْتِي مِنْ غَيْبٍ عَنْكَ وَبِمَا فِي بَيْتِي مِنْ غَيْبٍ عَنْكَ ، اَللَّهُمَّ اَجْعَلْهُ أَوْلِيَايَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاجْعَلْهُ أَوْلِيَايَ اَعْدَاءَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاجْعَلْهُ بِالْقَاتِلِينَ وَأَهْلِي مَعَهُ .

۲۲ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یوں دعا کر دے خدا یا احمد تیرے ہی لئے ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے تیرے عہد پر صبح کی اور تیرے وعدے پر ہوں اور تیرے وعدے پر ایمان لانے والا ہوں اور اپنی طاقت بجز تیرے عہد کو پورا کرنے والا ہوں مدد اور قوت اسی اللہ سے ہے جو وعدہ لا شریک لہ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے عہد و رسول ہیں، میں فطرت اسلام، کلمہ اخلاص، ملت ابراہیم اور دین محمد پر ہوں انشاء اللہ اسی پر میرا ہیئت ہے اور اسی پر میرا رزق ہے خدا یا اسی پر مجھے زندہ رکھ اور اسی پر مجھے موت دے اور روز قیامت اسی پر اٹھانا میں تیری مرض کا خواستگار ہوں اور تیرے راستہ کی پیروی کرنے کا میرا پشت پناہ تو مجھے ہے اور تیرے ہی پر میرا معاطہ ہے اے محمد میرے امام ہیں ان کا غیر نہیں میں انہی کو دوست رکھتا ہوں انہی کی اقتدا کرتا ہوں خدا یا انہی کو دنیا و آخرت میں میرا ولی قرار دے اور مجھے صالحین میں داخل کر میرے ابا و اجداد انہی کے ساتھ ہوں۔

۲۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ : عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ : قُلْتُ لَهُ عَلِمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَ إِذَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ : قُلْ : وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَقَعْلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَقَعْلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا يَحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُحَمَدَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ ، اللَّهُمَّ ادْخُلْنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ ادْخَلْتَ فِيهِ عَمْدًا وَآلَ عَمْدٍ وَآخِرْ جَنِّي مِنْ كُلِّ شَوْءٍ أُخْرِجْتَ مِنْهُ نَجْدًا وَآلَ نَجْدٍ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ .

۲۲۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا ایسی بتائیے کہ صبح و شام پڑھا کروں فرمایا کہ جو حمد ہے اس خدا کے جو چاہتا ہے کہ اسے وہ نہیں کرتا جو غیر چاہے خدا کی حمد اسی طرح لاتی ہے جس طرح وہ پسند کرے ، حمد ہے اس خدا کے جو اس کا اہل ہے۔ خداوند انجے داخل کر اس نیکی میں جس میں تو نے محمد و آل محمد کو داخل کیا ہے اور نکال ہر اس برائی سے جس سے تو نے محمد و آل محمد کو نکالا ہے۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ : عَنْ فُرَاتِ بْنِ الْأَحْتَفِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَهْمَا مَرَّكَتَ مِنْ شَيْءٍ فَلَا تَتْرُكْ أَنْ تَقُولَ فِي كُلِّ صَبَاحٍ وَمَسَاءٍ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَسْتَغْفِرُكَ فِي هَذَا الصَّبَاحِ وَ فِي هَذَا الْيَوْمِ لِأَهْلِ رَحْمَتِكَ وَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ أَهْلِ لَعْنَتِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَبْرَأُ إِلَيْكَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَ فِي هَذَا الصَّبَاحِ مِنْ نَحْوِ بَيْنِ ظَهْرَانِيهِمْ وَ مِنَ الْمَشْرُكِينَ وَ مِمَّا كَانُوا يَعْبُدُونَ ، إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَيُّقِيْنِ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَا أُنْزِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فِي هَذَا الصَّبَاحِ وَ فِي هَذَا الْيَوْمِ بَرَكَةً عَلَى أَوْلِيَائِكَ وَ عِقَابًا عَلَى أَعْدَائِكَ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاكَ وَ عَادِ مَنْ عَادَاكَ : اللَّهُمَّ احْصِي لِي بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ كُلَّ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرَبَتْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمَهُمَا كَمَا رَبَّنِي صَغِيرًا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ مُنْقَلَبَهُمْ وَ مَمَوَاتَهُمْ ، اللَّهُمَّ احْفَظْ إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ بِحِفْظِ الْإِيمَانِ وَ انصُرْهُ تَنْصُرَ عَزِيزًا وَ افْتَحْ لَهُ فَتْحًا سِيرًا وَ اجْعَلْ لَهُ دَلَامِنَ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا ، اللَّهُمَّ الْعَنِ فَلَانًا وَ فَلَانًا وَ الْعِرْقَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى رَسُولِكَ وَ وُلَاةِ الْأُمَرَاءِ بَعْدَ رَسُولِكَ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ وَ سَبْعِينَ وَ أَتْلُوكَ الزِّيَادَةَ مِنْ فَضْلِكَ وَ الْإِقْرَارَ بِمَاجَاةٍ مِنْ عِنْدِكَ وَ التَّسْلِيمَ لِأَمْرِكَ وَ الْمُحَافَظَةَ عَلَى مَا أَمَرْتَ بِهِ لَا أَتَّبِعِي بِهِ بَدَلًا وَلَا أَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ، اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيهِمْ هَدْيَتَ وَفَنِي كَرَّمَ مَا قَصَيْتَ ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَلَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، تَبَارَكَ وَ تَعَالَيْتَ ، تُبْحَثُكَ رَبِّ الْبَيْتِ تَقَبَّلْ مِنِّي دُعَائِي وَ مَا تَقَرَّرْتُ بِهِ إِلَيْكَ مِنْ خَيْرٍ فَصَاعِقًا لِي أَصْعَاقًا [مُضَاعَفَةً] كَثِيرَةً وَ آيَاتٍ مِنْ لَدُنْكَ [رَحْمَةً وَ] أَجْرًا عَظِيمًا ، رَبِّ مَا أَحْسَنَ

مَا ابْتَلَيْتَنِي وَأَعْظَمَ مَا عَظَمْتَنِي وَأَطْوَلَ مَا عَاقَبْتَنِي وَأَكْثَرَ مَا سَمَّرْتَ عَلَيَّ ، فَلَكَ الْحَمْدُ يَا إِلَهِي كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا عَلَيْهِ ، مِلَّةَ السَّمَاوَاتِ وَمِلَّةَ الْأَرْضِ وَمِلَّةَ مَا شَاءَ رَبِّي كَمَا يُحِبُّ وَيَرْضَى وَكَمَا يَنْبَغِي لِرُوحِهِ رَبِّي ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے امروناں میں سے کوئی بات چھوڑ دو تو چھوڑ دو لیکن ہر صبح دشام یہ کہنا نہ چھوڑو یا اللہ اس صبح کو اور اس دن کو تجھ سے طلب مغفرت کرتا ہوں ان کے لئے جو تیری رحمت کے مستحق ہیں اور برأت ظاہر کرتا ہوں ان سے جو تیری لعنت کے مستحق ہیں آج کے دن اور اس صبح کو اور بری ہوں ان لوگوں سے کہم جن میں مشرکین کی سلطنت میں ہیں اور بری ہوں ان بتوں سے جن کی وہ عبادت کرتے ہیں کیونکہ وہ بد قوم ہیں اور بدکار ہیں۔

خدا خدا اس صبح کو اور آج کے دن آسمان سے زمین پر برکت نازل کر اپنے اولیاء پر اور عذاب نازل کر اپنے دشمنوں پر۔

خدا خدا دوست رکھ اسے جو تجھے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو تجھے دشمن رکھے۔ خدا خدا سورج کے طلوع سے غروب آفتاب تک امن و امان کو ہمارے لئے قائم رکھ۔

خدا خدا میرے والدین کو بخش دے اور ان پر دسی طرح رحم کر جیسے انھوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا ہے اور بخش دے مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو جو زندہ ہیں اور جو مر گئے ہیں۔

خدا خدا تو جانتا ہے ان کے پلٹے کر جلنے کی جگہ اور مقام کو خدا یا پیشوائے دین کے ایمان کی حفاظت کر اور غلبہ والی نصرت سے ان کی مدد کر اور آسانی سے ان کو فتح دے اور اس کے لئے اور ہمارے لئے اپنی طرف سے ایک مدد دیا ہوا بادشاہ دے۔

خدا خدا فلاں فلاں پر لعنت کر اور ان فرقوں پر جنھوں نے تیرے رسول کی اور رسول کے بعد اویمان امر کی مخالفت کی اور ان کے بعد جو آئندہ اور ان کے شیعہ تھے ان سے دشمنی رکھی اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل کی زیادتی کا اور میں اقرار کرتا ہوں ان باتوں کا جو تیرے پاس سے آئیں اور تیرے امر کو تسلیم کرتا ہوں اور جو تو نے حکم دیا ہے اس کی حفاظت کرتا ہوں میں اس کا بدلہ نہیں چاہتا اور نہ اپنے ایمان کو تھوڑی قیمت پر بیچنا چاہتا ہوں۔

خدا یا جس کو تو نے ہدایت کی اس کے ذریعہ سے میری ہدایت کر اور بچالے مجھے شر سے اس چیز کے جو تو نے فیصلہ کیا ہے اور تو حکم کرنے والا ہے تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا جس سے تو محبت کرے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ تیری ذات صاحب برکت و برتری ہے اے پاک ذات تو بیت اللہ کا مالک ہے میری دعا کو قبول کر اور جس امر خیر سے میں نے تیری نزدیکی حاصل کی ہے اسے کئی گنا بڑھادے اور اپنی بارگاہ سے مجھے عطا کر اپنی رحمت اور اجر عظیم، یا رب تو کتنا اچھلے وہ جس میں تو نے مجھے مبتلا کیا اور کتنا گراں قدر ہے وہ علیہ جو تو نے مجھے دیا ہے اور کتنی طویل ہے تیری دی ہوئی عافیت تو نے میرے

اشرکاء ہوں کو چھپایا ہے اے خدا تیرے لئے ہے حمد کثیر و طیب و مبارک جس نے پر کر دیا ہے آسمانوں اور زمین کو اور جس کو میرا رب دوست رکھتا ہے اور راضی ہوتا ہے اس حمد سے جو میرے صاحب جلال و اکرام رب کے لئے ہے۔

۲۴۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ قَالَ : «مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ» لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَمِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يُصَلِّيُ أَلَّا يَحْرَمَ لَمْ يَرِ يَوْمَهُ ذَلِكَ، شَيْئًا يَكْرَهُهُ.

۲۴۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو نماز صبح کے بعد سو مرتبہ کہے۔ ما شاء اللہ کان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو اس روز کوئی مصیبت اس تک نہ لگے گی۔

۲۵۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَدُبُرِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ : «بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْوَجْهَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَبْعِينَ نَوْعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَمْوَنُهَا الرِّيحُ وَالْبَرَصُ وَالْجُنُونُ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا مُجِئًا مِنَ الشَّقَاءِ وَكُنِيَ فِي السَّعَادَةِ.

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز مغرب سات مرتبہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم خدا اس سے شر بلاؤں کو دور رکھتا ہے جن میں کم از کم اسی صد قار برس، جنوں سے اگر وہ مرد شقی ہوگا تو فوراً نبرد اشقیاء سے اس کا نام کاٹ کر نبرد سعد میں داخل کر دے گا۔

۲۶۔ وَفِي رِوَايَةِ سَعْدَانَ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : أَمَوْنُهُ الْجُنُونُ وَالْجُدَامُ وَالْبَرَصُ وَإِنْ كَانَ قَرِيبًا جَوْتُ أَنْ يُخَوِّ لَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّعَادَةِ.

۲۶۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ان بیماروں میں جنوں و جندام و برص ہے اگر وہ شقی ہوگا تو مجھے امید ہے کہ اللہ اس کو نیکوں میں داخل کرے گا۔

۲۷۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَنِّمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُصْبِحُ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُمَسِّي لَمْ يَحْتَفِ شَيْطَانًا وَلَا سُلْطَانًا وَلَا بَرَصًا وَلَا حُدَامًا، وَلَمْ يَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : وَأَنَا أَقُولُهَا مِائَةَ مَرَّةٍ.

۲۷۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے یہ کلمات تین مرتبہ صبح کو اور تین بار شام کو پڑھ دو۔ جس قدر سے درسے نہ سلطان سے نہ برص سے نہ جذام سے اور آپ نے سات مرتبہ کے لئے نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ میں تو سو مرتبہ کہتا ہوں۔

۲۸۔ عَنْهُ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَلَّيْتَ الْعَدَاةَ وَالْمَغْرِبَ قُلْ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ، - تَبْعَ مَرَّاتٍ - فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا ثَمَّ يُصِيبُهُ جُنُونٌ وَلَا جَذَامٌ وَلَا بَرَصٌ وَلَا يَسْتَعْوَنَ نَوْعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صبح اور مغرب کی نمازوں کے وقت سات بار کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ، اس کو نہ جنون ہوگا نہ جذام و برص اور نہ قسم کی بیماریاں اس سے دور رہیں گی۔

۲۹۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْبَقِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَلَا تَسْطُرْ رِجْلَكَ وَلَا تَكَلِّمْ أَحَدًا حَتَّى تَقُولَ بِأَنَّهُ مَرَّةٌ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ، وَبِأَنَّهُ مَرَّةٌ فِي الْعَدَاةِ فَقَدْ قَالَهَا دَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ وَابْنَةُ نَوْجٍ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَذْنَى نَوْجٍ مِنْهَا الْبَرَصُ وَالْجَذَامُ وَالشَّيْطَانُ وَالسُّلْطَانُ .

۲۹۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو بغیر سر پہیلا نہ اور کسی سے کلام کے سو مرتبہ کہو ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ، اور سو مرتبہ بعد نماز صبح جو ایسا کہے گا اللہ اس سے ایک سو بلاؤں کو دور رکھے گا جن میں گھٹیا ، برص و جذام اور شرعی طمان و سلطان ہے۔

۳۰۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا أَجَبْتِ فَتَطَرَّتْ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِذَا بِأَنْتِ قُلْ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَصِفُ وَلَا يُوصَفُ وَ لَا يُعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ ، يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ : أَعُوذُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَبِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَا دَرَأَ وَمَا بَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتِ الثَّرَى وَمِنْ شَرِّ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ وَمِنْ شَرِّ مَا كَانَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ أَبِي مُرَّةٍ وَمَا وَدَّ وَمِنْ شَرِّ الرَّهْبِيسِ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفَتْ وَمَا لَمْ أَصِفْ ، قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، ذَكَرْتُ أَنَّهَا أَمَانٌ مِنَ السَّعْجِ وَمِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمِنْ دُرَيْتِهِ ، قَالَ وَكَانَ أَكْبَرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ إِذَا أَمْسَحَ : سُبْحَانَ اللَّهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ - ثَلَاثًا - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ رَوَالِ



يُمَتِّعُكَ وَمِنْ تَحْوِيلِ غَافِيَتِكَ وَمِنْ فَجَاءَةِ يَقْمَتِكَ وَمِنْ دَرَكِ النَّفَاةِ وَمِنْ شَرِّ مَا سَبَقَ فِي الْكِتَابِ  
الَّذِينَ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعَرِّ وَمُلْكِكَ وَشِدَّةِ قُوَّتِكَ وَبِعَظَمِ سُلْطَانِكَ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى خَلْقِكَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے شام کو جب سورج غروب ہوتا دیکھو تو کہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، حمد ہے اس

خدا کی جس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور حمد ہے اس خدا کے لئے جو ہر چیز کی ذات و صفات کو جانتا ہے اور کوئی اس کی ذات و صفات کو بیان نہیں کر سکتا وہ ہر شے کو جانتا ہے اور کوئی اس کے متعلق علم نہیں رکھتا وہ جانتا ہے زردیدہ گناہوں کو اور ان چیزوں کو جو سینے میں پھیلے ہوئے ہیں اور خدا کی ذات کریم سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو زمین کے نیچے ہے اور جہاد پر ہے اور جو پلوشیدہ ہے اور شر سے ہر اس چیز کے جو رات میں ہے اور دن میں ہے اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے اور پلوشیدہ شر سے اور ہر اس شر سے جس کو میں نے بیان کیا ہے اور نہیں بیان کیا اور حمد ہے رب العالمین خدا کے لئے ۔

ان اسمائے الہی کا ذکر امان ہے درندہ سے اور شیطان رحیم سے اور اس کی ذریت سے، امام نے فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے ”سبحان اللہ الملک القدوس“ (تین بار) خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی ہوئی عافیت کے بدل جانے سے اور تیرے عذاب کے اچانک آنے سے اور اس شقاوت کے پھانے سے جس کا ذکر کتاب میں ہو چکا ہے خدا یا میں تیری عزت و سلطنت اور شدید قوت اور عظیم شان حکومت اور خلق پر تیری تدر سے سوال کرتا ہوں

۳۱۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا سُنَّةٌ وَاجِبَةٌ مَعَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ تَقُولُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُعْصِبُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ يَدْبِرُ الْخَيْرَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . - عَشْرَ مَرَّاتٍ - وَتَقُولُ : «أَعُوذُ بِاللَّهِ الشَّامِخِ الْعَلِيمِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ، إِنَّ اللَّهَ هُوَ الشَّامِخُ الْعَلِيمُ» . - عَشْرَ مَرَّاتٍ - قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ فَإِنْ نَسِيتَ فَصَبَّتْ كَمَا تَقْضِي الصَّلَاةَ إِذَا نَسِيتَهَا .

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ دعا کرنا قبل طلوع آفتاب اور بعد غروب سنت واجبہ ہے مع طلوع فجر اور

وقت مغرب کے کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، اسی کی بادشاہت ہے اسی کی حمد ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور مارتا ہے اور جلاتا ہے خیر اس کے ہاتھ میں ہے وہ ہر شے پر قادر ہے اس مرتبہ اور کہو میں سمیع و عظیم خدا سے پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وساوس سے اور پناہ مانگتا ہوں ان کی موجودگی سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے آفتاب کے طلوع اور غروب سے پہلے اور اگر سبھوں جاؤ تو اسی طرح ادا کرو جیسے نماز سبھوں جانے پر ادا کرتے ہو۔

۳۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :  
 قُلْ : «أَسْتَعِيذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ يَحْضُرُونِي» ، إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ، وَقُلْ :  
 «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : مَقْرُوضٌ  
 هُوَ؟ قَالَ : نَعَمْ مَقْرُوضٌ مَحْدُودٌ يَقُولُهُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنْ فَاتَكَ شَيْءٌ  
 فَأَقْضِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہو یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں شیطان رجیم سے اور پناہ مانگتا ہوں ان  
 کے حاضر ہونے سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ جلالتا  
 اور مارتا ہے رازتا اور جلاتا ہے وہ ہر شے پر قادر ہے ایک شخص نے کہا کیا یہ فرض ہے فرمایا ہاں فرض محمد وہ ہے یہ کہو قبل طلوع  
 آفتاب اور قبل غروب دس بار۔ اگر نہ کہا ہو تو کجورات میں یاد دل میں (جب یاد آئے)

۳۳۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ  
 قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : «إِنْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِهِ إِذَا نَسِيَ أَنْ يَقْضِيَهُ يَقُولُ بَعْدَ الْقَدَاءِ : «لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُعْجِبُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ  
 [كُلُّهُ] وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» - عَشْرَ مَرَّاتٍ - وَيَقُولُ : «أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ» - عَشْرَ مَرَّاتٍ  
 فَإِذَا نَسِيَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ» .

۳۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک دعا ایسی ہے کہ اگر کوئی بھول جائے تو اس کو ادا کرے۔ صبح کو دس بار کہے  
 لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ

اور دس بار کہے اعوذ باللہ السميع العليم اگر بھول جائے تو اس دعا کو ادا کرے۔

۳۴۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام  
 عَنْ التَّسْبِيحِ ، فَقَالَ : مَا عَلِمْتُ شَيْئًا مُوَظَّعًا غَيْرَ تَسْبِيحِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَعَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ الْقَبْرِ  
 يَقُولُ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ [يُحْيِي وَيُمِيتُ] وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،  
 وَيَسْتَبِحُ مَا شَاءَ تَطَوُّعًا» .

۳۴۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تسبیح کے متعلق پوچھا۔ فرمایا میں تسبیح فاطمہ سے بہتر وظیفہ میں کوئی  
 تسبیح نہیں جانتا۔ بعد فجر دس بار کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لا الملک ولا الحمد و ہر اعلیٰ کل شے تقدیر اس کے علاوہ

خوشنودی خدا کے لئے جو چاہو پڑھو۔

۳۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عُبَیْدَةَ الْحَدَّادِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ علیہ السلام : مَنْ قَالَ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي [وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ] ، عَشْرَ مَرَّاتٍ - وَصَلَّى عَلَى نَحْوِ وَآلِ نَحْوِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، وَسَبَّحَ حَمْسًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَهَلَّلَ حَمْسًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَحَمْدَ اللَّهِ حَمْسًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً لَمْ يَكُتَبْ فِي ذَلِكَ الصَّبَاحِ مِنَ الْغَافِلِينَ وَإِذَا قَالَهَا فِي الْمَسَاءِ لَمْ يَكُتَبْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْغَافِلِينَ .

۳۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو طلوع فجر کے وقت دس بار یہ کلمات کہے

اور دس بار محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور دس بار الحمد للہ۔ تو اس صبح کو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور اگر شام کو پڑھے گا تو اس رات اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

۳۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي علیہ السلام أَسْأَلُهُ أَنْ يَعْلَمَنِي دُعَاءَ فَكُتِبَ إِلَيَّ : تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ : اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ لَا شَرِيكَ لَهُ شَيْئًا وَإِنْ زِدْتَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ ، ثُمَّ تَدْعُو بِمَا بَدَأَكَ فِي حَاجَتِكَ فَهُوَ لِكُلِّ شَيْءٍ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى يَعْمَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ .

۳۶۔ راوی کہتے ہیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے انھوں نے کہا صبح و شام کہا کرو

اللہ اللہ ربی الرحمن الرحیم لا شریک لہ شیئاً

اگر اس پر کچھ زیادہ کرو تو بہتر ہے بھراہی حاجت بیان کرو، ہر شے اذن خدا سے ہوتی ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے

۳۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نَحْوٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ ذَاوَدَ الرَّقِیّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : لَا تَدْعُ أَنْ تَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحْتَ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَمْسَيْتَ : اللَّهُ اللَّهُ أَجْمَلِي فِي دُعَاكَ الْحَبِيبَةِ الَّتِي تَجْعَلُ فِيهَا مَنْ تَرْبِدُهُ فَإِنَّ أَبِي علیہ السلام كَانَ يَقُولُ : هَذَا مِنَ الدُّعَاءِ الْمَحْزُونِ .

۳۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ تیرے اس دعا کو تین بار صبح کو پڑھو اور تین بار شام کو

اللهم اجعلنی فی درجۃ المحبۃ الی جعل فیہا من تریہ  
سیرے پد ریز گوار فرماتے تھے یہ دعا خزانۃ الہیہ میں سے ہے مومنین کے لئے۔

۳۸۔ عَلِیُّ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَكَارِی، عَنْ أَبِي حَازِمَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا عَنَى بِقَوْلِهِ: «وَابْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى»؟ قَالَ: كَلِمَاتٍ بَالِغَ فَيِّقٍ، قُلْتُ: وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ وَرَبِّي مَحْمُودٌ أَصْبَحْتُ لَا أَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا أَدْعُو مَعَهُ إِلَهًا وَلَا أَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ وَلِيًّا - ثَلَاثًا - وَإِذَا أَمْسَى قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «وَابْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى»، قُلْتُ: وَمَا عَنَى بِقَوْلِهِ فِي نَوْحٍ: «إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا»؟ قَالَ: كَلِمَاتٍ بَالِغَ فَيِّقٍ، قُلْتُ: وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ أَشْهَدُكَ مَا أَصْبَحْتُ بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ عَاقِبَةٍ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا فَإِنَّهَا مِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَمَّا أَلْحَمَدُ عَلَى ذَلِكَ وَلَكَ الشُّكْرُ كَثِيرًا، كَانَ يَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحَ ثَلَاثًا وَإِذَا أَمْسَى ثَلَاثًا، قُلْتُ: وَمَا عَنَى بِقَوْلِهِ فِي يَحْيَى: «وَحَنَانًا مِنْ لَدُنْ رَبِّكَ»؟ قَالَ: تَحَنُّنُ اللَّهِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا بَلَغَ مِنْ تَحَنُّنِ اللَّهِ عَلَيْهِ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا قَالَ: بَارَبِّ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِبَنِكَ يَا يَحْيَى.

۳۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب راوی نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت سے اور ابراہیم نے پورا کیا۔ فرمایا وہ چند کلمات تھے تو لایف الہی میں جن کو ابراہیم نے بار بار ادا کیا۔ میں نے پوچھا وہ کیا تھے فرمایا جب صبح ہوتی تو فرماتے میں نے سب کے در انحالیکہ میرا رب معبود ہے میں نے صبح کی دعا انحالیکہ میں کسی کو اللہ کا شریک کرنے والا نہیں اور نہ میں اس کے ساتھ کسی کو پکارتا ہوں اور نہ اس کے سوا کسی کو اپنا ولی جانتا ہوں (میں بار) اور جب شام ہوئی تو یہی تین بار کہتے اس پر خدا نے تشران میں نازل کیا۔ و ابراہیم الذی وفی، میں نے کہا کیا مراد ہے اس سے جو نوح کے بارے میں فرمایا ہے اِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا۔ فرمایا وہ کچھ کلمات تھے جن کو بار بار فرمایا کرتے تھے میں نے کہا وہ کیا تھے۔ فرمایا صبح کو کہتے تھے میں نے اس کو الہی کے ساتھ صبح کی کر دین و دنیا کی نعمت اور عافیت میں ہوں۔ اے دعوۃ لا شریک یہ سب تیری طرف سے ہے اس پر میں تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا کثیر شکر ادا کرتا ہوں یہ کلمات تین بار صبح کو اور تین بار شام کو فرمایا کرتے تھے میں نے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا جو یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ حنانا من لدن ربک کو تو، فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی تھی میں نے کہا وہ کس شان سے تھی۔ فرمایا جب وہ کہتے تھے یا رب تو خدا کہتا تھا۔ لیک لے سیمیں۔

## انچاسواں باب

### سوتے اور جاگتے وقت کی دعا

#### (باب ۴۹)

﴿الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّوْمِ وَالْإِثْبَاءِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ نُجَيْمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، جَمِيعًا عَنْ بَكْرِ بْنِ نَجْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ جَبِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَافَهُمْ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَطَّنَ فَخْبَرَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَلَكَ قَدَرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُخَيِّسُ الْمَوْتَى وَ يُمِيتُ الْأَحْيَاءَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - خَرَجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جس نے اپنے سوتے وقت تین بار کہا الحمد للہ الذی الخ تو گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں گویا وہ آج ہی بطن مادر سے نکلا ہے ۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نُجَيْمٍ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاسِهِ فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي احْتَبَسْتُ نَفْسِي عِنْدَكَ فَأَحْسِبْهَا فِي مَحَلِّ رِضْوَانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَإِنْ رَدَدْتَهَا [إِلَى بَدَنِي] فَأَرِذْهَا مُؤَمَّنَةً غَارِقَةً بِحَقِّ أَوْلِيَائِكَ حَتَّى تَنْوِقَهَا عَلَى ذَلِكَ .

۲۔ سربراہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم سے کوئی بستر خواب پر جائے تو کہے ۔ خداوند ایدر نے اپنی روح کو تیری بارگاہ میں بند کیا یعنی اب سونے والا ہوں پس تو اس کو اس جگہ بند کر جو تیری رضا اور بخشش کا مقام ہو اور جب تو اس کو لوٹائے تو اس حالت میں لوٹنا کہ ایمان لانے والی ہو اور تیرے ادیار کے حق کو پہچاننے والی ہو اور اس حالت پر اس کو موت دینا ۔

۳۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْلَادٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُجَيْمٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلاؤِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَنَامِهِ : آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ ، اللَّهُمَّ احْمُقْطَنِي فِي مَنَامِي وَفِي بَقْطَنِي .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے ۔ سوتے وقت میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور شیطان سے بیزار

ہوں یا اللہ سوتے اور جاگتے میری حفاظت کر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «الْأَحْيَرُ كَمْ يَمُوتُ إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ كَانَ يَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَيَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي فِي مَنَامِي وَفِي يَقَظَتِي».

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا میں تم کو بتاؤں کہ رسول اللہ جب فرشتے خواب پر جلتے تھے تو کیا فرمایا کرتے تھے راوی نے کہا ضرور فرمائیے۔ فرمایا اور پہلے آیت الکرسی پڑھتے تھے پھر نہاتے تھے میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے شیطان سے علیحدگی اختیار کی۔ خداوند امیری حفاظت کر میری خواب و بیداری میں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ الْإِخْلَامِ وَمِنْ سُوءِ الْأَخْلَامِ وَأَنْ يَلْعَبَ بِي الشَّيْطَانُ فِي الْبَقَاةِ وَالْمَنَامِ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے امیر المؤمنین صلوٰات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے خداوند امیر تیری پناہ چاہتا ہوں خواب میں جب ہونے سے بد خوابوں سے اور اس سے کہ شیطان بیداری یا خواب میں فریب دے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: تَسْبِيحُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ إِذَا أَخَذَتْ مَضْجَعَكَ فَكَبِّرِ اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحْهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمَعْوِدَتَيْنِ وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَاتِ وَعَشْرًا مِنْ آخِرِهَا.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سونے کو لیٹو تو تسبیح فاطمہ زہرا صلوٰات اللہ علیہا پڑھو یعنی ۳۳ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ کہو۔ پھر آیت الکرسی پڑھو اور پھر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس برب الناس پڑھو اور پھر سورہ الصافات کی دس اول اور دس آخر کی آیات پڑھو۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ ابْنِ أَبِي ثَوْبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْبٍ عَنْ أَخِيهِ أَنَّ شَهَابَ بْنَ عَبْدِ رَبِّهِ سَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: قُلْ لَهُ: إِنَّ أَمْرًا تَقْرَأُ فِي

الْمَنَامُ بِاللَّيْلِ ، فَقَالَ : قُلْ لَهُ : اَحْمَلْ مَسْنَحًا وَكَبِيرَ اللَّهِ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَسَبِّحْ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَ اَحْمَدِ اللَّهَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ قُلْ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ . لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيِّبُ وَيُجِيبُ وَيُغْنِي بِبَدَةِ الْخَيْرِ وَلَهُ الْخَلَائِفُ الْأَيْمَنُ وَالْعَالِيَانِ وَالْعَوَّلِيُّ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .  
- عَشْرَ مَرَّاتٍ -

۷۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک عورت مجھے خواب میں ڈراتی ہے حضرت نے فرمایا ایک تسبیح لو اور اس پر ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھو اور ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار سبحان اللہ اور پھر کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لا الملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت ویکمل بیدار وخیرو لہ اختلاف ایں دن ہمارا دہوا علی کل شیء قدیر دس بار۔

۸۔ "عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَامَ ابْنُ لَهُ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ : يَا أَمَّهْ أَرِيدُ أَنْ أُنَامَ . فَقَالَ : يَا بَنِيَّ قُلْ : « أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، أَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِعِزِّهِ ، وَأَعُوذُ بِقُدْرَتِهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللَّهِ ؛ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَعُوذُ بِعَفْوِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمَعْرِانِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ مِنْ شَرِّ السَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ يَلْبِثُ أَوْجُهًا يَوْمٌ مِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْحَيِّ وَالْإِنْسِ وَ مِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْمَرَبِّ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ الشَّوَاعِي وَالْبَرِّ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ ، قَالَ مُعَاوِيَةُ : يَقُولُ الصَّبِيُّ : الطَّيِّبُ ، عَبْدُ ذِكْرِ النَّسَبِيِّ : الْمُبَارَكُ . قَالَ : نَعَمْ يَا بَنِيَّ الطَّيِّبُ الْمُبَارَكُ

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صاحبزادے آپ کے پاس آئے اور کہا یا با جان میں سونا چاہتا ہوں فرمایا بیٹا کہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور پناہ مانگتا ہوں خدا کی عظمت دعوت و قدرت سے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے جلال سے اور اس کی قوت سے اور خدا ہر شے پر قادر ہے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کے عفو اور بخشش سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی رحمت سے ہرگز زندہ اور فرورساں کے شر سے اور ہر زمین پر چلنے والے سے چھوٹا ہو یا بڑا، دن میں ہو یا رات میں اور بدکار جن اور انسان سے اور بدکار عرب و عجم سے اور بحالیوں اور برکت کے شر سے یا اللہ درود بھیج محمد اپنے بندہ اور اپنے رسول پر راوی کہتے ہیں کہ انھوں نے کہا۔ اسے یا با جان کیا ذکر رسول کے ساتھ مبارک کے ساتھ طیب بھی کہوں فرمایا یا با جان بیٹا الطیب المبارک بھی کہو۔

۹۔ "عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا انْطَمَتْ أَنْ لَا يَبْتَ لَيْلَةً حَتَّى تَعُوذَ بِأَحَدِ عَشَرَ حَرْفًا ؛ قُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِهَا ؟

قَالَ قُلْ وَأَعُوذُ بِمُحَمَّدٍ ﷺ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِدِفْعِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمَنْعِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمُلْكِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَشِئَ مَا خَلَقَ وَبِرَأْوَدَرَّاءَ . وَتَعُوذُ بِهِ كُلَّمَا شِئْتَ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر ممکن ہو تو ہر رات کو سوتے وقت پناہ مانگ خدا سے، ان گیارہ کلمات سے پناہ مانگتا ہوں میں عزت خدا سے، قدرت خدا سے، جلال خدا سے، قوت خدا سے، جمال خدا سے، جلال خدا سے، رفیع خدا سے، منع خدا سے، جمع خدا سے، سلطنت خدا سے، وجہ اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اور رسول اللہ سے ہر مخلوق کے شر سے جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر جس طرح چاہے اور پناہ مانگ۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَيِّدِ بْنِ تَجْبِجٍ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : « بِسْمِ اللَّهِ وَصَعْتَ جَنِّي الْأَيْمَنَ (لِلَّهِ) عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا لِلَّهِ مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ » .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب تم فرش پر سونے کے لئے لیٹو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے اپنا دامن پہلو اللہ کی بخشش و دہی کے لئے ملت ابراہیمی کی پیروی کے ساتھ رکھ لے میں اللہ کا فرمانبردار بندہ ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

۱۱۔ ثَعْلَبُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ النَّعْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ سَلَمَانَ ، عَنْ خُرَاجِ الْمَذَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : « إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقُلْ : « سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَإِلَهُ الْمُرْسَلِينَ وَرَبِّ الْمُسْتَظْعَمِينَ » وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُخَيِّبُ الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقَ عَبْدِي وَشَكَرَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اسے کہنا چاہیے اے بیویوں کے رب، اے مسکین کے خدا اے کمزوروں کے پالنے والے حمد ہے اس خدا کے لئے جو زندہ کرتا ہے مردوں کو اور وہ ہر شے پر قادر ہے خدا اس سے کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اور شکر ادا کیا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا قُمْتَ بِاللَّيْلِ مِنْ مَنَامِكَ فَقُلْ : « الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ رُوحِي لَا حَمْدَ لَهُ وَاعْتَدَهُ وَدَامَتْ نَفْسُكَ الدَّمَكَ فَقُلْ : سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، سُبُّوحٌ وَحَمْدُكَ



عَسَّكَتَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ، غَمَلْتُ سَوْاً وَطَلَمْتُ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا تَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَإِذَا قُمْتُ فَاسْطُرْ فِي آفَاقِ السَّمَاءِ وَقُلْ، اللَّهُمَّ لَا يُؤَارِي مِنْكَ لَيْلٌ دَاجٍ وَلَا سَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَلَا أَرْضٌ ذَاتُ مَهَادٍ وَلَا طَلَمَاتٌ تَعُضُّ بِأَفْوَقٍ يَغْتَسِي وَلَا بَحْرٌ لَحِيٍّ تُدَلِّجُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُدْلَجِ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ خَائِنَتَهُ الْأَعْيُنِ وَمَا نَجْهِي الْعُدُودُ، غَارِبِ النُّجُومِ وَنَامِ الْعُيُونِ وَأَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا نَأْخُذُكَ بِهِ وَلَا نَوْمٌ سُبْحَانَ رَبِّي رَبِّ الْعَالَمِينَ وَإِلَهُ الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ،

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رات کو نیند سے چوٹ کو تو کہہ محمد ہے اس خدا کی جس نے روح کو میرے بدن میں پھر سے لوٹایا، میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اس ہی کی عبادت کرتا ہوں جب مرغ سحری کی آواز اذان سنو تو کہو سبحو قدوس رب الملائکۃ والروح، اس کی رحمت اس کے غیب سے آگے ہے اسے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو واحد و یک ہے میں سے بد اعمالی کر کے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں، پس جب تم بستر سے اٹھو تو آسمان کے کناروں پر نظر کرتے ہوئے کہو خداوند! انہیں پھیپاں تجھ سے کسی چیز کو نہ رات کی تاریکی نہ رجوں والے آسمان اور نہ زمین کے اونچے نیچے مقام اور نہ وہ تاریکیاں جو تیرے ہیں اور نہ وہ دریاؤں کی طغیانی جو تیری مخلوق کے سامنے دریائی سفر میں ہوتی ہے۔ اسے خدا تو آنکھوں کی نیابت کو اور سینوں کے اندر چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے رات کے ستارے ڈوب گئے اور لوگوں کی آنکھیں رات کو سو گئیں۔ اسے جی و قیوم رات کو تجھے بنیشتہ آتی ہے نہ اونٹ نہ اونٹ کا بھرا ہوا، ہاں ہے میرا وہ رب جو عالموں کا پالنے والا ہے اور رسولوں کا معبود ہے اور محمد کا سزاوار ہے وہ خدا جو رب العالمین ہے۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَحَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْقَضَلِ بْنِ شاذَانَ حَبِشاً، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّانَ قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا فَلَاحَ آخِرَ اللَّيْلِ يَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى يَسْمَعَ أَهْلُ الدَّارِ وَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَعِزِّي عَلَى هَوْلِ الْمُطْلَعِ، وَوَسِّعْ عَلَيَّ ضَبَقَ الْمُنْجَعِ، وَأَرْدُقْنِي خَيْرَ مَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَأَرْدُقْنِي خَيْرَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ».

۱۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب نماز شب کے لئے رات کے آخری حصہ میں کھڑے ہوتے تو رات بے بند آواز سے جے گھر والے سنتے تھے فرمایا کرتے تھے خدا یا میری مدد کرنا قبر سے نکلتے ہوئے اور میرے لئے غلے کی قبر کو کٹا دہ کرنا اور قبل موت اور بعد موت مجھے بہتر رزق دینا۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ: نَقُولُ إِذَا أَرَدْنَا النَّوْمَ «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أُرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظَهَا».

۱۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: ب سونے کا ارادہ کرتے تو کہا کرتے خدا یا اگر تو میری روح کو بدن میں لوٹانے سے روکے تو اس پر رحم کر اور اسے لوٹا دے تو اس کی حفاظت کر۔

۱۵۔ تَعْمَدُ بْنُ يَعْقَبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَعْمَدٍ، عَمْرٍو، عَنْ تَعْمَدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنْ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَمِيِّ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةٍ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ غَيْرَ لَهُ مَا عَمِلَ قَبْلَ ذَلِكَ خَمْسِينَ عَاماً، وَقَالَ يَحْيَى: فَسَأَلْتُ سَمَاعَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ ذَلِكَ، وَقَالَ: يَا أَبَا تَعْمَدٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ جَزَيْتَهُ وَجَدْتَهُ سَدِيداً.

۱۵۔ ابی اسامہ نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو کوئی سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے جب کہ سونا چاہیے تو فدا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے یحییٰ نے کہا: سماعہ نے پوچھا اس حدیث کے متعلق تو اس نے کہا مجھ سے ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ نے مجھ سے فرمایا اے ابو محمد اگر تم اس کا تجربہ کرو گے تو شکیب پاؤ گے۔  
توضیح: ۱۔ صورت تجربہ کی یہ ہوگی کہ ایک مومن جس نے پچاس سال تکلیف میں گزارا ہے ہوں اس عمل سے پہلے توجہ یہ عمل کرے گا تو ان تکلیفوں سے محفوظ رہے گا جو بے ہوش ہوئے گناہوں کے باعث تھیں۔ سورۃ شوریٰ میں ہے جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں ہی سے پہنچی ہے۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ تَعْمَدٍ، جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ تَعْمَدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُوِيَ إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: وَاللَّهِ بِاسْمِكَ أَحَبُّنَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ، فَإِذَا قَامَ مِنْ نَوْمِهِ قَالَ: وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْبَبَنِي بَعْدَ مَا أَمَاتَنِي وَإِلَيْهِ الشُّكْرُ، وَقَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ قَرَأَ عِدَّةَ مَنَامِهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْآيَةَ الَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ: هَمْدُ اللَّهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَآيَةُ الْحَجَرِ وَآيَةُ التَّجْدَةِ وَكِيلُ الشَّيْطَانِ يَحْفَظَانِي مِنْ مَرَدَةِ الشَّيَاطِينِ، شَاوُوا أَوْ أَبَوْا وَمَعَهُمَا مِنَ اللَّهِ ثَلَاثُونَ مَلَكاً يَحْمَدُونَ اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ وَ يَسْبِّحُونَهُ وَيَهْلِلُونَهُ وَيَكْبِّرُونَهُ وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ إِلَى أَنْ يَنْتَبِهَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مِنْ نَوْمِهِ وَثَوَابُ ذَلِكَ لَهُ.

۱۶۔ سرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب فرش خواب پر جاتے تو فرماتے خدا یا تیرے نام کی برکت سے میں زندہ ہوں اور تیرے نام کی برکت سے میں مرتا ہوں اور جب سو کر اٹھ تو کہے حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے زندہ کیا اس کے بعد کہ میں مر گیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جان بچا ہے اور حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے



رَأَيْتُ أَنَاكَ اللَّهُ تَعَالَى يُخْرِجُكَ شَفَعْتُ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ . هُوَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ . فَقُلْتُ : إِنِّي أَسْأَلُكَ  
رَأَيْتُكَ تَخْرُجُكَ شَفَعْتُكَ حِينَ خَرَجْتَ قَهْلُ قُلْتُ شَيْئًا ، قَالَ : نَعَمْ إِنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ  
قَالَ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ : «اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، تَلَانَا . يَا اللَّهُ أَخْرِجْهُ وَيَا اللَّهُ ادْخُلْهُ عَلَى اللَّهِ أَنْوَكَلُ ،  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . «اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي فِي وَجْهِ هَذَا يَخِيرُ وَاجْتِمِ لِي بِخَيْرٍ وَقَبِي شَرَّ كُلِّ ذَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ  
بِنَاصِيئِنَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، لَمْ يَزَلْ فِي صَمَانِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَرُدَّ اللَّهُ إِلَى السَّكَنِ  
الَّذِي كَانَ فِيهِ .

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي  
حَمْرَةَ مِثْلَهُ .

۱۔ ابو حمزہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام کو دیکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام جب گھر سے نکلتے ہوئے دروازہ  
پر گئے تو آپ کے ہونٹ ہل رہے تھے۔ میں نے کہا کیا آپ کچھ پڑھ رہے تھے فرمایا ہاں انسان جب اپنے گھر سے نکلتے تو کہے اللہ اکبر  
اللہ اکبر تین بار زبان سے کالتا ہوں، اللہ کی حفاظت میں اور داخل ہوتا ہوں اللہ کی حفاظت میں اور خدا پر میرا توکل ہے (تین بار) پھر  
کہے خداوند امیر ہے اور پر نیکی کا دروازہ کھول اور میرا خاتمہ نیکی پر کر اور مجھے ہر حیوان کے شر سے بچا جس کی پیشانی کو تو  
پکڑنے والے ہے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے وہ اللہ کی ضمانت میں رہے گا جب تک اپنے گھر کی طرف نہ لوٹے۔  
ایسی ہی ایک اور روایت ابو ایوب سے مروی ہے۔

۲۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ  
أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : أَتَيْتُ بَابَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَوَافَقَنِي حِينَ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ فَقَالَ :  
بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ . ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ عَرَضَ لَهُ  
الشَّيْطَانُ فَإِذَا قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ قَالَ الْمَلَائِكَةُ : كُفِّتَ فَإِذَا قَالَ : آمَنْتُ بِاللَّهِ ، قَالَ : هُدِيتَ ، فَإِذَا قَالَ :  
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ، قَالَ : قُلْتَ فَيَسْتَحْيِي الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : كَيْفَ لَنَا بِمَنْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَ  
وُفِيَ ؟ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عَرَضَنِي لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ تَرَكَتَ النَّاسَ لَمْ يَنْزِلْ كُوكُ  
وَأِنْ رَفَعْتَهُمْ لَمْ يَرْفُوكَ ، قُلْتُ : فَمَا أَصْنَعُ ؟ قَالَ : أَعْطِهِمْ [ مِنْ ] عَرَضِكَ لِيَوْمٍ فَقَرَّكَ وَفَاقَكَ .

۲۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب دروازہ سے نکلتے گئے  
تو میں حضرت کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ کے نام سے شروع کرنا میں اللہ پر ایمان لایا۔ اسی پر تکیہ ہے اسے ابو  
حمزہ جب کوئی گھر سے نکلتے تو شیطان سامنے آتا ہے لیکن جب کہتے ہیں بسم اللہ تو دو فرشتے کہتے ہیں تیرا مطلب

پورا ہوا اور جب وہ کتاب میں اللہ پر ایمان لایا تو وہ فرشتے کہتے ہیں تو نے ہدایت پائی اور جب وہ کہتا ہے تو کلت علیہ اللہ تو وہ فرشتے کہتے ہیں تیری نگہبانی کی گئی اب شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے سے کہتا ہے ایسے پر ہم کیسے قابو پائیں جو ہدایت یافتہ ہو جس کی ہم پوری ہوئی ہو اور خدا جس کا نگہبان ہو۔ راوی کہتا ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ خداوند آج میری یہ فرض تھک سے ہے اسے ابو حمزہ اس کے بعد اگر تم لوگوں کو چھوڑو گے تو لوگ تم کو نہ چھوڑیں گے اگر تم ان کو ترک کرو گے تو وہ نہ کریں گے یعنی تمہارے مخالفین درپے آزار رہیں گے اور باوجود تمہارے الگ رہنے کے تو تمہیں بدنام ہی کئے جائیں گے۔ میں نے کہا پھر مجھے کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا اپنی اس دنیوی آبرو کو ان بد بختوں کی نذر کرو اور فقر و فاقہ میں بسر کرو لا اللہ یتامت میں تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَرَجَ إِلَيَّ وَ شَفَقَنِي أَنْ تَخَرَّكَ كَانَ فَقُلْتُ لَهُ ، فَقَالَ : أَقَطَعْتَ لِذَلِكَ يَأْمُرِي؟ قُلْتُ : نَعَمْ جُعِلَتْ فِدَاكَ ، قَالَ : إِنِّي وَاللَّهِ تَكَلَّمْتُ بِكَلَامٍ مَا تَكَلَّمُ بِهِ أَحَدٌ قَطُّ إِلَّا كَفَاهُ مَا أَعْمَهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَا وَ آخِرَةٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَخْبِرْنِي بِهِ قَالَ : نَعَمْ مَنْ قَالَ جِبْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ : وَيَسُبُّ اللَّهَ حَسْبِيَ اللَّهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ أُمُودِي كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ، كَفَاهُ اللَّهُ مَا أَعْمَهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَا وَ آخِرَةٍ .

۳۔ ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اذن دخول چاہا۔ حضرت تشریف لائے در آنجا آپ کے دونوں ہونٹ ہلتے تھے۔ میں نے اس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اسے شمال تم نے اس بات کو سمجھ لیا ہے میں نے کہا۔ ہاں، میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا۔ اسے ابو حمزہ واللہ میری زبان پر وہ کلمات ہیں جو اس سے پہلے کسی نے نہ کہے مگر یہ کہ اللہ نے اس کی ضرورت پوری کی جو امر دنیا و آخرت سے متعلق ہو میں نے کہا مجھے بتائیے۔ فرمایا اچھا جو کوئی گھر سے نکلے۔ اسے کہنا چاہیے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ ہی میرے لئے کافی ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اللہ میں تم سے اپنے تمام امور میں بہتری کا سوال کرتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کی رسائی اور عذاب آخرت سے تو خدا اس کی ہر حاجت کو جو دنیا و آخرت سے متعلق ہو گی بر لائے گا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ جِبْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَابِ دَارِهِ : «أَعُوذُ بِمَا عَادَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ اللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ الْجَدِيدِ الَّذِي إِذَا غَابَتْ شَمْسُهُ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ غَيْرِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ نَصَبَ لِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَمِنْ شَرِّ الْحِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنْ شَرِّ السَّبَاحِ وَالْهُوَامِ وَمِنْ شَرِّ دُكُوبِ الْمَخَارِمِ كُلِّهَا ، أَحْبَبُ

تَقْسِي يَا اللَّهُ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ، عَفَّرَ اللَّهُ لَهُ وَنَابَ عَلَيْهِ وَكَفَاهُ أَلْهَمَ وَحَجَرَهُ عَنِ السُّوءِ وَعَصَمَهُ مِنَ الشَّرِّ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی اپنے گھر کے دروازے سے نکلے اسے چاہیے کہ کچھ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں ان کلمات سے جن سے پناہ مانگی ملائکہ نے اس نئے دن کے شر سے جب تک آفتاب غروب ہو۔ اس دن میں مجھے پناہ ملے میرے نفس کے شر سے اور غیر کے شر سے اور شیطاں کے شر سے اور ان لوگوں کے شر سے جو اذیلے خدا کے دشمن ہیں اور جن سے انس کے شر سے اور درندوں اور گزندوں کے شر سے اور تمام محارم کے بجالانے سے اور میں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو ہر اس شر سے جسے اللہ بخش دے اور توبہ قبول کرے اور وہ یہ کہ وہ میرے غم کو دور کرے اور میرے نفس کو برائی سے روکے اور مجھے شر سے بچائے رکھے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْجُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَمَرٍ لَكَ فَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا خَرَجْتُ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْتُ لَهُ اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَأَتِمِّمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَعْمِلْنِي فِي طَاعَتِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي فِيمَا عِنْدَكَ وَتَوَقَّئِي عَلَيَّ مِلَّتِكَ وَمِلَّةَ رَسُولِكَ ﷺ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو تو کہو۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور میرا توکل اللہ پر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے۔ خداوند میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کا جو اس سے نکلنے میں میرے لئے بہتر ہو اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز سے جو میرے لئے شر ہو، یا اللہ اپنے فضل کو مجھ پر زیادہ کر اور اپنی نعمت کو میرے اوپر تمام کر اور اپنی اطاعت میں مجھے عمل کی قوت دے اور مجھے رغبت دے ان امور کی طرف جو تیری خوشنودی کا باعث ہو اور مجھے اپنے دین پر موت دے اور اپنے رسول کی ملت پر میرا خاتمہ کر۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذَا خَرَجَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ بِيكَ خَرَجْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي يَوْمِي هَذَا وَارْزُقْنِي قُوَّةَ وَفَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَطَهْرَهُ وَهُدَاهُ وَبَرَكَتَهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي شَرَّهُ وَشَرَّ مَا فِئِدٍ ، بِسْمِ اللَّهِ وَيَا اللَّهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ خَرَجْتُ فَبَارِكْ لِي فِي خُرُوجِي وَانْقَبِي بِهِ ، قَالَ : وَإِذَا دَخَلَ فِي مَمَرٍ لَهُ قَالَ ذَلِكَ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلے تو فرماتے یا اللہ تیری مدد سے ہو، نکلا ہوں۔ میں نے تیری

فرمانبرداری قبول کی ہے کچھ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے تجھ پر توکل کیا ہے خداوند آج کے دن مجھے برکت دے اور کامیابی فتح و نصرت، پاکیزگی اور ہدایت عطا کر اور مجھ سے اس دن کے شر کو دور رکھ، بسم اللہ، یا اللہ، واللہ اکبر والحمد للہ رب العالمین یا اللہ میں نکلا ہوں میں میرے نکلنے میں برکت دے اور نفع دے اور فرمایا جب گھر میں داخل ہو تو بھی یہی کہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الرَّضَاءِ ، قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ لَا يَحُولُ وَبَنِيَّ وَلَا قُوَّتِي بِلِ يَحُولُ وَقُوَّتِكَ يَا رَبِّ مُتَعَرِّضًا لِرِذْكَ فَأَتْنِي بِهِ فِي غَائِبَةٍ .

۸۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلنے کو فرماتے بسم اللہ الرحمن الرحیم میں گھر سے نکلا ہوں اللہ کی مدد اور قوت سے نہ اپنی طاقت اور قوت سے بلکہ اسے خدا تیری مدد اور قوت سے رزق کی جستجو میں عانت کے ساتھ مجھے عطا کر۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ قَرَأَ قَوْلَهُ اللَّهُ أَحَدٌ جَبِينٌ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ أَمْ يَرِنَ فِي حِنْطِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلا تَنِي حَسَنٌ يَرْجِعُ إِلَى مَنْزِلِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو سورہ قل ہو اللہ احد گھر سے نکلنے وقت دس بار پڑھے تو وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا گھر واپس آنے تک۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَبَاحِ الْحَدَّاءِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا أَرَدْتَ الشَّقْرَ فَقِفْ عَلَى بَابِ ذَاكَ وَأَقْرَأْ آيَةَ الْكِتَابِ أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ثُمَّ قُلْ : اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَامَعِيَ وَسَلِّمْ مَنِي وَسَلِّمْ مَامَعِيَ وَيَلِّقْنِي وَيَلِّقْ مَامَعِيَ بِالْأَعْيُنِ ، ثُمَّ قَالَ : أَمَّا آيَةُ الرَّجُلِ يَحْفَظُ وَلَا يَحْفَظُ مَامَعَهُ وَسَلِّمْ وَلَا يَسْلَمُ مَامَعَهُ وَيَلِّقُ وَلَا يَلِّقُ مَامَعَهُ .

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب تم سفر کا ارادہ کرو تو اپنے گھر کے دروازہ پر ٹھہرو اور سورہ الحمد اللہ اپنے سامنے اور دائیں پر ٹھہرو اور اسی طرح قل اعوذ برب الفلق داہنے بائیں اور سامنے پڑھو اور پھر کہو خداوند اچھے اور جو میرے ساتھ ہیں ان کو محفوظ رکھ اور سلامت رکھ مجھ کو اور جو میرے ساتھ ہیں ہدایت کر مجھے اور جو میرے ساتھ

ہیں۔ بہترین ہدایت۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ایک شخص سفر میں محفوظ رہتا ہے اور جو اس کے آس پاس ہو محفوظ نہیں رہتا اور خود سلامت رہتا ہے اور جو اس کے ساتھ ہو سلامت نہیں رہتا اور پہنچتا ہے منزل پر خود اور جو ساتھ ہوتا ہے وہ نہیں پہنچتا۔

۱۰۔ حَمْدُ مَنْ زِيَادٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِي بَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ : « بِسْمِ اللَّهِ خَرَجْتُ وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ لِأَحْوَلِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ » .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی گھر سے نکلے تو کچھ میں اللہ کا نام لے کر نکلا ہوں اور اس پر توکل کیلئے اور سوائے اللہ کے کسی سے مدد اور توت و رکار نہیں۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَبَاحِ الْحَدَّادِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَأْصُبُاحُ لَوْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ إِذَا أَرَادَ سَفَرَ أَقَامَ عَلَى بَابِ دَارِهِ يُلْقَاءُ وَجْهَهُ الَّذِي يَتَوَحَّهَ لَهُ فَقَرَأَ الْحَمْدَ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ أَلَمَعَوْ دَتِينَ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، ثُمَّ قَالَ : « اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَامَعِي وَسَلِّمْ بَنِي وَسَلِّمْ مَامَعِي وَبَلِّغْنِي وَبَلِّغْ مَامَعِي بِإِلَافِكَ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ ، لِحَفَظَةِ اللَّهِ وَحَفَظْ مَامَعَهُ وَسَلِّمْ مَامَعَهُ وَبَلِّغْ مَامَعَهُ ، أَمَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَحْفَظُ وَلَا يَحْفَظْ مَامَعَهُ وَيَتَلَعَّ وَلَا يَتَلَعَّ مَامَعَهُ وَيَسْلَمُ وَلَا يَسْلَمُ مَامَعَهُ » .

۱۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اے صبح جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو دروازہ پر کھڑے ہو کر الحمد سامنے کی طرف، داہنی طرف اور بائیں طرف رخ کر کے پڑھے پھر آیت الکرسی سامنے داہنی طرف اور بائیں طرف پھر کہے یا اللہ میری حفاظت کر اور اس کی جو میرے ساتھ ہے اور سلامت رکھ مجھے اور جو میرے ساتھ ہے اور پہنچا دے مجھے اور اس چیز کو جو میرے ساتھ ہیں تو اللہ اس کی اور جو اس کے ساتھ ہے اس کی حفاظت کرے گا اور صحیح سالم پہنچا دے گا۔ پھر نہ بایا کیا تم نے ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ خود تویک گیا ہو اور جو اس کے ساتھ ہو وہ تلف ہو گیا اور وہ اپنی جگہ پر صحیح سالم پہنچا ہو اور اس کے ساتھ جو سامان ہو یا آدمی ہو وہ نہ پہنچا ہو۔

۱۲۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ قَصَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَمِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنَزِلِكَ فِي سَفَرٍ أَوْ حَضَرٍ فَقُلْ : « بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ » . تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ



۱۲۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو سفر میں ہو یا حضر میں۔ تو کہو میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو وہ چاہے کرے۔ مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے پس شیاطین اس سے دل کر اسے لوٹانا چاہتے ہیں ملائکہ ان کے منہ پر لاد کر کہتے ہیں تم کو اس پر قیابہ نہیں مل سکتا اس نے اللہ کا نام لیا ہے یہ اللہ پر ایمان لایا ہے اس نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے اور کہا ہے انا شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

# اکیاون وال باب

(بَابُ) ۵۱

☆ (الدُّعَاءُ قَبْلَ الصَّلَاةِ) ☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ كَانَ مَعَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ إِذَا قَامَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَفْتِحَ الصَّلَاةَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوجِّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَقْدَمُهُمْ بَيْنَ يَدَيَّ صَلَاتِي وَأَتَقَرُّ بِهِمْ إِلَيْكَ فَأَجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ : مَنْتَ عَلَيَّ بِمَعْرِفَتِهِمْ فَأَحْنَمْنِي بِطَاعَتِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ وَوَلَايَتِهِمْ ، فَإِنَّهَا السَّعَادَةُ وَاحْتِمِلْنِي بِهَا ، فَإِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، ثُمَّ تَصَلِّي فَإِذَا انْصَرَفْتَ قُلْتَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مَعَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ عَافِيَةٍ وَبَلَاءٍ وَاجْعَلْنِي مَعَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ مَنَئَى وَمُنْقَلَبٍ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَحَبَّتِي مَحَبَّتَهُمْ وَمَمَاتِي مَمَاتَهُمْ وَاجْعَلْنِي مَعَهُمْ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا وَلَا تَفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے جو یہ کہے گا وہ روز قیامت محمد و آل محمد کے ساتھ ہوگا جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو پہلے یہ کہے۔

یا اللہ میں محمد و آل محمد کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوں میں ان کو مقدم کرتا ہوں اپنی نماز سے پہلے اور ان کے ذریعہ سے میں تجھ سے تقرب چاہتا ہوں پس تو ان کی وجہ سے مجھے دنیا و آخرت میں عزت دے اور مقرب بنا

اور ان کی معرفت عطا کر کے مجھ پر احسان کر اور ان کی اطاعت و معرفت و ولایت پر میرا خاتمہ کر یہی بڑی سعادت ہے تو ہر شے پر تاد رہے پھر نماز پڑھ۔

جب نماز پڑھ چکے تو کہے یا اللہ مجھے ہر اطمینان و مصیبت میں محمد و آل محمد کے ساتھ رکھ اور ہر جگہ اور ہر مقام پر میں ان کے ساتھ رہوں یا اللہ میری زندگی اور میری موت آل محمد کی سی زندگی اور موت ہو اور قیامت کے دن تمام مقامات پر میرا اور ان کا ساتھ رہے کسی جگہ میں اور وہ جہان میں اور تو ہر شے پر تاد رہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ : تَقُولُ قَبْلَ دُخُولِكَ فِي السَّلاَةِ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَقْدَمُ عَمْدًا تَبَيَّنَ بَيْنَ يَدَيْ خَاجِنِي وَأَتَوَجَّهُ بِهِ [إِلَيْكَ] فِي طَلْبَتِي فَأَجْعَلْنِي بِهِمْ وَجْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِي بِهِمْ مُتَقَبَّلَةً وَقَدْ تَبَيَّنَ بِهِمْ مَقْشُورٌ أَوْ دُعَائِي بِهِمْ مُسْتَجَابًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .

۲۔ ایک اور روایت میں ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا نماز شروع کرنے سے پہلے یہ کہو یا اللہ میں اپنی ہر ضرورت سے مقدم محمد و آل محمد کو جانتا ہوں اور اپنی ہر ضرورت میں انہی کی طرف توجہ کرتا ہوں مجھے ان کے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھ اور ان کا قرب قرار دے یا اللہ میری نماز ان کے وسیلہ سے قبول کر، میرے گناہ ان کے صدقہ سے بخش دے اور ارحم الراحمین، میری دعا قبول کر۔

۳۔ عَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَبْلَ التَّكْبِيرِ وَقَالَ : اللَّهُمَّ لَا تُؤَيِّسْنِي مِنْ رَوْحِكَ وَلَا تُقَيِّطْنِي مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تُؤْمِنِي مَكْرَكَ فَإِنَّ لَابَأَمْسُ مَكْرَكَ إِلَّا الْقَوْمَ الْخَائِرُونَ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا سَمِعْتُ بِهَذَا مِنْ أَحَدٍ قَبْلَكَ فَقَالَ : إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ عِنْدَ اللَّهِ الْبَاسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ وَالْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ تکبیر نماز سے پہلے آپ قبلہ کی طرف رخ کئے منہ مار رہے ہیں یا اللہ مجھے اپنی رحمت سے مایوس نہ کر اور اپنے بدلے سے بے خوف نہ بنا سوائے گھٹا پانے والوں کے اور کوئی تیرے بدلے لینے سے بے خوف نہیں ہوتا یا پس کر میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس سے پہلے کسی کو یہ کہتے نہیں سنا، فرمایا سنو سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک اس کی راحت بخشی اور رحمت سے مایوس ہونے کا اور خدا کے انتقام سے بے خوف ہو جانا۔

# باولوال باب

## دعا بعد نماز

(باب) ۵۲

\*(الدُّعَاءُ فِي آذَانِ الصَّلَاةِ)\*

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفَيْحِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الرَّوَالِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَ أَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَبِكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْعَنِي عَنِّي وَبِي الْمَافِقُ إِلَيْكَ أَنْتَ الْعَنِي وَأَنَا الْفَقِيرُ إِلَيْكَ أَفَلَنْتَنِي عَنِّي وَسَوَّيْتُ عَلَيَّ دُنُوبِي فَافْضِلْ لِي الْيَوْمَ حَاجَتِي وَلَا تُعَذِّبْنِي بِمَجِيعَ مَا تَعْلَمُ وَنَبِي، بَلْ عَفْوِكَ وَجُودِكَ يَسْغُرْنِي، قَالَ: ثُمَّ يَخْرُجُ سَاجِدًا وَيَقُولُ: «يَا أَهْلَ التَّوْحِيدِ يَا أَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَرَّ يَا رَحِيمَ» أَنْتَ أَبَرُّ بِي وَأَبْنَى وَأَمْنَى وَمِنْ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ أَفْضَلُنِي بِفَضْلِهِ حَاجَتِي مُجَابًا دُعَائِي مَرْحُومًا سَوَّيْتُ قَدْ كَشَفْتَ أَنْوَاعَ الْبَلَاءِ عَنِّي.

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے امیر المؤمنین علیہ السلام نوافل نماز ظہر سے فارغ ہو کر کہا کرتے تھے یا اللہ میں تیرا قرب چاہتا ہوں تیری بخشش اور تیرے کرم سے اور تقرب چاہتا ہوں تیرے مقرب ملائکہ کے ذریعہ سے اور تیرے انبیاء مرسلین کے ذریعہ سے اور تیری پاک ذات سے یا اللہ تو مجھ سے غنی ہے اور میں تیرا محتاج ہوں تو غنی ہے اور تیری طرف حاجت مند ہوں تو نے میری لغزشوں کو معاف کیا ہے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی کی ہے پس آج میری حاجت بر لا اور جو برائی مجھ پر کیے اس میں عذاب نہ کر اپنے عفو کرم سے معاف کر۔

پھر آپ سجدہ میں گئے اور فرمایا۔ اے نگاہ داری کرنے پر مہیون نگاروں کی اے گناہ بخشنے والے، اے نیکی کرنے والے، اے رحم کرنے والے تو میرے ماں باپ سے زیادہ مجھ پر مہربان ہے اور تمام مخلوق زیادہ شفیق ہے میری حاجت پر توجہ فرما، میری دعا قبول فرما اور میری آواز پر رحم فرما اور مختلف قسم کی بلاؤں کو مجھ سے دور رکھ۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَنَحْوُهُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ الْقُضَلِيِّ بْنِ شاذَانَ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ الصَّبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ

إِذَا صَلَّى الصَّعِرَتِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : « الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَقَعْلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَقَعْلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُهُ ، أَعْطَانِي خَيْرًا كَثِيرًا .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بعد نماز مغرب تین بار کچھ حمد ہے اس خدا کے لئے جو جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے وہ نہیں کرتا تو اس کو خیر کثیر عطا کی جائے گی۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : يَقُولُ بَعْدَ الْعِشَاءَيْنِ : « اللَّهُمَّ يَدِيكَ مَقَادِيرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَقَادِيرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَقَادِيرُ الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ وَمَقَادِيرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَقَادِيرُ النَّصْرِ وَالْخِذْلَانِ وَمَقَادِيرُ الْغِنَى وَالْفَقْرِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَفِي جَسَدِي وَأَهْلِي وَوُلْدِي ، اللَّهُمَّ ادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْجَنِّ وَالْإِنْسِ ، وَاجْعَلْ مُنْقَلَبِي إِلَى خَيْرٍ دَائِمٍ وَنَعِيمٍ لَا يَزُولُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے نماز مغرب کے بعد یا اللہ تیرے ہاتھ رات اور دن کے اندازے ہیں اور دنیا و آخرت موت و حیات ، آفتاب و مہتاب اور نصرت و رسوائی اور فقری اور مال داری سب کی مقداروں کو جانتا ہے بلحاظ جسم میرے فائدان والوں میری اولاد کے دین اور دنیا کے معاملات میں برکت نازل فرما ، دور رکھ مجھ سے بدکار عربوں اور عجمیوں کو اور جن اور انسان کو اور میرے لئے مقام بابرکت کو خیر دائم قرار دے اور ایسی نعمت جو زائل نہ ہو۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِيهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : مَنْ قَالَ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَهُوَ آخِذٌ بِلِحْجَتِهِ يَدِيهِ الْيُمْنَى : « يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ارحمني مِنَ النَّارِ » - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَيَذُذُ الْبُسْرَى مَرْفُوعَةً وَيَطْطُهَا إِلَى مَا يَلِي السَّمَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : « أَجِرْنِي مِنَ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ » [ثَلَاثَ مَرَّاتٍ] ثُمَّ يُؤَخِّرُ يَدَهُ عَنْ لِحْيَتِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَهُ وَيَجْعَلُ بَطْنَهُ أَمَامَ بِلْيِ السَّمَاءِ ، ثُمَّ يَقُولُ : « يَا عَزِيزُ يَا كَرِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ ، وَيَقْلِبُ يَدَيْهِ وَيَجْعَلُ بَطْنَهُ أَمَامَ بِلْيِ السَّمَاءِ ، ثُمَّ يَقُولُ « أَجِرْنِي مِنَ الْعَذَابِ [الْأَلِيمِ] ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَالْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، غُفِرَ لَهُ وَرُضِيَ عَنْهُ وَوُصِّلَ بِالْإِسْتِغْفَارِ لَهُ حَتَّى يَمُوتَ جَمِيعُ الْخَلَائِقِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ ، وَقَالَ : إِذَا قَرَعْتَ مِنْ تَشَهُدِكَ قَارِعَ يَدَيْكَ وَقُلْ : « اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً عَزَمًا جَزَمًا لَا تُعَادِرُ دُنْيَا وَلَا آخِرَتَكَ بَعْدَهَا مُحَرَّرًا أَبَدًا وَعَاقِبِي مُعَافَاةً لَا بُلُوَى بَعْدَهُ أَبَدًا وَاهْدِنِي هُدًى لَا أَضِلُّ بَعْدَهُ أَبَدًا وَانْقَعِبِي يَا رَبِّ بِمَا عَلَّمْتَنِي وَاجْعَلْ لِي وَلَا تَجْعَلْهُ عَلَيَّ وَارْزُقْنِي كَمَا فَا رِضْتَنِي بِهَ يَا رَبَّنَا وَنُتْ عَلَيَّ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ

يَا رَحِيمُ ، اَرْحَمْنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّعِيرِ وَابْسُطْ عَلَيَّ مِنْ سَعَةِ رِزْقِكَ وَاهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِاَدَبِكَ وَاعِصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَابْلُغْ عَمْدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنِّي تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَ سَلَامًا وَاهْدِنِي بِهَذَاكَ مَا اَغْنِي بَيْنَاكَ وَاجْعَلْنِي مِنَ اَوْلِيَاكَ الْمُحْلَسِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ آمِينَ قَالَ مَنْ قَالَ هَذَا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ رَزَقَهُ اللهُ عَلَيْهِ رُوحَهُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ حَيًّا مَرْدُودًا نَاعِمًا مَسْرُورًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر نماز کے بعد اپنی دائیں اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کرتے تھے: اے عزت و بزرگی والے دوزخ سے بچالے (تین بار کہے) اور بایاں ہاتھ اٹھائے اس طرح کی ہتھیلی آسمان کی طرف ہو اور کہے یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچالے (تین بار) پھر اپنا ہاتھ دائیں پر لے جلے پھر ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلی آسمان کی طرف کر کے کہے اے عزیز! اے رحمن! اے رحمن! اے رحیم! اے رحیم! اے رحیم! اے رحیم! پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کر کے کہے۔ یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچالے (تین بار) اور دو دہیج محمد و آل محمد پر اور ملائکہ اور روح بھی دو دہیجیں گے اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور خدا اس سے راضی ہوگا اور جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق اس کے مرتے دم تک اس کے لئے استغفار کرے گی سوائے سنگدل جن و انس کے، پھر فرمایا جب تشہد سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہو یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے کوئی گناہ باقی نہ رہے اور توفیق دے کہ اس کے بعد پھر کوئی امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور ایسی غایت عطا فرما کہ اس کے بعد پھر کوئی مصیبت مجھ پر نہ آئے اور ایسی کامل ہدایت کر کہ اس کے بعد میں کسی وقت گمراہ نہ ہوں اور اے میرے رب! نفع پہنچا مجھے اس چیز سے جو تو نے تعلیم دی ہے اور اس کو میرے فائدے کے لئے قرار دے نقصان کے لئے نہیں اور بقدر ضرورت مجھے رزق دے اور اے میرے رب مجھ سے راضی ہو جا اور میری توبہ قبول کر یا اللہ یا اللہ یا اللہ! اے رحمن اے رحمن! اے رحیم! اے رحیم! اے رحیم! دوزخ کی بھڑکتی آگ سے مجھے بچالے اور میرے رزق کو بڑھا دے اور امر حق میں جو چیزیں تیرے اذن سے لوگوں کے درمیان مختلف ہیں ان میں میری رہنمائی کر اور شیطان رحیم کے قریب سے بچا۔ ہاؤ محمد کو میرا درد و سلام پہنچا دے اور صحیح راستہ پر قائم رکھ اور میرا دل غنی کر دے اور اپنے سچے دوستوں میں سے مجھے بنا لے اور درد و ہو محمد و آل محمد پر آمین، امام علیہ السلام نے فرمایا جو ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہے خدا اس کے مرتے کے بعد اس کی روح کو اس کی قبر میں لوٹا دے گا اور قیامت تک زندہ اور رزق روحانی پانے والا ہوگا۔ یعنی قیامت تک عالم برزخ میں اس کی روح خوش و خرم رہے گی۔

۵۔ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ : تَقُولُ بَعْدَ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا أُمَمِيًّا لَهُ دُونَ رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ شَيْئِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا أَجْرًا لِفَائِلِهِ الْأَرِضَاكَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُشْكِي وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

كَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ بِمَخَامِيرِهِ كُلِّهَا عَلَى تَعَمُّاتِهِ كُلِّهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلَى حَيْثُ مَا يُحِبُّ رَبِّي وَيَرْضَى. وَتَقُولُ بَعْدَ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَتَكَلَّمَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ مِلَّةَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلَّةَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلَّةَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِلَّةَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ، تُعِيدُ ذَلِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ: «اللَّهُمَّ» أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَغْفِرَ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ تَقْضِيَ لَنَا حَوَائِجَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي سِرِّ مَنِّكَ وَعَافِيَةٍ.

۵۔ اور بعض اصحاب امام نے روایت کی ہے۔

یا اللہ ترے لئے دائمی حمد ہے تیرے وجود کے ساتھ اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی انتہا تیری مرضی کے سوا کچھ نہیں اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی مدت تیری مشیت کے سوا کچھ نہیں اور تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کے قائل کی جزا صرف تیری مرضی ہے یا اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اور تجھی سے استعا ہے اور تو ہی مددگار ہے یا اللہ تیرے ہی لئے ہے اور تو اس کا ہی ہے حمد اپنے پورے اوصاف کے ساتھ اللہ ہی کے لئے ہے اس کی بے انتہا نعمتوں کا شکر یہ میں حمد کی انتہا یہ ہے کہ میرا بے پسند کرے اور مجھ سے راضی ہو۔ بعد نماز فجر کچھ بغیر کلام کہے۔ خدا کی حمد ہے میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن عرش (یہاں مراد قرآن) یعنی جس کی حد و حساب نہیں، اللہ اکبر میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن لا الہ الا اللہ میزان بھر اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن پھر بار بار خداوند امیں ایک حمد دیں کی طرح تجھ سے اجنا کرتا ہوں کہ درود بھیج محمد و آل محمد پر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری دنیا و آخرت کی ضرورتوں کو سہولت کے ساتھ پورا کر۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَرَجِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ ابْنُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذَا الدُّعَاءِ وَعَلَّمَنِيهِ وَقَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يَلْتَمِسْ حَاجَةً إِلَّا تَبَسَّرَتْ لَهُ وَكَفَاهُ اللَّهُ مَا أَمَّتَهُ: بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ أَقْوَمُ مِنْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ قَوْاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَا مَكَرُوا، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجِبْ أَلِهَ وَتَجِبْنَا مِنْ أَلَمٍ وَكَذَلِكَ تُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلِبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمَسَّ لَهُمْ سُوءٌ مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَحْوَالٍ وَلَأَقْوَةِ إِلَّا بِاللَّهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَمَانَةِ النَّاسِ مَا شَاءَ اللَّهُ وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْعَرَبِيِّينَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْعَرْدُوقِينَ حَسْبِيَ الَّذِي لَمْ يَزَلْ حَسْبِي مُنْذُقًا حَسْبِيَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. وَقَالَ: إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَقُلْ: «رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِهِ جَمَعْتُ»

نَبِيًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَيَمْلَأُنِ فَلَاحُنَ أُمَّةٍ اللَّسْتُمْ وَلَيْسَ فَلَاحُنُ فَاخْطُذْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ  
وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمَنْ قُدُّهُ وَمَنْ تَحْتَهُ وَامْدُدْ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَاجْعَلْهُ الْفَاحِشَ بِأَمْرِكَ  
وَالْمُتَصَرِّ لِدِينِكَ وَأَرِهِ مَا يَحِبُّ وَمَا يَنْفِرُ بِهِ عَنْهُ فِي نَفْسِهِ وَدَرْ يَتَدَوَّى فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ فِي شِيعَتِهِ وَفِي عَدُوِّهِ وَوَأَرِهِمْ  
مَعَهُ مَا يَحْتَدُونَ وَأَرِهِمْ مَا يَحِبُّ وَيَتَّقُونَ بِهِ عَيْنَهُ وَأَشْفِ صُدُورَنَا وَصُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ  
يَقُولُ إِذَا قَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَفْهَمْتُ  
إِسْرَافِي عَلَى نَفْسِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُقَدَّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَعْلَمُكَ الْغَيْبُ  
وَيُقَدِّرُكَ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرَ أَلِي فَأَحْيِنِي، وَتَوَقَّفَنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرَ أَلِي  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتِكَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْقَسْبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ  
وَالْفَنَى وَأَسْأَلُكَ تَقِيماً لَا يَتَقَدَّرُ وَفُرْقَةً عَيْنٍ لَا يَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقِسَاءِ وَبَرَكَاتِ الْمَوْتِ بَعْدَ الْعَيْشِ  
وَبَرَكَاتِ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ الْمُنَظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَشَوْقاً إِلَى رُؤْيَيْكَ وَلِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ صَرَاةٍ مُضِرَّةٍ  
وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا بِرَبِّنَا الْأَيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هَذِهِ مَهْدِيَيْنِ اللَّهُمَّ اُعِدْنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ، اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرَّشَادِ وَالنَّبَاتِ فِي الْأَمْرِ وَالرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ غَايِبِكَ وَأَذَاهُ  
حَقِّكَ وَأَسْأَلُكَ يَارَبِّ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ  
مِنْ سَرِّ مَا تَعْلَمُ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا تَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ.

۶۔ محمد بن الفرج نے روایت کی کہ مجھے امام محمد تقی علیہ السلام نے خط میں لکھا اور زبان ہی تعلیم دی فرمایا جو کوئی بعد نماز صبح یہ دعا پڑھے گا تو اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور ہر ضرورت برائے گی۔

اللہ کے نام سے آغاز اور محمد و آل محمد پر درود، میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ اپنے بندوں کا دیکھنے والا ہے پس لوگوں کی بُری تدبیر و لاسے اللہ نے اسے بجا لیا۔ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (سجاست شرک سے) میں ظالمین سے ہوں۔ خدا نے اس کی دعا قبول کی اور اسے نجات دی۔ رنج و غم سے اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی سجاتے ہیں اللہ مشکلات میں ہمارے لئے کافی ہے اور ہمارا اچھا وکیل ہے وہ اللہ کی نعمت اور فضل سے ایسی حالت میں ہو گا کہ کوئی معیبت ان تک نہ پہنچے۔ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ عظیم خدا سے اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہ کہ جو بندہ چاہے جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اگرچہ بندے اسے بُرا سمجھیں خدا میرے لئے کافی ہے مخلوق سے میرے لئے قاضی کافی ہے نہ کہ اس بندے اور اللہ میرے لئے کافی ہے نہ کہ رزق پانے والی مخلوق۔ ہمیشہ کے لئے میرے واسطے وہ ذات کافی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اسی کی ذات پر توکل ہے اور وہ عرش عظیم

کاملاً لک ہے۔

فرمایا جب نماز واجب سے فارغ ہو تو کہو۔

میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے محمد کے نبی قرآن کے کتاب اور فلاں فلاں کے امام ہونے پر یا اللہ تیرا ولی فلاں ہے تو اس کی حفاظت کر اس کے آگے سے اس کے پیچھے سے، ماہی سے، بائیں سے اوپر سے نیچے سے اس کی عمر کو دراز کر اور اپنے امر پر اس کو قائم رکھ اور اپنے دین کے معاملے میں اس کی مدد کر اور اس کو دکھا دے جس چیز کو تو دوست رکھتا ہے اور جس سے اس کا اولاد کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کے رشتہ داروں کی اور مال کے لحاظ سے، اور اس کے شیعہ امان میں رہیں اور دشمنوں کی طرف سے اطمینان دے اور ان دشمنوں کو ایسی راہ دکھا کہ وہ نقصان پہنچانے سے پرہیز کریں اور ایسا کریں کہ اس سے ان کو خوشی ہو اور دشمنین کے سینے میں خوشی رہے۔

حضرت رسول خدا نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کرتے تھے۔

یا اللہ میرے پہلے اور پچھلے، ظاہری اور باطنی گناہ بخش دے اور جو زیادتی میں نے اپنے نفس پر کی اور جس کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہو یا اللہ تیری ذات سب سے پہلے کبھی ہے اور سب سے آخر بھی، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اپنے علم غیب اور اپنی قدرت سے تمام خلق کا معبود ہے جو تیرے نزدیک بہتر زندگی ہو وہ زندگی مجھے دے اور جو میرے لئے بہتر موت ہو وہ موت مجھے دے یا اللہ میری دعا یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں تجھ سے ڈرتا ہوں اور غصہ ہو یا رضا مندی ہر حالت میں کلمہ حق میری زبان پر جاری رہے اور تیری ہویا تو نگر میا نہ ردی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور میں تجھ سے وہ عیش مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھوں کی سٹنڈک جو منقطع نہ ہو اور یہ چاہتا ہوں کہ تیرے حکم پر راضی رہوں اور عیش کے بعد بابرکت موت ہو اور موت کے بعد خوشگوار عیش اور تیرے دیدار کی لذت، تیرے دیکھنے کا شوق، بغیر کسی ضرر اور گمراہ کن فتنہ کے، خداوندانہ زیور ایمان سے ہمیں سجادے اور انجی بارگاہ سے ہدایت یافتہ ہادی بنا۔

خداوندانہ ہماری ہدایت کر ان لوگوں کی سی جس کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ میں تجھ سے سوالی نیک اسادہ کا ہوں اور تیرے حکم و ہدایت پر ثبات و قرار رکھتا ہوں اور تجھ سے دعا کرتا ہوں تیری نعمت کے شکر ادا کرنے اور تیرے حق کے ادا کرنے کی، اے میرے رب مجھے قلب سلیم اور سچی زبان دے اور جو جانشین (میری اغوشوں کے متعلق) میں اس سے طلب مغفرت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں بہتری کی اس امر میں جو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو تیرے علم میں ہے تو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور تو غیبیوں کا جاننے والا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : جَاءَ جَبْرِئِيلُ ﷺ إِلَى يُوسُفَ وَهُوَ فِي السِّجْنِ فَقَالَ لَهُ :



يَا يُونُسُ قُلْ فِي ذُبُرٍ كُلِّ صَلَاةٍ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي قَرَجًا وَمَحْرَجًا وَارْزُقْنِي مِنْ حَبْتٍ أَحْسَبُ وَ مِنْ حَبْتٍ لَا أَحْسَبُ» .

مفسر مایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کزیریل امین قید خانہ میں یوسف علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا اے یوسف ہر نماز کے بعد کہا کرو۔ خداوند امیر سے لئے اس زنداں سے رہائی عطا کر اور مجھے رزق دے اور ہر اس مقام سے جو میرے گمان میں ہے اور نہیں ہے۔

۸۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَمِيْنٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يَكْرِ بْنِ عُجَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ حَفِظَ فِي نَفْسِهِ وَذَاهِبَ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ : أَحْبَبَ نَفْسِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَأَهْلِي وَذَارِي وَكُلِّ مَا هُوَ مِنِّي بِاللَّهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الْقَسَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، وَأَحْبَبَ نَفْسِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَكُلِّ مَا هُوَ مِنِّي يَرْبِ الثَّلَاثُ مِنَ شَرِّ مَا خَلَقَ - إِلَى آخِرِهَا - وَ يَرْبِ الثَّلَاثُ - إِلَى آخِرِهَا - وَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ - إِلَى آخِرِهَا ..

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو یہ کلمات کہے گا ہر نماز واجب کے بعد تو اس کی جان و مکان و مال اور اولاد و حفظ و امان میں سہہ گی میں اپنے نفس اور اپنے مال اور اولاد اور اہل و عیال اور اپنے گھر اور ہر اس چیز کو جو میری ہے اپنے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو واحد و احد و صمد ہے جو نہ کسی کا بیٹا ہے نہ باپ اور نہ کوئی ہمسر ہے اور میں اپنے نفس مال و اولاد کو اور ہر اس شے کو جو مجھ سے متعلق ہے پناہ میں دیتا ہوں۔ صبح کو ظہر کرنے والے رب کی ہر مخلوق کے شر سے بچنے کے لئے آخر سورہ نمک پڑھے اور قل اعوذ برب الناس آخر تک اور آیت الکرسی آخر تک۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُطَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : مَنْ قَالَ فِي ذُبُرِ الْقُرْآنِ : «يَا مَنْ يَقَعْلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَقَعْلُ مَا يَشَاءُ أَحَدٌ غَيْرُهُ» - ثَلَاثًا - ثُمَّ سَأَلَ أُعْطِيَ مَا سَأَلَ،

۹۔ فرمایا حضرت صادق آل مرتضیٰ نے ہر نماز فریضہ کے بعد کہا اے وہ ذات جو خود جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے نہیں کرتا تین بار کہے پھر جو سوال کرے گا وہ پورا ہو گا۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُجَيْدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ قَامِرَ يَدِكَ عَلَى جَبْهَتِكَ وَقُلْ : «بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْقُتْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ : اللَّهُمَّ أَدْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ [وَالْغَمَّ] وَالْحُزْنَ» - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ..

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر کہو اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غائب و حاضر کا جاننے والا ہے رحمن و رحیم ہے یا اللہ مجھ سے غم اور حزن کو دور کر۔ (تین بار)

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كُنْتُ كَثِيرًا مَا أَشْتَكِي عَيْنِي فَشَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : أَلَا عَلِمْتُكَ دُعَاءَ لِدُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ وَبَلَاغًا لَوْ جَعِ عَيْنُكَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : تَقُولُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ وَدُبُرِ الْمَغْرِبِ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْكَ صَلَیْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلِ النُّورَ فِیْ بَصَرِیْ وَالبَصِيرَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَالبَقَیَّةَ فِیْ قَلْبِیْ وَالاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنیْ .

۱۱۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے جبکہ راتوں کی آنکھوں کی تکلیف بیان کی کہ میں تجھے ایسی دعا بتاتا ہوں جو تیرے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی کا باعث ہو اور تیری آنکھ کے درد کو دور کر دے نماز صبح اور مغرب کے بعد کہو۔

یا اللہ میں محمدؐ و آل محمدؑ کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں میں نور دے اور میرے دل میں دین و یقین کی روشنی پیدا کر اور میرے عمل میں اخلاص دے اور نفس میں سلامت روی اور رزق میں وسعت اور جب تک تو مجھے باقی رکھے مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق کراست فرما۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الشَّامِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ بِالشَّامِ يُقَالُ لَهُ : هِلْقَامُ بْنُ أَبِي هِلْقَامٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلِمَنِي دُعَاءَ جَامِعٍ لِدُنْيَا وَآخِرَةٍ وَأَوْجَزَ ، فَقَالَ : قُلْ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ : سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَيَحْمَدُهُ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ .

قال هِلْقَامُ : لَقَدْ كُنْتُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي خَالًا فَمَا عَلِمْتُ حَتَّى أَتَانِي مِيرَاثٌ مِنْ قَبْلِ رَجُلٍ مَا عَلِمْتُ أَنْ بَيْتِي وَبَيْتُهُ قَرَابَةٌ وَإِنِّي الْيَوْمَ لَمِنْ أَيْسَرِ أَهْلِ بَيْتِي وَمَا ذَلِكَ إِلَّا بِمَا عَلَّمَنِي مَوْلَايَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ .

۱۲۔ روایت کی ابو جعفر شامی نے کہ ایک مروثانی ہلقام نامے نے بیان کیا کہ میں امام موسیٰ کاظمؑ کے پاس آیا

اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں کہ کوئی ایسی جامع دعا فرمائیے جس سے دنیا میں آخرت میں بھلا اور اجر بھی ملے فرمایا نماز صبح کے بعد سورج نکلنے تک کہو۔

سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ واسأله من فضله، ہلقام نے بیان کیا کہ میں بہت ہی زبوں مال اور تنگ دست تھا مجھے ایسے شخص کی میراث مل گئی جس کو میں اپنا فراتدار بھی نہ جانتا تھا اب میں اپنے فائدان میں ایک مالدار آدمی ہوں یہ سب اس تعلیم کا اثر ہے جو مجھ میرے مولا عبد صالحؒ سے ملی۔

## ترپنوال باب

دعائے رزق

(باب الدُّعَاءِ لِلرِّزْقِ) ۵۳

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمْعًا، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ هُرَّةَ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ مُنَاوِيَةَ بْنِ عَمَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءَ لِلرِّزْقِ، فَقَلَّمَنِي دُعَاءَ مَا رَأَيْتُ أَجْلَبَ مِنْهُ لِلرِّزْقِ قَالَ: قُلْ: «اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ، رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا بِلَاغًا لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، صَبًا صَبًا، هَنِيئًا مَرِيئًا، مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَلَا مَنٍّ مِنْ أَحَدٍ خَلَقَكَ الْإِسْعَ مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَإِنَّكَ قُلْتَ: «وَأَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَمِنْ فَضْلِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ عَطِيَّتِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ يَدِكَ أَلْتَمَسُ أَسْأَلُ».

۱۔ راوی کہنسے میرے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ رزق کے لئے مجھے کوئی دعا بتائیے۔ حضرت نے بتالہ میں حصولِ رزق کے لئے اس سے بہتر کوئی دعا نہ پائی۔ فرمایا کہو یا اللہ اپنے فضل سے حلال و ہلاک روزی میں وسعت رسد اور دنیا و آخرت میں کثرت اور خوشگوارى کے ساتھ عطا فرما۔ بغیر کسی جھگڑے یا کسی کے احسان کے پس جو کچھ کشائش ہو نیزے ہی فضل سے ہو۔ میں جو کچھ مانگتا ہوں نیزے فضل و تیری عطیہ سے اور نیزے ہی بھر لو رہا تھا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى! عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَقَدْ اسْتَطَعْتُ الرِّزْقَ فَقَضَيْتُمْ قَالَ لِي: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكْفُلُكَ بِرِزْقِي وَرِزْقِي كُلِّ ذَاتَةٍ، يَا خَيْرَ مُدْعُوٍ وَيَا خَيْرَ مَنْ أُعْطِيَ وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَفْضَلَ مَنْ تَجَنَّى أَفْعَلُ بِهِ كَذَا وَكَذَا».

۲۔ ابو بصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں اپنے رزق کو کما ہوں اور دستِ رزق پارہا ہوں یہ

سن کر حضرت کو عقد آیا اور فرمایا کہ یا اللہ تو زمین پر چلنے والے اور میرے رزق کا خا من ہے اور دعا کے لئے پکارے جانے والوں میں سب سے بہتر ہے اور دینے والوں میں سب سے بہتر ہے اور جن سے سوال کیا جاتا ہے ان سب سے بہتر ہے اور جن سے امید کی جاتی ہے ان سب سے افضل، میری یہ حاجت بر لا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ: أَبْطَارُ جُلٍّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ ثُمَّ أَنَاذُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَبْطَارُ بَيْتِكَ عَنْ؟ فَقَالَ: السَّقَمُ وَالْفَقْرُ، فَقَالَ لَهُ: أَفَلَا عَلِمْتَكَ دُعَاءَ يَذْهَبُ اللَّهُ عَنْكَ بِالسَّقَمِ وَالْفَقْرِ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: قُلْ: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] تَوَكَّلْتُ عَلَى الْخَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكَتَبْتُ لَهُ تَكْبِيرًا، قَالَ: فَمَالَيْتَ أَنْ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي السَّقَمُ وَالْفَقْرُ.

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت رسول خدا کے ایک صحابی دیر کے بعد حضرت کی حدیث میں آئے حضرت نے پوچھا کیا وجہ تھی انہوں نے کہا بیماری ناداری، فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ مرض رہے نہ تنگدستی، اس نے کہا تم در تیلے لے لیا۔ کہو نہیں ہے مدد و قوت مگر اللہ سے میرا توکل اس ذات پر ہے جو زندہ ہے اور مرنے والی نہیں، حمد ہے اس اللہ کے لئے جس کے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ حکومت میں کوئی شریک ہے اور نہ کوئی اس کا ولی ہے اسی کو سب سے بڑا جانو، چند روز نہ گزرے تھے کہ وہ شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا نے میری بیماری اور ناداری دور کر دی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ غَمَرِ الْيَمَنِيِّ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: ادْعُ فِي مَلَبِ الرِّزْقِ فِي التَّكْوِينِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ: يَا خَيْرَ الْمُسَوِّلِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ اَرْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي مِنْ فَسْطَاطِكَ الْوَالِيعِ فَإِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طلب رزق کے لئے اُٹھنا نماز فریضہ میں بحالت سجدہ کہو۔ اے سب سوال کئے ہوؤں سے بہتر، اے سب عطا کرنے والوں سے بہتر اپنے وسیع فضل سے مجھے اور میرے اہل و عیال کو رزق دے تو بڑے فضل والا ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي حَمِيلَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: شَكَّوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ الْمَاحَةَ وَسَأَلْتُهُ

أَنْ يَعْلِمَنِي دُعَاءَ فِي مَلَبِ الرِّزْقِ فَعَلِمَنِي دُعَاءَ مَا اخْتَجْتُ مُنْذَرَعُونَ بِهِ ، قَالَ : قُلْ فِي [اذْبُرَا] صَلَاةِ اللَّيْلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ : يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَيَا خَيْرَ مَسْئُولٍ وَيَا أَوْسَعَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ تَجَى اِرْزُقْنِي وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ وَسَبِّحْ لِي رِزْقًا مِنْ قَبْلِكَ : إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۵۔ البلبیر سے مروی ہے میں نے صادق آل محمد سے اپنی حاجت بیان کی اور درخواست کی کہ طلب رزق کے لئے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ حضرت نے تعلیم کی جب سے میں نے اس طرح دعا کی میں محتاج نہ رہا فرمایا کہ بوجہ حالت سجدہ نماز شب میں۔ اے پکارے ہوؤں میں سب سے بہتر، اے سائل کو سب سے زیادہ عطا کرنے والے، امیدوں کی سب سے بہتر جگہ مجھے رزق دے اور میرے رزق میں وسعت دے اور اپنی طرف سے میرے لئے رزق کا سبب پیدا کر تو ہر شے پر قادر ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ عليه السلام فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذُو عِيَالٍ وَعَلَيَّ دَيْنٌ وَقَدْ اشْتَدَّتْ خَالِي فَعَلِمَنِي دُعَاءَ أَدْعُوهُ عَنْ وَجَلٍ بِهِ لِيَرْزُقَنِي مَا أَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام : يَا عَبْدَ اللَّهِ تَوَضَّأْ وَأَسْبِغْ وَضُوءَكَ ثُمَّ صَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ الزُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ قُلْ : يَا مُنَاجِدُ يَا وَاحِدُ يَا كَرِيمُ [يَا ذَا لِمُمْ] أَتُوجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ عليه السلام يَا نَبِيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتُوجَّهُ بِكَ إِلَى اللَّهِ رَبِّكَ وَرَبِّي وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَآهْلِي بَيْنَهُ وَأَتَاكَ تَقَحُّةً كَرِيمَةً مِنْ تَقَحُّاتِكَ وَفَتْحًا يَسِيرًا وَرِزْقًا وَاسِعًا أَلُمُّ بِهِ شَعْمِي وَأَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي .

۶۔ ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں بال بچوں والا ہوں اور مقروض ہوں میری حالت بہت تباہ ہے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ خدا مجھے رزق دے اور میرا قرض ادا ہو جائے اور میں اپنے اہل و عیال کی مدد کر سکوں۔ فرمایا اے بندہ خدا پورا وضو کر (مع استسجبات) اور دو رکعت ادا کر رکوع و سجود بجا لا کر کہو۔ اے صاحب محمد و بزرگی، اے ذات واحد، اے کریم میں رجوع کرتا ہوں تیری ذات کی طرف وسیلہ سے تیرے نبی محمد کے جو نبی رحمت ہیں اے محمد! اے رسول اللہ میں آپ کے سہارے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں جو آپ کا بھی رب ہے میرا بھی رب ہے اور ہر شے کا رب ہے اے خدا درود بھیج محمد و آل محمد پر میں انعام مانگتا ہوں تیرے انعاموں میں سے اور آسان کنشادگی رزق تاکہ اپنی پراگندگی کی جمع کروں اور اپنا قرض ادا کروں اور ضروریات میں اہل و عیال کی مدد کروں

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيانٍ ، عَنْ أَبِي سَبْيَةَ الْمُسْكَارِيِّ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام هَذَا الدُّعَاءَ : يَا ذَا رِزْقِ الْمُفْلِكِينَ : يَا ذَا رِجْمِ

الْمَسَاكِينِ ، يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ ، يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ ارْزُقْنِي وَ غَايِبِي وَ اكْفِنِي مَا أَهْمَنِي .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ اے غریبوں کو رزق دینے والے اے مسکینوں کے سردار، اے مومنوں کے ولی، اے زبردست قوت والے محمد و آل محمد پر درود بھیج اور مجھے رزق دے اور غایت عطا کر اور میری ہم پر راکر۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ يَقُولُ : نَظَرْتُ أَبُوجَعْفَرٍ ؑ إِلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ» فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ؑ : سَأَلْتَ قُوَّةَ النَّبِيِّ قُلِي : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا [حَلَالًا] وَاسِعًا طَيِّبًا مِنْ رِزْقِكَ» .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص کو کہتے سنا۔ یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے رزقِ حلال کا بخشش فرمایا۔ اے شخص تیرے قوتِ انبیاء کا سوال کیا پس یوں کہو خدا اذنا میں سوال کرتا ہوں ایسے رزق کا جو زیادہ اور پاک ہو۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِلَّهِ مَا ؑ : جُعِلَتْ فِذَاكَ أَدْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي الْحَلَالَ فَقَالَ : أَتَدْرِي مَا الْحَلَالُ ؟ قُلْتُ : الَّذِي عِنْدَنَا الْكُتُبُ الطَّيِّبُ ، فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ؑ يَقُولُ : الْحَلَالُ هُوَ قُوَّةُ الْمُصْطَفَيْنِ ثُمَّ قَالَ : قُلْ : «أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْوَاسِعِ» .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ میرے لئے خدا سے دعا کیجئے کہ مجھے رزقِ حلال دے فرمایا تو جانتا ہے کہ رزقِ حلال کیلئے میں نے کہا جو پاک کائنات پر فرمایا علی بن حسین علیہما السلام فرماتے تھے۔ روزی حلال برگزیدانِ خدا کی ہے (یعنی قوتِ لایموت) پھر امام نے فرمایا تم یوں سوال کرو کہ اس قدر رزق دے۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُقْصِلِ بْنِ مَرْيَدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : قُلْ : «اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْنَعْنِي فِي عُمْرِي وَاجْعَلْ لِي مِمَّنْ تَنْصُرُهُ لِدِينِكَ وَلَا تَسْبِدْ لِي غَيْرِي» .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا یہ کیا کرو۔ یا اللہ میرے رزق میں وسعت دے اور میرے عمر راز کر اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جن سے تو اپنے دین میں مدد دیتا ہے اور میری جگہ میرے غیر کو نہ لایا یعنی وہ مطیع ہو اور میں نافرماں بردار۔

۱۱۔ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام دُعَاءُ فِي الرِّزْقِ : يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ أَشْأَلَكَ بِحَقِّ مَنْ حَقَّهُ عَلَيْكَ عَظِيمٌ أَنْ تُعْصِمَنِي عَلَى عَمَلٍ وَأَنْ تَرْزُقَنِي الْعَمَلَ بِمَا عَلَّمْتَنِي مِنْ مَعْرِفَةِ حَقِّكَ وَأَنْ تَبْسُطَ عَلَيَّ مَا حَظَرْتَ مِنْ رِزْقِكَ.

اگر فرمایا موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ رزق کے لئے یوں دعا کرو، یا اللہ یا اللہ یا اللہ میں اس کے حق کا واسطہ دے کہ سوال کرتا ہوں جس کا حق تیرے اوپر بہت بڑا ہے کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور مجھے توفیق دے اس امر کی جو تو نے اپنے حق کی معرفت کے متعلق بتایا ہے اور جو رزق تو نے روک لیا ہے اس کو میرے لئے جاری فرما۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْعَطَّارِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَسْقُوتَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّا أَقْدَرْنَا تَبْطَأًا الرِّزْقَ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ : قُلِ : اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَكْمَلُكَ بِرِزْقِي وَرِزْقِي كُلِّ ذَابِقَةٍ فَبَاخِرَ مَنْ دُعِيَ وَبَاخِرَ مَنْ سُئِلَ وَبَاخِرَ مَنْ أُعْطِيَ وَيَا أَفْضَلَ مَرْتَجًى أَفْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا.

۱۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہمارا رزق سست رہتا ہے یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا اور فرمایا یوں کہو یا اللہ تو میرے اور ہر جاندار کے رزق کا سامن ہے اے وہ ذات جو ہر فریاد رس سے بہتر ہے اور ہر سوال کئے ہوئے سے اور عطا کرنے والے سے بہتر ہے اور سب سے افضل مرکز امید تو ہے میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔

۱۳۔ أَبُو بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليہ السلام يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْأَلَكَ حَسَنَ الْمَعِيشَةِ أَتَقَوَّى بِهَا عَلَى جَمِيعِ حَوَائِجِي وَأَتَوَصَّلُ بِهَا فِي الْحَيَاةِ إِلَى آخِرَتِي مِنْ غَيْرِ أَنْ تُثَرِّقَنِي فِيهَا فَأَطْفَى أَوْ تُغَيِّرَ بِهَا عَلَيَّ فَأَشْفَى ، أَوْ سَوْعَ عَلَيَّ مِنْ خِلَالِ رِزْقِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ سَبَبِ فَضْلِكَ نِعْمَةً مِنْكَ سَابِقَةً وَعَطَاءً غَيْرَ مَمْنُونٍ ثُمَّ لَا تُشْغَلْنِي عَنْ شُكْرِ نِعْمَتِكَ يَا كُنَّارَ مِنْهَا تُلْهِبُنِي بِنَجْنَةٍ وَتَغَيِّبُنِي زَهْرَاتٍ زَهْوَتِي ، وَلَا يَا قَلِيلَ عَلَيَّ مِنْهَا يَقْصُرُ بِمَعْلِي كَدُّهُ وَبِمَلَأَ صَدْرِي هَمَّهُ ، أَعْطَيْتَنِي مِنْ ذَلِكَ يَا إِلَهِي غَنًى عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ وَبَلَاغًا نَالَ بِهِ رِضْوَانُكَ وَأَعُوذُ بِكَ يَا إِلَهِي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ، لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ سِجْنًا وَلَا فِرَاقًا عَلَيَّ حُرْنًا ، أَخْرِجْنِي مِنْ قَيْدِهَا مَرْضِيًّا غَنِيًّا مَقْضُوفًا فِيهَا عَمَلِي إِلَى دَارِ الْحَيَوَانِ وَمَسَاكِينِ الْأَخْيَارِ وَأَبْدِلْنِي بِالدُّنْيَا الْغَابِيَةِ نَعِيمَ الدَّارِ الْبَاقِيَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْزُلِهَا وَزَلْزَلِهَا وَسَطَوَاتِ شَيَاطِينِهَا وَسَلَاطِينِهَا وَتَكَالُهَا وَمِنْ بَقْيٍ مَنْ بَقِيَ عَلَيَّ فِيهَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَمَنْ أَرَادَنِي فَأَرِدْهُ وَقُلْ عَنِّي حَدٌّ مَنْ نَصَبَ لِي حَدًّا وَ أَطْفِئْ عَنِّي

نَارَ مِلِّ شَتَّىٰ وَفَوَدُهُ وَكَفَنِي مَكْرَ الْمَكْرَةِ وَافْقَاعَنِي غِيُونَ الْكَفَرَةِ وَكَفَنِي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ  
هَمَّهُ وَادْفَعْ عَنِّي شَرَّ الْحَسَدَةِ وَاعِصْ مِنِّي مِنْ ذَلِكَ بِالسَّكِينَةِ وَاللِّسْنِي دِرْعَكَ الْحَصِينَةِ وَاحْتَابِي  
فِي سِتْرِكَ الْوَاقِي وَأَصْلِحْ لِي خَالِي وَصِدِّقْ قَوْلِي بِفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي أَهْلِي وَمَالِي ۝

۱۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔

یا اللہ میں تجھ سے اچھی روزی چاہتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے سے اپنی تمام ضرورتیں پوری کر دوں اور اپنی زندگی میں اس  
سے نجات آخرت حاصل کروں مجھے اتنا زیادہ نہ دے کہ میں سرکشئی کرنے لگوں نہ اتنا کم کہ میں بد بخت قرار پاؤں، میرے لئے رزق  
حلال میں کٹا دگی عطا کر اور اپنے فضل و کرم سے خوشگوار نعمتیں مجھے دے اسی عطا جس پر کسی کا احسان نہ ہو اور اتنی زیادتی نہ  
ہو کہ میں تیرا شکر کرنے سے غافل ہو جاؤں اور اس کی خوشی مجھے غفلت میں ڈال دے اور اس کی شگفتگی فتنہ برپا کر دے اور نہ اتنا  
کم کہ اس کی فکر عمل کو کوتاہ کر دے اور میرا سینہ غم سے سہر جائے۔ یا اللہ مخلوق کے شر سے بے پروا کر دے اور مجھے ایسی ہدایت  
کر کہ تیری مرضی کا خواستگار بن جاؤں۔ خدا یا میں دنیا و مافیہا کے مذاب سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور نہ  
اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ کر۔ مجھے اس کے فتنوں سے نکال دے، سخی لیکہ تو مجھ سے راضی ہو اور میرا عمل قبول ہو آخرت میں اور  
مساکن اختیار میں مجھے جگہ ملے اور دنیا کے فانی کی نعمتوں کو آخرت کی نعمتوں سے تبدیل کر دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سختی دنیا اور اضطراب دنیا سے اور شیطان کے حملوں اور اس کی حکومت اور اس کے  
دبالت سے اور اس شخص سے جو اس دنیا میں مجھ سے سرکشئی کرے یا اللہ جو مجھ سے مکر کرے اس کو مکر کا بدلہ دے اور جو مجھ سے جنگ  
کرے اس کو ہزا دے اور جو میرے اوپر ہتھیار اٹھائے اس کی دھار کند کر دے اور جو مجھے آتش غضب کا ایندھن بنا چاہے اس  
کی آگ کو بجھا دے اور مکاروں کے مکر سے مجھے نجات دے اور کافروں کی آنکھوں کو میری طرف سے پھیر دے اور جو رنج و غم میں مجھے بھنسا  
چاہتا ہو اس سے بچالے، حاسدوں کے شر کو مجھ سے دور رکھ اور ایمان کے ساتھ مجھ کو پہلے رکھ اور اپنی حفاظت کی مضبوطی طرز  
مجھے پہنچا دے اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں ڈھانپ دے میرے حال کی اصلاح کر قول و فعل میں صداقت دے اور برکت  
دے اہل و مال میں۔

## چوتھوں باب

### ادائے قرض کی دعا

(باب) ۵۴

﴿الدَّعَاءُ لِلدَّيْنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ : جَمِيعاً : عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ : عَنْ جَمِيلٍ



ابن دہاج ، عَنْ وَلِيدِ بْنِ سَبِيحٍ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام دَيْنًا لِي عَلَى أَمْسٍ ، فَقَالَ : قُلِ :  
وَاللَّهِ لَمْ تَحْطَ مِنْ لِحَاطَتِكَ نَيْسَرَةً عَلَى غُرْمَائِي بِهَا الْقَضَاءُ ، وَنَيْسَرَةً لِي بِهَا الْإِقْتِضَاءُ ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ لوگوں پر میرا قرض ہے وہ نہیں دیتے۔ فرمایا  
یوں دعا کر یا اللہ میں طلب کرتا ہوں تیرے انعامات میں سے انعام کہ آسان کر قرض داروں کے لئے قرض ادا کرنا اور میرے  
لئے ان سے قرض لینا تو ہر شے پر قادر ہے۔

۲۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجْدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ  
عُمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ الْغَالِبُ عَلَيَّ الدَّيْنُ وَ  
وَسْوَةُ السَّدْرِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : قُلْ : هَوَ كَلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ  
يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدَّلِّ وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرُهُ .  
قَالَ : فَصَبَّرَ الرَّجُلُ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَهَنَّفَ بِهِ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ ؟ فَقَالَ : أَذْمَنْتُ مَا  
قُلْتَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَضَى اللَّهُ دَيْنِي وَأَذْهَبَ وَسْوَةُ سَدْرِي .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا یا نبی اللہ میرے اوپر قرض  
ہے اور امر قضا و قدر کے متعلق سینہ میں دوسو سہلے فرمایا یوں دعا کرو۔  
تو کلمت علی النبی الخ ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔

جب تک اللہ نے چاہا اس نے ممبر کیا ایک دن وہ رسول خدا کی طرف سے گزرا۔ حضرت نے اسے آواز دے کر  
فرمایا کہو کیا ہوا۔

اس نے کہا میں نے دعا کا رد کیا اللہ نے میرا قرض بھی ادا کر دیا اور دل کا دوسو سہلے مٹا دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ  
الْذُمَارِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَبِثْتُ شِدَّةً  
مِنْ وَسْوَةِ السَّدْرِ وَأَنَا رَجُلٌ مُدْبِنٌ مُعْبِلٌ مُخَوِّجٌ فَقَالَ لَهُ : كَبَّرَ زَهْدِهِ الْكَلِمَاتِ : هَوَ كَلْتُ عَلَى  
الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ  
يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدَّلِّ وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرُهُ . فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَهُ فَقَالَ : أَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي وَسْوَةُ سَدْرِي  
وَقَضَى اللَّهُ دَيْنِي وَوَسَّعَ عَلَيَّ رِزْقِي .

۳۔ ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا میرے دل میں وساوس شیطانی بہت پیدا ہوتے ہیں میں مفروض ہوں عیال دار ہوں صاحب احتیاج ہوں۔ حضرت نے فرمایا بار بار یہ کلمات ورد زبان کر ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔

چند روز کے بعد وہ آیا اور کہنے لگا اللہ نے میرے دوسرے بھی دور کر دیئے اور قرض ادا کر اگر رزق میں وسعت دے دی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ . عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ كَتَبَهُ لِي فِي فَوْطَانٍ : «اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ مَطَالِمَهُمُ النَّبِيُّ قَبْلِي، صَغِيرُهُ، وَكَبِيرُهُ، فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَغَايَةٍ وَمَالَهُ تَبْلُغُهُ قَوْلِي وَلَمْ تَسْعُهُ ذَاتُ يَدِي وَلَمْ يَقْوِ عَلَيَّ بَدَنِي وَيَقْبِضِي وَنَفْسِي فَأَذِمْ عَنِّي مِنْ جَزِيلِ مَا عِنْدَكَ مِنْ فَضْلِكَ ثُمَّ لَا تَخْلُفْ عَلَيَّ مِنْهُ شَيْئًا تَقْضِيهِ مِنْ حَسَنَاتِي، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ الدِّينَ كَمَا أَشْرَعَ وَأَنَّ الْإِسْلَامَ كَمَا وَصَفَ وَأَنَّ الْكِتَابَ كَمَا أَنْزَلَ وَأَنَّ الْقَوْلَ كَمَا حَدَّثَ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ذَكَرَ اللَّهُ عَمْدًا وَأَهْلَ بَيْتِهِ بِخَيْرٍ وَحَسَنَاتٍ وَأَهْلَ بَيْتِهِ بِالسَّلَامِ» .

۴۔ راوی کہتا ہے حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک کاغذ پر یہ دعا مجھے لکھ کر بھیجی، یا اللہ غایت اور ہمت کے ساتھ لوگوں کے چھوٹے اور بڑے تمام منظام محمد سے پہلے جو امیری قوت سے باہر جا رہا تھا میری دسترس نہیں ہے اور میرے نفس و یقین اور بدن کو اس پر زور نہیں تو اپنے فضل سے میری اس کمی کو پورا کر اور اسے الرحمہ الراحمین میری حسنت میں کمی نہ کریں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عبد و رسول ہیں اور دین وہی ہے جو تمام انبیاء کا تھا اور اسلام وہی ہے جس کا وصف بیان کیا گیا اور کتاب وہی ہے جو نازل کی گئی اور حدیث وہی ہے جو بیان کی گئی اور اللہ سر اسحق ہے اور خدا نے محمد کو ذاکر کیا اور ان پر یہ دعا سلام کا۔

## پچینواں باب

### دعا برائے دفع کرب و غم و خوف

#### (باب ۵۵)

(اللَّهُمَّ لِلْكَرْبِ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْخَوْفِ) \*

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيعٍ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الشَّارَحِ



الدُّعَا وَحَتَّىٰ أَحْرَجَكَ مِنَ الْجَبِّ فَقَالَ لَدُ: وَمَا الدُّعَاءُ؟ فَقَالَ: قُلِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَثْنُ بِدُفْعِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ دُونَ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَتَجْعَلَ لِي مِثْلًا نَافِعًا نَافِعًا قَرِيبًا وَمَحْرَجًا» قَالَ: ثُمَّ كُنْتُ مِنْ قَصِيصِهِ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب یوسف کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں ڈالا تو جبرئیل ان کے پاس آئے اور فرمایا اسے لڑکے کا حال ہے انھوں نے کہا میرے بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا ہے جبرئیل نے کہا اس سے نکلتا چاہتے ہو۔ فرمایا اگر خدا چاہے گا تو نکال دے گا جبرئیل نے کہا خدا فرماتا ہے ان کلمات کے ساتھ دعا کرو، میں تمہیں کنویں سے نکال دوں گا۔ پوچھا وہ دعا کیا ہے انھوں نے کہا یا اللہ میں اقرار کرتا ہوں کہ سزاوارحمد تو ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بڑا احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے صاحب عظمت و جلال ہے میں سوال کرتا ہوں محمدؐ وال محمدؐ پر درود بھیجنے کا اور اس کا کہ میری موجودہ حالت میں کشادگی اور اس سے نکلنے کی صورت پیدا کر، امام نے فرمایا اس کے بعد کا قصہ قرآن میں مذکور ہے۔

۵۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَاجِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ الَّذِي دَعَا بِهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ قَتَلَ الْمُعَلَّى بْنَ حُنَيْنٍ وَأَخَذَ مَالَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمُورِكَ الَّذِي لَا يُطْفِئُ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا تُخْفَى وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا يُنْقَضُ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا تُخْصَى وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي كَفَفَتْ بِهَا فِرْعَوْنَ عَنْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ».

جب داؤد بن علی نے علی بن حنین کو قتل کیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام کا مال ضبط کر لیا تو حضرت نے ان الفاظ میں اس کے لئے بددعا کی، یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نور سے جو بجھنے والا نہیں اور تیرے ان عزائم سے جو مخفی نہیں اور تیری اس عزت سے جو ختم ہونے والی نہیں اور تیری اس نعمت سے جس کا احصا اور شمار نہیں اور تیری اس قدرت سے جس سے تو نے موسیٰ کو فرعون پر غالب کیا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ: عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الرَّهْمِ قَالَ: تَعْتَمِلُ وَتُصَلِّيُ زَكَّعَتْنِي وَتَقُولُ: «يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَيَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا رَافِعَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا قَرِّحْ هَمِّي وَكُفِّ عَمِّي يَا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ» اَسْمِي وَطَهَّرْ بِي وَادْهَبْ بِلِسَانِي وَافْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمَعْوَدَيْنِ

وَعَافِي فِي عَمْرِي كَلِمَةً وَتَبَّتْ حُجَّتِي وَأَعْفِرْ عَنِّي يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
مَطْلَبِي وَوَضِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي عَافِي سَعِيْفَ وَتَجَاوَزْ عَنِّي سَيِّئِي وَفِي عَمْدِي بِحُسْنِ مَا  
نَبِي يَنْقُصِي وَلَا تَجْعَلْ لِي حَمِيمًا وَهَبْ لِي يَا إِلَهِي لِحَقْلَةٍ مِّنْ لِّحَظَاتِكَ ، تَكْثِفُ بِهَا عَمْدِي  
لِقَبْلَتِي وَتَرُدُّ بِهَا عَافِي مَا هُوَ أَحْسَنُ غَاذَاتِكَ عِنْدِي ، فَقَدْ صَعَفَتْ قُوَّتِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي  
مَلَأَتْ رَجَائِي وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا رَجَاؤُكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَىكَ وَتَدْرُكُ عَلَيَّ يَارَبِّ أَنْ تَرَحَّمَنِي  
فَلْيَبْنِ ، إِلَهِي ذِكْرُ عَسَائِدِكَ يُؤْنِسُنِي وَالرَّجَاءُ لِإِنْعَامِكَ  
ي وَآتَ رَبِّي وَسَيِّدِي وَمَقْرَعِي وَمُنْجِي وَالْخَافِطُ لِي  
رِزْقِي وَفِي فَضَائِكَ وَقَدْ تَرَكْتُ كُلَّ مَا أَنَا فِيهِ فَلْيَكُنْ يَا سَيِّدِي  
بِحَبْلِ خَلَاصِي مِمَّا أَنَا فِيهِ حَمِيمًا وَالدَّافِعُ لِي فَإِنِّي لَا أَحِذُ  
دَعْوَتَكَ ، فَكُنْ يَا ذَا الْجَلَالِ (وَالْإِكْرَامِ) عِنْدَ أَحْسَنِ طَنِي  
لَأَتَّبِي وَصَفَّ ذِكْرِي وَأَمُنْ بِذَلِكَ عَلَيَّ وَاعْلَى كُلِّ دَاعٍ  
وَأَلِيهِ .

ذکر گوارید تا کیا کرتے تھے جب کوئی امر حادث ہوتا تھا یا اللہ محمد و آل  
ہم کو اور میرے عمل کو پاک بنا اور میری بارگشت کو آسان بنا اور میرے  
اعمال میں عطا فرما اور میری محنت کو برقرار رکھ میری خطاؤں کو بخش  
اب دامن رکھ میرے رزق میں وسعت دے میں کمزور ہوں ، میرے  
داند و ہنک نہ کر اور میرے دوستوں کو میرے معاملے میں تکلیف  
نہیں بٹلا ہوں ان کو درد نہ کر دے اور جو تیرے نزدیک بہتر ہو وہ کو  
لوں کی طرف سے میری امید منقطع ہوگئی ہے اور صرف تجھی سے  
درت میرے اوپر ہے اگر تو رحم کرے اور معاف کرے تو اگر خدا  
ام کی امید میرے دل کو قوت پہنچاتی ہے جب سے تو نے مجھے پیدا  
رہے میرے پناہ کی جگہ ہے میری امیدوں کا مقام ہے اور میرا  
پرہیز بان ہے اور میرے لذت کا ضامن ہے اور جس حالت  
راہ میرے مولا جو کچھ تیری مشیت میں ہے جلد اس سے  
نے دلا تیرے سوا کوئی نہیں اور مجھے تیرے سوا کسی پر

میں سے پاک  
رکھ لے اللہ

عبد اللہ  
حیدر

مناوات  
اللہ  
اللہ  
اللہ  
اللہ

کسی مہم کو  
بر لا  
سوا کوئی  
پر اور  
نہ سے

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی غم لاحق ہو تو غسل کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور کہو اے غموں کے دور کرنے والے، اے مصیبت کو رفع کرنے والے، اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے۔ میرے غم کو دور کر لے اللہ اے واحد، اے واحد و محمد، اے وہ جس سے کوئی بچ پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ مجھے بچلے گناہوں سے پاک کر دے اور میری ہلاکت کو دور کر دے۔ پھر آیت الکرسی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّارٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا حَفَّتْ أَمْرًا فَقُلْ : «اللَّهُمَّ إِنِّكَ لَا يَكْفِي مِنْكَ أَحَدٌ وَأَنْتَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَكَفِّنِي كَذَا وَكَذَا» .

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : تَقُولُ : «يَا كَافِيَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ، اكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَجَّارٍ وَآلِهِ» وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ دَخَلَ عَلَى سُلْطَانٍ يَهَابُهُ فَلْيَقُلْ : «يَا اللَّهُ اسْمَعْ مِنِّي وَيَا اللَّهُ اسْتَجِبْ مِنِّي وَبِمَحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَنْوَجْهُ» ، اللَّهُمَّ ذَلِّلْ لِي صَعُوبَتَهُ وَسَهِّلْ لِي حَزُونَتَهُ فَإِنَّكَ تَمَحُّو مَا تَشَاءُ وَتَنْتِمْ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ ، وَتَقُولُ أَيْضًا وَحَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَأَمْنَتُ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ مِنْ حَوْلِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ وَأَمْنَتُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم کسی امر میں خوف لاحق ہو تو کہو یا اللہ تیرے سوا کوئی کسی مہم کو آسان نہیں کر سکتا اور تو اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کی شکل آسان کر دیتا ہے پس میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو اے ہر معاملہ کے پورا کرنے والے آسمان اور زمین میں تیرے سوا کوئی کسی امر کا پورا کرنے والا نہیں دنیا و آخرت کے امور میں جو دشواریاں ہیں ان کو تو ہی آسان کر اور درد و محنت والے محمد پر اور ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسے حاکم کے پاس جانے والا ہو جس سے خائف ہو تو کہے یا اللہ نجات دے کامیاب دے میں محمد صلیم کے واسطے سے توجہ دلاتا ہوں یا اللہ جو مصیبت آنے والی ہے اسے آسان کر اور میرے رنج و غم کو ہلکا کر تو جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور ام الکتاب (لوح محفوظ) کا مالک تو ہی ہے اور فرمایا یہ بھی کہے اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے میں بجا رہوں گا اللہ کی مدد اور توت سے سب دشمنوں کی طاقت سے اور صبر کے ظاہر کرنے والے خدا کی مدد سے محفوظ رہوں گا مخلوق کے شر سے اور نہیں ہے توت اور مدد مگر اللہ سے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، رَقَعُوهُ ، إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَائِي عليه السلام فِي الْأَمْرِ يَحْدُثُ : «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَجَّارٍ وَآلِ نَجَّارٍ وَاعْزِلْ لِي وَارْحَمْنِي وَزَلِّ عَمَلِي وَيَسِّرْ مُقْلَبِي وَاهْدِلْ لِي» .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی غم لاحق ہو تو غسل کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور کہو اسے غموں کے دور کرنے والے، اے مصیبت کو رفع کرنے والے، مے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے۔ میرے غم کو دور کر اے اللہ اے واحد، اے واحد و صمد، اے وہ جس سے کوئی بچہ پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ مجھے بچلے گناہوں سے پاک کر دے اور میری بلا کو دور کر دے۔ پھر آیت الکرسی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَزْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا خِفْتَ أَمْرًا فَقُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّكَ لَا تَكْفِي مِنْكَ أَحَدٌ وَأَنْتَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَكَفِّنِي كَذَا وَكَذَا».

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: تَقُولُ: «يَا كَافِيًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، اكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ» وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ دَخَلَ عَلَى سُلْطَانٍ يَهَابُهُ فَلْيَقُلْ: «يَا اللَّهُ اسْتَجِبْ وَيَا اللَّهُ اسْتَجِبْ وَبِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَتَوْجَهُ، اللَّهُمَّ ذَلِّلْ لِي صُوبَتَهُ وَسَهِّلْ لِي حُرُوقَتَهُ فَإِنَّكَ تَفْعُو مَا تَشَاءُ وَتُثَبِّتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ» وَتَقُولُ أَيْضًا «حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَأَمْنِيْعٌ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ مِنْ حَوْلِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ وَأَمْنِيْعٌ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم کو کسی امر میں خوف لاحق ہو تو کہو یا اللہ تیرے سوا کوئی کسی مہم کو آسان نہیں کر سکتا اور تو اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کی شکل آسان کر دیتا ہے پس میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو اے ہر معاملہ کے پورا کرنے والے آسمان اور زمین میں تیرے سوا کوئی کسی امر کا پورا کرنے والا نہیں دنیا و آخرت کے امور میں جو دشواریاں ہیں ان کو تو ہی آسان کر اور درد ہو محمد و آل محمد پر اور ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسے حاکم کے پاس جانے والا ہو جس سے خائف ہو تو کہے یا اللہ نجات دے کامیابی دے میں محمد صلعم کے واسطے سے توجہ دلا تا ہوں یا اللہ جو مصیبت آنے والی ہے اسے آسان کر اور میرے رنج و غم کو ہلکا کر تو جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور ام الكتاب (لوح محفوظ) کا مالک تو ہی ہے اور فرمایا یہ بھی کہے اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے میں بجا رہوں گا اللہ کی مدد اور توت سے سب دشمنوں کی طاقت سے اور جس کے ظاہر کرنے والے خدا کی مدد سے محفوظ رہوں گا مخلوق کے شر سے اور نہیں ہے توت اور مددگر اللہ سے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، رَقَعُوهُ، إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَائِي أَبِي عليه السلام

فِي الْأَمْرِ يَحْدُثُ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْفُ عَنِّي وَارْحَمْنِي وَرَزِّ عَمَلِي وَيَسِّرْ مُتَقَلِّبِي وَاهْدِ [ا]

قَلْبِي وَآمَنْ حَوْنِي وَعَافِي فِي عَمْرِي كُلِّهِ وَتَبَّتْ حُجَّتِي وَأَعْفِرْ خَطَايَايَ وَبَيِّضْ وَجْهِي وَأَعِزَّنِي  
فِي دِينِي وَسَهِّلْ مَطْلَبِي وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي فَإِنِّي ضَعِيفٌ وَتَجَاوَزَ عَنِّي مَا عِنْدِي بِحُسْنِ مَا  
عِنْدَكَ وَلَا تَقْبَلْنِي بِتَقْصِي وَلَا تَجْعَلْ لِي حَبِيمًا رَهْبًا لِي يَا إِلَهِي لَحْظَةً مِّنْ لَحْظَاتِكَ ، تَكْشِفُ بِعَافِي  
جَمِيعِ مَا بَدَأَ بِنَفْسِي وَتَرْزُقُ بِهَا عَالِي مَا هُوَ أَحْسَنُ غَاذَاتِكَ عِنْدِي ، فَقَدْ صَعَمَتْ قُوَّتِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي  
وَانْقَطَعَ مِّنْ خَلْقِكَ رَجَائِي وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا رَجَاؤُكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَىكَ وَتَدْرُوكَ عَلَيَّ يَارَبِّ أَنْ تَرْحَمَنِي  
وَتُعَافِي كَفِّدْتَكَ عَلَيَّ أَنْ تُعَذِّبَنِي وَتَبْلِيَنِي ، إِلَهِي ذِكْرُ عَوَائِدِكَ يُؤْنِسُنِي وَالرَّجَاءُ لَا يُغْنِيكَ  
يَعْقُوبُنِي وَلَمْ أَخْلُ مِنْ نِعْمِكَ مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَأَنْتَ رَبِّي وَتَبِّدْتَنِي وَمَقْرَعِي وَمَلْجَأِي وَالْحَافِظُ لِي  
وَالْأَبُ عَنِّي وَالرَّحِيمُ بِي وَالْمُكَفِّلُ بِرِزْقِي وَفِي فَضَائِكَ وَقُدْرَتِكَ كُلُّ مَا أَنَا فِيهِ فَلْيَكُنْ يَا سَيِّدِي  
وَمَوْلَايَ فِيمَا قَصَيْتَ وَقَدَّرْتَ وَحَتَمْتَ تَعْجِيلَ خَلَاصِي وَمَا أَنَا فِيهِ جَمِيعِهِ وَالْعَافِي لِي فَإِنِّي لَا أُحِذُّ  
لِدَفْعِ ذَلِكَ أَحَدًا غَيْرَكَ وَلَا أَعْتَمِدُ فِيهِ إِلَّا عَلَيْكَ ، فَكُنْ يَا ذَا الْجَلَالِ [وَالْإِكْرَامِ] عِنْدَ أَحْسَنِ طَلَبِي  
بِكَ وَرَجَائِي لَكَ وَأَرْحَمَ تَضَرُّعِي وَاسْتِيكَائِي وَصَعْفِ ذِكْنِي وَآمِنُ بِذَلِكَ عَلَيَّ وَاعْلَى كُلِّ دَاعٍ  
دَعَاكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار یہ دعا کیا کرتے تھے جب کوئی امر حادث ہوتا تھا یا اللہ محمد و آل  
محمد پر درود بھیج اور میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میرے عمل کو پاک بنا اور میری بارگشت کو آسان بنا اور میرے  
قلب کو ہدایت کر اور میرے غم کو دور کر اور مجھے پوری برائیں عطا فرما اور میری محبت کو برقرار رکھ میری خطاؤں کو بخش  
دے اور میرے چہرے کو نورانی بنا اور دینی معاملات میں پاک دامن رکھ میرے رزق میں وسعت دے میں کمزور ہوں، میرے  
مطلب کو آسان کر میرے گناہوں کو دور کر میرے نفس کو نادم و سناگ نہ کر اور میرے دوستوں کو میرے معاملے میں تکلیف  
نہ ہو یا اللہ مجھے اپنے انعامات میں سے انعام دے اور جن بلاؤں میں مبتلا ہوں ان کو دور کر دے اور جو تیرے نزدیک بہتر ہو وہ کر  
میری قوت کمزور ہوئی ہے میری تدبیر سست پڑ گئی ہے تیری مخلوق کی طرف سے میری امید منقطع ہو گئی ہے اور مرنا بھی سے  
میری امید وابستہ ہے میرا توکل تیرے اوپر ہے اور تیری قدرت میرے اوپر ہے اگر تو رحم کرے اور معاف کرے تو اگر عذاب  
کرے تو کیا اللہ تیری نعمتوں کا ذکر میرا مولس ہے اور تیرے انعام کا امید میرے دل کو قوت پہنچاتی ہے جب سے تو نے مجھے پیدا  
کیلئے میں تیری رحمت سے خالی نہیں رہا۔ تو میرا رب ہے میرا سردار ہے میرے پناہ کی جگہ ہے میری امیدوں کا مقام ہے اور میرا  
حفاظ ہے اور میرے دشمنوں کو مجھ سے دفع کرنے والا ہے اور مجھ پر ہر زبان ہے اور میرے ذوق کا ضامن ہے اور بس حالت  
میں بھی میں ہوں وہ تیری نفاذ و قدر کے تحت ہے پس آ میرے سردار میرے مولا جو کچھ تیری نسبت میں ہے جلد اس سے  
مجھے خلاصی دے اور مجھے عافیت میں رکھ میری معیشت دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں اور مجھے تیرے سوا کسی پر





فَالْبُيْ حَزَنًا وَسَيِّئَةً فَلَبَّيْ جَبِينِ أَخْلَتْ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ رَأَى بَدَّهُ قَالَ : قُلْتُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي تَكْفِي  
مِنْ ذَلِكَ سَيِّئَةً» لَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فَأَكْفِنِي بِمَا نَسِيتَ وَكَيْفَ شِئْتَ وَمِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَأَنْتَ شَيْئٌ

۱۱۔ پوچھا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ آپ نے کیا پڑھا تھا جب آپ ریزہ میں ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی کے پاس گئے تھے فرمایا دعا یہ تھی یا اللہ تو ہر شے کا پورا کرنے والا ہے اور تیری بجائے کوئی دوسرا ایسا نہیں کر سکتا پس میری حاجت پوری کر جیسا چاہے جتنا چاہے اور جہاں چاہے۔

۱۲۔ تَحَابُّنُ يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حُجَّاءَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ : لَمَّا  
قَدِمَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ أَفَامَا أَبُو جَعْفَرٍ مَوْلَى لَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَهُ : إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ فَأَضْرِبْ  
عُنُقَهُ . فَلَمَّا دَخَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَظَرَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَأَسْرَسَ سَبْعًا فِيمَا بَيْنَهُمَا بَيْنَ نَفْسَيْهِ . لَا يَذَرِي مَا هُوَ  
ثُمَّ أَظْهَرَ : «يَا مَنْ يَكْفِي حَلْفَهُ كَلَامُهُ لَا يَكْفِيهِ أَحَدٌ كَيْفِي شَرَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ» قَالَ : فَصَادَ أَبُو جَعْفَرٍ  
لَا يَبْصُرُ مَوْلَاهُ فَصَارَ مَوْلَاهُ لَا يَبْصُرُ قَالَ : أَبُو جَعْفَرٍ : يَا جَعْفَرُ بْنُ حُجَّاءَ لَقَدْ عَشَيْتَ لَكَ فِي هَذَا الْحَرْ قَاتُصِرَفَ  
فَصَحَّحَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عُنُقِهِ . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لِمَوْلَاهُ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَعْمَلَ مَا أَمَرَكَ بِهِ ؟ فَقَالَ :  
لَا وَاللَّهِ مَا أَمَرْتُكَ وَلَقَدْ خَافْتُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ . فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ : وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ حَدَّثْتُ بِهَذَا  
الْعَدِيدِ أَحَدًا لَا قَتَلْتُكَ

۱۳۔ حب امام جعفر صادق علیہ السلام منصور عباسی کے پاس گئے تو اس نے پہلے سے اپنے ایک غلام کو پس پشت کر کے رکھ دیا تھا کہ جب میرے پاس آئیں تو گردن مار دینا۔ جب حضرت آئے تو دل ہی دل میں کچھ پڑھا جس کی خبر منصور کو نہ ہوئی۔ بعد میں ظاہر فرمایا۔ وہ دعا یہ تھی اے وہ ذات جو اپنے تمام بندوں کی حاجت روائی کرتا ہے اور کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ مجھے منصور کے شر سے بچائے۔

حضرت نے فرمایا اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ نہ منصور غلام کو دیکھ پایا اور نہ غلام اس کو، منصور نے امام علیہ السلام سے کہا میں نے اس گری میں فضول آپ کو تو تکلیف دی آپ واپس جلیے حضرت کے چلے جانے کے بعد منصور نے غلام سے کہا تو میرا حکم کیوں نہ بجالایا اس نے کہا واللہ میرے اصرار کے درمیان کوئی شے ایسی مائل ہوئی کہ وہ مجھے نظر ہی نہ آئے منصور نے کہا اگر تو نے یہ بات کسی اور سے کہی تو گردن مار دوں گا۔

۱۴۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حُجَّاءَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرٍاءَ حَمْنٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : أَلَا أَعْلَمُكَ دُعَاءَ تَدْعُو بِهِ : إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ إِذَا  
كُنَّا أَمْرًا وَنَحْوُ قَوْمٍ مِنَ السُّلْطَانِ أَمْرًا لَا يَفْلَحُ لَنَا بِهِ دَعْوَاهُ . قُلْتُ : بَلَى يَا أَبِي أَنْتَ وَمَنْ مَعِيَ يَا مَنْ

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ شَيْءًا مِنْ دَعَائِي لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَمُتْ شَيْءٌ مِنْ دَعَائِي عَلَى نَفْسِي  
وَأَنْتَ يَا رَبِّ اذْكُرْ لِي دَعَائِي

۱۳۔ اسی کہنے کے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا میں تجھے ایسی دعا سکھا دوں جس سے تو خدا سے مارا کرے  
ہم اہلبیت کو جب کوئی تکلیف دہ امر درپیش ہوتا ہے اور بادشاہ یا بر سے خوف ہوتا ہے تو ہم انہی کلمات سے دعا کرتے ہیں  
میں نے کہا ضرور تعلیم فرمائیے۔ میرے ماں باپ آپ پر ندامتوں فرمایا میں کہا کہ وہ ذات جو ہر شے سے پہلے ہے۔ اے  
وہ ذات جو ہر شے کو پیدا کرنے والی ہے اور اے وہ ذات جو ہر شے کے بعد باقی رہنے والی ہے درود کی یہ دعا کہہ کر دعا کر اور  
میری فلاں فلاں حاجت بر لاء۔

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ شَيْءًا مِنْ دَعَائِي لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَمُتْ شَيْءٌ مِنْ دَعَائِي عَلَى نَفْسِي  
وَأَنْتَ يَا رَبِّ اذْكُرْ لِي دَعَائِي

۱۴۔ علی بن میرزا زید سے روایت ہے کہ محمد بن حمزہ نے مجھے لکھا کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسی دعا معلوم کروں  
جو باعث کشورگی کا ہو امام علیہ السلام نے مجھے وہی دعا لکھ کر بھیجی جس کے لئے محمد بن حمزہ نے مجھے لکھا تھا۔ تحریر فرمایا اس  
سے کہ وہ دعا پڑھا کر اے وہ ذات جو کفایت کرتی ہے ہر شے کے بدلے اور اس کے بدلے کوئی چیز کفایت نہیں کرتی جو شکل  
اس وقت مجھے درپیش ہے اسے دور کر میں امید کرتا ہوں کہ اس غم کو تو ہی دور کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ میں نے یہ دعا اس  
کو بتادی۔ چند ہی روز بعد وہ قید سے رہا ہو گیا۔

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ شَيْءًا مِنْ دَعَائِي لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَمُتْ شَيْءٌ مِنْ دَعَائِي عَلَى نَفْسِي  
وَأَنْتَ يَا رَبِّ اذْكُرْ لِي دَعَائِي





کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیری ذات کریم اور تیرے اسم اعظم سے اور تیرے نبی کی عزت سے اور تیری اس قدرت سے جسے کوئی شے روک نہیں سکتی کہ میری فلاں فلاں حاجت برلا اور پھر حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک رقمہ میں یہ بھی لکھا۔ اے وہ بلند و برتر ذات جو سب پر غالب ہے اور باطن سے خبردار، اے وہ ذات جو مالک وقت اور پے جو مردے کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے درود بھیج محمد و آل محمد پر اور میرے ساتھ ایسا ایسا کہ پھر کہو اے وہ معبود ہمیں بخت لا الہ الا اللہ محمد پر رحم کر اور ایک دوسرے رقمہ میں لکھا کہ میں ہوں یا اللہ اپنی مدد اور قوت سے تکلیف کو مجھ سے دور کر میں آج کے دن اس مہینے میں اس سال میں تیری برکات چاہتا ہوں اور جو مصیبتیں نازل ہونے والی ہیں ان کو ہٹا دے مجھ سے اور میرے والدین سے اپنی مدد اور قوت سے تو ہر شے پر قادر ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں زوال نعمت اور عافیت کے بدل جانے سے اور بیکار و مصیبت کے نزول سے اور اس تحریر کی پریشانی سے جو سابق میں لکھی جا چکی ہے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ہر اس زمین پر چلنے والی مخلوق سے جس کی پیشانی کو تو روز قیامت پکڑنے والا ہے اور تو ہر شے پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر شے کا شمار اجاتل ہے۔

۲۰۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَرْبُوطَ، عَنْ أَبِي حَتَّى، بِأَقْبَرِهِمْ، يَا إِلَهَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، يَرْحَمُكَ أَتَقَبَّلُ، لَمَّا كُنْهُنِي مَأْمُومًا، وَلَا أَكَلْنِي إِلَّا قَتْلِي، وَقَوْلُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ : وَأَنْتَ سَاجِدٌ.

۲۰۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں اے حی و قیوم کوئی معبود تیرے سوا نہیں، میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں پس جو میرا ارادہ ہے اسے پورا کر اور جو میرے نفس پر اسے نہ چھوڑ سجدہ میں سربار ہے۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَصْحَابِهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُرَّةٍ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا كَانَ لَكَ بِسَمَاعَةَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ فَقُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ عَمِّهِ وَعَلِيِّ فَإِنَّ لَهُمَا بَيْنَكَ شَأْنًا مِنَ الشَّأْنِ وَقَدْ رَزَقَهُمَا اللَّهُ قَبْلِي فَحَقِّ ذَلِكَ الشَّأْنِ وَبِحَقِّ ذَلِكَ الْقَدْرِ أَنْ تُصَلِّيَ لِي لِحَقِّهِ وَآلِ حَقِّهِ وَأَنْ تَعْلَمَ بِي كَذَا وَكَذَا فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ مَلَكَ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ مُنْتَحِنٌ إِلَّا وَهُوَ يَحْتَاجُ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ.

۲۱۔ سماعة سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اے سماعة جب خدا سے کوئی حاجت براری چاہتے تو یوں کہو یا اللہ میں محمد و علی کے حق کا واسطہ دے کہ سوال کرتا ہوں ان دونوں کی تیرے نزدیک بڑی شان اور قدر ہے اور اسی شان اور قدر کے واسطہ سے کہتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور ایسا ایسا کہ بے شک روز قیامت کوئی

مفتی ریاض الدین صاحب دہلی، رسولی اور گوئی ایسا زمین جس کا امتحان قدرت سے ملے، جس کی بنیاد یہ ہوگا کہ زمین کی طرف متوجہ نہ ہو۔

٢٢ - فَبَلَغَ بْنِ نَحْشٍ - عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَخْمَرِ ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ ، عَنْ نَحْشٍ  
إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَالْمَلَاءِ مِنْ سَيِّدَةِ وَطَرٍ بِرَبِّ نَاصِحٍ قَالَ : قَابَعَتْ أَبُو الدَّانِقِ إِلَى  
أَبِي سُبَيْهَةَ يَفْعُ رَفْعُهُ يَدُو إِلَى السَّمَاءِ . ثُمَّ قَالَ : هِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ حَيِّاتُ الْعَالَمِينَ يَصَاحُ ابْنُ نَوْفَلٍ فَأَحْمَقُنِي  
بَصَاحٍ آتِي أَقْبَرُ قَمَالٍ وَالْعَسَى وَالْحَسْبُ وَعَلَيْكَ مِنَ الْحَسَنِ وَنَحْمَدُكَ عَلَى : اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُكَ  
فِي أَخْمَرٍ وَأَدْعُكَ فِي سَبِيهِ . ثُمَّ قَالَ لِلْجَمَالِ : يَا قَلْبُ السَّقْبَةِ الرَّبِيعِ يَا أَبِي الدَّانِقِ قَالَ  
لَهُ : يَا أَلَمْسُ مَا أَتَى قَلْبُكَ عَنَّا لَمْ يَسْمَعْهُ يَقُولُ : وَأَنْ لَا تَقُولَ لَمْ يَحْمِلْ الْأَعْقَرُ وَلَا مَالًا إِلَّا  
لَهُدَا وَلَا دُرَّةً إِلَّا لِنِسْبَةٍ . قَالَ : فَمَنْ يَسْمَعُ حَقِّي وَحَقَّ لِقَائِي . فَلَمَّا دَخَلَ سَأَمَ وَقَعَدَ قَرَدَ  
لَهُ الشَّامُ قَالَ : أَمَا وَلَهُ قَدْ عَمَّتْ لَنْ لَا تَقُولَ إِنَّ قَلْبُ الْأَعْقَرُ نَوَلًا إِلَّا أَحْسَنَ ، فَقَالَ أَبُو  
سُبَيْهَةَ : يَا أَلَمْسُ أَلَمْ يَكُنْ أَبُوتُ قَمَرٍ وَأَعْلَى دَاوُدَ فَتَكْرَرُ وَتَقْرُبُوتُ وَقَمَرُ  
وَأَعْلَى دَاوُدَ الشَّرُّ وَلَا أَبِي الدَّانِقِ لَمْ يَكُنْ قَدِ انْقَضَتْ تَسْمُ ، فَقَالَ لَهُ  
يَا أَبَا الدَّانِقِ إِنَّكَ لَمْ تَكُنْ يَسْأَلُ الْبَيْتَ أَحَدًا إِلَّا سَأَلَ اللَّهُ مُلْكَهُ فَمَوَّبَ بِذَلِكَ زَانِدًا فَقَالَ  
عَلَى رِسْلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ مَدَا الْمَلِكِ كُنْ بِي أَبُو أَبِي سُبَيْهَةَ فَلَمَّا قَتَلَ بَرِيدَ حَسَّ أَصَابَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ  
قَوْرَةَ آلِ مَرْوَانَ ، فَلَمَّا قَتَلَ جِسَامَ زَيْدًا سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ قَوْرَةَ مَرْوَانَ بْنِ نَحْشٍ ، فَلَمَّا قَتَلَ مَرْوَانَ  
إِبْرَاهِيمَ سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ فَأَعْلَا كِسُوهَ فَقَالَ : سَدَقَتْ مَا بَ أَوْفَعُ حَوَائِجِكَ فَقَالَ : الْإِدْنُ ، فَقَالَ : هُوَ  
فِي يَدِكَ مَتَى شِئْتَ ، فَخَرَجَ فَقَالَ لَهُ الرَّبِيعُ : قَدْ أَمَرْتُكَ بِقَسْرَةِ آلِ وَهَبٍ ، قَالَ : الْأَخَابَةُ لِي  
فِيهَا ، قَالَ : إِنَّ نَفْسِي قَدْ دَخَلَتْ فِيهَا .

۲۶۔ راوی کہتا ہے جب منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو بغداد لایا تو آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہا : خدایا تو نے دونوں یتیم بزرگوں کے خواتین کا حفاظت کا دُعا فرمائی اور ان کے بیچ جو یتیم بچوں کا خزانہ تھا دیواریں کوسیدھا کر کے رکھی خدا ان کے ممالک و باپ کی ملکداری کی وجہ سے ہمیں یہی حفاظت کر لیرہ آباد و ابداد کندہ و علی حسن و حسن بن حسین اور محمد بن علی کی نیکوکی وجہ سے ، یا اللہ میں اس کے شکر و دفع کرتا ہوں ، پس اس کے سینے پر ضرب لگا کر ارسلہ اللہ تعالیٰ اس کے سر پہ بچے پھر اونٹ کے ساربان سے گنا چل جب بغداد پہنچے تو رہنے والے منصور کے دروازہ پر آپ کا استقبال کرتے ہوئے کیا اس کے دل میں آپ کی طرف سے کہیں ہے ، میں نے اسے کچھ خبر نہ ملتا ہے واللہ میں ان کے کسواں کو بے قتل کرنے چھوڑوں گا اور زمان کے مال کو بے لوٹے اور نہ ان کی

ذریت کو بے قید کئے۔ حضرت نے آہستہ آہستہ کچھ پڑھا۔ اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اس کے بعد اس کے پاس گئے اور سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دے کر کہا۔ خدا کی قسم میں نے آسودہ کر لیا ہے کہ کسی کو بے قید کرنے والے اور ذریت کو بے قید کئے نہ چھوڑوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ایوب کو مبتلا کیا تو انھوں نے صبر کیا۔ داؤد کو نعمت دی تو انھوں نے شکر ادا کیا، یوسف کو بھائیوں سے بدلہ پر قدرت دی تو انھوں نے معاف کر دیا تم انہی کی نسل سے ہو اور اس نسل کو دہی کرنا چاہیے جو اس کے غل سے مشابہ ہو۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ میں نے معاف کر دیا۔ آپ نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو جس نے اپنی بیت میں سے کسی کا خون بہایا اس سے ملکہ چھین لیا گیا یہ سن کر منصور کو بہت غصہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے شخص اپنے غصہ کو دھما کر کے سن۔ یہ ملک اولاد الوسفیان کے پاس تھا جب یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا تو ان سے ملک کو اللہ نے چھین لیا اور اس پر مروان بن محمد قابض ہو گیا۔ جب مروان نے ابراہیم کو قتل کیا تو اللہ نے اس سے ملک نکال کر تمہیں دے دیا۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ بیان کیجئے آپ کو کیا عاجت ہے فرمایا جاننے کے لئے اذن چاہتا ہوں اس نے کہا آپ کو مرض، حسرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ربیع نے کہا بادشاہ نے آپ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا ہے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا اے پیغمبر! دو روز برا ملنے گا انھیں بے گرفتارین کر دیجئے۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُعَيْنٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ : مَا أَبَالِي إِذَا قُلْتُ هُنَا الْكَلِمَاتِ لَوْ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْجَنُّ وَالْأَشْرُ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمِنْ اللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي ، وَإِلَيْكَ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْبَاتٌ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ قَوْضَتُ أَمْرِي ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ قَوْفِي وَمِنْ تَحْنِي وَمِنْ قِبَلِي ؛ وَادْفَعْ عَنِّي بِخَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے جب میں یہ کلمات

ادا کروں تو اگر میرے اوپر حملہ کریں تمام

حدیث درہم میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔



# چھپن والی باب

## دعائے امراض

(باب) ۵۶

﴿الدُّعَاءُ لِلْعِلَلِ وَالْأَمْرَاضِ﴾

۱۔ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي تَجْرَانَ وَابْنِ فَضَالٍ عَنْ بَعْضِ اصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْعِلَّةِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَيَّرْتَ أَقْوَامًا فَقُلْتَ: «قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ رَعِمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضَّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا»، فَيَأْمُرُ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ ضَرْبِي وَلَا تَحْوِيلَهُ عَنِّي أَحَدٌ غَيْرُهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاكْشِفْ ضَرْبِي وَحَوِيلَهُ إِلَى مَنْ يَدْعُو مَعَكَ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دوتی مرض کہو یا اللہ تو نے سرزنش کی ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اپنے علماء کے فتوے پر عمل کیا۔ تو نے کہلے ان لوگوں کو بلا وجہ جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا حاجت برآ جاتے تھے وہ تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں کر سکتے تھے پس اے وہ ذات جو میری مصیبت دور کرنے پر تیار ہے اور بد لئے پر تیرے سوا اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا، درود بھیج محمد و آل محمد پر اور دور کر میرے ضرر کو اور پھیر دے اس کا رخ اس کی جانب جو تیرے ساتھ دوسرے کو بھی معبود جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۔ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَبِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرَّيْ قَالَ: مَرِضْتُ بِالْعَدِينَةِ مَرَضًا شَدِيدًا أَقْبَلَكَ ذَلِكَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَكَتَبَ إِلَيَّ: «قَدْ بَلَغَنِي عَلَيْكَ فَاسْتَرْصَاعًا مِنْ بَنِي ثُمَّ اسْتَلْنِي عَلَى فَنَّاكَ وَأَثَرُهُ عَلَى صَدْرِكَ كَيْفَمَا اسْتَرَوْهُ قُلِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا سَأَلْتُكَ بِهِ الْمَضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضَرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلَى خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلَّتِي، ثُمَّ اسْتَوْجَالِيسًا وَاجْمَعْ الْبَرَّ مِنْ حَوْلِكَ وَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَقْسِمُ مُدَّ أَمْدٍ أَيْكَلُ مِثْكَ مِنْ قُلِّ مِثْلَ ذَلِكَ؛ قَالَ دَاوُدُ: فَقَعَلْتُ ذَلِكَ فَكَأَنَّمَا نُشِطْتُ مِنْ عِقَالٍ وَقَدْ قَعَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ فَاتَّقَعْ بِهِ».

ذریت کو بے قید کئے۔ حضرت نے آہستہ آہستہ کچھ پڑھا۔ اپنے بیٹوں کو حرکت دی اس کے بعد اس کے پاس گئے اور سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دے کر کہا۔ خدا کی قسم میں نے اسادہ کر لیا ہے کہ کسی کو بے قید کئے مال کو بے ٹٹے اور ذریت کو بے قید کئے نہ چھوڑوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے الوب کو مبتلا کیا تو انھوں نے صبر کیا۔ داؤد کو نعمت دی تو انھوں نے شکر ادا کیا۔ یوسف کو بھائیوں سے بدلہ پر قدرت دی تو انھوں نے معاف کر دیا تم انہی کی مثل سے ہو اور اس مثل کو وہی کرنا چاہیے جو اس کے عمل سے مشابہ ہو۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ میں نے معاف کر دیا۔ آپ نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو جس نے اہل بیت میں سے کسی کا خون بہایا اس سے ملک چھین لیا گیا۔ یہ سن کر منصور کو بہت غصہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے شخص! اپنے غصہ کو دھما کر کے سن، یہ ملک اولاد الوسفیان کے پاس تھا جب یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا تو ان سے ملک کو اللہ نے چھین لیا اور اس پر مروان بن محمد قابض ہو گیا۔ جب مروان نے ابراہیم کو قتل کیا تو اللہ نے اس سے ملک نکال کر تمہیں دے دیا۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ بیان کیجئے آپ کی حاجت ہے فرمایا جانے کے لئے اذن چاہتا ہوں اس نے کہا آپ کی مرضی، حضرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ربیع نے کہا بادشاہ نے آپ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا ہے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا اے پیچھے درینہ وہ بڑا مانے گا انھیں بے کر تصدیق کر دیجئے۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُعَيْنٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ : مَا بَالِي إِذَا قُلْتُ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ لَوْ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْجَنُّ وَالْإِنْسُ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمِنْ اللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَفْسِي ، وَإِلَيْكَ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ قَوْضَى أَمْرِي ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ قَوْفِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي ؛ وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے جب میں یہ کلمات ادا کروں تو اگر میرے اوپر حملہ کریں تمام

حدیث دہم میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

وَأَسْمَاءُ الْحَسَنِ كُلُّهَا غَامَّةٌ مِنْ شَرِّ الشَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ وَمِنْ شَرِّ خَائِدٍ إِذَا حَسَدَهُ ثُمَّ أَلْفَتَ النَّبِيَّ ﷺ إِلَيْنَا فَقَالَ : هَكَذَا كَانَ يَقُولُ ذُو الْإِبْرَاهِيمِ إِسْمَاعِيلُ وَإِسْحَاقُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تعویذ بتایا رسول اللہ نے حسین کے لئے فرمایا میں تم دونوں کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ کی اور اس کے اسماء حسنی کی اور پناہ مانگتا ہوں تمہارے لئے فقرے ، ہر آزار دہندہ سے اور ہر حاسد کے شر سے پھر حضرت ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہی وہ تعویذ ہے جو ابراہیم نے تجویز فرمایا تھا اسماعیل واسحاق کے لئے ۔

۴۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ يَقُولُ : إِذَا أَمْسَبَتْ فَتَطَّرْتَ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِذَا بَايَ فَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَخْذُ مَا حَبَبَ وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَعْلَمُ وَلَا يُوصَفُ وَيَعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ أَوْ ذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتَ الثَّرَى وَمِنْ شَرِّ مَا بَطَنَ وَظَهَرَ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفَتْ وَمَا لَمْ أَصِفْ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ذَكَرْتُ أَنَّهَا أَمَانٌ مِنْ كُلِّ سَبْعٍ وَمِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَذَرْتُ يَتَذَكَّرُ كُلِّي مَا عَشَى أَوْلَسَ وَلَا يَخَافُ صَاحِبُهَا إِذَا تَكَلَّمَ بِهَا لَمَّا وَلَا عَوْلَا قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي صَاحِبُ صَبِي السَّبْعِ وَأَنَا أَبُوتُ فِي اللَّيْلِ فِي الْخَرَابَاتِ وَأَتَوَحَّشُ فَقَالَ لِي : قُلْ إِذَا دَخَلْتَ : بِسْمِ اللَّهِ أَدْخُلْ وَأَدْخِلْ جِلْكَ الْيَمْنَى وَإِذَا خَرَجْتَ فَأَخْرِجْ جِلْكَ الْيُسْرَى وَسَمِ اللَّهَ فَإِنَّكَ لَا تَرَى مَكْرُوهًا .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا شام کو جب تم آفتاب کو غروب ہوتا دیکھو تو کہو بسم اللہ و باللہ والحمد للہ الذی لم یخذ ما حبب ولا ولد ولا لم یکن لہ شریک فی الملک ولا لم یکن لہ ولی من الذلیل و کبیرہ تکیبہ الحمد للہ الذی یعلم ولا یوصف و یعلم ولا یعلم یعلم خائینۃ الاعین و ما تخفی الصدور و اعود بوجہ اللہ الکریم و باسم اللہ العظیم من شر ما برأ و ذرأ و من شر ما تحت الثری و من شر ما بطن و ظهر و من شر ما وصف و ما لم اصف و الحمد للہ رب العالمین ذکرۃ انہا امان من کل سبع و من الشیطان الرجیم فذرۃ یتذکر کلۃ ما عشی اولس و لا یخاف صاحبہا اذا تکلم بہا لما و لا عولہ قال : قلت لہ : انی صاحب صبی السبع و انا ابوت فی اللیل فی الخرابات و اتوحش فقال لی : قل اذا دخلت : بسم اللہ ادخل و ادخل جلك الیمنی و اذا خرجت فأخرج جلك الیسرۃ و سم اللہ فانک لا ترى مکر و ہا .

تم وہاں جاؤ تو کہو، اللہ کا نام لے کر میں داخل ہوتا ہوں اور دہنہا پیر اس جگہ رکھوا اور جب نکلے تو پیسے بایاں پیر رکھو اور اللہ کا نام لو کوئی گزند تم تک نہ پہنچے گی۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعَشَى قَالَ: عَلَّمَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ الْجَلِيلِ أَعِيذُ قُلَانَا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنَ الْهَامَةِ وَالسَّامَةِ وَاللَّامَةِ وَالْعَامَةِ وَمِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنَ تَقَنُّهِمْ وَبَغْيِهِمْ وَبَيَاظَةِ الْكُرْسِيِّ، ثُمَّ تَقَرَّأْهُمْ تَقُولُ فِي الثَّانِيَةِ: بِسْمِ اللَّهِ أَعِيذُ قُلَانَا بِاللَّهِ الْجَلِيلِ... حَتَّى تَأْتِيَ عَلَيْهِ..

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت صادق آل محمد نے مجھے حفاظت کے لئے دعا تعلیم فرمائی ہے شروع کرتا ہوں خدائے جلیل کے نام سے اور سلاں شخص کو خدائے عظیم کی پناہ میں دیتا ہوں ہر اس شخص سے جو برائی کا قصد کرے اور نقصے اور چشم بد سے اور عام بلا سے جو لوگوں پر آتی ہے اور جن دانس کے شر سے عرب و عجم اور انفس و نفسوں شر سے اور ان کی سرکشی سے اور نمود بے بود سے پھر آیت الکرسی پڑھو اور دوبارہ کہو شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور فلاں کو خدائے جلیل کی پناہ میں دیتا ہوں اور مذکورہ بالا دعا کو پورا پڑھو۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عمير، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَخَافُ الْعَقَارِبَ، فَقَالَ: انْظُرْ إِلَى بَنَاتِ نَعَشٍ الْكَوَاكِيبِ الثَّلَاثَةِ الْوُسْطَى مِنْهَا بَجَسِيهِ كَوْكَبٌ صَغِيرٌ قَرِيبٌ مِنْهُ سَمِيَّةُ الْعَرَبِ وَالْأُخْرَى سَمِيَّةُ الْكُرْسِيِّ أَوْجَدُ النَّظَرِ إِلَيْهِ كُلِّ لَيْلَةٍ وَقَوْلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ اسْلَمْ صَلِّ عَلَى عَمَّارٍ وَآلِ عَمَّارٍ وَعَجِّلْ مَوْتَهُمْ وَسَلِّمْ مَنَا، قَالَ: إِسْحَاقُ قَمَا تَرَ كُنْتُ مِنْهُ دَهْرِي الْإِمْرَةُ وَاحِدَةٌ قَصَّرَتْ بَنِي الْعَرَبِ.

۶۔ اسحاق بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے کچھ کے کاٹنے کا خون رہتا ہے فرمایا کہ بنات النعش کے تین ستارے جو برج میں ہوتے ہیں ان کے پہلو میں ایک چھوٹا تارہ ہوتا ہے جس کو عرب کے لوگ نسیم کہتے ہیں تم اسے ہر ایک رات گھور کر دیکھو اور زمین بار کہو۔ اے اسلم ستارہ کے رب رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور اس کی فراخی میں جلدی کر اور ہمیں صبح سلامت رکھ۔ اسحاق نے کہا میں نے عمر بھر یہ عمل ترک نہ کیا۔ سو اسے ایک رات کے اسی رات کو کچھوٹے کاٹ لیا۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ تَعْدِ الْإِسْكَافِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَالَ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ فَأَنَاضَمُنْ لَهُ لَا يَأْصِيْبُهُ عَقْرَبٌ وَلَا هَامَةٌ حَتَّى

يُصْبِحُ : وَأَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَخْلُوقُ بِهِنَّ شَيْءٌ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ .

۷۔ راوی کہتا ہے کہ صادق آل محمد نے فرمایا جو یہ کلمات کہے میں — اس کا قامن ہوں کہ کچھ اسے نہیں کاٹے گا اور نہ صبح تک کوئی شر کا قصد کرے گا کہو میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے ان کلمات تامات سے جس سے خالی نہیں یا تہما و زہیں کرتا کوئی نیک ہو یا بد اور پناہ مانگتا ہوں شر سے ہر اس چیز کے جو خدا نے پیدا کی ہے اور شر سے ہر چلنے والے کے جس کی پیشانی وہ پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔

۸۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَعَاذِيهِ إِذَا شَكُوا إِلَيْهِ الْبَرَاءَتِ أَنْهَا تُؤْذِيهِمْ فَقَالَ : إِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ مَضْجَعَهُ فَلْيَقُلْ : أَيُّهَا الْأَسْوَدُ الْوُثَّابُ الَّذِي لَا يُبَالِي عِلْقًا وَلَا بَابًا عَزَمْتُ عَلَيْكَ يَا أَلْكِتَابِ الْأَتُوزِيَّتِي وَأَصْحَابِي إِلَى أَنْ يَذْهَبَ اللَّيْلُ وَيَجِيءَ الصُّبْحُ بِمَا جَاءَ — وَالَّذِي تَعْرِفُهُ — إِلَى أَنْ يَأْتِيَ الصُّبْحُ مَتَى مَا آتَى .

۸۔ حضرت رسول خدا ایک جنگ کے لئے گئے تو اصحاب نے سپوؤں کی شکایت کی کہ بڑی اذیت دے رہے ہیں فرمایا جب سونے کو لیٹو تو کہو اے سیاہ اچھل کہ حملہ کرنے والے جو نہ بند مکان سے دُکے نہ جے کسی مکان سے آنے کی ضرورت ہے میں تجھے قسم دیتا ہوں ام القلاب (تسنان) کی کہ مجھے اذیت نہ دے اور نہ میرے اصحاب کو رات کے جلنے اور صبح کے آنے تک جیسے آئے ہم پہنچاتے ہیں جیسے وہ آئے گی۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَنْبَلٍ ، عَنْ ابْنِ جُمُوحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا لَقِيتَ السَّبْعَ فَقُلْ : وَأَعُوذُ بِرَبِّ دَانِيَالٍ وَالْجُبِّ مِنْ شَرِّ كُلِّ أَسَدٍ مُسْتَفِيدٍ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جب درندہ کا سامنا ہو تو کہو میں پناہ چاہتا ہوں اپنے رب دانیال سے اور کنویں سے اور ہر صاحبِ قوتِ غصہ و رے سے۔

توضیح ۱۔ خدا شیر نے اپنا دودھ ان کو پلایا۔ پھر ارمیابی کھانا اور پانی لے کر کنویں پر پہنچے اور دانیال کو دیا انھوں نے اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا اور چند روز بعد بحیرت باہر آئے۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو الْعَبَّاسِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَوْدَةَ لِلرَّيَاحِ النَّبِيِّ تَعْرِضُ لِلصَّبَّانِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِحُطْبِهِ بِهَاتَيْنِ الْعَوْدَتَيْنِ وَزَعَمَ صَالِحٌ أَنَّهُ أَنْفَذَهُمَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ بِحُطْبِهِ : «اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشَدَّانَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشَدَّانَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا رَبَّ إِلَّا اللَّهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا شَرِيكَ لَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ ، مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ ؛ اللَّهُمَّ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ، رَبِّ مُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَى ، إِلَهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مَعَ مَا عَدَدْتَ مِنْ آيَاتِكَ وَيَعْظَمُكَ وَيَسْأَلُكَ بِهِ النَّبِيُّونَ وَيَأْتُكَ رَبُّ النَّاسِ كُنْتُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَأَنْتَ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ ، أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تُنْصِتُ بِهِ السَّمَاوَاتُ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ الثَّمَانِيَةِ الَّتِي تُحْيِي بِهَا الْمَوْتَى أَنْ تُجِبَ عَبْدَكَ فَلَانًا مِنْ شَيْءٍ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَخْرُجُ إِلَيْهَا وَمَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَدْخُلُ فِيهَا وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَيْضًا بِحُطْبِهِ : « بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَكَمَا شَاءَ اللَّهُ وَأَعْبُدْهُ يَوْمَ اللَّهِ وَحَبَرُوتِ اللَّهِ وَقُدْرَةِ اللَّهِ وَمَلَكُوتِ اللَّهِ ، هَذَا الْكِتَابُ مِنَ اللَّهِ شِفَاءٌ لِفُلَانٍ [ ابْنِ ] عَبْدِكَ وَابْنِ أُمْتِكَ عَبْدِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ » .

۱۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے بھول کی برگ (ام القبیان) کے لئے ایک تعویذ مانگا حضرت نے اپنے دست مبارک سے یہ دو تعویذ لکھے۔ صالح کا گمان یہ ہے کہ حضرت نے ابراہیم (راوی) کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر ملازم کے ہاتھ بھیجا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا اللہ کے سوا کوئی رب نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد، اس کا کوئی شریک نہیں قابل تسبیح ہے وہ وہی ہونے لے جو وہ چاہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ یا اللہ تو صاحب جلالت و بزرگی ہے۔ موسیٰ و ہارون اور وفادار ابراہیم کا رب ہے اور معبود ہے ابراہیم و اسمعیل و اسحاق و یعقوب و اسباط کا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو قابل تسبیح ہے بلحاظ اپنی ان آیات کے جو تو نے بیان کی ہیں اور بلحاظ اپنی عظمت کے اور اس جلالت کے حمد سے انبیاء نے سوال کیا اور تو ہی سب لوگوں کا پالنے والا ہے تو ہر شے سے پہلے ہے اور ہر شے کے بعد ہے اور واسطہ تیرے اس نام کا جس سے آسمان بغیر تیرے اذن کے زمین پر گرے کہ ہوئے ہیں اور واسطہ تیرے ان کلمات تامات کا جن سے مردے زندہ ہوتے ہیں اپنی پستاد میں رکھ اپنے قلائد بندے کو اور پچالے ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہوا اور آسمان کی طرف جلتے اور جو زمین سے نکلے اور زمین کی اندر داخل ہوا اور سلام ہو مرسلین پر اور حمد ہے رب العالمین کے لئے۔

اور دوسرا تعویذ اپنے ہاتھ سے لکھ کر یہ بھیجا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ کے نام کی برکت سے اور اللہ کی طرف رجوع ہے جو اللہ نے پایا وہی ہوا۔ میں اس مریض کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس کی عزت و جبروت اور قدرت کے واسطے یہ تحریر اللہ کی طرف سے باعث شفا ہے فلاں ابن فلاں کے لئے جو اسے اللہ تیرا بندہ ہے اور تیری کنیز کا سرزند ہے دونوں اللہ کے بندے ہیں اور رحمت خدا ہو محمد و آل محمد پر۔

١١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا لَقِيتَ السَّبْعَ فَأَوْرَأِي وَجْهَهُ آيَةَ الْكَرْسِيِّ وَقُلْ لَهُ : دَعَمْتُ عَلَيْكَ بِعِزِّهِ اللَّهِ وَعَزَمْتُ بِعِزِّهِ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَعَزَمْتُ بِعِزِّهِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عليه السلام وَأَعَزَمْتُ بِعِزِّهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عليه السلام بَنِي أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَالْأَيْمَةَ الطَّاهِرِينَ مِنْ بَعْدِهِ ، فَإِنَّهُ يَتَصَرَّفُ عَنْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ . قَالَ : فَخَرَجْتُ فَإِذَا السَّبْعُ قَدِ اعْتَرَضَ فَعَزَمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ : الْإِسْتَحْيَتْ عَنْ طَرَفِنَا وَلَمْ تُؤْذِنَا ، قَالَ : فَتَقَرَّرْتُ إِلَيْهِ قَدْ طَاطَأَ [إِ] رَأْسَهُ وَأَدْخَلَ ذَنْبَهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَأَنْصَرَفَ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے اگر زندہ کا سامنا ہو جائے تو اس کے سامنے آیت الکرسی پڑھو اور کہو قسم دیتا ہوں تجھے اللہ کو عیت کی اور محمد و سلیمان بن داؤد اور امیر المؤمنین علی بن ابی طالب اور آئمہ طاہرین کی عورت کی۔ انشاء اللہ وہ ہٹ جائے گا راضی کہتے ہیں گھر سے نکلا تو ایک زندہ سامنے آگیا میں نے اسے قسم دی اور کہا کیا تو ہمارے راتے سے بچے گا نہیں اور ہماری ازیت سے گریز نہیں کرے گا میں نے دیکھا کہ اس نے سر جھکا لیا اور اپنی دُم اپنے پیروں کے درمیان کر لی اور وہاں سے ہٹ گیا۔

١٢- عَنْهُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ فِي ذُرِّ الْمَرِيضَةِ: «أَسْتَوْعِ اللَّهُ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ نَفْسِي وَأَهْلِي وَوُلْدِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ» وَأَسْتَوْعِ اللَّهُ الْمَرْهُوبَ الْمَخُوفَ الْمُتَضَعِّعَ لِعَظَمَةِ كُلِّ شَيْءٍ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَوُلْدِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ، خُفَّ بِجَنَاحٍ مِنْ أَجْنِحَةِ جَبْرِئِيلَ عليه السلام وَخُفِظَ فِي نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز فرض چُجھے اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں اس اللہ کی ہر شے میرے نفس، میرے اہل، میرے مال و اولاد اور مددگار سے اس سے ڈرتی اور خوفزدہ ہے اور اس کی عنایت کے سامنے فردوسی کرنے والے ہے تو وہ جہنم کے پیروں میں لپٹا ہو گا اور اس کے نفس و اہل و مال محفوظ ہو جائیں گے۔

١٣- عَنْهُ، رَفَعَهُ قَالُ: مَنْ بَاتَ فِي دَارِ وَبَيْتِ وَحْدِهِ فَلْيَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَلْيَقُلْ: «اللَّهُمَّ آتِنِي وَحْشَتِي وَآمِنْ رَوْعَتِي وَأَعِزَّنِي عَلَى وَحْدَتِي».

۱۳۔ اور امام نے فرمایا جو کوئی جسکے یا گھر میں تنہا رات بسر کرے اسے چاہیے کہ آیت الکرسی پڑھے اور کہے یا اللہ میری وحشت کو نرسے بدل دے اور میری تنہائی میں میری مدد کر۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْثَةَ ، عَنْ بُكَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَلِيُّ أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ ، إِذَا وَقَعَتْ فِي وَرْطَةٍ أَوْ بَلِيَّةٍ قُتِلَ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَصْرِفُ بِهَا عَنْكَ مَا يَشَاءُ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ .

۱۴۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھے سے کہا کہ میں تمہیں ایسی دعا بتا ہوں کہ جب تم کسی جگہ یا جگہ میں مبتلا ہو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم ، اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بلا کو تم سے ہٹا دے گا۔

## اکٹھاونواں باب

### قرآن پڑھتے وقت کی دعا

(باب ۵۸)

﴿الدَّعَاوُ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَدْعُو عِنْدَ قِرَاءَةِ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْمُتَوَحِّدُ بِالْقُدْرَةِ وَالسُّلْطَانِ الْمُبِينِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْمُتَعَالِي بِالْعِزِّ وَالْكِبَرِيَاءِ وَفَوْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْمُكْتَفِي بِعِلْمِكَ وَالْمُخْتَارُ اِلَيْكَ كُلُّ ذِي عِلْمٍ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَا مُنْزِلَ الْآيَاتِ وَالَّذِي كَرَّمَ الْعَظِيمَ رَبَّنَا فَلَكَ الْحَمْدُ يَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْحِكْمَةِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الْمُبِينِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَلَّمْتَنَا قَبْلَ رَغْبَتِنَا فِي تَعْلِيمِهِ وَاخْتَصَصْتَنَا بِهِ قَبْلَ رَغْبَتِنَا بِتَقْوِيهِ ، اَللّٰهُمَّ فَاِذَا كَانَ ذَلِكَ مِنْكَ وَفَضْلًا وَجُودًا وَلَطْفًا بِأَوْرَحَتِنَا لَنَا وَآمِنًا بِأَعْيُنِنَا مِنْ غَيْرِ حَوْلِنَا وَلَا جَلَّتْ أَعْيُنُنَا وَلَا قُوَّةُنَا اَللّٰهُمَّ فَحَبِّبْ اِلَيْنَا حَسَنَ تِلَاوَتِهِ وَحِفْظَ آيَاتِهِ وَإِيمَانًا بِمُتَشَابِهِهِ وَعَمَلًا بِمُحْكَمِهِ وَسَبَّأًا فِي تَأْدِيلِهِ وَهَدًى فِي تَنْبِيهِهِ وَبَصِيرَةً بِنُورِهِ .



اللَّهُمَّ وَكَمَا أَنْزَلْتَهُ نِهَاةً لَأَوْلِيائِكَ وَخَفَاءَةً عَلَى أَعْدَائِكَ وَعَمَى عَلَى أَهْلِ مَعْصِيَتِكَ وَنُوراً لَأَهْلِ طَاعَتِكَ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْهُ لَنَا حِصَاناً مِنْ عَذَابِكَ وَحِزْزاً مِنْ غَضَبِكَ وَخَاجِزاً عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَعِصْمَةً مِنْ سَخَطِكَ وَدَلِيلاً عَلَى طَاعَتِكَ وَنُوراً يَوْمَ نَلْقَاكَ تَنْقِضِي بِهِ فِي خَلْقِكَ وَتَجُوزُ بِهِ [عَلَى] صِرَاطِكَ وَتَهْتَدِي بِهِ إِلَى جَنَّتِكَ .

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّقَوَةِ فِي حَمَلِهِ وَالْعَمَى عَنِ عَمَلِهِ وَالْجَوَرِ عَنْ حُكْمِهِ وَالْعُلُوِّ عَنْ قَصْدِهِ وَالتَّغْيِيرِ دُونَ حَقِّهِ ، اللَّهُمَّ احْمِلْ عَنَّا ثِقْلَهُ وَأَوْجِبْ لَنَا أَجْرَهُ وَأَوْزِعْنَا (۵) شُكْرَهُ وَاجْعَلْنَا تُرَابِعِهِ وَتَحَفُظَهُ ؛ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا تَتَبِعْ حَلَالَهُ وَتَجْتَنِبْ حَرَامَهُ وَتَقِيمْ حُدُودَهُ وَتُوَدِّي فَرَائِضَهُ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حَلَاوَةً فِي تِلَاوَتِهِ وَتَشَاطُافاً فِي قِيَامِهِ وَوَجَلَّافاً فِي تَرْبِيئِهِ وَقُوَّةً فِي اسْتِعْمَالِهِ فِي آثَاءِ اللَّيْلِ وَ [أَطْرَافِ] النَّهَارِ ، اللَّهُمَّ وَاشْفِئْنَا مِنَ النَّوْمِ بِالسَّيْرِ وَأَيِّقِظْنَا فِي سَاعَةِ اللَّيْلِ مِنْ زَفَاةِ الرَّاكِدِينَ وَتَسْمِنَا عِنْدَ الْأَخْيَارِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ مِنْ سَيِّئَةِ الْوَسْوَائِينَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِقُلُوبِنَا ذِكَاةً عِنْدَ عَجَائِبِهِ الَّتِي لَا تَنْقُضِي وَلَذَادَةً عِنْدَ تَرْدِيدِهِ وَغَيْرَةً عِنْدَ تَرْجِيئِهِ وَتَعَابُيَةً عِنْدَ اسْتِفْهَامِهِ ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ تَحَلُّفِهِ فِي قُلُوبِنَا وَتَوَسُّدِهِ عِنْدَ قَادِرِنَا وَتَبْذِيرِنَا وَظُهُورِنَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ قَسَاوَةِ قُلُوبِنَا لِمَا بِهِ وَغَطْنُنَا ، اللَّهُمَّ انْقَعْنَا بِمَاصِرٍّ قَدْ فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ وَذَكِّرْنَا بِمَاضِرَّتْ فِيهِ مِنَ الْمَنَالِ (۸) وَكَفِّرْ عَنَّا بِتَأْوِيلِهِ السَّيِّئَاتِ وَضَاعِفِ لَنَا بِهِ جَزَاءً فِي الْحَسَنَاتِ وَارْقِنَا بِهِ ثَوَاباً فِي الدَّرَجَاتِ وَلَقِّنَا بِهِ الْبُشْرَى بَعْدَ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا زَاداً نَقْوِي بِهِ فِي الْمَوْفِقِ (۹) بَيْنَ يَدَيْكَ وَطَرِيقاً وَاضِحاً تَسْلُكُ بِهِ إِلَيْكَ وَعِلْماً نَافِعاً نَشْكُرُ بِهِ نِعْمَتَكَ وَتَخْشَعُ صَالِحاً نَسْتَسْمِعُ بِهِ أَسْمَاعَكَ . فَإِنَّكَ اتَّخَذْتَ بِهِ عِلْمِيَّاتٍ حُجَّةً قَطَعْتَ بِهِ عُذْرَنَا وَاصْطَنَمْتَ بِهِ عِنْدَ نَافِعَةٍ قَصْرَ عَنَّا شُكْرَنَا ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا زِينَةً يَنْتَشِرُ مِنَ الرُّؤْيِ وَدَلِيلَاً يَهْدِي إِلَى صَالِحِ الْعَمَلِ وَعَوَاقِياً يَهْدِي إِلَى سَبِيلِ الْبِرِّ وَوَسَائِلَ يَقْوِيْنَا مِنَ الْمَلَلِ حَتَّى يَبْلُغَ بِنَا أَفْضَلَ الْأَمَلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعاً يَوْمَ الْإِفْتَاءِ وَسِلَاحاً يَوْمَ الْإِرْتِقَاءِ وَحَاجِجاً يَوْمَ الْفَضَاءِ وَنُوراً يَوْمَ الظُّلُمَةِ يَوْمَ لَا أَرْضَ وَلَا سَمَاءَ يَوْمَ يُجْزَى كُلُّ سَاعٍ بِمَا سَعَى ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا زِينَةً يَوْمَ الظُّلُمَةِ وَفَوْزاً يَوْمَ الْجَزَاءِ مِنْ نَارِ حَامِيَةٍ ، قَبْلَةَ الْبُقْعَةِ عَلَى مَنْ يَبْهَاطُ عَلَى وَجْهِهَا تَلْطَفُ ؛ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا بَرَهَاناً عَلَى رُؤُوسِ الْمَلَأِ يَوْمَ يُجْمَعُ فِيهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَأَهْلُ السَّمَاءِ ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السَّعَادَةِ وَمُرَاقِقَةَ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ .

احضرت امام جعفر صادق عليه السلام ستران پڑھتے وقت دعا کرتے تھے یا رب تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے

تو واحد ہے اپنی قدرت اور پوری قوت سے، حمد تیرے ہی لئے ہے تو اب اپنی عزت اور بزرگی کے سبب سے بالاتر ہے اور آسمان و عرش کے اہل برتیر جلال چھایا ہو اپنے تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنے علم سے ہر کام کو پورا کرنے والا ہے اور ہر ذی علم نیز محتاج ہے۔ اے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اے آیاتِ ذکرِ عظیم کے نازل کرنے والے، اے ہمارے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اس بنا پر کہ تو نے ہمیں حکمت اور ترانِ عظیمِ مبین کی تعلیم دی یا اللہ تو نے اس وقت ہمیں سکھایا جبکہ تعلیم کی طرف ہماری رغبت نہ تھی اور اس سے مخصوص کیا جبکہ اس کے نفع کی طرف ہماری رغبت نہ تھی یا اللہ جب ہم سے یہ تھا تو تجھ سے یہ تھا اور ہم پر تو نے جو کچھ کیا اپنے فضل و کرم و احسان سے کیا ہماری طاقت و قوت سے یہ امر باہر تھا یا اللہ ہمارے لئے محبوب بنا قرآن کی عمدہ تلاوت کو اور اس کی آیات کے حفظ کرنے کو اور آیاتِ متشابہات پر ایمان کو محکم آیات پر عمل کو اور سبب تلاش کرنے میں اس کی تاویل کے اور ہدایت حاصل کرنا اس کی تدبیر سے، بصیرت حاصل کرنا اس کے نور سے یا اللہ جو تو نے نازل کیا ہے وہ شغل ہے تیرے اولیاء کے لئے اور بدبختی ہے تیرے دشمنوں کے لئے اور اندھا پن ہے اہل معصیت کے لئے اور نور ہے اہل اطاعت کے لئے خداوند اس تلاوت کو اپنے عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے قلعہ بنا دے اور اپنے غضب سے محفوظ رہنے کا ذریعہ اور اپنی معصیت سے روکنے والا اور اپنے غصے سے بچانے والا اور اپنی اطاعت کی دلیل اور روز قیامت کا ایسا نور کہ لوگ اس سے روشنی حاصل کریں اور ہم اس نور کی روشنی میں صراط سے گزر جائیں اور تیری جنت کی طرف راستہ پائیں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بدبختی سے جو اس کتاب کے اٹھانے کے متعلق ہو اور اس پر عمل کرنے میں کوتاہی ظاہر ہو اور غافل ہونے کے اس کے حکم کے اور جانِ مستقیم سے باہر جانے سے اور کوتاہی اس کے حق سے یا اللہ سنگینیِ عمل نہ آن کو ہم سے اٹھالے اور اس کے پڑھنے کا اجر ہم کو عطا کر اور توفیق دے اس کے شکر کی اور اس کی رعایت کرنے اور حفظ کرنے کی یا اللہ ہم اس کی جلالتِ شان کی پیروی کریں اور اس کے حلام سے پیچیں اور اس کے حدود کو قائم کریں اور اس کے فرائض کو ادا کریں یا اللہ اس کی تلاوت میں حلاوت کا چمکا دے اور اس کے پڑھنے میں خوشی دے اور اس کی تزیین کے وقت اپنا خوف دل میں پیدا کر اور اس پر عمل کرنے کی قوت دے رات کی تاریکی اور دن کے حصوں میں یا اللہ خداوندِ اہماری نیند کو کم کر دے اور رات میں مجھے بیدار رکھ جو سونے والوں کے سونے سے بہتر ہے اور ہوشیار رکھ دعا قبول ہونے کے اوقات میں وہ بہوش کی بجائے ہوشی سے افضل ہے خدا یا ہمارے شلوب کو زیر کی دے قرآن کے ان عجیبِ اسلوب بیان کو سمجھنے کی جو ختم نہ ہوں گے اور لذت دے اس کے بار بار پڑھنے میں اور آنکھوں میں آنسو دے اس سے روگردانی کرنے میں اور کافی نفع دے اس کے متعلق سوال کرنے میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہمارے دلوں میں اس کی مخالفت پیدا ہو اور اس سے کہ ہم رات کو آرام سے سوئیں اور اس کی تلاوت کو پس پشت ڈالیں اور ہم مانگتے ہیں اپنے دلوں کی سختی سے اس چیز کے بارے میں جس کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ ہم کو نفع دے جو آیات تو نے بیان کی ہیں قرآن میں۔ اور ہم کو معاف کر دے جو آیات کی تاویل میں غلطیاں ہوئی ہوں اور ہمارے حسنات کو کٹی گنا کر دے اور اس کے ثواب میں ہمارے درجات

کو بلند کر اور مرنے کے بعد نجات کی بشارت دے اور اس کی تلاوت کو زاجرِ راہِ آخرت قرار دے تاکہ جب تیرے سامنے آئیں تو قوی دل ہو کر آئیں اور ایسے کھلے راتے سے جو تجھ تک پہنچنے والا ہو اور ایسا علم نافع عطا کر جس سے ہم تیرے نعمتوں کا شکر ادا کریں اور ایسا سچی خستہ و خضر دے کہ ہم تیرے ناموں کی تسبیح کریں یا اللہ تو نے اس شرآن سے ہم پر رحمت قائم کی ہے اور ہمارے غدر و قطع کیا ہے اور باوجود ہمارے شکر کی کمی کے تو نے ہم کو اپنی نعمتوں سے مخصوص کیا۔ یا اللہ اس شرآن کو ہمارا دلی قرار دے تاکہ ہم مصیبتوں میں ثابت قدم رہیں اور ہمارا مدد بنانا تاکہ ہم اعمالِ صالحہ بجالائیں اور اس کو ہمارا مددگار اور ہادی بنانا تاکہ وہ ہم کو رات کی عبادت کی قوت دے اور ایسا مددگار بنا کہ وہ کسبِ مال کی قوت دے تاکہ ہم اس سے اپنی بہترین امیدیں بر لائیں یا اللہ اس قرآن کو ہمارا شفیع قرار دینا اور ایسا سامان دے کہ ہم روز قیامت ملائکہ کے عذاب سے محفوظ رہیں اور یومِ حساب اپنے مقصد کے پلنے والے ہوں اور ایسا تو قرار دے کہ اس سے اس تاریک دن میں روشنی حاصل کریں۔ جب نہ زمین ہوگی نہ آسمان اور وہ دن ایسا ہوگا کہ ہر کوشش کرنے والا اپنی کوشش کا بدلہ پائے گا یا اللہ اس کو سیراب کرنے والا بنا پیاس کے دن اور روز قیامت کے لئے تو قرار دے اور بجائے اس بھڑکتی آگ سے جو اشتیاق پر جب بھڑکے گی تو ان کے جسم کا کوئی حصہ باقی نہ چھوڑے گی خداوند اس قرآن کو دلیلِ نجات قرار دے۔ لوگوں کے مجمع کے سامنے جب سب جمع ہوں زمین و آسمان والے خدایا ہمیں شہیدوں کا مرتبہ اور عاقبت بخیر لوگوں کا عیش اور انبیا کا ہمراہی دے تو دعا کا سننے والا ہے۔

## انسٹھواں باب

### دعائے حفظِ قرآن

(باب ۵۹)

﴿الدُّعَاءُ فِي حِفْظِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَلَمْ يَسْأَلِ الْعِبَادُ مِثْلَكَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَإِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَصَفِيِّكَ وَمُوسَى كَلِيمِكَ وَنَجِيِّكَ وَعِيسَى كَلِمَتِكَ وَرُوحِكَ وَأَسْأَلُكَ بِصُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَتُورَةِ مُوسَى وَزَبُورِ دَاوُدَ وَإِنْجِيلِ عِيسَى وَقُرْآنِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم وَبِكُلِّ وَحْيٍ أَوْحِيَتْهُ وَقَضَاءٍ أَمَضَّتْهُ وَحَقِّ قَضِيَّتِهِ وَعَيْيِ أَغْنِيَتْهُ وَصَالٍ هَدَيْتَهُ وَسَائِلِ أَعْطَيْتَهُ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى اللَّبْلِ فَأَظْلَمَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَبِاسْمِكَ

## چھپن وال باب دعائے امراض

(باب) ۵۶

﴿الدُّعَاءُ لِلْعَلِيلِ وَالْأَمْرَاضِ﴾

۱۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَابْنِ قُضَالَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ يَقُولُ عَبْدُ الْعَلِيلَةِ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَبَّرْتَ أَقْوَامًا فَقُلْتَ: وَقُلْ ادْعُوا الَّذِينَ رَعِمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضَّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا، فَيَأْمُرُ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ مُرِّي وَلَا تَحْوِيلَهُ عَنِّي أَحَدٌ غَيْرُهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَكَشِفْ مُرِّي وَحَوِّ لِي إِلَى مَنْ يَدْعُو مَعَكَ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وقتِ مرض کہو: یا اللہ تو نے سرزنش کی ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اپنے علما مر کے فتوے پر عمل کیا۔ تو نے کہل ہے ان لوگوں کو بلاؤ جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا حاجت برآ جانتے تھے وہ تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں کر سکتے تھے پس اے وہ ذات جو میری مصیبت دور کرنے پر تدر ہے اور بد لئے پر تیرے سوا اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔ درود بھیج محمد و آل محمد پر اور دور کر میرے ضرر کو اور پھیر دے اس کا رخ اس کی جانب جو تیرے ساتھ دوسرے کو بھی معبود جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُثَنَّبِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرَّيْجٍ قَالَ: مَرِضْتُ بِالْمَدِينَةِ مَرَّ شَدِيدًا أَقْبَلَكَ ذَلِكَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَكَتَبَ إِلَيَّ: قَدْ بَلَغَنِي عَلَيْكَ فَاسْتَرْصَاعًا مِنْ بَنِي ثَمَّ اسْتَلَقِي عَلَى قَفَاكَ وَأَنْشِرِي عَلَى صَدْرِكَ كَيْفَمَا اسْتَشِرِي وَقُلِي: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا سَأَلْتُكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ مُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَمَلْتَ خَلْقَ مَخْلُوقِكَ عَلَى خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلْمِي، ثُمَّ اسْتَوْجَلِ السَّاءَ وَاجْمَعْ الْبَرَّ مِنْ حَوْلِكَ وَقُلْ جَمَلًا ذَلِكَ وَأَقْسِمُ مَدَامَ الْكُلِّ مُسْكِينٍ وَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ: قَالَ دَاوُدُ: فَعَمَلْتُ ذَلِكَ فَكَانَ زَانِ نَشِطًا مِنْ عِقَالٍ وَقَدْ قَمَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ فَاتَّقَعَ بِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میری مدینہ میں سخت بیمار ہوا یہ خرجب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سنی تو مجھے لکھا کہ ایک صاع (سوائیں) گہوں خریدو اور چت لیٹ کر وہ گندم اپنے سینہ پر تھوڑے تھوڑے ڈلاؤ اور کہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے کہ جن مضطر نے اس کے واسطے سے سوال کیا تو نے اس سے مصیبت کو دور کیا اور روئے زمین کا مالک بنایا اور اپنی مخلوق پر اس کو اپنا خلیفہ بنایا۔ درود بھیج محمد و آل محمد پر اور مجھے صحت عطا کر اس بیماری سے پھر اٹھ کر بیٹھ جا اور سب اپنے آس پاس والے گندم جمع کر اور یہی کلمات پھر کہو اور یہ گندم ایک ایک مدقین پاؤں (مسکینوں کو تقسیم کر اور یہی کلمات کہو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ معلوم ہوا میرے قید سے رہا ہو گیا۔ چند بار ایسا ہی کیا نفع پایا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اسْتَنْكَيْ بَعْضُ وَلَدِي فَقَالَ: يَا بَنِيَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اشْفِنِي بِشَفَائِكَ وَدَاوِنِي بِدَوَائِكَ وَعَافِنِي مِنْ بَلَائِكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ.

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے بیمار ہوئے آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو یا اللہ مجھے شفا دے اور میری دوا کر اور اس بل سے نجات دے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا فرد زندہ ہوں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جُعِلْتُ لَكَ فِدَاكَ هَذَا الَّذِي قَدْ ظَهَرَ بِي وَجْهِي يَزْعُمُ النَّاسُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْتَلِ بِهِ عَبْدًا لَهُ فَبِدْ حَاجَةً فَقَالَ لِي: لَا، لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنٌ آلِ فِرْعَوْنَ مَكْتَنَعَ الْأَصَابِعَ فَكَانَ يَقُولُ هَكَذَا - وَيَمُدُّ يَدَهُ - وَيَقُولُ: «يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ» قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِذَا كَانَ الثَّلَاثُ الْآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِهِ فَتَوَضَّأْ وَقُمْ إِلَى صَلَاتِكَ الَّتِي تُصَلِّيُهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقُلْ: وَأَنْتَ سَاحِدٌ: «يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَاجِمُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ وَيَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَاصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهِبْ عَنِّي هَذَا الْوَجَعَ - وَسَمِعَ - فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَ [أَخْرَجَنِي] وَأَلِغْ فِي الدُّعَاءِ. قَالَ: فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُفُوفِ حَتَّى أَذْهَبَ اللَّهُ بِدُعَائِي كُلَّهُ.

۴۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پرندہ ہوں میرے چہرے پر جو برص کے داغ ہو گئے ہیں لوگ کہتے ہیں ایسے امراض میں خدا ان لوگوں کو مبتلا نہیں کرتا۔ جس سے حاجت ہو یعنی ایمان والے ہوں فرمایا

ایسا نہیں ہے۔ مومن آلِ فرعون کی انگلیاں جڑا لے گئی تھیں حضرت نے اپنی انگلیاں موڑ کر بتایا کہ ایسی ہو گئی تھیں اس نے ان لوگوں سے کہا اے قوم مرسلین کی پیروی کرو۔ پھر سہ رات کے آخری حصہ کے اوّل میں وضو کر اور نماز پڑھ جب اوّل کی دو رکعتوں کے آخر سجدہ میں جائے تو کہو۔

اے بلند و برتر ذات اے رحمن و اے رحیم اے دعاؤں کے سننے والے۔ اے نیکیوں کے دینے والے درود بھیج محمد و آلِ محمد پر اور مجھے دنیا و آخرت میں بھلاؤ دے جس کا تو اہل ہے اور دور کر مجھ سے اس آزار کو جو بیماری کا نام ہے اس مرض نے مجھے سخت تکلیف دی ہے اور غمگین بنا دیا ہے اور دعا کے وقت پوری پوری الحاح و زاری کر۔ رادی کہتا ہے کہ میں ابھی کو نہ پہنچا تھا کہ میرا مرض دور ہو گیا۔

۵۔ عَیَّاشُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ جَمِيعاً ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ جُلَّ مَرَّ بِهِ الْبَلَاءُ فَقُلْ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ وَعَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ وَلَا تَسْمِعُهُ» .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم کسی مرض میں کئی مبتلا دیکھو تو کہو حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے عافیت بخشی اس مرض سے جس میں مبتلا ہے اور فضیلت دی مجھے تجھ پر اور اپنی کثیر مخلوق پر، یہ کلمات اس طرح آہستہ کہو کہ وہ سنے نہیں۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرَّيْ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : تَصْغُرُ يَدُكَ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ الْوَجَعُ وَتَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : «اللَّهُ رَبِّي حَقّاً لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً ؛ اللَّهُمَّ أَنْتَ لَهَا وَلِكُلِّ عَظِيمَةٍ قَرَرٌ جَبَّاعَتِي» .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جہاں درد ہو اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار کہو اللہ اللہ میرا سچا رب ہے میں اس کا شریک کسی کو نہیں بناتا۔ یا اللہ تو ہی اس مرض سے اندھرے شکل سے نجات دینے والا ہے پس میرے اس درد کو دور کر،

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ؛ عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ مُقْضَلٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ لِلْأَوْجَاعِ يَقُولُ : «بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ كَمْ مِنْ نِعْمَةٍ لِلَّهِ فِي عِزِّي مَا كُنِي وَغَيْرِ مَا كُنِي عَلَى عَبْدٍ شَاكِرٍ وَغَيْرِ شَاكِرٍ ، وَتَأْخُذُ لِعَيْنِكَ بِبَيْدِكَ الْيَمْنَى بَعْدَ صَلَاةٍ مَقْرُوضَةٍ وَتَقُولُ : «اللَّهُمَّ قَرِّجْ عَنِّي كُرْبَتِي وَعَجِّلْ عَافِيَتِي وَ اكْشِفْ ضَرْبِي» . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . وَآخِرُ مَنْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مَعَ دُمُوعٍ وَبُكَاءٍ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب درد کہیں ہو تو کہو بسم اللہ وباللہ خدا کی بہت سی نعمتیں پوشیدہ ہیں ساکن اور غیر ساکن رگوں میں شکر گزار اور ناشکرے بندوں کی بھراپنی دائرہ میں اپنے ہاتھ میں نماز واجب کے بعد پکڑ کر کہو، خدا یا میری تکلیف کو دور کر اور جلد صحت عطا فرما اور میری تکلیف کو دور کر دے (تین بار) اور کوشش کر کہ یہ دعا بکا اور آنسوؤں کے ساتھ ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ وَجَعًا بِي فَقَالَ: قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ - ثُمَّ امْسَحْ بِدَكَ عَلَى قَلْبِكَ - أَعُوذُ بِعَمْرِؤَ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْذَرُونَ مِنْ شَرِّ مَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي، تَقُولُهَا سَبْعَ مَرَّاتٍ. قَالَ: فَعَمَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي وَجَلَّ [بِهَا] الْوَجَعُ عَنِّي.

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے درد کی شکایت کی۔ فرمایا بسم اللہ کہہ کر موضع درد پر اپنا ہاتھ پھیرو پھر کہو میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی عزت سے اس کی قدرت سے اس کے جلال و عظمت سے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے اس کے رسول سے اللہ کے اسماء ہر اس چیز کے شر سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوف زدہ ہوں اپنے نفس پر اس بات بار میں نے ایسا ہی کیا۔ خدا نے اس درد کو مجھ سے دور کر دیا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَوْنٍ قَالَ: أَمَرَ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ وَيَا اللَّهَ وَنَحْمَدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَنُؤَيِّدُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ؛ اللَّهُمَّ امْسَحْ عَنِّي مَا أَحْذَرُهُ ثُمَّ تَمِمْ يَدَكَ الْيُمْنَى وَتَمَسَّحْ مَوْضِعَ الْوَجَعِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۹۔ فرمایا امام علیہ السلام نے مقام درد پر اپنا ہاتھ رکھو اور کہو اللہ کے نام سے اور محمد رسول اللہ کے نام سے اور خدا نے عظیم کے سوا اور کسی سے مدد اور قوت نہیں یا اللہ اس درد کو مجھ سے دور کر پھر اپنا ہاتھ مقام درد پر تین بار

۱۰۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَخِي غَرَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: تَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ ثُمَّ تَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ وَيَا اللَّهَ (و) نَحْمَدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَنُؤَيِّدُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، اللَّهُمَّ امْسَحْ عَنِّي مَا أَحْذَرُهُ وَتَمَسَّحْ الْوَجَعِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھا اور کہو اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے شرع کرتا ہوں اور نہیں ہے مدد اور توت مگر اللہ سے خداوند اس درد کو مجھ سے دور کر پھر مقام درد کو تین بار لے

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قُلَيْبٍ : قُلْتُ لَهُ : عَلَيَّ نَبِيٌّ دُعَاءُ أَدْعُو بِهِ لَوْ جَعَلَ أَصَابَتِي ؟ قَالَ : قُلْ وَائْتِ - جَدَّ - يَا لَيْلَةَ يَرْحَمُنَّ [يَارَحِمُنَا] يَا رَبِّ الْأَرْبَابِ وَإِلَهَ الْآلِهَةِ وَيَا مَلِكَ الْمُلُوكِ وَيَا سَيِّدَ السَّادَةِ أَشْفِنِي مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسَقِّمْ فَايَّيَّ عَبْدَكَ أَتَقَلَّبَ فِي قَبْضَتِكَ .

۱۱۔ راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا بتائیے جس سے میرا درد دور ہو۔ فرمایا سجدہ میں کہو یا اللہ یا رحمن یا رحیم، اے تمام ربوں کے رب اے تمام معبودوں کے معبود اے ملک کے ملک اے تمام سیدوں کے سردار مجھے ہر درد اور دکھ سے شفا دے میں تیرا بندہ ہوں ہر حالت میں تیرے قبضہ میں ہوں۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَقُلْ : دُعَاؤُكَ يَا اللَّهُ الْعَظِيمُ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَرِيْقٍ نَفَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ . سَبْعَ مَرَّاتٍ .

۱۲۔ زررہ نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا ہے جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو کہو میں تجھے پناہ دیتا ہوں رب عظیم کی جو عرش عظیم کا رب ہے ہر اس رگ کے شر سے جو جوش میں ہو اور آگ کی حرارت کے شر سے۔ (سات بار)

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِيانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهِ وَغَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ وَغَيْرِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمُدَّةِ اللَّهِ عَلَى مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا أَحْدَثَ ،

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی بیمار ہو اس کو چاہیے کہ یوں دعا کرے بسم اللہ واللہ واللہ واللہ پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت سے اس چیز پر جو وہ چاہے اس بیماری کے شر سے جس میں مبتلا ہوں۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ هِشَامِ الْجَوَابِقِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : دِيَامُنْزِلِ الشِّفَاءِ وَمُذْهَبِ الدَّاءِ أَنْزِلْ عَلَى مَا يَبِي مِنْ دَاءٍ شِفَاءَهُ .



۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے شفا دینے والے اے مرض کو دور کرنے والے میرے مرض کو بھی شفا دے۔

۱۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ صَاحِبِ الشَّعْبِ، عَنِ الْحُسَيْنِ الْخُرَّاسَانِيِّ كَانَ خَبَرًا أَقَالَ: شَكَّوتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَجَمَاعِي فَقَالَ: إِذَا مَلَيْتَ فَضَّحَ يَدَكَ مَوْضِعَ سُجُودِكَ ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشْفِينِي يَا شَافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ، شِفَاءَ لَا يَفَادُ رُسُفًا، شِفَاءَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَنُسَمٍ.

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنا مرض بیان کیا۔ فرمایا بعد نماز اپنا ہاتھ مقام سجدہ پر رکھ کر کہو شروع کرتا ہوں اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے، اے شافی مطلق مجھے شفا دے۔ تیری ہی شفا ایسی ہے کہ جو بیماری نام کو نہیں چھوڑتی رہر درد و دکھ میں شفا دینے والا تو ہی ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: مَرِضْتُ عَلَى صَلَواتِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: قُلْ: وَاللَّهِ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْرَ أَعْلَى بَلِيَّتِكَ وَخُرُوجًا إِلَى رَحْمَتِكَ.

۱۶۔ فرمایا صادقؑ کہ میں نے کھڑے ہوئے تو رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا یوں دعا کرو خداوند میں تجھ سے جلد صحت کا سوال کرتا ہوں اور تیری آزمائش پر صبر کا اور تیری رحمت کی طرت جانے کا۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْتَرْ بِهَذَا الدُّعَاءِ: تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ: دَائِبُهَا الْوَجَعُ اسْكُنْ بِسُكْبِنَةِ اللَّهِ وَقَرَّ بِوَقَارِ اللَّهِ وَانْحَجِرْ بِعَاجِزِ اللَّهِ وَاهْدَأْ بِهَيْبَتِهِ اللَّهُ أَعْيَدُكَ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ بِمَا أَعَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَرَشَهُ وَمَلَائِكَتَهُ يَوْمَ الرَّجْفَةِ وَالرَّزْلِ لَازِلٍ، تَقُولُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَا أَقْلَ مِنَ الثَّلَاثِ.

۱۷۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دے کر تھے اپنے ہاتھ مقام درد پر رکھو اور کہو اے درد تھم جا، خدا کے حکم سے آرام سے رک جا اور اللہ کے وقار کی وجہ قرار پکڑ اور اللہ کے روکنے سے رک جا، اے انسان تجھے پناہ میں دیتا ہوں جس سے پناہ دی اللہ نے اپنے عرش کو اور اپنے ملائکہ کو زلزلہ اور خوف کے دن (قیامت) سات مرتبہ تین بار سے کم نہیں۔

۱۸۔ ثَعْبَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ : **وَاللَّهِمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الَّذِي رَزَقَ بِهِ الرُّوحَ الْأَمِينَ وَهُوَ عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ عَلَيَّ حَكِيمٌ أَنْ تُشْفِيَ بَنِي إِسْهَاتِكَ وَتُدَاوِيَ بَنِي يَدَايِكَ وَتُعَافِي بَنِي مِزَانِكَ** - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَتُصَلِّيَ عَلَى نَحْوِ وَآلِهِ .

۱۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے اپنا دامن ہاتھ مقام درد پر رکھ کر کہو۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اس قرآن عظیم کے واسطے جس کو تو نے روح الامین کے ذریعہ سے نازل کیا اور وہ میرے پاس لوح محفوظ میں ہے جو بلند مرتبہ اور حکمت پر ہے کہ مجھ کو پوری پوری شفا دے اور اپنی دوا سے میرا علاج کر اور اس اپنی آزمائش سے مجھے معافی دے اور رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر۔

۱۹۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ ثَعْبَانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ ، عَنْ ثَعْبَانِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : عَرَفْتُ بِي وَجَعَ فِي رُكْبَتِي . فَشَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلْ : **وَبِأَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى وَبِأَخَيْرَ مَنْ سَأَلَ وَبِأَرْحَمَ مَنْ اسْتَرْجَمَ ، اِرْحَمْ صَغْفِي وَقِلَّةَ حِيلَتِي وَعَافِي مِّنْ وَجَعِي** ، قَالَ : فَفَعَلْتُهُ فَعُوفِيْتُ .

۱۹۔ ابو حمزہ نے بیان کیا کہ میرے گھٹنے میں درد ہوا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا۔ فرمایا جب نماز پڑھو تو کہو اے سب سے زیادہ سخی اے سب سے زیادہ سائل کو دینے والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے میرے ضعف حال پر رحم کر اور اس درد کو دور کر، میں نے ایسا ہی کیا مجھے صحت ہو گئی۔

## ستاونواں باب

### سر زونوید

(بَابُ ۵۷)

﴿الْحِرْزُ وَالْعَوْدَةُ﴾

۱۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِيانٍ . عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ : **ذَكَرْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْوَحْشَةَ ؛ فَقَالَ : أَلَا خَيْرُكُمْ بِشَيْءٍ إِذَا قُلْتُمْوهَا لَمْ تَسْتَوْحِشُوا لِبَلِيلٍ وَلَا**

نہار : بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ وَإِنِّ مِّنْ تَوَكَّلٍ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا. اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِي كَتِفِكَ وَفِي جِوَارِكَ وَاجْعَلْنِي فِي أَمَانِكَ وَفِي مَنِيكَ، قَالَ : بَلَّغْنَاكَ رَجُلًا قَالَهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً وَتَرَ كَهَالِيلَةَ فَلَسَمَتْهُ عَقْرَبٌ.

۱۔ ابن منذر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اپنی وحشت دل کو بیان کیا۔ فرمایا میں اسی دعا بتاؤں کہ اس کے دروے نہ رات کو وحشت ہو نہ دن میں۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر میرا توکل ہے اور جس کا توکل اللہ پر ہوگا وہ اس کے لئے کافی ہے۔ خدا اپنے امر کا پورا کرنے والا ہے اس نے ہر شے کی ایک مقدار معین کر دی ہے یا اللہ تو مجھ اپنی پناہ میں رکھ، اپنے جوار میں رکھ اپنی امان اور اپنی روک میں رکھ۔ راوی کہتا ہے ہمیں معلوم ہوا کہ تیس سال اس نے یہ دعا پڑھی ایک رات ترک کیا تو بچھڑنے کا ٹ لیا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْ : «أَعُوذُ بِمِرَّةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِعَفْوِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمَغْفِرَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَعُوذُ بِكَرَمِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللَّهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَشَرِّ كُلِّ قَرِيبٍ أَوْ بَعِيدٍ أَوْ ضَعِيفٍ أَوْ شَدِيدٍ مِنْ شَرِّ الشَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَالْعَامَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذَابَّةٍ صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ يَلِيلٍ أَوْ نَهَارٍ وَمِنْ شَرِّ نَسَاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ قَسَقِ الْحَبِّ وَالْأَنَسِ ،

۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ یوں دعا کرو۔

میں اپنے کو پناہ میں دیتا ہوں عزت خدا، قدرت خدا، جلال خدا اور عظمت خدا، عفو خدا، مغفرت خدا، ہر خدا کی اور اس اللہ کی حکومت کی جو ہر شے پر قادر ہے اور پناہ چاہتا ہوں اللہ کے کرم سے اور اللہ کے خاص بندوں سے ہر ظالم و جابر کے شر سے اور ہر مرد و شیطان سے، ہر قریب و بعید اور ضعیف و قوی کے شر سے اور فقیر اور آزار دہندہ کے قصد اور محمد سالی سے اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے چھوٹا ہو یا بڑا، رات میں ہو یا دن میں اور عرب و عجم کے ہر ناسق کے شر سے اور فاسق جن و انس کے شر سے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : رَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ : «أَعِيدُ كَمَا بَيَّكُمَا اللَّهُ الثَّامَنَاتِ

## سأسْئَلُ بَاب

### تمام دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لئے

#### (بَاب) ۶۰

﴿دَعَوَاتُ مُوجَزَاتٍ لِّجَمِيعِ الْحَوَالِجِ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَحْسَنَ كَأَنِّيْ اَرَاكَ وَاَسْعِدْنِيْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تَشْقِنِيْ بِتَشْطِيْ اِلِمَا صَبِيكَ وَخِزْلِيْ فِيْ قَضَائِكَ وَبَارِكْ اِلَيَّ فِيْ قَدْرِكَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَاخِيْرَ مَا عَجَلْتَ وَلَا تَعْجِلْ مَا اَخَّرْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ نَفْسِيْ وَمَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّيْ وَانْعِزْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَاَرِنِيْ فِيْهِ قُدْرَتَكَ يَا رَبِّ وَاَقْرُبْ بِذَلِكَ عَيْنِيْ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ مجھے اپنے سے اس طرح دُر نے والا بنادے گا یا میں تجھے دیکھ رہا ہوں اور نیک نعمت سے مجھے اپنے سے دُر نے کل اور برکت دے معاملات تغار قدر میں تاکہ جس امر میں تو نے جلدی کہے ہیں اس میں تاخیر کو دوست نہ رکھوں اور جس میں تو نے تاخیر کہے اس میں جلدی کو نہ چاہوں اور میرے نفس میں شان استغنا پیدا کر اور میرے کانوں اور آنکھوں سے مجھے فائدہ پہنچا اور ان دونوں کو میرا وارث بنا اور میری مدد کر اس کے مقابل میں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور اے میرے رب اس بارے میں مجھے اپنی قدرت دکھا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَعْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْجَسَّاسِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اَعْصِنِيْ عَلٰى هَوٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخِّرْ جَنِّيْ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَرَزَّ جَنِّيْ مِنَ الْخَوَارِجِ الْعَيْنِ وَاجْعَلْنِيْ مُؤَدَّبًا وَمَوْثِقًا عِبَادِيْ وَمَوْثِقًا النَّاسِ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ یوں دعا فرماتے تھے یا اللہ روز قیامت کے خون سے بچا لے اور سلامتی کے ساتھ مجھے دنیا سے اٹھالے اور خورجوں سے میری ترویج کر اور میرے بوجھ میرے عیال کے بوجھ اور لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کر دے اور اپنی رحمت سے اپنے عباد صالحین میں داخل کر۔

مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے دعا سکھوائی کہ جو جامع ہے دنیا و آخرت کے لئے فرمایا کہو حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے بعد۔ (نوٹ:- دعا عربی عبارت سے دیکھ کر پڑھی جائے)

تیرا نور کامل ہے جس سے تو نے ہدایت کی تیرا ہاتھ کشا ہے جس سے تو نے عطا کیا۔ تیری ذات سب سے زیادہ کرم ہے اور تیری جہت بہترین جہات ہے اور تیرا عطیہ بہترین عطیہ ہے اور سب سے زیادہ گوارا اسے رب تیری اطاعت کی جتنے تو شکر گزار ہو سکتا ہے معصیت کی جتنے تجھے جانتا ہے بخش دیتا ہے تو مضطر لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے اور معصیت کو دور کر دیتا ہے تو بے کوفہ قبول کرتا ہے گناہوں کو معاف کرتا ہے تیری نعمتوں کا نہ کوئی مقابلہ ہے نہ کوئی ان کا احصاء کر سکتا ہے نہ بولنے والے تیری مدح پر قادر ہیں یا اللہ کمال تیرا پر اپنی رحمت نازل کر اور اہل کثرت و دامت و سرور میں جلدی کر اور مجھے ان کی کثرت دگی کی مسرت عطا کر اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کر خواہ وہ جن ہوں یا انسان اور دنیا و آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمیں عذاب نارسے بچالے اور ان لوگوں میں قرار دے جن کے لئے نہ خوف ہے نہ حزن اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو صبر دے ہیں اور اللہ پر توکل کرتے ہیں اور زندگانی دنیا و آخرت میں اپنے سچے قول پر ثابت قدم رکھ اور حیات و موت و موقف و نشر و حساب و میزان اور روز قیامت کی دہشت سے بچالے اور مراط سے صیغ و سالم گزار دے اور علم نافع، یقین صادق پر ہیز گاری، نیکی زہد، خوف کا رفق دے اور دل میں وہ تڑپ دے جو تیرے تقرب کا باعث ہو اور اپنے سے دور نہ رکھ، مجھے دوست رکھ، مجھ سے دشمنی نہ رکھ، مجھے ذلیل نہ کر اور دنیا و آخرت کی تمام نیکیاں مجھے عطا کر جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا اور پناہ دے تمام برائیوں سے خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ قُضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَلَا تَخْشِينِي بِدُعَائِهِ ؟ قَالَ : بَلَى . قَالَ : قُلْ : دِيْنَا وَاحِدِيْنَا جَدُّ يَا أَحَدِيْنَا مَدِّ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ يَا عَزِيزُ يَا كَرِيمُ يَا حَنَّانُ يَا مُنْتَمِنُ الدُّعَوَاتِ يَا أَجْوَدَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ أَعْطِيَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ ، قُلْتُ : وَوَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوحًا فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : « نَعَمْ لَنِعْمَ الْمُجِيبُ أَنْتَ وَنِعْمَ الْمَدْعُو وَنِعْمَ الْمَسْئُودُ أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ وَأَسْأَلُكَ بِعِزِّكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبْرُوتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِمَلَكُوتِكَ وَبِعِزِّكَ الْحَمِيَّةِ وَبِجَمْعِكَ وَأَسْأَلُكَ بِكَافِيَةِ كُلِّهَا وَبِحَقِّ نَبِيِّ وَبِحَقِّ الْأَوْصِيَاءِ بَعْدَ نَبِيِّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ عَلَى نَبِيِّي وَآلِ نَبِيِّي وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا »

۱۹۔ معاویہ بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا

کہو اے واحد ذات صاحب مجد اے اعداے محمد اے ملہ دلم یولد جس کا کوئی ہمسر نہیں اے عزیز دکریم اے ہرمان اے دعاؤں کے سننے والے اے وہ جو اس سے سوال کیا جائے اے سب سے بہتر عطا کرنے والے یا اللہ یا اللہ تو نے فرمایا ہے جب ہم کو نورؑ نے پکارا تو ہم سب سے بہتر اس کی دعا کو قبول کرنے والے ہیں۔

پھر حضرت ابو عبد اللہؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اور تو اچھا دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔ اور سب سے اچھا پکارا ہوا اور سب سے اچھا سوال کیا ہوا ہے میں تیری ذات کے نور سے سوال کرتا ہوں اور تیری ملکوت اور مستحکم حفاظت سے اور حق محمدؐ اور ان کے بعد ہونے والے اوصیکہ حق سے کہ محمدؐ قال محمدؐ پر اپنی رحمت نازل کر اور میری نفل نفل حاجت بر لہ۔

۲۰۔ عَنْهُ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُسْكَرِيِّ وَجَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ - رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ كَانَ يَعْرِفُ بِكُتُبِهِ - قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فَقَالَ : نَعَمْ قُلْ : يَا مَنْ أَرْجُوهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَيَأْمَنُ مِنْ سَخَطِهِ عِنْدَ كُلِّ عَثْرَةٍ وَيَأْمَنُ يُعْطِي بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ ؛ يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ سَأَلَهُ تَحْسَنًا وَرَحْمَةً ، يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ وَلَمْ يَمُرُقْهُ صَلَّى عَلَى نَحْوِ وَآلِ نَحْوِ وَأَعْطَانِي بِمَسْأَلَتِي وَنَ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيعِ خَيْرِ الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ غَيْرُ مَنْقُوصٍ مَا أَعْطَانِي وَزِدْنِي مِنْ سَعَةِ فَضْلِكَ يَا كَرِيمُ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے جس سے پناہ طلب کر دوں اے ذات جس سے ہر امر نیک کی امید کی جاتی ہے اور اے وہ ذات جس سے بہتر عطا پر اس کے غضب سے پناہ طلب کی جاتی ہے اور جس کا کم دینا بھی بہت ہے اور جو کوئی اس سے سوال کرتا ہے وہ اپنی ہر بانی اور رحمت سے اسے دے دیتا ہے اور اے وہ جو نہ مانگنے والے کو بھی دے دیتا ہے محمدؐ قال محمدؐ پر اپنی رحمت نازل کر اور محمدؐ کو دنیا و آخرت کی تمام کل خوبیاں عطا کر جو کچھ تو عطا کرتا ہے وہ ناقص نہیں بہرتی اور لے کر ہم اپنے وسیع فضل و کرم سے زیادہ کر۔

۲۱۔ وَعَنْهُ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ أَنَّهُ عَلَّمَ أَخَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَلِيٍّ هَذَا الدُّعَاءَ : اَللّٰهُمَّ اَرْفَعْ ظَنِّي صَاعِدًا وَلَا تَطْمِئِعْ فِيْ عُدُوِّ وَلَا حَايِدًا وَاحْفَظْنِيْ فَاثِمًا وَقَاعِدًا وَيَقْظَانًا وَدَائِدًا ، اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ سَبِيْلَكَ الْاَقْوَمَ وَفِنِيْ حَرَّ جَهَنَّمَ وَاحْطُطْ عَنِّي الْمَقْرَمَ وَالْمَأْتَمَّ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ خَيْرِ خِيَارِ الْعَالَمِ .

۲۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے بھائی عبد اللہ بن علیؑ کو یہ دعا تعلیم فرمائی یا اللہ میری آرزو کو آسمان تک بلند

کر اور میرے دشمن کو میرے نقصان کی طبع نہ دلا اور نہ حاسد کو یہ موقع دے میری حفاظت کروا ہ میں کھڑا ہوں یا بیٹھا ہوں سوتا ہوں یا جاگتا ہوں۔ خداوندِ امیرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اللہ صبحِ راستہ پر ثابت قدم رکھ اور آتشِ دوزخ سے بچالے اور جو حقوق مجھ پر ہیں ان کا اور گناہ کا بوجھ کم کر اور مجھے دُشمن کے نیکیوں میں تشرار دے۔

۲۲۔ عَمَّادُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسَى وَهَارُونَ ابْنِ خَارِجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: «ارْحَمْنِي وَمَثَلًا طَاقَةً لِي بِهِ وَلَا صَبْرًا لِي عَلَيْهِ».

۲۲۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو یہ دعا کرتے سنا یا اللہ رحم کر اس امر میں جس کی برداشت کی طاقت مجھ میں نہیں اور جس پر صبر نہیں کر سکتا۔

۲۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: عَلِّمْنِي دُعَاءً فَقَالَ: «فَإِنَّ أَنْتَ عَنْ دُعَاءِ الْإِلْحَاجِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا دُعَاءُ الْإِلْحَاجِ؟ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَرَبَّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِالَّذِي تَقُومُ بِهِ السَّمَاءُ وَبِهِ تَقُومُ الْأَرْضُ وَبِهِ تَقَرُّ قِيَّ بَيْنَ الْجَمْعِ وَبِهِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَبِهِ تَرْزُقُ الْأَحْيَاءَ وَبِهِ أَحْصَيْتَ عَدَدَ الْبَالِ وَوَزَنَ الْجِبَالِ وَكَيْلَ الْبُحُورِ، ثُمَّ تُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ تَسْأَلُهُ حَاجَتَكَ وَالْحَجَّ فِي الطَّلَبِ».

۲۳۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے دعا تعلیم کیجئے۔ فرمایا دعائے الالحاج کیوں نہیں پڑھتے ہیں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا کہ یا اللہ اے سات آسمانوں اور جہان کے درمیان ہے کے پانے والے اے عرشِ عظیم کے رب، اے جبرائیل و میکائیل و اسرافیل کے رب اے خاتمِ انبیاء کے رب اے محمد فاطمہ الزہراء کے رب میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے آسمان قائم ہے اور جس سے زمین قائم ہے اور جس سے جماعت میں تفرقہ اور متفرق جمع ہوں اور زندوں کو رزق ملے اور جس سے ریت کے ڈرے گئے جائیں اور پہاڑوں کو وزن کیا جائے۔ سمندروں کو ناپا جائے پھر محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور اپنی حاجت بیان کر الالحاج و زاری کرو۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ كُرَّامٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ امْلَأْ قَلْبِي حُبًّا لَكَ وَخَشْيَةً مِنْكَ وَتَصَدِّقًا وَإِيمَانًا بِكَ وَ

قَرَامَتِكَ وَشَوْقًا إِلَيْكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ حَبِيبَ إِلَيَّ لِقَاءَكَ وَاجْعَلْ لِي فِي لِقَائِكَ خَيْرَ الرُّحْمَةِ  
وَالْبَرَكَاتِ وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَلَا تُؤَخِّرْ نِي مَعَ الْأَشْرَارِ وَالْحَقْنِي بِصَالِحٍ مِّنْ مَّضَىٰ وَاجْعَلْنِي مَعَ  
صَالِحٍ مِّنْ بَقِيَ وَخُذْنِي سَبِيلَ الصَّالِحِينَ وَأَعِزَّنِي عَلَى نَفْسِي بِمَاتَعِينَ وَبِالصَّالِحِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَا تُرِدْنِي  
فِي سُوءِ اسْتِقْدَاتِي مِنْهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ، أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا أَجَلَ لَهُ دُونَ لِقَائِكَ ، تُحِبُّنِي وَتُحِبُّنِي عَلَيْهِ  
وَتُبْعِنِي عَلَيْهِ إِذَا بَعَثْتَنِي وَابْرَأْ قَلْبِي مِنَ الرِّيَا وَالشُّمُوءِ وَالشَّكِّ فِي دِينِكَ اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نَصْرًا فِي  
دِينِكَ وَقُوَّةً فِي عِبَادَتِكَ وَفَهْمًا فِي خَلْقِكَ وَكِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِكَ وَبَيِّنْ وَجْهِي بِنُورِكَ وَاجْعَلْ دُعَائِي  
فِيمَا عِنْدَكَ وَتَوْفِيقِي فِي سَبِيلِكَ عَلَى مِلَّتِكَ وَوَمَا رَسُولِكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ  
وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْفَقْرِ وَالْقَسْوَةِ وَالْفِتْرَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ نَفْسٍ لَا تَسْمَعُ وَمِنْ قَلْبٍ  
لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَمِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْتَفِعُ وَأَعِزَّنِي بِنَفْسِي وَأَهْلِي وَدِينِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا يُجِيرُنِي مِنْكَ أَحَدٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ دُونِكَ مُلْتَحِدًا فَلَا تُخَذِّلْنِي وَلَا تُرِدْنِي فِي مَلَكَتِهِ وَلَا  
تُرِدْنِي بِعَذَابٍ ، أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ عَلَى دِينِكَ وَالتَّصَدِيقَ بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعَ رَسُولِكَ ، اللَّهُمَّ أَذْكَرْنِي  
بِرَحْمَتِكَ وَلَا تَذْكَرْنِي بِخَطِيئَتِي . وَتَقَبَّلْ مِنِّي وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ ،  
اللَّهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ مَطِيعِي وَثَوَابَ مَجْلِسِي رِضَاكَ عَنِّي وَاجْعَلْ عَمَلِي وَدُعَائِي خَالِصًا لَكَ وَاجْعَلْ  
ثَوَابِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَاجْمَعْ لِي جَمِيعَ مَا سَأَلْتُكَ وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ اللَّهُمَّ غَاثِ  
النَّجْوَى وَنَامِتِ الْعُيُونِ وَأَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا يُوَارِي مِنْكَ لَيْلٌ سَاجٍ وَلَا نَسَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَلَا أَرْضٌ  
ذَاتُ مِهَادٍ وَلَا بَحْرٌ لُجِّي وَلَا ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ تُدْلِجُ الرُّحْمَةَ عَلَى مَنْ تَشَاءُ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ  
خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ، أَشْهَدُ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ وَشَهِدْتَ مَا لَا يَكُنُكَ وَأَوْلُوا الْعَالَمِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ وَشَهِدْتَ مَا لَا يَكُنُكَ وَأَوْلُوا الْعَالَمِ  
فَأَكْتُبْ شَهَادَتِي مَكَانَ شَهَادَتِهِمْ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ ، أَسْأَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
أَنْ تَعْلَمَ رَقِيبَتِي مِنَ النَّارِ .

۲۴۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ میرے دل کو اپنی محبت سے پُر کر دے اور اپنے خوف سے بھر دے

اپنی تصدیق و ایمان کے ساتھ اور اضطراب ہو تو میرے خوف سے اور شوق ہو تو میری طرف اسے ذرا جلال و الاکرام یا اللہ اپنی بقا  
کو میرے لئے محبوب قرار دے اور اپنی بقا کو میرے لئے باعثِ رحمت و برکت بنا دے اور مجھے اپنے نیک بندوں میں قرار  
دے اور مجھے اپنے اشرار کے ساتھ رکھ کر ذلیل نہ کر اور جو نیک بندے میرے ہیں اور جو باقی ہیں مجھے ان کے ساتھ رکھ اور نیکوں کی



راہ اختیار کرنے میں میری مدد کر اور جن برائیوں سے تو نے بچایا ہے ان کی طرف مجھے نہ لوٹا اے رب العالمین میں تجھ سے اب ایمان مانگتا ہوں جس کے لئے مدت نہ ہو اپنی بخل کے شوق میں زندہ رہوں اور مردوں اسی شوق میں قبر سے نکلوں اور بچائے میرے قلب کو ریلے۔ فریب اور شک سے یا اللہ اپنے دین کی نصرت اور اپنی عبادت کی توت مجھے دے اور سمجھ دے اپنی مخلوق کے متعلق اور مجھے اپنی رحمت سے دہرا حصہ دے اور اپنے نور سے میرے چہرے کو روشن کر دے اور اپنی تغاوت قدر کی طرف مجھے راغب کر اور اپنی راہ یعنی اپنے رسول کی ملت پر موت دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اسے جس سے بڑھ چاہیے، نامردی سے، بخل سے غفلت سے، سوت دلی سے تعطل سے، تہی دلی سے اور پناہ مانگتا ہوں ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے قلب سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سخی نہ جائے اور ایسی نماز سے جو نفع نہ دے اور میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس اور اہل اور اپنی اولاد کو شیطان رحم سے خداوند اتیرے سر کوئی پناہ دینے والا نہیں، پس مجھے ذیل نہ کر اور مجھے ہلاکت میں نہ ڈال اور نہ اپنے عذاب میں مبتلا کر، میں سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے توفیق دے اپنے دین پر ثابت قدم رہنے کی اور اپنی کتاب کی تصدیق کی اور تیرے رسول کی اتباع کی یا اللہ اپنی رحمت کے ساتھ مجھے یاد کر، میری خطا کے ساتھ یاد نہ کر اور میرے عمل کو قبول کرے اور اپنے فضل کو زیادہ کر میری توجہ تیری طرف ہے خداوند! مجھے ثواب عطا کر میری گفتگو کا اور ثواب دے میری اس نشست کا جو تیری رضا کے لئے ہو اور میرے عمل اور میری دعا کو خالص اپنے لئے مت۔ اور دے اور اپنی رحمت سے جنت کو میرا ثواب قرار دے اور جو سوال میں نے تجھ سے کئے ہیں ان میں مجھے دل بھی عطا کر اور اپنے فضل و کرم کو زیادہ کر میں تیری طرف راغب ہوں یا اللہ سیارے جھلکانے لگے سونے والے سوئے توجہ تیری قیوم ہے نہ تجھے تاریک رات ڈھا پتی ہے اور نہ آسمان جو رُجوں والا ہے تجھ پر چھاتا ہے نہ گہوارہ والی زمین نہ گہرے سمندر جو تسلط ہوں اور نہ وہ تاریکیاں جو نہ تیرے ہوں تیری رحمت ہر اس شخص پر نازل ہوتی ہے جس کو تو چاہے اپنی مخلوق میں سے تو لوگوں کی در دیدہ نگاہوں کو جاننا ہے اور لوگوں میں جو مخفی راز ہیں وہ تیرے علم میں ہیں میں وہی گواہی دیتا ہوں جو تیرے خود اپنی ذات کے لئے دی ہے اور ملائکہ اور اہل علم نے دی ہے پس میری گواہی بھی ان گواہیوں کے ساتھ لکھ لے یا اللہ تو صاحب سلامتی ہے اور تمام مخلوق کی سلامتی تجھ ہی سے ہے دے صاحب غفلت و جلاوت میری گردن کو نار جہنم سے آزاد کر۔

۲۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى الْخَنَمِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَبَادَنِي أَنِّي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ جِبْرِئِيلُ عليه السلام فِي صُورَةِ الْكَلْبِيِّ وَقَدْ اسْتَخْلَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَاهُمَا انْصَرَفَ عَنْهُمَا وَلَمْ يَقْطَعْ كَلَامَهُمَا فَقَالَ جِبْرِئِيلُ عليه السلام : يَا أَخَاهُ هَذَا أَبُو دَرٍّ قَدْ مَرَّ بِنَا وَأَمَّ يَسْلَمَ عَلَيْنَا أَمَا لَوْ سَلَّمَ لَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ؛ يَا أَخَاهُ إِنْ لَهُ دُعَاءٌ يَدْعُو بِهِ ، مَعْرُوفَةً أَهْلَ السَّمَاءِ فَسَلِّهِ عَنْهُ إِذَا عَرَجَتْ إِلَى السَّمَاءِ ؛ فَلَمَّا ارْتَفَعَ جِبْرِئِيلُ جَاءَ أَبُو دَرٍّ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

الَّذِي وَضَعَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَأَسْقَرَتْ وَدَعَمَتْ بِهِ السَّمَاوَاتِ فَاسْتَقَلَّتْ وَوَضَعَهُ عَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ  
وَبَاسَمِكَ الَّذِي بَنَتْ بِهِ الْأَرْضَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تُحْيِي بِهِ الْمَوْتَى وَأَسْأَلُكَ بِمَعْقِدِ الْعِزِّ مِنْ  
عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كُنْيَاكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَرْزُقَنِي حِفْظَ الْقُرْآنِ  
وَأَصْنَافِ الْعِلْمِ وَأَنْ تُثَبِّتَ فِي قَلْبِي وَسَمْعِي وَبَصَرِي وَأَنْ تُخَالِطَ بِهَا لَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَمُخْجِي وَ  
تَسْتَعْمِلَ بِهَا أَلْبَلِي وَنَهَارِي بِرَحْمَتِكَ وَقُدْرَتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ قَالَ: وَفِي  
حَدِيثٍ آخَرٍ زِيَادَةٌ: «وَأَسْأَلُكَ يَا سَمِيكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عِبَادُكَ الَّذِينَ اسْتَجَبَتْ لَهُمْ وَأَنْبِأُوكَ فَفَعَلْتَ  
لَهُمْ وَرَحِمْتَهُمْ وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ أَنْزَلْتَهُ فِي كُتُبِكَ وَيَا سَمِيكَ الَّذِي اسْتَقَرَّ بِهِ عَرْشُكَ وَيَا سَمِيكَ  
الْوَاحِدَ الْأَحَدَ الْقَرُّدَ الْوَحْدَ الْمُتَعَالِيَ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا، الظَّاهِرَ الظُّهْرَ الْمُبَارَكَ الْمُقَدَّسَ  
الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ نُورَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِيَ وَكُنْيَاكَ الْمُنَزَّلَ بِالْحَقِّ  
وَكَلِمَاتِكَ الثَّمَنَاتِ وَنُورِكَ النَّشَامِ وَيَسْطَمَتِكَ وَأَرْكَانِكَ» وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُوعِيَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ فَلْيَكْتُبْ هَذَا الدُّعَاءَ فِي إِثْنَاءِ تَطْيِيفٍ بِعَسَلٍ  
مَادِي ثُمَّ يَغْسِلُهُ بِمَاءِ الْمَطَرِ قَبْلَ أَنْ يَنْسُ الْأَرْضَ وَيَشْرَبَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عَلَى الرَّبْقِ فَإِنَّهُ يَحْفَظُ  
ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کہو۔ الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس  
کا مثل بندوں نے تجھ سے سوال نہیں کیا، سچ محمد جو تیرے نبی و رسول ہیں اور سچ ابراہیم جو تیرے خلیل ہیں اور سچ موسیٰ جو  
تیرے کلیم و نخبیب ہیں اور سچ عیسیٰ جو تیرے کلمہ اور روح ہیں اور سوال کرتا ہوں سچ صحیفہ ابراہیم و توریت، موسیٰ اور زبور  
داؤد اور انجیل عیسیٰ اور قرآن محمد اور ہر حق کا مسلہ جو تیرے حق اور ہر حکم جو تیرے جاری کیا ہے اور ہر حق جو تیرے ان کیا ہے ہر شے کو جو تیرے دی ہے اور ہر گرجے  
تیرے ہدایت کی ہے اور ہر سال جسے تیرے عطا کیا ہے اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس نے رات کو تار یک بنایا اور  
تیرے اس نام سے جس نے چاند کو روشن بنایا ہے اور تیرے اس نام سے جس سے زمین قائم ہے اور آسمان کے لئے اس سے  
ستون قائم کئے پس وہ قائم ہے پہاڑ اٹھ رہے ہوئے ہیں اور تیرے اس نام سے کہ اس سے رزق برقرار ہے اور اس نام  
سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے اور سوال کرتا ہوں ان عزت کے مقامات سے جو تیرے عرش سے متعلق ہیں اور تیری کتاب کی  
نور سے منبہائے رحمت ہیں رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور رزق دے حفظ قرآن کا اور متم قسم کے علم کا اور ان کو میرے  
دل کان اور آنکھ میں برقرار رکھ اور مخلوق کو دے ان کو میرے خون گوشت ہڈی اور مغز میں اور میں تیری رحمت و قدرت  
سے ان پر عمل کر دوں اور نہیں ہے مدد و قوت مگر اے حی و قیوم تجھ سے اور ایک روایت میں اتنا اور ہے۔  
میں سوال کرتا ہوں تیرے نام سے جس سے تیرے بندے دعا کرتے ہیں اور تیرے قبول کرتا ہے اور اپنے انبیاء

کے ترکِ ادنیٰ معاف کرتا ہے اور ان پر تو نے رحم کیا ہے اور سوال کرتا ہوں اس نام سے جو تو نے ہر اس نام سے جس کا تو نے ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور تیرے اس نام سے جس سے تیرا عرش قائم ہے اور تیرے نام سے جو واحد و احد و فرد و دو تیرے ہے اور سب سے بلند ہے جس نے آسمان و زمین کے ہر گوشہ کو بھر دیا ہے تیرا نام طاہر و مبارک و مقدس ہے توحی و قیوم ہے آسمان و زمین کا روشن کرنے والا ہے رحمن و رحیم ہے کبیر و متعال ہے اور تیری کتاب حق پر نازل ہوئی ہے اور اس میں کلماتِ تامات ہیں اور تیرا نور کامل ہے تیری عظمت اور تیری آسمان و زمین کی مخلوق تیری عظمت پر گواہ ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اس بات کا ارادہ کرے کہ قرآن اسے یاد ہو جائے اس کو چاہیے کہ مذکورہ بالا دعا پاک و صاف طرف پر سفید شہدے لکھے اور بارش کے پانی سے جو زمین پر نہ گما ہو دھوئے اور تین روز نہا رمنہ پڑھے انشاء اللہ قرآن حفظ ہو جائے گا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَعَلِمْتُكَ دُعَاءً لَا تَنْسَى الْفُرْآنَ : اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ مَعَاصِيكَ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي مِنْ تَكَلُّفِ مَا لَا يَنْفَعُنِي وَارْزُقْنِي حَسَنَ الْمَنْظَرِ فِيمَا يَرْضِيكَ عَنِّي وَارْزُقْ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يَرْضِيكَ عَنِّي ، اللَّهُمَّ نَوِّزْ بِكِتَابِكَ بَقَرِي وَاشْرَحْ بِهِ صَدْرِي وَفَرِّحْ بِهِ قَلْبِي وَأَطْلِقْ بِهِ لِسَانِي وَاسْتَعِيزْ بِهِ بِدُنْيِي وَفَوْقِي عَلَى ذَلِكَ وَاعِينِي عَلَيْهِ إِنَّهُ لَا مَعِينَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْتَ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ .

قَالَ : وَرَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ وَابِدِ بْنِ صَبِيحٍ ، عَنْ حَفْصِ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع .

۲۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ تم قرآن کو سمجھ لو گے نہیں۔

یا اللہ مجھ پر رحم کر کہ میں ہمیشہ ترکِ معاصی کروں جب تک زندہ رہوں اور رحم کر مجھ پر ناک میں غیر متعلق امور میں تکلیف نہ اٹھاؤں اور میرے لئے ایسی صورت پیدا کر جس سے تو راضی ہو اور لازم کر میرے دل کے لئے اپنی کتاب کا حفظ کرنا اسی طرح جس طرح تو نے تسلیم دی ہے اور توفیق دے مجھ کو کہ میں اسی طرح تلاوت کروں جو تیری رضا کا باعث ہو یا اللہ اپنی کتاب سے میری آنکھوں کو روشن بنا اور میرے سینے کو کھول دے اور میرے قلب کو کشادہ کر اور میری زبان میں طاقت دے اور میرا بدن اور میری قوت اس میں استعمال ہو اور اس معاملے میں میری مدد کر تیرے سوا کوئی مددگار نہیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس حدیث کو حفص اعور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی نقل کیا ہے۔

مَا مَعَكَ يَا أَبَادِرَ أَنْ تَكُونَ سَلَمَتَ عَلَيْنَا جِبْنَ مَرَّتَ بِنَا ؟ فَقَالَ : طَلَسْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ الَّذِي [كَانَ] مَعَكَ رَحِيَهُ الْكَلْبِي قَدِ اسْتَحْلَيْنِي لِبَعْضِ شَأْنِكَ . فَقَالَ : ذَاكَ جِبْرِيلُ عليه السلام يَا أَبَادِرَ وَقَدْ قَالَ :  
أَمَا لَوْ سَلَّمَ عَلَيْنَا لَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ، فَلَمَّا عَلِمَ أَبُو ذَرٍّ أَنَّهُ كَانَ جِبْرِيلُ عليه السلام دَخَلَ مِنْ النَّدَامَةِ حَيْثُ  
لَمْ يَسْلَمْ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا هَذَا الدُّعَاءُ الَّذِي تَدْعُو بِهِ ؟ فَقَدْ أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ  
عليه السلام أَنَّ لَكَ دُعَاءً تَدْعُو بِهِ ، مَعْرُوفًا فِي السَّمَاءِ ، فَقَالَ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُولُ : « اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ لِيكَ وَالْتِسْبِيقَ بِسَبِّكَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيعِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَالنِّسْنِي  
عَنْ شَرِّ النَّاسِ » .

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ابو ذر ایک روز رسول خدا کے پاس آئے تو دیکھا کہ وحی کبھی  
کی صورت میں جبرئیل حضرت کے پاس ہیں اور اسحضرت ان سے غلوٹ میں باتیں کر رہے ہیں یہ دیکھ کر وہ لوٹ گئے اور ان دونوں  
کا قطع کلام نہ چاہا۔ جبرئیل نے کہا کہ ابو ذر ہماری طرف سے گزرے مگر ہم پر سلام نہ کیا اگر یہ سلام کرتے تو ہم ضرور جواب سلام  
دیتے لے محمد ان کی ایک دعا ہے جو اہل آسمان میں مشہور ہے جب میں آسمان کی طرف پرواز کر جاؤں تو تم ان سے  
پوچھنا۔ جب جبرئیل چلے گئے تو ابو ذر اسحضرت کی خدمت میں آئے حضرت نے کہا اسے ابو ذر تم نے ہم پر سلام کیوں نہ کیا  
تھا جب تم ادھر سے گزرے تھے انھوں نے کہا میں نے گمان کیا کہ جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں وہ وحی کبھی ہیں آپ ان سے کسی  
معاملہ میں خفیہ بات چیت کر رہے ہیں فرمایا ابو ذر جبرئیل تھے انھوں نے کہا اگر ابو ذر سلام کرتے تو ہم جواب سلام دیتے یہ  
سن کر ابو ذر سلام نہ کرنے پر شرمندہ ہوئے حضرت نے فرمایا وہ دعا کیلئے جو تم کیا کرتے ہو جبرئیل نے خبر دی ہے کہ جو دعا  
تم کرتے ہو وہ اہل آسمان میں مشہور ہو گئی ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں یہ دعا کرتا ہوں۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں امن و ایمان اور تیرے نبی کی تصدیق کا اور تمام بلاؤں سے عافیت کا اور ان  
بلاؤں پر شکر کا اور شریر لوگوں سے الگ رہنے کا۔

۲۶۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : أَخَذْتُ  
هَذَا الدُّعَاءَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ [عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ] عليہ السلام قَالَ : وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ يُسَمِّيهِ الْجَوَامِعَ : بِسْمِ اللَّهِ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، آمَنْتُ بِاللَّهِ  
وَبِجَمِيعِ رُسُلِهِ وَبِجَمِيعِ مَا أَنْزَلَ بِهِ عَلَى جَمِيعِ الرُّسُلِ وَأَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلِقَاءُهُ حَقٌّ وَصَلَّى اللَّهُ  
وَبَلَغَ الْمُرْسَلُونَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ كُلَّمَا سَبَّحَ اللَّهُ شَيْءٌ ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُسَبِّحَ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللَّهُ شَيْءٌ ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُحَمِّدَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُلَّمَا هَلَّلَا اللَّهُ شَيْءٌ ، وَكَمَا يُحِبُّ  
اللَّهُ أَنْ يَهَلَّلُوا اللَّهَ أَكْبَرُ كُلَّمَا كَبَّرَ اللَّهُ شَيْءٌ ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُكَبَّرَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَغَاتِيحَ

الْخَيْرِ وَخَوَاتِيمَهُ وَسَوَائِقَهُ وَقَوَائِدَهُ وَبَرَكَاتِهِ وَمَا بَلَغَ عِلْمُهُ عَلَيَّ وَمَا قَصَرَ عَنِ إِحْصَائِهِ حِفْظِي اللَّهُمَّ  
 أَنْجِ إِلَيَّ سَبَابَ مَعْرِفَتِهِ وَأَفْتَحْ لِي أَبْوَابَهُ وَعَشِّبْ لِي بَرَكَاتِ رَحْمَتِكَ وَمَنْ عَلَيَّ بِعِصْمَةٍ عَنِ الْإِزَالَةِ  
 عَنْ دِينِكَ وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الشَّكِّ وَلَا تَشْفَلْ قَلْبِي بِدُنْيَايَ وَعَاجِلِ مَعَاشِي عَنْ آجِلِ ثَوَابِ آخِرَتِي  
 وَاشْفَلْ قَلْبِي بِحِفْظِ مَا لَا تَقْبَلُ مِنِّي جَهْلَهُ وَذَلِّلْ لِي كُلَّ خَيْرٍ لِسَانِي وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الرِّيَاوِ وَلَا تُجَرِّهِ فِي  
 مَفَاصِلِي وَاجْعَلْ عَمَلِي خَالِصًا لَكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ وَأَنْوَاعِ الْقَوَاحِشِ كُلِّهَا ظَاهِرِهَا  
 وَبَاطِنِهَا وَغَفْلَتِهَا وَجَمِيعِ مَا يُرِيدُنِي بِهِ الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ وَمَا يُرِيدُنِي بِهِ السُّلْطَانُ الْقَبِيضُ، مِمَّا أَحْطَتْ  
 بِعِلْمِهِ وَأَنْتَ الْغَايُورُ عَلَى سَرَفِهِ عَنِّي ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَزَوَائِعِمِمْ وَ  
 بَوَائِقِهِمْ وَمَكَايِدِهِمْ وَمَشَاهِدِ الْفَسَقَةِ مِنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَأَنْ أَسْتَزِلَّ عَنْ دِينِي فَتَقْصُدَ عَلَيَّ آخِرَتِي  
 وَأَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْهُمْ صَرَرًا عَلَيَّ فِي مَعَاشِي أَوْ يَعْزِزَ بِلَاءٌ يُصِيبُنِي مِنْهُمْ لِقُوَّةٍ لِي بِهِ وَلَا مَبْرَئِي  
 عَلَيَّ اخْتِمَالِهِ فَلَا تَبْتَلْنِي يَا إِلَهِي بِمُقَاسَاتِهِ فَيَمْتَعِبَنِي ذَلِكَ عَنْ ذِكْرِكَ وَيَشْغَلَنِي عَنْ عِبَادَتِكَ ؛ أَنْتَ  
 الْعَاصِمُ الْمَانِعُ الدَّافِعُ الْوَاقِي مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ ، أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الرَّفَاقَةَ فِي مَعْشَرِي مَا بَقِيَ مِنِّي  
 مِمِّيشَةِ أَقْوَى بِهَا عَلَى طَاعَتِكَ وَأَبْلَغُ بِهَا صَوَانِكَ وَأَصِيرُ بِهَا إِلَى دَارِ الْحَيَاةِ وَآدَمَاءِ وَلَا تَرْزُقْنِي رِزْقًا  
 يُطْغِيَنِي وَلَا تَبْتَلْنِي بِفَقْرٍ أَشْفَى بِهِ مُصِيبًا عَلَيَّ ، أَعْطِنِي حَقًّا وَافِرًا فِي آخِرَتِي وَمَعَاشًا وَآيَمًا هَيِّئْ  
 مَرِئًا فِي دُنْيَايَ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ يَجُنًّا وَلَا تَجْعَلْ فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْنًا أَجْرِنِي مِنْ فِتْنَتِهَا وَاجْعَلْ  
 عَمَلِي فِيهَا مَقْبُولًا وَسَعْيِي فِيهَا مَشْكُورًا ، اللَّهُمَّ وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَيِّدْهُ بِعِثْلِهِ وَمَنْ كَادَنِي فِيهَا  
 فَيَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمًّا وَامْكُرْهُ بِمَنْ مَكَّرَ بِي فَإِنَّكَ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ وَاقْفُ  
 عَنِّي عِيُونَ الْكُفْرَةِ وَالظُّلْمَةِ وَالطُّغْيَانِ وَالْحَسَدَةِ ، اللَّهُمَّ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْكَ الشَّكِيَّةَ وَالْإِسْنِي دِرْعَكَ  
 الْحَصِيَّةَ وَاحْفَظْنِي بِسِتْرِكَ الْوَاقِي وَجَلِّئْنِي غَافِيَتِكَ النَّافِعَةِ وَصِدْقِ قَوْلِي وَفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي  
 وَلَدِي وَأَهْلِي وَمَالِي ، اللَّهُمَّ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَغْفَلْتُ وَمَا تَعَمَّنتُ وَمَا تَوَانَيْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا  
 أَسْرَرْتُ فَاعْفِرْهُ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .

۲۶۔ ابو حمزہ نے کہا کہ میں نے اس دعا کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حاصل کیا ہے اور حضرت نے اس دعا کا نام

جامع رکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں میں ایمان  
 لایا ہوں اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر اور ان تمام کتابوں پر جو تمام رسولوں پر نازل ہوئیں اور یہ کہ اللہ کا وعدہ

سچا ہے اور اللہ نے سچ فرمایا ہے اور رسولوں نے تبلیغ کی ہے اور رب العالمین خدا کے لئے حمد ہے اور اللہ قابل تسبیح ہے جب تک کوئی چیز تسبیح خدا اس طرح کرے جسے خدا پسند کرنا ہے اور حمد ہے خدا کے لئے جب تک کوئی شے اس طرح حمد کرے جو خدا کو پسند ہے اور اللہ کے سوا کوئی تمسب و نہیں جب تک کوئی لا الہ الا اللہ کہنے والا اس طرح کہے جو خدا کو پسند ہے۔ اور اللہ بڑا ہے جب تک اس کی بڑائی کا ذکر ہو اور جسے وہ پسند کرے یا اللہ میں سوال کرتا ہوں نیک کے آغاز و انجام کا اس کے گوارا ہونے اور اس کے فوائد و برکات کا اور اس کا علم میرے علم تک پہنچا ہے اور جن کے احصاء سے میرا علم قاصر ہے یا اللہ اس کی معرفت کے اسباب میرے اوپر ظاہر کر دے اور اس کے لد دانے میرے اوپر کھول اور اپنی رحمت کی برکات سے مجھے ڈھانپ لے اور احسان کر مجھ پر پہنچا لینے سے اپنے دین کے نازل ہونے سے اور تنگ کو میرے قلب سے پاک کر دے اور میرے دل کو امور دنیائے بچلے اور اس سے بھی کرہیں دنیا کی معاشی میں مشغول ہو کر ثواب آخرت سے محروم ہو جاؤں اور میرے قلب کو مشغول رکھ اس امر کی حفاظت میں جس سے جاہل رہنا مجھے منظور نہیں اور ہر امر خیر کے لئے میری زبان کو میرا تابعدار بنا اور یا سے میرے قلب کو پاک کر اور اس کو میرے بدن کے جوڑوں میں داخل نہ کر اور میرے عمل کو خالص بنادے اور یا اللہ میں شر سے اور ظاہری و باطنی ہر قسم کے شر سے اور غفلت نفس سے اور ہر اس چیز سے جس کے کرنے کے لئے شیطان کا یا بادشاہ جابر کا ارادہ ہے اور جس کا مجھے علم نہیں تیری پناہ چاہتا ہوں آنے والے جن و انس سے ان کے سرداروں سے ان کی مکاروں سے اور شرانگیزوں سے اور فاسق جن و انس سے تاکہ وہ مجھے دین سے برگشتہ نہ کریں اور میری آخرت برباد ہو یا یہ کہ میری روزی کو نقصان پہنچے یا کوئی ایسی بلا آئے جس کو برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہ ہو اور اس کی مصیبت پر صبر نہ ہو سکے۔ خدا یا ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کر جو مجھے تیرے ذکر سے روک دے اور تیری عبادت سے باز رکھے۔ تو ہی بچانے والا، منع کرنے والا، دفع کرنے والا اور کل آفتوں میں حفاظت کرنے والا ہے۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے ایسی روزی دے جس سے مجھے تیری اطاعت کی قوت ہو تیری مرضی حاصل ہو اور میں کل جنت میں اس کی وجہ سے پہنچ جاؤں اور ایسی روزی نہ دے جس سے سرکش ہو جاؤں اور نہ ایسے فقر میں مبتلا کر کہ جان اچیرن ہو جائے اور آخرت میں مجھے بھرپور حصہ دے اور دنیا میں وسیع و گوارا معاش دے دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ نہ کر اور اس کے فتنہ سے مجھے محفوظ رکھ اور میرے عمل کو مقبول اور میری سعی کو مشکور بنا۔ یا اللہ جو مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو رد کر دے اور جو مجھ سے مکر کرے تو اس کو بدلہ دے اور جو مجھ کو غمگین بنا نا چاہے اس کو سزا دے مکر کرنے والے کو مکر کا بدلہ دے تو بہترین بدلہ دینے والا ہے اور ظالم کافروں کی اور سرکش ماسدوں کی آنکھیں نکال پھینک اور اپنی طرف سے مجھے سکون و اطمینان دے اور مجھے اپنی حفاظت کی زرہ پہنادے اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں مجھے چھپلے اور دفع دینے وال غایت کا لباس مجھے پہنادے اور میرے قول و فعل میں صداقت دے اور میری اولاد، اہل و عیال اور مال پر اپنی برکت نازل کر اور جو گناہ

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غَافِيَتَكَ فِي أُمُودِي كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یوں دعا کر دیا اللہ میں سوال کرتا ہوں ہر اس خیر کا جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس بُرائی سے جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اپنے امور میں عاقبت کا اور پناہ مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی رسوائی سے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ قَالَ : كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ بَصِيرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لَهُ فِي أَتْفَلٍ كَتَبَهُ دُعَاءُ يَعْلَمُهُ إِتَاهُ يَدْعُوهُ فَيَقْضِيهِ مِنْ الدُّنُوبِ جَامِعاً لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَكَتَبَ عليه السلام بِحُطْبِهِ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ وَلَمْ يَنْهَكِ التَّشَرُّعِي ، يَا كَرِيمَ الْمُعْذِرِ يَا حَسَنَ التَّجَاوِزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ، يَا بَاسِطَ الْبَدَنِ وَالرَّحِمَةَ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى وَيَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى ، يَا كَسْرِيَمَ الصَّفْحِ ، يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ كُلِّ نِعْمَةٍ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا ، يَا رَبَّنَا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا يَا غِيَاثَنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَجْعَلَنِي فِي السَّوَاءِ ثُمَّ تَسْأَلُ مَا بَدَلَكَ .

۴۔ علی بن یحییٰ نے اپنے خط کے آخر میں امام علیہ السلام کو لکھا کہ ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو دنیا و آخرت کے گناہ سے بچانے والی ہو، حضرت نے اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اے وہ ذات جو نیکیوں کا ظاہر کرنے والا اور برائیوں کو چھپانے والا ہے اور جس نے میری پردہ درمی نہیں کی اسے بڑے معاف کرنے والے اے کثادہ دست رحمت کے ساتھ، اے سرگوشی کے سننے والے، اے ہر شکایت کی انتہا، اے کریم درگزر کرنے والے، اے سب سے زیادہ احسان کرنے والے، اے ہر نعمت تک پہنچانے والے قبل اس کا حق حاصل ہونے کے اے میرے رب اے میرے سردار اے میرے مولا اے میرے فریاد رس، رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ میں نہ ڈالنا۔ اس کے بعد جو دعا چاہیے کہ۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ وَأَبِي طَالِبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ تَقْبِي فِي كُلِّ كَرْبَةٍ وَأَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ لِي

مجھ سے پہلے ہوئے ہوں یا بعد میں یا قصداً قہراً ہوں یا غفلت سے یا غفلت سے ان کو بخش دے۔

۲۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزق عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قُلْ : «اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْدُدْ لِي فِي عُمْرِي وَاعْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاجْعَلْ لِي مَعْنً تَنْصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَلَا تَسْبِغْ لِي عَيْرِي » .

۲۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہو خدا یا میرا رزق زیادہ کر، میری عمر دراز کر، میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے دین کی نصرت کرنے والوں میں بنادے اور میری جگہ غیر کو نہ لاد۔

۲۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «يَا مَنْ يَشْكُرُ الْبَسِيرَ وَيَعْفُو عَنِ الْكَبِيرِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي ذَهَبَتْ لَذَّتُهَا وَبَقِيَتْ تَبِعَتُهَا» .

۲۸۔ حضرت صادق آل محمدیہ دعا فرمایا کرتے تھے اے وہ جو اپنے مخلوق کے تھوڑے سے عمل نیک پر شکر گزار ہوتا ہے اور بہت سے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ غفور و رحیم ہے میرا وہ گناہ بخش دے جس کی لذت تو ختم ہو گئی ہے مگر اس کا وبال باقی ہے۔

۲۹۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَائِهِ يَقُولُ : «يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ الْقِيَمَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُجِلُّ الْقِيَمَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُدْبِلُ الْأَعْدَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُعْجِلُ الْفَنَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَقْطَعُ الرِّجَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَظْلِمُ الْهَوَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُكْثِفُ الْغِيظَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُرْدِ الْأَعْيَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُرْدُّ غَيْثَ السَّمَاءِ» .

۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے اے نور اے پاک ذات اے ہر اول سے اول اے ہر آخر سے آخر اے رحمن اے رحیم میرے وہ گناہ بخش دے جنہوں نے نعمتوں کو بدل دیا ہے اور جنہوں نے عذاب کو لا تارا ہے اور بخش دے وہ گناہ جنہوں نے عصمت کی پردہ درسی کی اور بخش دے وہ گناہ جن سے بلا نازل ہوئی اور میرے وہ گناہ بخش دے جنہوں نے دشمنوں کو دولت مند بنایا اور جنہوں نے موت بلانے میں جلدی کی اور بخش دے میرے وہ گناہ جنہوں نے



پردہ کشائی کی اور دماؤں کو رد کر دیا اور بخش دے وہ گناہ جن کی وجہ سے بارش رک گئی۔

۳۰۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ، عَنْ مَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : «بَاعَدَ بَنِي كُرَيْبٍ وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي وَيَا وَلِيَّتِي فِي نِعْمَتِي وَيَا غِيَاثِي فِي رَغْبَتِي» قَالَ: وَكَانَ مِنْ دُعَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : «اللَّهُمَّ كَسَبَتِ الْأَنْثَارُ وَعِلِمَتِ الْأَخْبَارُ وَاطْمَأَمَّتْ عَلَى الْأَسْرَارِ فَحَلَّتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقُلُوبِ فَالْيَسْرُ عِنْدَكَ عَلَانِيَةً وَالْقُلُوبُ إِلَيْكَ مُقَضَّةٌ وَإِنَّمَا أَمْرُكَ لَشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتَهُ أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ فَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِيُطَاعَتِكَ أَنْ تَدْخُلَ فِي كُلِّ عَضْوٍ مِنْ أَعْضَائِي وَلَا تُفَارِقْنِي حَتَّى أَلْفَاكَ وَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِمَصِيبَتِكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ كُلِّ عَضْوٍ مِنْ أَعْضَائِي فَلَا تُقَرِّبَنِي حَتَّى أَلْفَاكَ وَارْزُقْنِي مِنَ الدُّنْيَا وَرِزْقِي فِيهَا وَلَا تَزِرْهَا عَنِّي وَرَغْبَتِي فِيهَا يَا رَحْمَنُ» .

۳۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اسے معصیت میں میری تسلی کا سامان ، اے شدت بلا میں میرا ساتھی ۔ اے نعمت میں میرا سرپرست ، اے رغبت میں میرا فریادرس اور حضرت نے فرمایا۔ امیر المؤمنین یوں دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ تو نے لوگوں کے آثار حیات کو لکھ لیا ہے اور خبروں کو بتا دیا ہے اور مجھے پوشیدہ باتوں پر اطلاع ہے تو ہمارے اور ہمارے مطلوب کے درمیان مائل ہے پوشیدہ بھی دیکھ کر لے گا ہرے اور مطلوب تیرے لئے ہا ہر نکلے ہوئے ہیں اور جب تو کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کر لے گا تو کہتا ہے ہو جا پس وہ وجود میں آجاتی ہے یا اللہ اپنی رحمت سے معصیت کو میرے ہر عضو سے نکال دے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنی طاقات کے وقت تک جدا نہ کر اور دنیا و آخرت میں روزی دے اور ترک دنیا کی طرف رغبت دے اور اسے مجھ سے دور کر دے اور اسے رحمت مجھ اس کی طرف رغبت نہ ہو۔

۳۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنِ الْمَلَاءِ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَبَابَةَ قَالَ : «أَعْطَانِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام هَذَا الدُّعَاءَ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلِيَّ الْحَمْدِ وَأَمْلِيهِ وَمُنْهَاهُ وَمَحَلِّهِ أَخْلَصَ مَنْ وَحَدَهُ وَاهْتَدَى مَنْ عِبْدَهُ وَفَارَزَ مَنْ أَطَاعَهُ وَأَمِنَ الْمُعْتَصِمُ بِهِ ، اللَّهُمَّ يَا ذَا الْجُودِ وَالْمَجْدِ وَالنَّاءِ الْجَمِيلِ وَالْحَمْدُ ؛ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةً مَنْ خَضَعَ لَكَ بِرَقَبَتِهِ وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهُ وَعَفَّرَ لَكَ وَجْهَهُ وَذَلَّ لَكَ نَفْسَهُ وَفَاضَتْ مِنْ خَوْفِكَ دُمُوعُهُ وَتَرَدَّتْ عِبْرَتُهُ وَاعْتَرَفَ لَكَ بِذُنُوبِهِ وَفَضَحَتْهُ عِنْدَكَ خَطِيئَتُهُ وَشَانَتْهُ عِنْدَكَ جَرِيرَتُهُ وَضَعَفَتْ عِنْدَ ذَلِكَ قُوَّتُهُ وَقَلَّتْ حِيلَتُهُ وَانْقَطَعَتْ عَنْهُ أَسْبَابُ خَدَائِعِهِ وَامْتَحَلَ عَنْهُ كُلَّ بَاطِلٍ وَالْجَانَةُ ذُنُوبُهُ إِلَى دَلِّ مَقَامِهِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَخُضُوعِهِ لَدَيْكَ وَابْتِهَالِهِ إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ سُؤَالَ مَنْ هُوَ يَمْرُؤٌ لَيْدٌ أَرْعَبَ إِلَيْكَ كَرِغْبَتِهِ وَأَتَضَرَّعُ إِلَيْكَ كَتَضَرُّعِهِ وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ كَأَشَدِّ ابْتِهَالِهِ ، اللَّهُمَّ فَارْحَمِ اسْتِكَانَةَ مَنْطِقِي وَذَلِّ مَقَامِي وَمَجْلِسِي وَخُضُوعِي إِلَيْكَ بِرَقَبَتِي

أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الْهُدَى مِنَ الضَّلَالَةِ وَالْبَصِيرَةَ مِنَ الْعَمَى وَالرَّشَدَ مِنَ الْغَوَايَةِ وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ أَكْثَرَ  
الْحَمْدِ عِنْدَ الرَّخَاءِ وَأَجْمَلَ الصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَأَفْضَلَ الشُّكْرِ عِنْدَ مَوْضِعِ الشُّكْرِ وَالتَّسْلِيمَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ  
وَأَسْأَلُكَ الْقُوَّةَ فِي طَاعَتِكَ وَالصَّغْفَرَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَالْهَرَبَ إِلَيْكَ مِنْكَ وَالتَّقَرُّبَ إِلَيْكَ رَبِّ لِيَرْضَى  
وَالْتَحَرِّيَ لِكُلِّ مَا يَرْضُوكَ عَنِّي فِي إِسْخَاطِ خَلْقِكَ الْيَمَسَ لِرِضَاكَ رَبِّ مَنْ أَرْجُوهُ إِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي  
أَوْ مَنْ يَعُودُ عَلَيَّ إِنْ أَقْسَمْتَنِي أَوْ مَنْ يَتَّقُنِي عَقُوبَهُ إِنْ غَافَتَنِي أَوْ مَنْ أَمَلُ عَطَايَاهُ إِنْ حَرَمْتَنِي أَوْ مَنْ  
يَمْلِكُ كَرَامَتِي إِنْ أَهْنَيْتَنِي أَوْ مَنْ يَصُرُّ بَنِي هَوَانِهِ إِنْ أَكْرَمْتَنِي رَبِّ مَا أَسْأَلُكَ فَعْمَلِي وَأَقْبَحَ عَمَلِي وَأَقْسَى  
قَلْبِي وَأَطْوَلَ أَمَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي وَأَحْرَأَنِي عَلَى عَصِيَانٍ مِنْ خَلْقِي رَبِّ وَمَا أَحْسَنَ بِلَاكَ عِنْدِي  
وَأَعْظَمَ نِعْمَاءَكَ عَلَيَّ كَثُرَتْ عَلَيَّ مِنْكَ الْيَقِينُ فَمَا أُحْصِيهَا وَقَدْ مَنِي الشُّكْرُ فِيمَا أَوْلَيْتَنِيهِ فَبَطَرْتُ  
بِالْيَقِينِ وَتَعَرَّضْتُ لِلْيَقِينِ وَسَهَوْتُ عَنِ الذِّكْرِ وَرَكِبْتُ الْجَهْلَ بَعْدَ الْعِلْمِ وَجُرْتُ مِنَ الْعَدْلِ إِلَى الظُّلْمِ  
وَجَاوَزْتُ الْبِرَّ إِلَى الْإِلْمِ وَصِرْتُ إِلَى الْهَرَبِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ فَمَا أَصْغَرَ حَسَنَاتِي وَأَقَلَّهَا فِي كَثْرَةِ  
ذُنُوبِي وَمَا أَكْثَرَ ذُنُوبِي وَأَعْظَمَهَا عَلَى قَدْرِ صِغَرِ خَلْقِي وَضَعْفِ رُكْنِي رَبِّ وَمَا أَطْوَلَ أَمَلِي فِي قِصْرِ  
أَجَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي فِي بَعْدِ أَمَلِي وَمَا أَقْبَحَ سِرِّي عَنِّي فِي عَلَانِيَتِي رَبِّ لَأُحْجِثَ لِي إِنْ اخْتَجَجْتُ وَلَا  
عُدْلِي إِنْ اعْتَذَرْتُ وَلَا شُكْرَ عِنْدِي إِنْ ابْتَلَيْتُ وَأَوْلَيْتُ إِنْ لَمْ تُعْنِي عَلَى شُكْرِي مَا أَوْلَيْتُ رَبِّ مَا أَخَفَّ  
مِيزَانِي عِنْدَ إِنْ لَمْ تُرْجِحْهُ وَأَزَلْ لِسَانِي إِنْ لَمْ تُثَبِّتْهُ وَأَسَوِّدْ وَجْهِي إِنْ لَمْ تُبَيِّضْهُ رَبِّ كَيْفَ لِي بِذُنُوبِي  
الَّتِي سَلَّمْتُ مِنْهَا قَدْ هَدَيْتُ لَهَا أَرْكَانِي رَبِّ كَيْفَ أَطْلُبُ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا وَأَبْكِي عَلَى خِيْبَتِي فِيهَا وَلَا  
أَبْكِي وَتَشْتَدُّ حَسْرَاتِي عَلَى عَصِيَانِي وَتَقْرِبُنِي رَبِّ دَعْنِي دَوَاعِي الدُّنْيَا فَاجْتَنِبْهَا سَرِيعًا وَرَكِّنْتُ  
إِلَى الْبِئْسَاءِ عَائِدًا وَدَعْنِي دَوَاعِي الْآخِرَةِ فَتَنْبَطُّ عَنْهَا وَأَبْطَأْتُ فِي الْإِجَابَةِ وَالْمُسَارَعَةِ إِلَيْهَا كَمَا سَارَعْتُ  
إِلَى دَوَاعِي الدُّنْيَا وَخَطَايَاهَا الْهَامِدِ وَهَشِيمِهَا الْبَائِدِ وَسَرَايَاهَا الذَّاهِبِ رَبِّ خَوْفَنِي وَشَوْفَنِي  
وَاخْتَجَجْتُ عَلَيَّ بِرِقَبِي وَكَمَلْتُ لِي بِرِزْقِي فَأَمَنْتُ [مِنْ] خَوْفِكَ وَتَنَبَّطْتُ عَنْ تَشَوُّفِكَ وَلَمْ أَتَّكِلْ  
عَلَى صُمَائِكَ وَتَبَاوَنْتُ بِاخْتِجَاجِكَ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ أَمْنِي مِنْكَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا خَوْفًا وَحَوْلًا تَنْبَطِي  
سَوْفًا وَتَبَاوُنِي بِحُجَّتِكَ فَرَقًا مِنْكَ ثُمَّ رَضْنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي مِنْ رِزْقِكَ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ أَسْأَلُكَ  
بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ بِصَافَةِ عِنْدِ السُّحُطَةِ وَالْفَرَجَةِ عِنْدَ الْكُرْبَةِ وَالنُّورَ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَالْبَصِيرَةَ عِنْدَ تَضَيُّعِ  
الْأَبْصَارِ رَبِّ اجْعَلْ جُنَّتِي مِنْ خَطَايَايَ حَصِيَّةً وَدَرَجَاتِي فِي الْجَنَّةِ رَفِيعَةً وَأَعْمَالِي كُلَّهَا مُتَّعِيلَةً  
وَحَسَنَاتِي مُضَاعَفَةً ذَاكِيَةً وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ كُلِّهَا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَمِنْ رَفِيعِ الْمَنَامِ وَالْمَشْرِبِ

وَمِنْ شَرِّ مَا أَفْلَحَ وَمِنْ شَرِّ مَا أَعْلَمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَشْتَرِيَ الْجَهْلَ بِالْعِلْمِ وَالْجَفَاءَ بِالْحِلْمِ وَالْجَوْرَ بِالْعَدْلِ وَالْفُضَيْلَةَ بِالْيَقِينِ وَالْجَرَاحَ بِالتَّوْبَةِ وَالْهُدَى بِالسَّلَاطَةِ وَالْكَفْرَ بِالْإِيمَانِ .  
 عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَيْضًا مِثْلَهُ وَذَكَرَ أَنَّهُ دَعَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ  
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا وَرَأَى فِي آخِرِهِ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ .

۳۱۔ راوی کہتے ہیں یہ دعا مجھے صادق آل محمد علیہ السلام نے تعلیم فرمائی۔

حمد ہے اس اللہ کے لئے جو حمد کا مستحق ہے اس کا اہل ہے اور اس کا لفظ آخر اور اس کا عمل غلوں اس کے لئے ہے جس نے اسے واحد جانا اور ہدایت یا نندہ ہے اور جس نے اس کی عبادت کی کامیاب ہے جس نے اطاعت کی بے خوف ہے جس نے اس سے تعلق رکھا ہے صاحبِ جود و کرم و عظمت اے ننانے جس نے مستحق اور حمد تیرے لئے ہے اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس شخص کی طرح جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہے اور اس کی ناک تیرے سامنے رگڑی ہوئی ہے اور نہ امت سے آنسو بہ رہے ہیں اور اپنے گناہ کا اقرار کر رہا ہے اور اس کے گناہ نے تیرے سامنے اس کو ذلیل کر دیا ہے اور اس کی خطاؤں نے تیرے سامنے اس کو رسوا کر دیا ہے اور تیرے سامنے اس کی قوت کمزور پڑ گئی ہو اس کے پیلے کم ہو گئے ہوں اس کی فریب کاری کے اسباب منقطع ہو گئے ہوں اور ہر امرِ باطل اس سے مضحمل ہو گیا اور اس کے گناہ اس کو مجبور کر کے تیرے سامنے مقامِ ذلت میں لے آئے ہوں اور وہ تیرے سامنے اظہارِ اقراری کر رہا ہو اور تیرے سامنے گریہ و زاری کر رہا ہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس شخص کی طرح جس کا ذکر کیا گیا میں تیری طرف اسی کی طرح راغب ہوں اور اظہارِ غرور و نیا ذکر تا ہوں اسی کی طرح اور گریہ کرتا ہوں شدید تر گریہ یا اللہ میری حقیر تقریر اور مقامی ذلت اور عاجزی سے میری گردن جھکانے پر رحم کر خدا یا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ فضیلت سے بچا کہ ہدایت کی اور کد باطنی سے بچا کہ روشن دلی اور گمراہی سے بچا کہ صحیح راستہ پر لا۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اکثر تیری حمد کرنے کا بحالتِ عیش اور مصیبت میں پوری طرح مبر کرنے کا اور دشمن میں بہترین شکر کرنے کا اور شبہات کے وقت رسول اور ادیب کے رسول کی بات کو ماننا میں تیری اطاعت کے لئے قوت کا اور مصیبت میں کمزوری کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے پناہ لینے کے لئے تیری طرف جھلنے کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں تاکہ تو راضی ہو جائے اور مخلوق کے قصہ کی پرواہ نہ کر کے ہر اس معاملہ میں آزادی چاہتا ہوں جس سے تو راضی ہو اور لے اللہ میں تیری رضا کا خواستگار ہوں اگر تو رحم ذکر سے تو پھر رحم کی امید کس سے کروں اگر تو درد رکھے گا تو پھر کس سے ہربانی کی امید اور اگر تو عذاب نازل کرے گا تو پھر عفو کون کرے گا اگر تو نے محروم کر دیا تو پھر بخشش کون کرے گا اگر تو نے ذلیل کیا تو عفو کون کرے گا اور اگر تو نے عزت دی تو ذلیل کون کر سکتا ہے۔

اے میرے رب میرا فعل اور عمل کیسا خراب ہو گیا ہے اور میرا قلب کیسا سخت ہے اور میری امیدیں کتنی طولانی ہیں اور میری عمر کتنی کوتاہ ہے اور اپنے خالق کی نافرمانی پر کتنی جرات ہے اے میرے رب تیری نازل کی ہوئی نعمتیں سے کتنی

ابھی ہیں تیری نعمتیں میرے اوپر کیسی کھلی ہوئی ہیں اور اتنی زیادہ ہیں کہ میں ان کا شمار نہیں کر سکتا تو نے جو کچھ مجھے دیا ہے میرا شکر ان کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے اور میں نعمتیں پا کر اترا گیا اور اپنے کو تیرے عذاب کے لئے پیش کرنے لگا تیرے ذکر میں بھول چوک ہونے لگی اور علم کے بعد جہالت سوار ہوئی اور عدل کو چھوڑ کر ظلم اختیار کیا اور گناہوں کی داری طے کی اور خوف اور ترس کے باعث تجھ سے بھاگا آہ میری نیکیاں کتنی چھوٹی ہیں اور میرے گناہوں کے مقابل کتنی کم ہیں اور میرے گناہ بے لحاظ میری چھوٹی سی خلقت اور کمزوری اعضا کتنے زیادہ اور بڑے بڑے ہیں اسے میرے رب میری امید کتنی طولانی اور مدت عمر کس قدر کم ہے اور میرے عادات و خصائل کھلم کھلا کس قدر بد نما ہیں اگر میں کوئی جنت پیش کرنی چاہوں تو میرے پاس کوئی جنت نہیں اور کوئی عذر کرنا چاہوں تو کوئی عذر نہیں جو نعمتیں تو نے دی ہیں اگر تو میری مدد نہ کرے تو میں ان کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اسے میرے پروردگار روز قیامت میری نیکیوں کا پلہ کتنا ہلکا ہوگا اگر تو اسے بھاری نہ بنائے، میری زبان لغزش سے بچ نہیں سکتی اگر تو اسے نہ روکے اور میرا منہ کالا ہو جائے اگر تو اسے سفید نہ بنائے گا۔ اسے میرے رب میرا کیا حال ہوگا ان گناہوں کی بدولت جو میں کر چکا ہوں اور جنہوں نے میرے اعضا کو لڑا دیا ہے اسے میرے رب یہ میری کیا حالت ہے کہ خواہشات دنیا میں ایسا مبتلا ہوں کہ ان کی ناکامی نہ رہتا ہوں اور نہیں روتا اپنے گناہوں کی کثرت و شدت پر اور اپنی کوتاہی پر اسے میرے رب دنیا کے ساز و سامان نے مجھے بلایا تو میں جلدی سے ان کی طرف بھاگا اور ان کی طرف بھروسہ کیا اور جب آخرت کے ساز و سامان اپنی طرف بلایا تو سستی کی اور قبولیت میں تاخیر کر۔

اور اس طرح جلدی کی جیسے داعیان دنیا اور دنیا کے اس مال کی طرف جو کہندہ اور بے اعتبار ہے اور سوکھی ہوئی گھاس اور رواں دواں سراب کی مانند ہے اسے میرے رب تو نے عذاب آخرت سے خوف دلایا اور اجر و ثواب کا شوق میرے اندر پیدا کیا اور رسولوں کو بھیج کر گناہ سے بچنے کے لئے حجت قائم کی اور میرے رفق کا کفیل ہوا۔ پس میں تیرے خوف سے امن میں تیری نفل کے شوق میں سستی کی اور تیری ضمانت پر بھروسہ نہ کیا تو میری سستی اور کوتاہی کا شوق میں بدل دے اور اپنی جنت کے بارے میں میری سہل انگاری کو دور کر اور جو رزق میری قسمت میں ہے اس پر مجھے راضی کر۔ اسے کہہ میں تیرے اسم اعظم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے خصم کو اپنی رضا سے بدل دے اور میری سختی اور مصیبت کو کشادگی عطا کر اور تاجی میں نور پیدا کر اور فتنوں کے اشتباہ میں بعیرت دے۔ اسے میرے رب گناہوں سے میری سپرد کو مستحکم بنا اور میرے درجات کو جنت میں بلند کر اور میرے تمام اعمال سید کو بدل دے اور میرے حسنات کو زیادہ کر میں تجھ سے ظاہری اور باطنی تمام فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں اور کھانے کے معاملات میں بہتری چاہتا ہوں اور ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کو جانتا ہوں یا نہیں جانتا اور میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ علم کے بدلے جہالت خریدوں اور جفا کو علم کے بدلے اور ظلم کو عدل کے بدلے اور قطع رحم کو نیکی کے بدلے اور بد تقراری کو صبر کے بدلے اور ہدایت کو ضلالت کے بدلے اور کفر کو ایمان کے بدلے۔ اور جہنم بن صانع نے سبھی ہی حدیث نقل کی ہے اور یہ سبھی بیان کیا کہ حضرت علی بن الحسینؑ بھی اسی طرح دعا

کرتے تھے اور آخر میں فرماتے تھے آمین رب العالمین۔

۳۲۔ ابن محبوب قال: حَدَّثَنَا نُوحُ أَبُو الْبَيْطَانِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ادْعُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي لَا تُنَالُ مِنْكَ إِلَّا بِرِضَاكَ وَالْخُرُوجِ مِنْ جَمِيعِ مَنَاصِبِكَ [إِلَّا بِرِضَاكَ] وَالذُّخُولِ فِي كُلِّ مَا يَرْضِيكَ وَالتَّجَاعُ مِنْ كُلِّ وَرْطَةٍ وَالْمَخْرَجِ مِنْ كُلِّ كِبَرَةٍ أَنِّي بِهَا مَبْتَلِي عَمْدٌ أَوْزَلُ بِهَا مَبْتَلِي خَطَا أَوْ خَطَرُهَا عَلَيَّ خَطَرَاتُ الشَّيْطَانِ أَسْأَلُكَ خَوْفًا تَوْفِيقِي بِهِ عَلَى حُدُودِ رِضَاكَ وَتَشَعُّبِ بِعَبْتِي كُلِّ شَهْوَةٍ خَطَرُهَا هَوَايَ وَاسْتَزَلَّ بِهَا رَبِّي لِيُجَاوِزَ حَدَّ حِلَالِكَ، أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الْإِخْلَافَ بِالْأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ وَتَرْكَ سَيِّئِي كُلِّ مَا تَعْلَمُ أَوْ أَخْطَا مِنْ حَيْثُ لَا أَعْلَمُ أَوْ مِنْ حَيْثُ أَعْلَمُ، أَسْأَلُكَ السَّعَةَ فِي الرِّزْقِ وَالزَّهْدَ فِي الْكَفَافِ وَالْمَخْرَجَ بِالْبَيَانِ مِنْ كُلِّ شَهْوَةٍ وَالصَّوَابَ فِي كُلِّ حُجَّةٍ وَالصِّدْقَ فِي جَمِيعِ الْمَوَاطِنِ وَإِنْصَافَ النَّاسِ مِنْ نَفْسِي بِمَا عَلَيَّ وَلِيَّ وَالتَّذَلُّلَ فِي إِعْطَاءِ النَّصَبِ مِنْ جَمِيعِ مَوَاطِنِ السَّخَطِ وَالرَّضَا وَتَرْكَ قَلِيلِ الْبَقْيِ وَكَبِيرِهِ فِي الْقَوْلِ بِعَبْتِي وَالْفِعْلِ وَتَمَامِ نِعْمَتِكَ فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا لِكَيْ تَرْنُو وَبَعْدَ الرِّضَا وَ أَسْأَلُكَ الْخَيْرَةَ فِي كُلِّ مَا يَكُونُ فِيهِ الْخَيْرَةُ بِمَسْئُورِ الْأُمُورِ كُلِّهَا لَا يَمَسُّوْرُهَا يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ وَافْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْمَافِيَةُ وَالْفَرَجُ وَافْتَحْ لِي بَابَهُ وَيَسِّرْ لِي مَخْرَجَهُ، وَمَنْ قَدَّرْتَ لَهُ عَلَيَّ مَقْدَرَةً مِنْ خَلْقِكَ فَخُذْ عَنِّي بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدَيْهِ وَخَدَّهُ عَنِّي بِمَنْبِهِ وَعَنِّي بِسَائِرِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَمِنْ قُدَامِهِ وَأَمْنَهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيَّ بِسُوءٍ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَا، وَجْهِكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ كَرْبَةٍ وَأَنْتَ يَقِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ لِي فِي كُلِّ أَمْرٍ تَزَلِّي بِهِ رِقَّةً وَعُدَّةً، فَكَمْ مِنْ كَرْبٍ بَصُفْتُ عَنْهُ الْفُؤَادَ وَتَقَلُّ فِيهِ الْجِيلَةَ وَيَشْمَتُ فِيهِ الْمَدُودُ وَتَغَيَّبُ فِي الْأُمُورِ أَنْزَلْنَاهُ بِكَ وَشَكُونَهُ إِلَيْكَ رَاغِبًا إِلَيْكَ فِيهِ عَمَّنْ يَدَاكَ قَدْ فَرَّجْتَهُ وَكَفَيْتَهُ، فَأَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيرًا وَلَكَ الْمَنْ فَاضِلًا.

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ یوں دعا کرو۔ یا اللہ میں تیری اس رحمت سے سوال کرتا ہوں جو بغیر تیری مرضی کے نہیں ملتی اور سوال کرتا ہوں تمام گناہوں سے نکلنے کا اور داخل ہونے کا تیری مرضی کے مقامات میں اور نجات چاہتا ہوں ہر جہلک سے اور نکلنا چاہتا ہوں ہر گناہ کبیرہ سے جو سامنے آئے ہمیشہ کے لئے اور ہر اس امر سے جو میرے لئے ضرور خطا کا باعث ہو جس سے میرے دل میں دساوسن شیطانی داخل ہوں اور سوال کرتا ہوں ایسے خوف کا جو توفیق دے مجھے تیری مدد و رضامندی رہنے کی اور پرانگندہ کر دے ہر اس بُری خواہش کو جو میرے دل میں پیدا ہوا اور میری ملنے میں لغزش پیدا کیے



أَنْتَ كَمَا تَقُولُ وَفَوْقَ مَا تَقُولُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي قَرَابًا قَرِيبًا وَآخِرَ أَعْظِمَاءَ وَسَيِّرَ أَجْمَلَاءِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي عَلَى ظُلْمِي لِنَفْسِي وَإِسْرَافِي عَلَيْهَا لَمْ أَتَّخِذْكَ صِدْقًا وَلَا يَدَ أَوْلَادٍ وَلَا صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ، يَا مَنْ لَا تَغْلِبُهُ الْمَسَائِلُ ، يَا مَنْ لَا يَسْغُلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَلَا سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَلَا بَصَرٌ عَنْ بَصَرٍ وَلَا يُزِيْمُهُ الْحَاحُ الْمُلِحُّ أَنْ أَسْأَلَكَ أَنْ تُفَرِّجَ عَنِّي فِي سَاعَتِي هَذِهِ مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ إِنَّكَ تُخَيِّرُ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ وَإِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَا مَنْ قَلَّ شُكْرِي لَهُ فَلَمْ يَحْرِمْْنِي وَعَظُمَتْ حَظْبَتِي فَلَمْ يَفْضَحْنِي وَرَأْنِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ يَجْهَنْبِي وَلِلَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَصَعْتُ غَيْرَ الَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَنِعِمَّ الْمَوْلَى أَنْتَ يَا سَيِّدِي وَيَسَّ السَّعْدُ أَنَا وَجَدْتَنِي وَنِعِمَّ الطَّالِبُ أَنْتَ رَبِّي وَيَسَّ الْمَطْلُوبُ [أَنَا] الْقَبِيلَتِيُّ ، عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمِيكَ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا شِئْتَ سَمِعْتُ بِكَ ، اللَّهُمَّ هَذَانِ الْأَصْوَاتُ وَكَانَتْ الْحَرَكَاتُ وَخَلَا كُلُّ حَبِيبٍ بِحَبِيبِهِ وَخَلَوْتُ بِكَ أَنْتَ الْمَحْبُوبُ إِلَيَّ فَاجْعَلْ خَلَوْتِي مِنْكَ اللَّبْلَةَ الْعِئَاقَ مِنَ النَّارِ يَا مَنْ لَبَسْتَ لِمَالِكٍ قُوَّةً صَفَةً يَا مَنْ لَبَسَ لِمَخْلُوقٍ دُونَهُ مَنَّةً يَا أَوَّلَ قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا آخِرَ بَعْدِ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَبَسَ لَهُ عُسْرٌ وَيَا مَنْ لَبَسَ لِآخِرِهِ قُنَاً وَيَا أَكْمَلَ مَخْبُوءٍ وَيَا أَسْمَحَ الْمُعْطِينَ وَيَا مَنْ يَفْقَهُ يَكُلُّ لَفْظٍ يَدْعَى بِهَا وَيَا مَنْ عَفْوُهُ قَدِيمٌ وَبَطْشُهُ شَدِيدٌ وَمُلْكُهُ مُسْتَقِيمٌ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي شَاقَتْ يَدُ مُوسَى يَا اللَّهَ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ ، يَا إِلَهَ الْآلَاتِ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْعَمْدُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُعَلِّمَنِي عَلَى عَمَلِي وَآلِ عَمَلِي وَأَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ .

۳۳۔ ابو بصیر نے کہا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ بویا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں توبہ کرنے والوں کے تول اور ان کے عمل کی انبیاء کے نور اور ان کی صداقت کی اور مجاہدین کی نجات اور ان کے ثواب کی ۔ برگزیدہ لوگوں کے شکر اور ان کی نصیحت کی اور ذاکروں کے عمل اور ان کے یقین کی ، علماء کے ایمان اور ان کے علم کی اور خضوع و خشوع کرنے والوں کی عبادت اور ان کے تواضع کی فقہاء کے علم اور سیرت کی متقیوں کے خوف اور رحمت کی اور مومنوں کی تصدین اور توکل کی ، محسنوں کی امید اور نیکی کی یا اللہ میں تجھ سے شکر کرنے والوں کا ثواب مقربین کی منزلت ، نبیوں کی ادارت یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں عمل نیک کرنے والوں کا خوف تجھ سے ڈرنے والوں کا عمل اور عابدوں کا خشوع متوکلوں کا یقین اور مومنین کا توکل ، خدا یا تو میری حاجت کو جانتا ہے تجھے بتانے کی ضرورت نہیں توبہ زحمت اس کا دور کرنے والا ہے اور تودہ ہے کہ سائل تیرے در سے محروم نہیں جاتا اور نہ پلنے والا کی پاتا ہے اور نہ کہنے والے کا قول تیری مدح تک پہنچتا ہے تو اب ہی جیسا تو کہتا ہے اور اس سے کہیں بڑھ کر جیسا ہم کہتے ہیں یا اللہ میرے لئے جلد کٹ دے اور اجر عظیم دے اور پوری طرح عیب پوشی کر۔

یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں حد سے تجاوز کر گیا ہوں لیکن میرا ایمان اس پر ہے کہ نہ کوئی تیری ضد ہے اور نہ کوئی تیرا مثل اور نہ کوئی تیری بی بی ہے نہ اولاد، سوال کرنے والوں کے بہ کثرت سوال تجھے مغایطیں نہیں ڈالتے اور نہ ایک شے دوسری سے باز رکھتی نہ ایک آواز دوسری آواز کے سننے سے روکتی ہے اور نہ ایک کو دیکھنا دوسرے کی طرف دیکھنے سے اور بیکاری سے مانگنے والوں کی آوازیں اسے طول نہیں کھتی ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسی گھڑی میں میری پریشانی دو کر دے جہاں سے دور ہونے کا میرا لگان ہے اور جہاں سے نہیں بے شک تو ہر شے پر فتور ہے۔

اے وہ ذات کہ باوجود میرے شکر کے کم ہونے کے تو مجھے اپنی نعمتوں سے محروم نہیں کرتا اور میرے گناہ عظیم انشاء ہیں مگر سوا نہیں کرتا اور میرے گناہ دیکھتا ہے اور مجھے اپنے در سے دھکیلتا نہیں اور مجھے عبادت کے لئے پیدا کیا ہے پس میں نے غرض خلقت کو ضائع کیا ہے میرے سید تو میرا اچھا آقا ہے اور میں تیرا برا غلام اے میرے رب تو کیسا اچھا طالب ہے اور میں کیسا بُرا مظلوم ہوں۔ میں نے بایا اپنے کو تیرا بندہ، تیرے بندے کا بندہ تیری کنیز کا بندہ تیرے سامنے ہے جو تو چاہے میرے ساتھ کر۔ یا اللہ آوازیں (رات میں) بیٹھ گئیں اور حرکات میں سداں پیدا ہو گیا اور اس وقت ہر حبیب اپنے حبیب سے خلوت کرتا ہے میں تیری خلوت میں ہوں تو میرا محبوب ہے تو مجھ کو اپنی خلوت میں لے۔ یہ رات نارجم سے آزادی کی ہے۔ اے وہ ذات کہ کسی عالم کی اس سے بالاتر صفات نہیں اور اے وہ ذات کہ کسی مخلوق کو اس تک پہنچنے سے روک نہیں۔ اے ہر شے سے اول اے ہر شے سے آخر، اے جس کے لئے کوئی مادہ نہیں، اے وہ جس کے لئے کوئی فنا نہیں۔ اے وہ جس کی تعریف کامل ہے اور جو سب سے سخی ہے وہ ہر یکار نے ولے کی بولی سمجھتا ہے اس کا لفظ قدیم ہے عقدہ سخت ملک برقرار میں تیرے اس نام سے مانگتا ہوں جس سے موسیٰ نے کلام کیا یا اللہ اے رحمن رحیم تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات بے نیاز ہے۔ میں سوال کرتا ہے کہ رحمت نازل کر محمد و آل پر اور اپنی رحمت سے مجھے داخل جنت کر۔

۳۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ قَالَ: قُلْتُ لِلرَّحْمَةِ: عَلِمْتَنِي دُعَاءً وَأَوْجِزَ، فَقَالَ: قُلْ: وَيَا مَنْ دَلَّنِي عَلَى نَفْسِي وَ دَلَّلَ قَلْبِي بِتَضَدِّيقِهِ أَشَأْلُكَ مَنْ وَالْإِيمَانَ.

۳۴۔ یونس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے مختصر و کافی دعا تعلیم فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہو



۳۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کوئی مختصر دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا کہو اے وہ ذات جس نے اپنی ذات کو طرف مجھے ہدایت کی اور اپنی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا اور میں تجھ سے امن و ایمان چاہتا ہوں۔

۳۶۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ لِي مَالٌ وَرِثَةٌ وَلَمْ أَتَّقِ مِنْهُ دِرْهَمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَكْثَبْتُ مِنْهُ مَالًا فَلَمْ أَتَّقِ مِنْهُ دِرْهَمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ فَعَلِمْتَنِي دُعَاءَ يَخْلُقُ عَلَيَّ مَامُنِي وَيَغْفِرُ لِي مَا عَصَيْتُ أَوْ عَمَلًا أَعْمَلُهُ، قَالَ: قُلْ، وَأَيُّ شَيْءٍ أَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْ كَمَا أَقُولُ: دِيَا نُورِي فِي كُلِّ ظُلْمَةٍ وَدِيَا نَسِي فِي كُلِّ وَحْشَةٍ وَدِيَا رَجَائِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَدِيَا تَقِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَدِيَا دَلِيلِي فِي الصَّلَاةِ أَنْتَ دَلِيلِي إِذَا انْقَطَعَتْ دَلَالَةُ الْإِدْلَاءِ فَإِنَّ دَلَالَتَكَ لَا تَنْقَطِعُ وَلَا يَضِلُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَاسْبِقْتَ وَرَزَقْتَنِي فَوْقَرْتَ وَغَدَيْتَنِي فَأَحْسَنْتَ غَدَائِي وَأَعْطَيْتَنِي فَأَجَزْتَ بِمَا اسْتَخَفَّاقِي لِذَلِكَ يَفْعَلُ مِنِّي وَالْكَرَمُ بِنِدَاءِكَ مِنْكَ لِكَرَمِكَ وَجُودِكَ فَتَقَوُّ بِتُ كَرَمِكَ عَلَى مَعَاصِيكَ وَتَقَوُّ بِتُ بِرَرَفِكَ عَلَى سَخَطِكَ وَ أَقْنَيْتُ عُمْرِي فِيمَا لَا تُحِبُّ فَلَمْ يَمْنَعَكَ خُرَاتِي عَلَيْكَ وَ زَكُوِّي لِمَا أَنْهَيْتَنِي عَنْهُ وَ دَخُولِي فِيمَا حَرَمْتَ عَلَيَّ أَنْ عُذْتُ عَلَى بِفَضْلِكَ وَلَمْ يَمْنَعْني جِلْمُكَ عَنِّي وَ عَوْدُكَ عَلَيَّ بِفَضْلِكَ أَنْ عُذْتُ فِي مَعَاصِيكَ فَأَنْتَ الْعَوَاذُ بِالْفَضْلِ وَأَنَا الْعَوَاذُ بِالْمَعَاصِي فَبِمَا كَرَّمْتَ مِنْ أَقْوَرِّ لَهْ يَذْنِبُ وَ أَعَزَّ مَنْ خُصَّعَ لَهُ بِذَلِّ، لِكَرَمِكَ أَقْرَرْتُ بِذَنْبِي وَلِعِزَّتِكَ خَصَمْتُ بِذَلِّي فَمَا أَنْتَ صَانِعٌ بِي فِي كَرَمِكَ وَإِقْرَارِي بِذَنْبِي وَعِزَّتِكَ وَخُضُوعِي بِذَلِّي أَفْعَلُ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ.

تَمَّ كِتَابُ الدُّعَاءِ وَ يَتْلُوهُ كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ

۳۶۔ ایک شخص حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے ورثہ میں کچھ مال ملا تھا اس میں ایک درہم بھی راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پھر اس سے اور مال حاصل کیا گیا لیکن اس میں سے بھی کوئی درہم راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پس آپ ایسی دعا تعلیم فرمائیے جس سے تلافیِ مافات ہو اور گزشتہ عمل بخشتا جائے اور میں صبحِ محلِ کرو۔ حضرت نے فرمایا کہو جیسے میں کہتا ہوں۔ اسے ہر تاریکی میں میرے نور سے وحشت میں میرے انیس اور ہر مصیبت میں میری امید اور ہر سختی میں بھروسہ والے، اگر کسی میں راستہ دکھانے والے جب ہر طرف سے رہنمائی منقطع ہو جائے تو میرا رہنما تو ہے تیری رہنمائی کبھی قطع نہیں ہوتی اور پھر وہ گمراہ نہیں ہوتا جسے تو ہدایت کرے تو نے مجھ پر کتنا نعمتیں نازل کیں اور

فِي كُلِّ أَمْرٍ نَزَلَ بِي نِعْمَةٌ وَعِدَةٌ، كَمْ مِنْ كَرْبٍ يَصْعَقُ عَنْهُ الْغَوَاذُ وَيَقِلُّ فِيهِ الْعِجْلَةُ وَيَحْدُلُ عَنْهُ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ وَيَشْمَتُ بِهِ الْعَدُوُّ وَيَعْتَبِنِي فِيهِ الْأُمُورُ أَنْزَلْتُهُ بِكَ وَشَكَوْتُهُ إِلَيْكَ، رَاغِبًا فِيهِ عَمَّنْ يَدَاكَ فَقَرَّ جَنَّتُهُ وَكَشَفْتُهُ وَكَفَيْتَنِيهِ فَأَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ، فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيرٌ أَوْلَكَ الْمَنْ فَاصِلَةٌ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ ہر مصیبت میں میرا بھروسہ تجھ پر ہے اور ہر سختی پر میری امید گاہ تو ہے اور ہر امر میں میرا ولی تو ہے اور تجھ ہی پر اعتماد ہے اور تو ہی دفع ضرر کا سامان ہے بہت سی مصیبتیں ایسی ہیں کہ دل ان سے کزور ہو جاتا ہے اور تدبیریں ناکارہ بن جاتی ہیں دوست اس سے بھاگتے ہیں اور دشمن شامت کرتے ہیں اور معاملہ رنج پہنچاتے ہیں میں ان کو تیری طرف لے کر آیا ہوں اور تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور اس صورت میں تیرے سوا مدد دہرے نفرت ہے تو نے ہی میری ہر مصیبت کو دور کیا ہے اور ہر ہم میں کفایت کی ہے اور ہر نعمت کا مالک اور ہر حاجت کا بر لائے والا ہے اور ہر رغبت کی انتہا تیری طرف ہے تیرے ہی لئے حمد کثیر ہے اور سب سے بڑا احسان تیرا ہی ہے۔

۶۴۔ عَنْهُ، عَنْ أَحَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيانٍ، عَنْ عَمْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفُصَيْيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ وَجَمَالِكَ وَكَرَمِكَ أَنْ تَعْمَلَ بِي كَذَا وَكَذَا».

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وقت حاجت کہو یا اللہ میں تیرے جلال و جمال و کرم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری فلاں فلاں حاجت بر لائے۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي: أَخْبِرْ مِنْ أَنْ تَقُولَ: «اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْمُغَارِبِينَ وَلَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ»، قَالَ فَلَمْ أَكُنْ: أَمَّا الْمُغَارِبِينَ فَقَدْ عَرَفْتُ قَمَا مَعْنَى لَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ؟ قَالَ: كُلُّ عَمَلٍ تَعْمَلُهُ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ فِيهِ مُقْصِرًا عِنْدَ تَقْصِيكَتِ، فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مُقْصِرُونَ.

۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اکثر اوقات یہ دعا کیا کرو یا اللہ مجھے رعایتی ایمان والوں میں سے نہ بنا۔ (جو چند روز میں نہ کہ پھر مرتد ہو جائیں۔ اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کرو۔ راوی نے کہا معارین کا مطلب تو میں نے سمجھ لیا۔ لیکن لا تخرجنی من التقصیر کو نہیں سمجھا فرمایا ہر وہ عمل جسے تم لوجہ اللہ کو یہ سمجھو کہ اس میں تمہاری طرف سے

اور کافی رزق دیا اور اچھی سے اچھی غذا دی اور بلا استحقاق تو نے مجھے نعمتیں دیں تو نے کرم کی ابتدا اور اپنی طرف سے کی اور تیرے کرم ہی کی وجہ سے مجھے نگاہ کی جرأت ہوئی اور تیرے غصہ کے سہنے کی قوت ہوئی۔ میری عمر ایسے کاموں میں جو تجھے پسند نہیں تو نے چونکہ نہ روکا اس لئے جرأت بڑھ گئی اور میں نے وہ کیا جس کی تو نے بھی کی تھی اور تو نے حرام کیا تھا اور وہ بجا لایا اور تیرے حکم نے نہ روکا۔ میں معاصی کی طرف لوٹتا رہا اور تو فضل دکھاتا رہا پس اے مقرر پر سب سے زیادہ کرم کرنے والے میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں اور اے خضوع و خشوع کرنے والوں پر بخشش کرنے والے میں گناہ کا اقرار کرتا ہوں پس میرے ساتھ وہ کرجس کا تو اہل ہے وہ نہ کرجس کا میں اہل ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کتاب فضل القرآن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## بِسْمِ اللَّهِ

## (كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ) ١

١ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سُفْيَانَ الْحَرَبِيِّ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدِ الْخُفَّافِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَأْسَعُدُ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ الْقُرْآنَ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا الْخَلْقُ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ أَلْفٍ صَفٍ ، ثَمَانُونَ أَلْفَ صَفٍ أُمَّةٌ عَمَّ وَأَرْبَعُونَ أَلْفَ صَفٍ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ قِيَّامِي عَلَى صَفٍ الْمُسْلِمِينَ فِي صُورَةٍ رَجُلٍ قَبِيلُهُ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَعْرِفُهُ بِنَعْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ اجْتِهَادًا فِي الْقُرْآنِ فَعِنْدَ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ وَالنُّورِ مَا لَمْ نَنْظُرْهُ ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى صَفٍ الشُّهَدَاءِ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ [الشُّهَدَاءُ] ثُمَّ يَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الرَّبُّ الرَّحِيمُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلُ مِنَ الشُّهَدَاءِ نَعْرِفُهُ بِسَمِيَّتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ مِنْ شُهُدَاءِ الْبَحْرِ فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْفَضْلِ مَا لَمْ نَنْظُرْهُ : قَالَ : فَيَتَجَاوَزُ حَتَّى يَأْتِيَ [عَلَى] صَفٍ شُهُدَاءِ الْبَحْرِ فِي صُورَةٍ شَهِيدٍ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ شُهُدَاءُ الْبَحْرِ فَيَكْثُرُ تَعْجِبُهُمْ وَيَقُولُونَ : إِنَّ هَذَا مِنْ شُهُدَاءِ الْبَحْرِ نَعْرِفُهُ بِسَمِيَّتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّ الْجَزِيرَةَ الَّتِي أُصِيبَ فِيهَا كَانَتْ أَعْظَمَ هَوَلًا مِنَ الْجَزِيرَةِ الَّتِي أُصِيبْنَا فِيهَا فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ وَالنُّورِ مَا لَمْ نَنْظُرْهُ : ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ صَفَّ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فِي صُورَةٍ نَبِيِّ مُرْسَلٍ فَيَنْظُرُ النَّبِيُّونَ وَالْمُرْسَلُونَ إِلَيْهِ فَيَسْتَدِلُّونَ بِذَلِكَ تَعْجِبُهُمْ وَيَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ هَذَا النَّبِيُّ مُرْسَلٌ نَعْرِفُهُ بِسَمِيَّتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ أُعْطِيَ فَضْلًا كَثِيرًا : قَالَ : فَيَجْتَمِعُونَ قِيَّامُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَسْأَلُونَهُ وَيَقُولُونَ : يَا مُحَمَّدُ مَنْ هَذَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ : أَوْمَاءُ نَعْرِفُونَهُ ؟ فَيَقُولُونَ مَا نَعْرِفُهُ هَذَا مِمَّنْ لَمْ يَفْضِبِ اللَّهُ عَلَيْهِ ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هَذَا حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ فَيَسْلِمُ ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى صَفٍ الْمَلَائِكَةِ فِي صُورَةٍ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فَيَسْتَدِلُّونَ بِذَلِكَ تَعْجِبُهُمْ وَيَكْبُرُونَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ لِمَارَ أَوْامِنَ فَضْلِهِ وَيَقُولُونَ : تَعَالَى رَبُّنَا وَتَقَدَّسَ إِنَّ هَذَا الْعَبْدَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ نَعْرِفُهُ بِسَمِيَّتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ أَقْرَبَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقَامًا فَمِنْ هُنَاكَ أَلَسَ مِنَ النُّورِ الْجَمَالِ مَا لَمْ نَلْبَسْ ، ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيُخَرِّقُ

تَحَتِ الْمَرْثَى قِيَادِيهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا حُجَّتِي فِي الْأَرْضِ وَكَالِمِي الْمَادِقِ الثَّالِقِ اِرْقَعْ رَأْسَكَ  
وَسَلْ تَعَطَّ وَاشْفَعْ تَشْفَعْ فَيَرْقَعْ رَأْسُهُ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : كَيْفَ رَأَيْتَ عِبَادِي ؟ فَيَقُولُ :  
يَا رَبِّ مِنْهُمْ مَنْ صَانَنِي وَخَافَظَ عَلَيَّ وَلَمْ يُصَيِّعْ شَيْئًا وَمِنْهُمْ مَنْ صَيَّبَنِي وَاسْتَحَفَّ بِحَقِّي وَكَذَّبَ  
بِي وَأَنَا حُجَّتُكَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ ، يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : وَعِزِّي وَجَلَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي  
لَا تُبَيِّنَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ أَحْسَنَ الثَّوَابِ وَلَا عَاقِبَتَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ أَلِيمَ الْعِقَابِ قَالَ : فَيَرْجِعُ الْقُرْآنُ  
رَأْسُهُ فِي صُورَةٍ أُخْرَى ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ فِي أَيِّ صُورَةٍ يَرْجِعُ ؟ قَالَ : فِي صُورَةِ رَجُلٍ  
شَاحِبٍ مُتَقَبِّرٍ يُبِيرُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ قِيَانِي الرَّجُلُ مِنْ شَيْعَتِنَا الَّذِي كَانَ يَعْرِفُهُ وَ يُجَادِلُ بِهِ أَهْلَ  
الْخِلَافِ فَيَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُولُ : مَا تَعْرِفُنِي ؟ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : مَا عَرَفْتُكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ، قَالَ :  
فَيَرْجِعُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْخَلْقِ الْأَوَّلِ وَيَقُولُ : مَا تَعْرِفُنِي ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ  
الْقُرْآنُ : أَنَا الَّذِي أَشْهَرْتُ لِبَاكَ وَأَنْصَبْتُ عَيْشَكَ سَمِعْتَ الْأَذَى وَرُجِمْتَ بِالْقَوْلِ فِيَّ ، أَلَا وَإِنَّ  
كُلَّ تَاجِرٍ قَدِ اسْتَوْفَى تِجَارَتَهُ وَأَنَا وَرَاءَكَ الْيَوْمَ ، قَالَ : فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّ الْعِزِّ وَتَبَارَكَ وَتَعَالَى  
فَيَقُولُ : يَا رَبِّ يَا رَبِّ عَبْدُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ قَدْ كَانَ نَصِيأَتِي ، مُوَاطِئًا عَلَيَّ ، يُعَادِي بِسَبِيٍّ وَيُحِبُّ  
فِيَّ وَيُبْقِصُ ! فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : ادْخُلُوا عِبْدِي جَنَّتِي وَاسْكُوهُ حِلَّةً مِنْ حُلِيِّ الْجَنَّةِ وَتَوَجُّوهُ  
يَتَاج ، فَإِذَا فَعِلَ بِهِ ذَلِكَ عُرِضَ عَلَى الْقُرْآنِ فَيَقَالُ لَهُ : هَلْ دَخَلْتَ بِمَا صَنَعَ يُولِيكَ ؟ فَيَقُولُ :  
يَا رَبِّ إِنِّي اسْتَقِلُّ هَذَا لَهُ فِرْدَةٌ مَزِيدًا خَيْرٍ كُلِّهِ ، فَيَقُولُ : وَعِزِّي وَجَلَالِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ  
مَكَانِي لَا نَحْلُقُ لَهُ الْيَوْمَ خَسَةَ أَشْيَاءَ مَعَ الْمَزِيدِ لَهُ وَلَيْمَنْ كَانَ يَسْتَزِيلُهُ الْأَنْهَمُ شَبَابٌ لَا يَهْتَرُمُونَ  
وَأَصِحَاءٌ لَا يَسْقُمُونَ وَأَعْيَانٌ لَا يَفْتَنُونَ وَفِرْحُونَ لَا يَحْزَنُونَ وَأَحْيَاءٌ لَا يَمُوتُونَ . ثُمَّ تَلَاهِيهِ آيَةُ الْأَ  
يُنْذِرُونَ فِيهَا الْمَوْتُ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأَدْلَى ، قَالَ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ وَهَلْ يَتَكَلَّمُ الْقُرْآنُ  
فَتَنْبَسِّثُ ثُمَّ قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ الْمُعَفَّاءَ مِنْ شَيْعَتِنَا إِنَّهُمْ أَهْلُ تَسْلِيمٍ ثُمَّ قَالَ : نَعَمْ يَا سَعْدُ وَالصَّلَاةُ  
تَتَكَلَّمُ وَلَهَا صُورَةٌ وَخَلْقٌ تَأْمُرُ وَتَنْهَى ، قَالَ سَعْدُ : فَتَقْبِيزُ لِيَذِلَّكَ لَوْحِي وَقُلْتُ : هَذَا شَيْءٌ لَا  
أَسْتَطِيعُ (أَنَا) أَتَكَلَّمُ بِهِ فِي النَّاسِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : وَهَلِ النَّاسُ إِلَّا شَيْعَتُنَا فَمَنْ لَمْ يَعْرِفِ الصَّلَاةَ فَقَدْ  
أَنْكَرَ حَقَّنَا ثُمَّ قَالَ : يَا سَعْدُ أَسْمِعْكَ كَلَامَ الْقُرْآنِ ، قَالَ سَعْدُ : فَقُلْتُ : بَلَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ  
فَقَالَ : إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلِذِكْرِ اللَّهِ أَكْبَرُ ، فَالْتَمِثْ كَلَامَ وَالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ  
رِجَالٌ وَنَحْنُ ذِكْرُ اللَّهِ وَنَحْنُ أَكْبَرُ .

**توضیح :-** قرآن کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے بطور استعارہ و تمثیل ہے نہ کہ حقیقت یعنی اگر قرآن وجودِ ظاہری اختیار کرتا تو یہ صورت ہوتی۔

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے سحر سے فرمایا۔ قرآن کے معانی و مطالب حاصل کرو۔ قیامت کے دن قرآن نہایت اچھی صورت میں آئے گا لوگ اسے دیکھیں گے لوگوں کی ایک لاکھ بیس ہزار صفیں ہوں گی جن میں اسی ہزار صفیں تو امت محمدی کی ہوں گی اور چالیس ہزار تمام امتوں کی قرآن مسلمانوں کی ایک صف کے سامنے ایک مرد کی صورت میں آئے گا وہ سلام کہے گا لوگ اس کی طرف دیکھ کر کہیں گے لا الہ الا اللہ الحلیم الکرم ضرور یہ شخص مسلمانوں میں سے ہے ہم اس کی تعریف اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ اس نے ہم سے زیادہ علم قرآن حاصل کرنے میں جدوجہد کی۔ اسی لئے اسے حسن و جمال اور نور و باریا گیا۔ جو ہم کو نہیں دیا گیا پھر وہاں سے بڑھ کر صفِ شہداء کی طرف آئے گا شہداء اس کو دیکھ کر کہیں گے لا الہ الا اللہ الرب العزیز یہ شخص شہداء میں سے ہے ہم شہید کی علامت اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ یہ شہداء نے سحر سے ہے جس کو یہ حسن و فصیلت ملی ہے اور ہمیں نہیں ملی۔ پھر وہ شہداء بحیرہ کے پاس آئے گا بصورتِ شہید شہداء بحیرہ سے دیکھ کر تعجب سے کہیں گے یہ ہے تو شہداء بحیرہ کیونکہ ہم اس کی علامت و خصوصیت جانتے۔ مگر یہ جزیرہ میں شہید کیا گیا ہو گا جو اس جزیرہ سے بہت بڑا ہو گا جہاں ہم شہید ہوئے اسودہ سے اس کا حسن و جمال و نور ہم سے زیادہ ہے پھر وہ انبیاء و مرسلین کی صف کی طرف آئے گا وہ اسے دیکھ کر نہایت متعجب ہوں گے اور کہیں گے لا الہ الا اللہ الحلیم الکرم یہ ضرور نبی مرسل ہے کیونکہ ہم اس کی علامت اور خصوصیت کو جانتے ہیں مگر یہ کہ اس کو بہت زیادہ فصیلت و عطا کی ہے پھر امام نے فرمایا پس لوگ جمع ہو کر رسول اللہ کے پاس آکر کہیں گے یا محمد یہ کون ہے حضرت فرمائیں گے کیا تم نہیں پہچانتے وہ کہیں گے ہم اسے نہیں جانتے یہ ان سے معلوم ہوتا ہے جن پر اللہ کا غضب نہیں رسول فرمائیں گے یہ مخلوق خدا کی حجت ہے پھر وہ سلام کر کے آگے بڑھ جائے گا اور ایک ملک مقرب کی صورت میں صفِ ملائکہ کی طرف آئے گا۔ ملائکہ اسے دیکھ کر بڑا تعجب کریں گے اور اس کی فصیلت کو دیکھ کر اس کی بڑائی کا اقرار کریں گے اور کہیں ہمارا رب بلند مرتبہ اور پاک ہے یہ بندہ ضرور ملائکہ میں سے ہے ہم اس کی علامتوں اور صفاتوں سے پہچان گئے لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ کوئی خدا کا سب سے زیادہ مقرب فرشتہ ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے نور کا ایسا لباس پہن رکھا ہے جو ہمیں میسر نہیں۔ پھر آگے بڑھے گا اور باگ و رب العزت تک پہنچے گا پس عرش کے نیچے سجدہ میں گرے گا۔ خدا فرمائے گا اسے دوئے زمین پر میری حجت، اے میرے کلام صادق و ناطق اپنا سراٹھا اور سوال کرتیرا سوال پورا ہو گا سفارش کر قبول ہوگی وہ اپنا سراٹھلے گا۔ خدا پوچھے گا تو نے میرے بندوں کو کیسا پایادہ کچے گا پروردگار کچھ تو ان میں ایسے کچھ جنہوں نے میری حفاظت کی اور مجھے حفظ یاد رکھا اور کوئی شے ضائع ہونے نہیں دی اور کچھ ایسے ہیں جنہوں نے مجھے ضائع کیا اور میرے حق کو ہٹا دیا اور مجھے جھٹلایا حالانکہ میں تمام مخلوق پر تیری حجت تھا خدا نے تبارک و تعالیٰ فرمائے گا اپنے عزت و جلال اور بلند ہی مکان کی قسم کھا کر کہتا ہوں

ہوں میں آج تیری حفاظت کرنے والوں کو بہت زیادہ دلوں کا اور نہ ماننے والوں اور ناقدری کرنے والوں کو سخت سزا دوں گا۔

پھر فرمایا قرآن اس کے بعد ایک دوسری صورت اختیار کرے گا راوی نے پوچھا وہ کیا صورت ہوگی فرمایا ایک مسافر کی صورت جس کا رنگ تکان سفر سے متغیر ہو گیا۔ اہل محشر اسے دیکھیں گے اس وقت ایک شخص ہمارے شعبوں میں سے آئے گا جو اس کو پہچانتا ہوگا اور وہ محافظ قرآن سے اس کے بارے میں بحث کیا کرتا تھا وہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر کہے گا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ وہ شخص اس کی طرف دیکھ کر کہے گا اے بندہ خدا میں نے تجھے نہیں پہچانا۔ تب قرآن اپنی اصل صورت میں آکر کہے گا تو نے اب بھی نہ پہچانا۔ وہ کہے گا ہاں پہچان لیا۔ قرآن کہے گا میں وہی ہوں جس کی وجہ سے تو راویوں جاگا تھا اور اپنے عیش کو ترک کیا تھا اور میرے بارے میں لوگوں کی طعن آمیز باتیں سنیں تھیں۔ سب تاجروں نے اپنی تجارت کا بیع پالیا آج میں تجھے نفع پہنچاؤں گا حضرت نے فرمایا پھر قرآن اسے لے کر خدا کے پاس آئے گا اور کہے گا اے پروردگار یہ تیرا بند ہے اور تو اس کا حال بہتر جاننے والا ہے اٹھ میری وجہ سے ہمیشہ تکلیف اٹھائی اور میرے سبب سے لوگوں کو اپنا دشمن بنایا میرے لئے اس نے لوگوں سے دوستی یا دشمنی کی۔ خدا فرمائے حکام نے اس بندہ کو میری جنت میں داخل کرو اور جنت کا لباس اسے پہناؤ اور اس کے سر پر تاج رکھو۔

جب یہ ہو چکے گا تو قرآن پر پیش کر کے کہا جائے گا جو تیرے دوست کے ساتھ کیا گیا اس پر تو راضی ہے وہ کہے گا پروردگار یہ تو کم ہے اور زیادہ کہ خدا فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال اور بلندی اور ارتفاع مکانی کی میں اس کے علاوہ پانچ چیزیں اور اس کے لئے اور جو اس کے درجے کا ہے اس کے لئے اضافہ کرتا ہوں وہ ہمیشہ جوان رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے تندرست رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے۔ مالدار رہیں گے محتاج نہ ہوں گے خوش رہیں گے رنجیدہ نہ ہوں گے زندہ رہیں گے مرے گئے نہیں پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی جنت میں وہ موت کا مزہ نہ چکھیں گے سوائے پہلی موت کے۔

میں نے کہا اے ابو جعفر کیا قرآن بھی بولتا ہے۔ فرمایا اللہ رحم کرے ہمارے شیعوں پر کہ وہ ہماری بات کو قبول کر لیتے ہیں (اور خود غور و فکر نہیں کرتے) پھر فرمایا اے سعد نماز بھی بولتی ہے اس کی صورت و خلقت ہے وہ لڑکی ہے سعد نے کہا یہ سن کر میرا چہرہ متغیر ہو گیا۔ میں نے کہا یہ ایسی بات ہے کہ میں لوگوں کے سامنے کہہ نہیں سکتا۔ حضرت نے فرمایا سمجھا لوگ تو ہمارے شیعہ ہی ہیں جس نے نماز کو نہ پہچانا اس نے ہمارے حق سے انکار کیا۔ فرمایا سعد کیا میں تمہیں قرآن کی آیت سناؤں۔ میں نے کہا ضرور فرمایا نماز بدکاری اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے پس یہی کلام ہی تو ہے اور فحشاء و منکر کے مصداق عام لوگ ہیں اور ذکر اللہ سے مراد ہم ہیں اور ہم اکبر ہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ فِي دَارِ هُدًى وَأَنْتُمْ عَلَى ظَهَرٍ سَعَى وَالسَّيْرُ بِكُمْ سَرِيعٌ



وَقَدْ رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يُبَيِّنَانِ كُلَّ جَبَدٍ وَيَقَرِّبَانِ كُلَّ بَعِيدٍ وَيَأْتِيَانِ بِكُلِّ مَوْعُودٍ قَاعِدًا وَالْجِهَارَ لِبَعْدِ الْمَجَازِ، قَالَ: فَهَامُ الْمُعْذَرِينَ الْأَسْوَدُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ وَمَا ذَا الْهَدْنَةِ؟ قَالَ: ذَا بَلَاغٍ وَانْقِطَاعٍ فَإِذَا التَّبَسَّتَ عَلَيْكُمُ الْغَتْنُ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ شَافِعٌ مُشَفِّعٌ وَمُجَاهِلٌ مُصَدِّقٌ وَمَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَهُ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ وَهُوَ الذَّلِيلُ يَدُلُّ عَلَى خَيْرٍ سَبِيلٍ وَهُوَ كِتَابٌ فِيهِ تَفْصِيلٌ وَبَيَانٌ وَتَحْصِيلٌ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ وَ لَهُ ظَهَرٌ وَبَطْنٌ فَظَاهِرُهُ حُكْمٌ وَبَاطِنُهُ عِلْمٌ. ظَاهِرُهُ أُنْبِئُكُمْ وَبَاطِنُهُ عَمِّقُكُمْ، لَهُ نُجُومٌ وَعَلَى نُجُومِهِ نُجُومٌ لَا تُحْصَى عَجَائِبُهُ وَلَا تُبْلَى غَرَائِبُهُ فِيهِ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَمَنَارُ الْحِكْمَةِ وَدَلِيلٌ عَلَى الْمَعْرِفَةِ لِمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ فَلْيَجْلُ جَالِي بَصَرَهُ وَلْيُبْلِغِ الصِّفَةَ نَظَرَهُ، يَنْجُ مَنْ عَطِيَ وَيَخْلُسُ مَنْ نَشِيَ فَإِنَّ التَّفَكُّرَ حَيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ، كَمَا يَمْشِي الْمُسْتَبِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ، فَعَلَيْكُمْ بِحُسْنِ التَّخَلُّصِ وَقِلَّةِ التَّرَبُّصِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم ہر دن کے گھر میں ہو تم سفر میں ہو اور نہایت تیزی سے سفر کر رہے ہو اور تم دیکھ رہے ہو کہ رات اور دن سورج اور چاند ہر نئی چیز کو کہہ بنا رہے ہیں اور ہر بعید کو قریب کرتے جا رہے ہیں اور وعدہ کئے ہوئے کو لایہے ہیں پس راستہ دور رہے اپنی کوششوں کو تیار رکھو۔

مقداد بن اسود نے پوچھا یا رسول اللہ ہر دن کیا ہے فرمایا وہ مبالغہ کا گھر ہے اور لذتوں کے قطع کرنے کی جگہ ہے پس جب فتنے تمہارے اوپر مشتبہ ہو جائیں اور تاریک رات کی طرح چھا جائیں تو تم قرآن کی طرف رجوع کرو وہ شفاعت کرنے والا بھی ہے اور مقبول الشفاعت بھی اور جو خدا کی طرف سے آیا ہے اس کی تصدیق کرنے والا۔

جس نے اس کو آگے رکھا وہ اسے جنت کی طرف لے گیا اور جس نے اسے پیچھے ڈالا تو وہ اسے دوزخ کی طرف کھینچ لے گیا وہ ایسا رہتا ہے کہ رہنمائی کرتا ہے بہترین نیکی کے راستہ کی طرف اور وہ ایسی کتاب ہے جس میں حکم و مشابہہ کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے جس میں احکام کی توضیح ہے اور علم کی تحصیل ہے وہ صاحب فضل ہے بکو اس نہیں ہے اس کے لئے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، ظاہر میں حکم قطع و فصل ہے اور باطن میں علم ظاہر اس کا نہایت خوش نما اور باطن بہت گہرا ہے قرآن کے لئے کچھ ستارے ہیں (معانی قرآن پر روشنی ڈالنے والے) اور ستاروں پر اور ستارے ہیں اس کے عجائب شمار

میں نہیں آتے اور اس کے غرائب کہنے نہیں ہوتے۔ وہ ہدایت کے چراغ ہیں اور حکمت کے منارے ہیں اور جس نے اس کی صفات کو پہچان لیا وہ اس کے لئے دلیل مغفرت بن گیا۔ پس لازم ہے کہ آنکھیں روشنی حاصل کریں جس کی نظر اس کی صفات تک پہنچ گئی اس نے ہلاکت سے نجات پائی اور دام نسیب سے آزاد رہا احکام قرآنی میں غور و فکر کرنا قلب بصیر کی زندگی ہے اور وہ اس طرح ہدایت پاتا ہے جیسے تاریکی میں چراغ لے کر چلنے والا، پس تم کو چاہیے کہ شبہات سے الگ رہو اور ان شبہات کے پیدا ہونے کا انتظار کم کرو۔

۳۔ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الْعَزِيزَ الْجَبَّارَ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ كِتَابَهُ وَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ ، فِيهِ خَيْرٌ كُمْ وَخَيْرٌ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ خَيْرٌ مِنْ بَعْدِكُمْ وَخَيْرُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَا كُمْ مَنْ يُخَيِّرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ لَمَجَّبْتُمْ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے عز و جبار نے تم پر اپنی کتاب نازل کی اور وہ سچا اور خیر پسند ہے اور اس میں تمہارے متعلق بھی خبر دی گئی ہے اور تم سے پہلوں کے متعلق بھی اور تم سے بعد والوں کے متعلق بھی۔ اگر کوئی تمہارے پاس آکر یہ خبریں بیان کرتا تو کیا تم تعجب نہ کرتے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنَا أَوَّلُ وَآخِرُ عَلَى الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكِتَابُهُ وَأَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ أَنَا ، ثُمَّ أَتَانَهُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَبِأَهْلِ بَيْتِي .

۴۔ ابو جہار دوسے مردی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا روز قیامت سب سے پہلے خدائے عز و جبار کے سامنے میں حاضر ہوں گا اور خدا کی کتاب لے کر آؤں گا اور میرے اہلبیت پھر میری امت ، میں ان سے پوچھوں گا کہ کتاب خدا اور میرے اہلبیت کے ساتھ کیا کیا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ فِيهِ مَنَارُ الْهُدَى وَمَصَابِيغُ الدُّجَى فَلْيَجْعَلْ جَالِي بَسْرَةً وَ يَفْتَحْ لِلْمُؤْمِنِينَ نَظْرَهُ فَإِنَّ التَّفَكُّرَ حَيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ ، كَمَا يَمْشِي الْمُسْتَشِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس مشرکین میں ہدایت کے منار کے ہیں تاریکی کے لئے چراغ ہیں چاہیے کہ اس سے آنکھوں میں روشنی حاصل کرے اور اس کی ضیا حاصل کرنے کے لئے اپنی نظر کو کھولے کیونکہ تفکر قلب بصیر کے لئے زندگی ہے اور اس کی روشنی میں اسی طرح چلتا ہے جیسے تاریکی میں روشنی کے لئے چلنے والا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَصْحَابُهُ : اْعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدًى السَّهَارِ وَنُورُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین کی ایک وصیت اپنے اصحاب کو یہ بھی تھی آگاہ ہو قرآن ہدایت ہے دن میں اور نور ہے تاریکی میں اور بے پردا کرنے والا ہے فقر و فاقہ سے۔

۷۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : شَكَأَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَجَعًا فِي صَدْرِهِ فَقَالَ ﷺ : اسْتَشْفِ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت رسول خدا سے سینے کے درد کی شکایت کی تو فرمایا قرآن سے شفا حاصل کر، خدا کے بزرگ و برتر کتاب ہے قرآن شفا ہے اس مرض کے لئے جو سینوں کے اندر ہے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَرِيُّ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْخَشَابِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَرْجِعُ الْأَمْرُ وَالْخِلَافَةُ إِلَى آلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ أَبَدًا وَلَا إِلَى بَنِي أُمَيَّةَ أَبَدًا وَلَا فِي وَلَدِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ أَبَدًا وَذَلِكَ أَنْتُمْ تَبْذُؤُوا الْقُرْآنَ وَأَبْطَلُوا السُّنَنَ وَعَطَلُوا الْأَحْكَامَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْقُرْآنُ هُدًى مِنَ الصَّلَاةِ وَبَيَانٌ مِنَ الْعَمَى وَاسْتِغَاةٌ مِنَ الْعَثَرَةِ وَنُورٌ مِنَ الظُّلُمَةِ وَضِيَاءٌ مِنَ الْأَحْذَانِ وَعِصْمَةٌ مِنَ الْهَلَكَةِ وَرُشْدٌ مِنَ الْغَوَايَةِ وَبَيَانٌ مِنَ الْغَيْبِ وَبَلَاغٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ وَفِيهِ كَمَالُ دِينِكُمْ وَمَاعَدَلٌ أَحَدٌ عَنِ الْقُرْآنِ إِلَّا إِلَى الشَّارِ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے واللہ امر امامت و خلافت رجوع نہیں ہوگا اولاد ابو بکر و عمر کی طرف کسی وقت بھی اور نہ بنی امیہ کی طرف کبھی اور نہ اولاد طلحہ و زبیر کی طرف کبھی اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا اور سنتوں کو باطل قرار دیا اور احکام کو معطل بنا دیا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ قرآن ضلالت سے بچانے والا ہے۔ اندھا پن امور شرع میں بیان کرنے والا ہے فطکاروں سے نجات دہندہ ہے ظلمت کفر میں نور ہے اور احداث و بدعات میں حق کی روشنی ہے اور ہلاکت سے بچانے والا ہے اور گمراہی میں رشد و ہدایت ہے فتنوں میں حق کا بیان ہے اور دنیا سے آخرت کی طرف پہنچانے والا۔ اس میں تمہارے دین کا کمال ہے جس نے مردود خدا سے تھما دیا وہ دوزخی ہے۔

۹۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْيَادٍ : عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنْ الْقُرْآنَ رَاجِرًا أَمْرٌ : يَا مَرْيَا الْجَنَّةَ وَبِرَّ جُرْعَةٍ عَنِ الشَّارِ .

۹۔ میں نے ابو عبد اللہ ﷺ سنا کہ قرآن نہیں کرتا ہے برے کاموں سے اور حکم دیتا ہے اچھے کاموں کا وہ حکم دیتا ہے جنت کا اور روکتا ہے دوزخ سے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْكَافٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أُعْطِيَ الشُّرَّ الطَّوْلَ مَكَانَ التَّوَارِثِ وَأُعْطِيَ الْيَمِينَ مَكَانَ الْأَنْجِيلِ

وَأَعْطِبْتُ الْمَنَانِي مَكَانَ الزُّبُورِ وَفُضِّلَتْ بِالْمُفَصَّلِ ثَمَانٌ وَسِتُّونَ سُورَةً وَهُمْ مَبْعُوثُونَ عَلَى سَائِرِ الْكُتُبِ وَالتَّوْرَةِ لِمُوسَى وَالْإِنْجِيلِ لِعِيسَى وَالزَّبُورِ لِدَاوُدَ

۱۰۔ اے فرمایا رسول اللہ نے مجھے توریت کی بجائے بے سور سے دیئے گئے ہیں اور انجیل کی جگہ دس سو آیتوں والے اور دوا بار نازل ہونے والے زبور کی جگہ اور مجھے فضیلت دی گئی ہے ۶۸ مفصل سور سے دے کر اور وہ تمام آسمان کتابوں پر حاوی ہیں یعنی موسیٰ کی توریت، عیسیٰ کی انجیل اور داؤد کی زبور۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَجِبُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ مَنْظُورٍ إِلَيْهِ صُورَةٌ قِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ قِيَمَةُ أَرْبَعٍ: هَذَا الزُّجْلُ مِثْلًا، قِيَمَةُ زُهْمٍ إِلَى التَّيْبِينَ قِيَمَةُ لَوْنٍ: هُوَ مِثْلًا، قِيَمَةُ زُهْمٍ إِلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُعْتَرِقِينَ قِيَمَةُ لَوْنٍ: هُوَ مِثْلًا: حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ قِيَمَةُ: يَأْتِي فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ أَطْلُكَ هُوَ أَجْرُهُ وَأَسْهَرُكَ لَيْلَهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا وَفُلَانُ بْنُ فَلَانٍ لَمْ أَطْلُكَ هُوَ أَجْرُهُ وَلَمْ أَهْرُ لَيْلَهُ قِيَمَةُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ عَلَى مَنْزِلِهِمْ قِيَمَةُ قِيَمَتِهِمْ: قِيَمَةُ لِلْمُؤْمِنِينَ: أَقْرَأَ وَادَّقَهُ قَالَ: قِيَمَةُ دُرِّ قَوْمٍ حَتَّى يَبْلُغَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَنَزَلَتَهُ الَّتِي هِيَ لَهُ قِيَمَتُهَا

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قرآن روز قیامت بہت اچھی صورت میں آئے گا جب مسلمانوں کی طرف سے گزرتا تو وہ کہیں گے کہ یہ ہم میں سے ہے پھر وہ وہاں سے انبیاء کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر ملائکہ مقررین کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر وہ خدا کے سامنے آئے گا اور کہے گا: اے میرے رب فلاں بن فلاں کو میں نے دنیا میں دوپہر کی گرمی میں پیاسا رکھا اور رات کو جگایا ہے اور فلاں بن فلاں نہ لوگرمی میں میرے احکام بھالانے کے لئے نہ تو پیاسا رہا اور نہ جاگا خدا فرمادے گا میں ان کو موافق ان کے درجات کے جنت میں داخل کروں گا وہ کھڑے ہوں گے اور اس کے نیچے چلیں گے وہ مومن سے کہے گا کہ تیرا حق آیت پڑھ اور اوپر چل، امام نے فرمایا وہ پڑھے گا اور بلند ہو گا یہاں تک کہ ہر شخص اپنی منزلت کو پہنچ جائے گا اور وہاں قیام پذیر ہو گا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَجْشُومٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِنَّ الدَّوَابَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: دِبْوَانُ فِيهِ النِّعَمُ وَدِبْوَانُ فِيهِ الْحَسَنَاتُ وَدِبْوَانُ فِيهِ السَّيِّئَاتُ فَيُقَابَلُ بَيْنَ دِبْوَانِ النِّعَمِ وَدِبْوَانِ الْحَسَنَاتِ فَتُسْتَقَرُّ النِّعَمُ عَامَّةً الْحَسَنَاتِ وَيَبْقَى دِبْوَانُ السَّيِّئَاتِ

کو تباہی ہوئی ہے کیونکہ سب لوگ جو اعمال نیک کرتے ہیں ان میں یقیناً کوتاہی کرنے والے ہوتے ہیں۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام لَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَلَادَةِ يَكْلِمَتَيْنِ دَعَا بِهِمَا ، قَالَ : «اللَّهُمَّ إِنَّ نَعْدَتِي بَنِي قَاهِلٍ لِيَذِلَّكَ أُنَا ، وَإِنْ تَغْفِرْ لِي قَاهِلٌ لِيَذِلَّكَ أَنْتَ ، فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ» .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بدوی عرب کے گناہ دو کلمے کہنے پر بخش دیئے۔ اس نے کہا کہ یا اللہ اگر تو مجھے عذاب تو تو اس کا اہل ہے خدا نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ : عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَاءِ ، عَنْ عَمِيهِ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : «يَا مَنْ دَلَّنِي عَلَى نَفْسِي وَدَلَّ قَلْبِي بِتَصْدِيقِهِ ، أَسْأَلُكَ الْآمَنَ وَالْإِيمَانَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» .

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ دعا کرو۔ اے وہ جس نے اپنی ذات کی طرف مجھے ہدایت کی اور اس کی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا میں تجھ سے دنیا و آخرت میں امن و ایمان کا سوال کرتا ہوں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليہ السلام فِي فَنَاءِ الْكُمْبَةِ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ يَصَلِّي قَائِلًا الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلَ مَرَّةً يَتَوَكَّأُ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً عَلَى رِجْلِهِ الْبُسْرَى ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بِصَوْتٍ كَأَنَّهُ يَبْكُ : «يَا سَيِّدِي نَعْدَتِي بَنِي وَحْبِكَ فِي قَلْبِي ، أَمَا وَغَيْرُكَ لَيْتِنِ فَعَلْتُ لَنَجْمَعَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمٍ طَالَ مَا غَادَيْتُهُمْ فِيكَ» .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین کو رات کے وقت دیکھا کہ وہ صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے ہیں اور قیام کو اتنا طول دیا کہ کبھی داہنے پیر پر کھڑے ہوتے تھے کبھی بائیں پر اور روتی ہوئی آواز سے فرما رہے تھے اے رب اے سردار کیا تو ایسی حالت میں مجھے عذاب دے گا جبکہ تیری محبت میرے دل میں ہے قسم تیری عزت کی اگر تو نے ایسا کیا تو میں ان لوگوں کے ساتھ جمع ہوں گا جن کو میں تیری محبت کی وجہ سے دشمن رکھتا تھا۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِشِيِّ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَكْثَرَ مَا يُلْحِقُ بِهِ فِي الدُّعَاءِ عَلَى اللَّهِ بِحَقِّ الْخَمْسَةِ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ وَأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ .

قَبْدَعِي يَابْنَ آدَمَ الْمُؤْمِنِينَ لِلْحِسَابِ قَبْدَعُ الْقُرْآنُ أَمَامَهُ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَنَا الْقُرْآنُ وَهَذَا عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ قَدْ كَانَ يُتَعَبُّ نَفْسَهُ يَتَلَاوَنِي وَيُطِيلُ لَيْلَهُ يَتَرْتِّلُنِي وَتَقْبِضُ عَيْنَاهُ إِذَا تَجَدَّدَ قَارِئُهُ كَمَا أَرْضَانِي قَالَ: فَيَقُولُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ عَبْدِي أَبْسُطْ يَمِينَكَ فَيَمْلَأُهَا مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ وَيَمْلَأُ شِمَالَهُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ، ثُمَّ يُقَالُ: هَذِهِ الْجَنَّةُ مُبَاحَةٌ لَكَ فَاقْرَأْ وَاصْغَدْ فَإِذَا قَرَأَ آيَةً صَعِدَ دَرَجَةً .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ ہر قیامت تین دفتر ہوں گے ایک نعمتوں کا دیوان ہوگا دوسرا احسانات کا اور تیسرا گناہوں کا ، نعمتوں اور احسانات کے دفتر میں مقابلہ ہوگا۔ نعمتوں کی تعداد احسانات سے بڑھ جائے گی اور گناہوں کا دفتر بے مقابلہ رہے گا بس پکارا جائے گا اے ابن آدم مومن حساب کے لئے آ۔ قرآن اس کے پاس بہترین صورت میں آئے گا اور کہے گا اے پروردگار میں تیرا مان ہوں اور یہ تیرا بندہ مومن ہے جس نے اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالا۔ میری تلاوت کر کے اور طولانی رات گزارى۔ میری ترتیل میں تہجد کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو بہا کرتے تھے تو اس سے راضی ہو جیسے میں اس سے راضی ہوا خدا فرمے گا میرے بندے اپنا دامن ہاتھ پھیلا ، پس اس کو رنواں خدا سے عزیز و جبار سے بھر دے گا۔ پھر کہے گا بایاں ہاتھ پھیلا اس کو اپنی رحمت سے بھر دے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا یہ جنت تیرے لئے مباح ہے پس اسے (قرآن کو) پڑھتا ہوا بلند درجہ پر پہنچے پس جب وہ آیت پڑھے گا تو وہ درجہ بلند حاصل ہوگا۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْقَاسِمِ ، جَمِيعاً ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُجْمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : لَوْ مَاتَ مَنْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَمْ أَشْتَوْحِشْ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الْقُرْآنُ مَعِيَ . وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَرَأَ مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ ، يُكْرِمُ رُحْمَا حَتَّى كَادَ أَنْ يَمُوتَ .

۱۳۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے اگر مشرق و مغرب کے درمیان کے تمام لوگ مر جائیں تو میں تنہا ہی سے دراستہ نہیں ہوں گا اگر قرآن میرے ساتھ ہے چنانچہ جب حضرت مالک بن نویر الدین پڑھتے تھے تو اس کا تکرار کرتے تھے اور مرنے کے قریب نظر آتے تھے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ غَالِبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا جَمَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِذَا هُمْ يَشْحَصُونَ قَدْ أَقْبَلَ لَمْ يَرْقُطْ أَحْسَنُ صُورَةٍ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ وَهُوَ الْقُرْآنُ قَالُوا : هَذَا مِنَّا ، هَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رَأَيْنَا فَإِذَا انْتَهَى إِلَيْهِمْ جَارَهُمْ ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَيْهِ الشُّهَدَاءُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى آخِرِهِمْ جَارَهُمْ

قَبُولُونَ : هَذَا الْقُرْآنُ ، فَيَجُوزُهُمْ كُلُّهُمْ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى الْمُرْسَلِينَ قَبُولُونَ : هَذَا الْقُرْآنُ فَيَجُوزُهُمْ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ قَبُولُونَ : هَذَا الْقُرْآنُ فَيَجُوزُهُمْ [ثُمَّ يَنْتَهِيَ] حَتَّى يَقِفَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ : وَعِزِّي وَجَلَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا تُكْرِمَنَّ الْيَوْمَ مَنْ أَكْرَمَكَ وَلَا هَيِّنَنَّ مَنْ أَهَانَكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت جب اولین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک نہایت خوبصورت شخص نظر آئے گا ایسا حسین کہ اس سے بہتر دیکھا ہی نہیں گیا جب سون اس شخص کو جو در حقیقت قرآن ہو گا دیکھیں گے تو کہیں گے یہ ہم میں سے ہے جب ان سے آگے بڑھے گا تو شہداء اس کو دیکھیں گے جب وہ ان کے آخر میں پہنچے گا تو وہ کہیں گے یہ قرآن ہے وہ ان سب سے گزرتا ہوا مرسلین تک پہنچے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے پھر وہ ان سے گزرتا ہوا ملائکہ کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے یہاں سے چل کر وہ عرش کے داہنی طرف کھڑا ہو گا۔ خدا فرمائے گا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اور ارتفاع مکان کی میں آج اس کی عزت کروں گا جس نے تیری عزت کی اور اس کی توہین کروں گا جس نے تیری توہین کی۔

## دوسرا باب

### فضیلت حامل قرآن

(باب ۲)

﴿فَضْلُ حَامِلِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْفَارِسِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَهْلَ الْقُرْآنِ فِي أَعْلَى دَرَجَةٍ مِنَ الْأَدَمِيِّينَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فَلَا تَسْتَضِعِفُوا أَهْلَ الْقُرْآنِ حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ لِمَكَانًا عَالِيًا .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اہل قرآن سوائے انبیاء اور مرسلین اور تمام آدمیوں سے بلند درجہ پر ہیں پس اہل قرآن کے حقوق کو کمزور مت خیال کرو ان کے لئے خدا نے عزیز و جبار کی طرف سے بلند مقام ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَمْعِلَ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْحَافِظُ لِلْقُرْآنِ الْعَامِلُ بِهِ مَعَ الشَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرْدَةِ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ حافظ قرآن جو اس پر عمل کرنے والا بھی ہو۔ خدا کے صاحب کرامت اور نیکو کار پیغمبروں کے ساتھ ہوگا۔

۳۔ وَبِإِسْنَادِهِ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تَمَلَّكُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَاحِبُهُ فِي صُورَةٍ شَابٍ جَمِيلٍ شَاجِبِ اللَّوْنِ يَقُولُ لَهُ الْقُرْآنُ : أَنَا الَّذِي كُنْتُ أَهْبَرْتُ لَيْلَكَ وَأَطَمَمْتُ هَوَاجِرَكَ وَأَجْفَقْتُ رِفْقَكَ وَأَسَلْتُ دَمْعَتَكَ أَوَّلُ مَعَكَ حَيْنَمَا لَتَ وَ كُلُّ نَاجِرٍ مِنْ دَرَاهِ يَجَارِيهِ وَأَنَا الْيَوْمَ لَكَ مِنْ دَرَاهِ يَجَارِدُ كُلَّ نَاجِرٍ وَسَبَّأَتْكَ كَرَامَةُ [مِنْ] اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَبَشِرْ ، فَيُؤْتَى بِنَاجٍ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ وَيُعْطَى الْأَمَانُ بِبَيْمِينِهِ وَالْخُلْدُ فِي الْيَمَانِ بِسَارِهِ وَيَكْسَى خُلَّتَيْنِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : أَقْرَأَ وَارْقَهُ فَكُلَّمَا قَرَأَ آيَةً صَوَدَ دَرَجَةً وَيَكْسَى أَبَوَاهُ خُلَّتَيْنِ إِنْ كَانَ مُؤْمِنِينَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُمَا : هَذَا لِمَا عَلَّمْتُمَا الْقُرْآنَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن حاصل کر دوں روز قیامت اپنے پڑھنے والے کے پاس ایک نہایت خوبصورت جوان کی صورت میں آئے گا انداس سے کہے گا میں وہی قرآن ہوں جس نے راتوں رات تجھے جگایا تھا اور گرم دن کی دوپہر میں تجھے پیاسا رکھا تھا اور تیرا عاب و دہن خشک ہو گیا تھا تیرے آنسو بہہ رہے تھے جہاں تو جائے میں تیرے ساتھ جاؤں گا ہر تاجر تجارت میں اپنے نفع میں لگا ہوا ہے اور میں ہر تاجر سے زیادہ تیرے نفع کے خیال میں ہوں اللہ کی رحمت تیرے شامل حال ہوگی پس تجھے خوشخبری ہو پھر ایک تاج تیرے سر پر لاکر رکھا جائے گا اور پر دانہ امان دہنے ہاتھ میں ہوگا اور ہمیشہ بہشت میں رہنے کا حکم پائیں گے ہاتھ میں ہوگا اور دو جنت کے طے بریں ہوں گے اور اس میں سے کسے جائے گا کہ قرآن پڑھ اور اوپر کے درجہ میں جا۔ جب آیت پڑھے گا تو اس کی طرح بلند ہوگی اور اس کے والدین بھی دو طے پہننے ہوں گے اگر مومن ہوں گے تو یہ کہا جائے گا یہ تیرے ہے اس کا کہ تم نے اپنے بیٹے کو قرآن پڑھایا تھا۔

۴۔ ابْنُ مَجْزُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةٍ ، عَنْ مِنْهَالِ الْقَصَابِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَهُوَ شَابٌ مُؤْمِنٌ اخْتَلَطَ الْقُرْآنُ بِلَحْمِهِ وَدَمِهِ وَجَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَكَانَ الْقُرْآنُ حَاجِباً عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَقُولُ : يَا رَبِّ إِنَّ كُلَّ غَامِلٍ قَدْ أَصَابَ أَجْرَ عَمَلِهِ غَيْرَ عَامِلِي فَيُلْقِي بِهِ كَرَمَ عَطَايَاكَ ، قَالَ : فَيَكْسُوهُ اللَّهُ الْعَرِيْزُ الْجَبَّارُ خُلَّتَيْنِ مِنْ حُلِيِّ الْجَنَّةِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : هَلْ أَرْضَيْتَكَ فِيهِ ؟ فَيَقُولُ الْقُرْآنُ : يَا رَبِّ قَدْ كُنْتُ أَرْغَبُ لَهُ فِيمَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيُعْطَى الْأَمْنُ بِبَيْمِينِهِ وَالْخُلْدُ بِسَارِهِ ثُمَّ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ :



۱۱۔ داؤد رقی نے بیان کیا۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو اکثر یہ دعا کرتے سنا یا اللہ واسطہ ان پانچ ذاتوں کا یعنی رسول اللہ، امیر المؤمنین، فاطمہ اور حسن و حسین صلوات اللہ علیہم۔

۱۲۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَزْخِي قَالَ : عَلَّمَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ دُعَاءَ وَ أَمَرَنَا أَنْ نَدْعُو بِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ : اللَّهُمَّ إِنِّي نَعْمَتُكَ إِلَيْكَ يَخَاجِبِي وَأَنْزَلْتَ يَكُنَ الْيَوْمَ فَقْرِي وَمَسْكَنِي، فَأَنَا [الْيَوْمَ] لِمَغْفِرَتِكَ أَرْجِي مِنِّي لِعَمَلِي وَلِمَغْفِرَتِكَ وَرَحْمَتِكَ أَوْسَعُ مِنْ دُنُوبِي فَتَوَلَّ قَضَاءَ كُلِّ حَاجَةٍ لِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيْهَا وَتَسْبِرْ ذَلِكَ عَلَيْكَ وَلَقَرِّي إِلَيْكَ فَإِنِّي لَمْ أَصِبْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا مِنْكَ وَلَمْ يَصْرِفْ عَنِّي أَحَدٌ شَرًّا قَطُّ عَيْزُكَ وَلَيْسَ أَرْجُو لِأَخِرَتِي وَدُنْيَايَ سِوَاكَ وَلَا يَوْمَ فَقْرِي (وَأَيُّومَ يَغْفِرُ لِي النَّاسُ فِي حَقَرَتِي، وَأَقْضِي إِلَيْكَ يَارَبِّ يَغْفِرُ لِي).

۱۲۔ ابراہیم کزخی نے کہا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے یہ دعا تعلیم دی اور حکم دیا کہ روز جمعہ ہم دعا کریں یا اللہ میں نے اپنی حاجت کو تیری طرف رجوع کیا ہے اور اپنی فقر و مسکنت کو آج تیری بارگاہ میں عرض کیا ہے مجھے تیری مغفرت کہیں زیادہ ہے۔ پس اپنی قدرت سے تمام حاجتوں کو بر لا اور تیرے لئے یہ بہت آسان ہے اور میری احتیاج کو تیرے ہی طرف ہے تیرے سوا میں کسی اور سے نیکی پانے کی امید نہیں رکھتا۔ کوئی بھی مصیبت کو مجھ سے ہٹا نہیں سکتا۔ میں تیرے سوا دنیا و آخرت میں کسی سے امید نہیں رکھتا اور محتاجی کے دن۔ اور جب لوگ تمہارا مجھے قبر کے سپرد کریں گے تیرے سوا میرا کون ہے میری احتیاج کو تیرے سوا خدا تیری ہی طرف ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ زَيْدِ الشَّافِعِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : ادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَقَالَ : اللَّهُمَّ ارْزُقْهُمْ صِدْقَ الْحَدِيثِ وَآدَاءَ الْأَمَانَةِ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى الصَّلَوَاتِ، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ أَحَقُّ خَلْقِكَ أَنْ تَفْعَلَ بِهِمُ اللَّهُمَّ وَأَفْعَلَهُ بِهِمْ.

۱۳۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ہمارے لئے دعا کیجئے فرمایا خدا خدا ان کو سچی بات کی توفیق دے اور امانت کی اور نمازوں کی حفاظت کی یا اللہ تیری مخلوق میں یہ کچھ کا زیادہ حقدار ہوں کہ ان کے ساتھ ایسا کرے یا اللہ ان کی حاجتوں کو پورا کر دے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﷺ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ مَنْ عَلَيَّ بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَالتَّقْوَى إِلَيْكَ وَالرِّحَا بِقُدْرِكَ وَالتَّسْلِيمِ لِأَمْرِكَ، حَتَّى لَا

أُحِبُّ تَعْجِيلَ مَا أُخْشِرْتُ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ .

۱۴۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا یا اللہ اپنے اوپر توکل کرنے کا مجھ پر احسان کر اور یہ کہ میں اپنے کو تیری مرضی کے حوالے کر دوں تیری قدرت سے اور تیرے امر کا اس حد تک ماننے والا ہوں کہ جو امر تیری مشیت میں تاخیر سے ہو نیوالا ہو میں جلدی نہ کروں اور جس میں تو جلدی چاہے اس میں میں تاخیر کروانہ رکھوں اسے تمام عالموں کو پالنے والے۔

۱۵۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سَجِسَمٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ : وَرَبِّ لَا تُكَلِّبْنِي إِلَى تَقْصِي عُرْفَةِ عَيْنٍ أَبَدًا ، لَا أَقْلَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ ، قَالَ : فَمَا كَانَ يَأْشُرُ مِنْ أَنْ تَحْدَثَ الدَّمُوعُ مِنْ جَوَانِبِ لَحْيَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِنَّ يُونُسَ بْنَ مَتَّى وَكَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَفْسِهِ أَقْلَ مِنْ طَرَفَةِ عَيْنٍ فَأَحْدَثَ ذَلِكَ الذَّنْبَ قُلْتُ فَبَلَّغَ بِهِ كُفْرًا . أَمَلَحَكَ اللَّهُ ؟ قَالَ : لِأُولَئِكَ الْمَوْتُ عَلَى تِلْكَ الْأَحَالِ مَسْلُوكٌ .

۱۵۔ ابن ابی یعفور نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے اے میرے رب میرے نفس کو آن واحد کے لئے بھی میرے اوپر نہ چھوڑ نہ کم مدت نہ زیادہ اس کے ساتھ ہی حضرت کے آنسو ریش مبارک کے چاروں طرف بہنے لگے پھر مجھ سے متوجہ ہو کر فرماتے لگے اے ابن یعفور یونس بن متی کے نفس کو اللہ نے ان کے اوپر چھوڑ دیا تھا ایک آن واحد کے لئے لہذا ان سے گناہ سرزد ہو گیا میں نے کہا یہ بات تو کفر تک پہنچی۔ فرمایا نہیں اگر فوراً توبہ نہ کرتے اور اسی حال میں مر جاتے تو ان کے لئے باعث ہلاکت ہوتا۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ رَفَعَهُ قَالَ : أَتَى جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْبُدَنِي يَوْمًا وَلَيْلَةً حَقَّ عِبَادَتِي فَأَرْفَعْ يَدَيْكَ إِلَيَّ وَقُلْ : وَاللَّهِمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خَلْقِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ عِلْمِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لِأَجْزَاءِ لِقَائِهِ الْأَيَّامُ وَاللَّهِمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمَنْ كُلُّهُ وَلَكَ الْفَخْرُ كُلُّهُ وَلَكَ الْبَهَاءُ كُلُّهُ وَلَكَ الشُّوْرُ كُلُّهُ وَلَكَ الْغِيْرُ كُلُّهُ وَلَكَ الْجَبَرُوتُ كُلُّهَا وَلَكَ الْعَظَمَةُ كُلُّهَا وَلَكَ اللَّهُ تَبَّ كُلُّهَا وَلَكَ الْآخِرَةُ كُلُّهَا وَلَكَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ كُلُّهُ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهُ وَيَبْدَكَ الْخَبِيرُ كُلُّهُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأُمُرُ كُلُّهُ عِلَاقَتُهُ وَبِرُّهُ ، وَاللَّهِمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا أَبَدًا . أَنْتَ حَسَنُ الْبَلَاءِ ، حَلِيلُ النَّشَاءِ ، سَابِغُ النِّعَمَاءِ ، عَدْلُ الْقَضَاءِ

حَرِّبِ الْمَطَاةَ ، حَسِّنِ الْأَلَاءَ إِلَهُ [مَنْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَهُ [مَنْ فِي السَّمَاءِ ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي السَّبْعِ  
الشَّذَائِدِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَرْضِ الْيَمَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ طَائِفَةُ الْعِبَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ سَعَةُ الْبِلَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ  
فِي الْجِبَالِ الْأَوْتَانِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي اللَّيْلِ إِيَّائِي شَيْ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي النَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي  
الْآخِرِ وَالْأُولَى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْمَنَابِي وَالْفُرَاقِ الْعَظِيمِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعاً  
قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ  
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ، سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَتَبَارَكْتَ وَتَقَدَّسَتْ خَلَقْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُدْرِكَ وَ  
قَهَرْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِعِزِّكَ وَعَلَوْتَ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ بِإِزْفَاعِكَ وَغَلَبْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُوَّتِكَ وَابْتَدَعْتَ كُلَّ  
شَيْءٍ بِحِكْمَتِكَ وَعَلِمْتَ الرُّسُلَ بِكِتَابِكَ وَهَدَيْتَ الصَّالِحِينَ بِإِذْنِكَ وَأَيَّدْتَ الْمُؤْمِنِينَ بِنَصْرِكَ  
وَقَهَرْتَ الْخَلْقَ بِسُلْطَانِكَ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ، لَا تَمُوتُ غَيْرَكَ وَلَا تَسْأَلُ إِلَّا بِكَ  
وَلَا تَرْغَبُ إِلَّا إِلَيْكَ ، أَنْتَ مَوْضِعُ شُكْرِنَا وَمُسْتَهَى رَغْبَتِنَا وَإِلَهِنَا وَمَلِكُنَا .

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ کے پاس جبریل آئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تم رات

دن میری پوری عبادت کرنا چاہتے ہو تو اپنے دونوں ہاتھ میری طرف اٹھاؤ اور کہو اللہ تیرے لئے حمد ہے ہمیشہ ہمیشہ  
تیری ہمیشگی کے ساتھ ہے اور تیرے لئے حمد ہے جس کی انتہا نہیں بغیر تیرے علم کے اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کے لئے  
حد نہیں بدوں تیری مشیت کے تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کی جزا حمد کرنے والے کے لئے تیری مرضی کے علاوہ کچھ نہیں پوری  
پوری حمد تیرے ہی لئے ہے اور مکی احسان تیرے ہی لئے ہے تیرے ہی لئے ہے عزت و جبروت و عظمت پوری پوری تیرے ہی لئے ہے دنیا و آخرت  
کل تیرے ہی قبضہ میں ہے دن اور رات بننے والا تو ہی ہے مخلوق سب تیری ہے نیکی تیرے ہاتھ میں ہر امر کا ظاہر باطن باز  
گشت تیری ہی طرف ہے تیرے لئے اچھی آزمائش ہے تو جلیل شان والہیہ اور نعمتوں کا بخشنے والا اور حکم میں انصاف کرنے  
والا ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے تیری نعمتیں سب اچھی ہیں زمین کا خدا بھی تو ہی ہے اور آسمان کا بھی یا اللہ سات  
آسمانوں میں اور زمین میں اور اس کے گہواروں میں تیرے ہی لئے حمد ہے اور بندوں کی طاقت کے بقدر حمد تیرے ہی  
لئے ہے اور مشہروں کی گنجائش کے بقدر حمد تیرے ہی لئے ہے اور مضبوط پہاڑوں میں بھی تیری ہی حمد ہے رات کی  
تاریکی اور دن کی روشنی میں اور تیرے ہی لئے حمد ہے دنیا و آخرت میں تیرے ہی لئے حمد ہے سورۃ فاتحہ اور قرآن عظیم  
میں تو قابل تسبیح اور لائق حمد ہے اور تمام زمین روز قیامت تیرے قبضے میں چوکی اور آسمان پٹے ہوئے یہ قدرت میں ہوں  
گئے تو قابل تسبیح اور بلند و برتر ہے اس سے کہ تیرا کوئی شریک ہو جسے ذات پاک تیرے سوا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے  
اے رب توف بل تسبیح ہے بلند و برتر ہے ہر شے سے پاک ذات ہے پاکیزگی واللہ ہے تو نے ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور  
اپنی عزت کی بنا پر ہر چیز پر غالب آیا اور توف سے ہر شے سے بلند ہوا اور ہر شے پر غالب آیا اور اپنی حکمت سے

ہر شے کو ایجاد کیا اور اپنی کتاب کے ساتھ اپنے رسولوں کو بھیجا اور اپنے انک سے صالحین کو ہدایت کی اور اپنی نعمت سے اہل ایمان کی مدد کی اور اپنی قوت سے تمام مخلوق کو زیر کیا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو وحدہ لا شریک ہے ہم تیرے غیر کی عبادت نہیں کرتے اور سوائے تیرے کسی سے سوال نہیں کرتے اور تیرے سوا کسی سے رغبت نہیں ہماری شکایت تجھ ہی سے ہے اور ہماری رغبت کی تو ہی انتہا ہے اور تو ہی ہمارا معبود مالک ہے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ : قَالَ [إِلَى] أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ابْتِدَاءً مِنْهُ : يَا مُعَاوِيَةُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَشَكَى الْإِثْلَ عَلَيْهِ فِي الْجَوَابِ فِي دُعَائِهِ فَقَالَ لَهُ : أَيْنَ أَنْتَ عَنِ الدَّعَاوِ السَّرِيعِ الْإِجَابَةِ ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : قُلِي : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَجَلِ الْأَكْرَمِ الْخَزُونِ الْمَكُونِ التَّوَالِحِيِّ الْبَرَّهَانِ الْمُبِينِ الَّذِي هُوَ نُورٌ مَعَ نُورٍ وَنُورٌ فِي نُورٍ وَنُورٌ عَلَى نُورٍ وَنُورٌ فَوْقَ كُلِّ نُورٍ وَنُورٌ بَيْنِي وَبِهِ كُلُّ ظُلْمَةٍ وَيَكْسِرُ بِهِ كُلُّ شَيْءٍ وَكُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَكُلُّ جَبْتٍ أَوَّعٍ لَا يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ وَلَا يَقُومُ مِنْ سَمَاءٍ وَيَأْمَنُ بِهِ كُلُّ خَائِبٍ وَيَسْطَلُّ بِهِ سِجْرُ كُلِّ سَاجِدٍ وَيَقْبِي كُلَّ بَاغٍ وَحَسَدُ كُلِّ حَاسِدٍ وَيَتَصَدَّقُ لِعِظَمِهِ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَيَسْتَقِيلُ بِهِ الْعَلَّكَ جَمِينَ يَتَكَلَّمُ بِهِ الْمَلَكُ فَلَا يَكُونُ لِلْمَوْجِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ وَهُوَ اسْمُكَ الْأَعْظَمُ الْأَعْظَمُ الْأَجَلُ الْأَجَلُ الشُّرُ الْأَكْبَرُ الَّذِي سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ وَأَسْتَوَيْتَ بِهِ عَلَى عَرْشِكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَسْأَلُكَ بِكَ وَبِهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى آلِي وَعَلَى مَنْ تَعْلَلُ بِهِ كَذَاوًا وَكُذَا .

۱۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے معاویہ بن عمار سے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ایک شخص امیر المؤمنین کے پاس آیا اور اپنی دعا کی اجابت کی تاخیر کی شکایت کی۔ فرمایا تو کہاں ہے آئیں تجھے سریع الاجابت دعا بتاؤں کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اسم سے جو عظیم و اجل و اکرم ہے خزانہ کنوئیں ہے نور حق ہے روشن و میل ہے نور ہے جس کے ساتھ نور ہے اور نور سے نور پیدا ہوا اور نور میں نور ہے اور وہ نور سب نوروں سے بالاتر ہے اور اس نور سے ہر تاریکی روشن ہو گئی اور ہر سختی ٹوٹ کر رہ گئی ہے ہر شیطان رائدہ دغا ہے اور ظالم و جاہل کا نور ٹوٹ گیا ہے اور بغیر اس کے زمین قرا نہیں پاسکتی اور آسمان قائم نہیں رہ سکتا ہر خوف زدہ اسی سے امن پاتا ہے اور ہر ساحر کا سحر اسی سے باطل ہوتا ہے اور ہر سرکش کی سرکشی اور ماسد کا حسد و ہرتلے اور بد بکر شگافتہ ہوتے اور دریا کشتی کو نہیں ڈبو سکتا جب مولیٰ فرشتہ اس کا نام لے دے اس کا نام سب سے عظمت والا ہے اور صاحب جلال ہے نور اکبر سے جو نور ہے اپنا نام رکھا ہے اور اس سے اپنے غرض پر قاضی ہے اور تجھے دلانا ہوں واسطہ محمد و آل محمد کا اور سوال کرتا ہوں تجھ سے

كبر رخصت نازل كر محمد وآل محمد برادر میری فلان حاجت بر لا۔

١٨۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَلْبِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمَقْدَامِ قَالَ : أَمَلْتُ عَلَى هَذَا الدُّعَاءِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَهُوَ جَامِعٌ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . تَقُولُ بَعْدَ حَمْدِ اللَّهِ وَالْتِئَاءِ عَلَيْهِ :

اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحِيمُ الْغَفَّارُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ شَدِيدُ الْحِسَابِ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنِيعُ الْقَدِيرُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الشَّكُورُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَمِيدُ الْمَجِيدُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْخَنَّاسُ الْمَنَّانُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الدُّيَّانُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْجَوَادُ الْمَاجِدُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَائِبُ الشَّاهِدُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَكُلُ شَيْءٌ عَلَيْهِمْ ثُمَّ نُورِكَ فَهَدَيْتَ وَبَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ ، رَبَّنَا وَجْهَكَ  
أَكْرَمَ الْوُجُوهِ وَجْهَكَ خَيْرَ الْجِهَاتِ وَعَظِيمَتَكَ أَفْضَلَ الْمَطَالِي وَأَمْنًا طَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَتُعْصِي  
رَبَّنَا فَتَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ ، تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ [بِنَ] وَتَكْشِفُ السُّوءَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَتَعْفُو عَنِ الذُّنُوبِ (١) لَا  
تُجَازِي أَيْدِيكَ وَلَا تَدْخُلُ نِيْمَتُكَ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلٌ قَائِلٍ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ  
فَرَجَهُمْ وَرَوْحَهُمْ وَرَاحَتَهُمْ وَسُرُورَهُمْ وَأَذِقْنِي طَعْمَ فَرَجِهِمْ وَأَمْلِكْ أَعْدَاءَهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَ  
آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ  
يَحْزَنُونَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ وَيَسْتَنِي بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ وَالْدُّنْيَا  
وَفِي الْآخِرَةِ وَبَارِكْ لِي فِي الْمَحَبَاتِ وَالْمَمَاتِ وَالْمَوَاقِفِ وَالشُّوَرِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَأَهْوَالِ يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ وَسَلِّمْ لِي عَلَى الصِّرَاطِ وَاجْزِنِي عَلَيْهِ وَارْزُقْنِي عِلْمًا نَافِعًا وَتَقِينًا صَادِقًا وَتَقَى وَبِرًّا وَوَرَعًا  
وَخَوْفًا مِنْكَ وَفَرَقًا <sup>(٢)</sup> بَيْنَ عَيْنِي مِنْكَ زُلْفَى وَلَا يَبَاعِدُنِي عَنْكَ وَأَحْبِبْنِي وَلَا تَبْغِضْنِي وَتَوَلَّنِي وَلَا تَخْذَلْنِي وَ  
أَعْطِنِي مِنْ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَاجْزِنِي مِنَ السُّوءِ كُلِّهِ بِحَدِّ قَبِيرٍ (٣)

أَفَرَأَوْا صَعْدَ دَرَجَةٍ : ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : هَلْ بَلَّغْتَنَاهُ وَأَرْضَيْنَاكَ فَيَقُولُ : نَعَمْ . قَالَ : وَمَنْ قَرَأَهُ كَثِيرًا وَتَعَاهَدَهُ بِمَشَقَّتِهِ مِنْ شِدَّةٍ وَحَفَظَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجْرَ هَذَا مَرَّةٍ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مومن برحمت جو انی قرآن پڑھے گا۔ قرآن اس کے گوشت و خون میں داخل ہو جائے گا اور خدا اس کو اپنے برگزیدہ پیغمبروں کے ساتھ رکھے گا اور قرآن اس کو روز قیامت عذاب سے روکنے والا بن جائے گا اور کہے گا اے میرے رب ہر عمل کرنے والا اپنے اجر کو پہنچ گیا سو اے مجھ پر عمل کرنے والے کے پس اس کو بہترین بخشش عطا کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے درجے پہنائے گا اور اس کے سر پر تاج کرامت رکھے گا آیا ہم نے تجھے راضی کر دیا قرآن کہے گا اے میرے رب میں تو اس کے لئے اس سے زیادہ چاہتا ہوں پس خدا اس کو اس کے ہاتھ میں دے گا اور خدا کو باریں ہاتھ میں پھر وہ داخل جنت ہو گا اس سے کہا جائے گا قرآن پڑھ اور بلند درجہ حاصل کر۔ قرآن سے کہا جائے گا۔ ہم نے حق پورا کر دیا اور تجھے راضی کر دیا وہ کہے گا ہاں، خدا کہے گا جو قرآن کو زیادہ پڑھے گا اور اس کو یاد کرنے میں تکلیف اٹھائے گا تو خدا اس کو دو ہزار اجر کرامت عطا فرمائے گا۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأُدُمِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، وَحَمِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْخَشَابِ جَمِيْعًا ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يُوْسُفَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَمِيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِالنَّخْشِجِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ لَحَامِلُ الْقُرْآنِ وَإِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ لَحَامِلُ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ تَوَاضَعْ يَدَ يَرْفَعَكَ اللَّهُ وَلَا تَعَزَّ رَبُّهُ فَيَذَلَّكَ اللَّهُ ، يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ تَزَيَّنْ بِاللهِ يَزِينَنَّكَ اللَّهُ [بِهِ] وَلَا تَزَيَّنْ بِهِ لِلنَّاسِ فَيَشِينَنَّكَ اللَّهُ بِهِ ، مَنْ حَتَمَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا أُدْرِجَتْ السُّبُوءُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ وَلَيْكَنَّهُ لَا يُوحَى إِلَيْهِ وَمَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ قَدُولُهُ لَا يَجْهَلُ مَعَ مَنْ يَجْهَلُ عَلَيْهِ وَلَا يَغْضَبُ فِيمَنْ يَغْضَبُ عَلَيْهِ وَلَا يَجِدُ فِيمَنْ يَجِدُ وَلَيْكَنَّهُ يَغْفُو وَيَصْفَحُ وَيَغْفِرُ وَيَحْلُمُ لِنِعْمَتِهِ الْقُرْآنِ وَمَنْ أُوْتِيَ الْقُرْآنَ فَلْيَنْ أَنْ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أُوْتِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُوْتِيَ فَقَدْ عَظَّمَتْ مَا حَقَّ رَأَاهُ وَحَقَّرَتْ مَا عَظَّمَتْ اللَّهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظاہر و باطن میں عشق کے لئے زیادہ حق دار حامل قرآن ہے اور سب سے زیادہ مستحق ظاہر و باطن میں ممتاز دروزہ کے لئے حامل قرآن ہے پھر بلند آواز سے کہا جائے گا اے حامل قرآن قرآن کے ذریعے سے تو اس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ بلند کرے گا اور قرآن کے ذریعے سے دنیوی عزت نہ چاہو ورنہ اللہ تمہیں ذلیل کر دے گا۔ اے حامل قرآن رضائے الہی کے لئے اپنی آراش قرآن سے کہ اللہ اس سے تیری زینت کرے گا لوگوں کے لئے اس سے زینت کے خواستگار نہ بنو ورنہ اللہ تمہیں عیب دار بنا دے گا جس نے قرآن حتم کیا گویا اس نے نبوت کو اپنے دونوں پہلوؤں

يَمْنَعُ الشَّاجِرَ مِنْكُمْ الْمَشْغُولَ فِي سَوْفِهِ إِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَنْ لَا يَنَامَ حَتَّى يَقْرَأَ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَلْيَكُنْ لَهُ مَكَانَ كُلِّ آيَةٍ يَقْرُؤُهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ تاجر کو جو بازار میں مشغولیتوں میں ہو کیا چیز اس کو روکنے والی ہے کہ جب گھر آئے تو سونے سے پہلے قرآن کا ایک سورہ پڑھے اس کے نام پر ہر آیت کی قرأت پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ محو ہوں گے۔

۳۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُسَافِرٍ ، عَنْ يَشْرِ بْنِ غَالِبٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَلَاتِهِ قَائِمًا يَكْتَسِبُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةً حَسَنَةٍ فَإِذَا قَرَأَهَا فِي غَيْرِ صَلَاةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ . وَ إِنْ نَمَنَعَ الْقُرْآنَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةً ، وَإِنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ لَيْلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ ، وَإِنْ خَتَمَهُ نَهَارًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْحَفَظَةُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُجَابَةٌ وَكَانَ خَيْرًا لَهُ مِمَّا يَبْنِي السَّمَاءُ إِلَى الْأَرْضِ قُلْتُ : هَذَا لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَمَنْ لَمْ يَقْرَأْ ؟ قَالَ : يَا خَابِئِي أَسَدِي إِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ مَا جِدَّ كَسْرِي ، إِذَا قَرَأَ مَا مَعَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ ذَلِكَ

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی کتاب خدا کی ایک آیت کھڑے ہو کر پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے سو حسنه لکھے جائیں گے اور جب علاوہ نماز کے پڑھے تو اللہ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور جو قرآن کو سنے تو اللہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اگر ختم قرآن رات کو کرے گا تو ملائکہ صبح تک درود اس پر بھیجیں گے اور اگر دن میں ختم کرے گا تو شام تک فرشتے اس کی حفاظت کریں گے اور اس کی دعا قبول ہوگی زمین سے آسمان تک اس کے لئے نیک ہوگی۔ میں نے کہا قرآن پڑھنے والے کے لئے اتنا ثواب ہے اور نہ پڑھنے والے کے لئے کیا ہے فرمایا اے بھائی بنی اسد اللہ جواد ہے، بزرگ ہے کریم ہے اگر کوئی اتنا پڑھے جتنا اس کو یاد اللہ اس کو بھی اتنا ہی ثواب دیتا ہے۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍ أَلَةَ الْأَنْسَبِيِّ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ بِمَكَّةَ مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ ، وَخَتَمَهُ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ ، كُتِبَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ وَالْحَسَنَاتِ مِنْ أَوَّلِ جُمُعَةٍ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا إِلَى آخِرِ جُمُعَةٍ تَكُونُ فِيهَا وَإِنْ خَتَمَهُ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ فَكَذَلِكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے جو کون مکہ میں جمعہ تک قرآن ختم کر دے یا اس سے کم و بیش ایام میں مگر ختم جموں تک برابر حنات لکھے جلتے رہیں گے اور اگر اور ایام میں تمام کو یہ تیب بھی اسی طرح ثواب ملے گا (اگرچہ کم ہو)

۵۔ 'عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنْ الشَّيْبَانِيِّ سَوِيدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ۝ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَ مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَ مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِينَ وَ مَنْ قَرَأَ مِائَتِي آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِينَ وَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِينَ وَ مَنْ قَرَأَ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُجْتَنِبِينَ وَ مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قَنْطَارٌ مِنْ تِلْكَ - الْقَنْطَارُ خَمْسَةُ عَشَرَ أَلْفَ وَمِثْقَالٌ مِنْ ذَهَبٍ وَالْمِثْقَالُ أَرْبَعَةُ وَعِشْرُونَ بَرَامًا - أَصْفَرُهَا مِثْلُ حَبْلِ أَحَدٍ وَ أَكْبَرُهَا مِائَتِينَ السَّمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ .

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو ایک رات میں اس آیت پر پڑھے گا اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو پچاس آیتیں پڑھے گا اس کو ذاکرین میں لکھا جائے گا اور جو سو پڑھے گا اسے وہ قائلین میں محسوب ہوگا دو سو پڑھے والا فائزین میں، تین سو پڑھے والا فائزین میں ہوگا پانچ سو پڑھے والا مجتنبین میں ہوگا ایک ہزار پڑھنے والے کے لئے تیکوں کا قنطار ہوگا اور قنطار پندرہ ہزار مثقال کا ہوگا سونے کا (اصطلاحاً) اور مثقال ۴۷ قیراط کا ہوگا اور وہ چھوٹے سے چھوٹا گوہر اشد کی برابر ہوگا اور بڑے سے بڑا اتنا کہ آسمان سے زمین تک پھر ہو مطلب یہ ہے کہ اس کے ثواب کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَعَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، قَالَ : وَ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۝ قَالَ : مَنْ اسْتَمَعَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ قِرَاءَةٍ كُتِبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةٌ وَمَعَاجِنُهُ سِتَّةٌ وَدَقَّعَ لَهُ دَرَجَةٌ وَ مَنْ قَرَأَ نَظَرَ أَمِنْ غَيْرِ صَوْتٍ كُتِبَ اللَّهُ لَهُ يَكُلُّ حَرْفٍ حَسَنَةٌ وَمَعَاجِنُهُ سِتَّةٌ وَدَقَّعَ لَهُ دَرَجَةٌ وَ مَنْ تَعَلَّمَ مِنْهُ حَرْفًا ظَاهِرًا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَدَعَاجِنُهُ عَشْرُ سِتِّينَ وَدَقَّعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ قَالَ : لَا أَقُولُ يَكُلُّ آيَةً وَلَكِنْ يَكُلُّ حَرْفٍ : بَاءٌ أَوْ تَاءٌ أَوْ شَبَّهَ بِهَا قَالَ : وَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا [ظَاهِرًا] وَهُوَ جَالِسٌ فِي صَلَاةٍ كُتِبَ اللَّهُ لَهُ بِهٖ خَمْسِينَ حَسَنَةً وَمَعَاجِنُهُ خَمْسِينَ سِتَّةً وَدَقَّعَ لَهُ خَمْسِينَ دَرَجَةً وَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا وَهُوَ قَائِمٌ فِي صَلَاةٍ كُتِبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ



مِائَةِ حَسَنَةٍ وَمِئَاتَيْنِ سِتِّينَ وَرَفَعَ لَهُ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَمَنْ حَتَمَهُ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ مُؤَخَّرَةٌ أَوْ مُعَجَّلَةٌ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ حَتَمَهُ وَكُلُّهُ ؟ قَالَ : حَتَمَهُ كُلُّهُ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو کتاب کے ایک حرف کو کان لگا کر سنے۔ بغیر قرأت تو اللہ اس کے نام ایک حسنة لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور جو بغیر پڑھے حرف نظر کرے اللہ ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جو کوئی کسی کو قرآن کا ایک حرف پڑھنے تو اللہ اس کے نام پچاس نیکیاں لکھتا ہے اور اس درجہ بلند کرتا ہے فرمایا میں نہیں کہتا کہ ہر آیت کے بدلے میں بلکہ ہر حرف بیات کے بدلے میں اور یہ بھی فرمایا جو کوئی ایک حرف کو بیٹھ کر نماز میں پڑھے تو اللہ اس کے لئے پچاس حسنة لکھتا ہے اور پچاس گناہ محو کرتا ہے اور پچاس درجہ بلند کرتا ہے اور جو ایک حرف کھڑے ہو کر نماز میں پڑھے تو اللہ ہر حرف کے بدلے سو حسنة لکھتا ہے اور سو گناہ محو کرتا ہے اور سو درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو قرآن ختم کرے بدیر یا جلدی۔ تو اس کو دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں پورا قرآن ختم کرے۔ فرمایا ہاں پورا۔

۷۔ مَنصُورٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي ع يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَتَمَ الْقُرْآنَ إِلَى حَبِثٍ تَعْلَمُ .

۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم قرآن کا ثواب ہے اس شخص کے لئے جس نے جتنا یاد کیا ہے اسے وہاں تک پڑھے۔

## آکھواں باب

### قرآن کا پڑھنا مصحف میں

(باب) ۸

﴿قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع

قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي الْمُصْحَفِ مُتَعِيبًا وَخَفِيفَ عَنِ الْوَلَدِیْوَ وَإِنْ كَانَ كَافِرًا فَرَيْنِ .

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جو تیراں کو دیکھ کر پڑھے اس کی آنکھوں کو فائدہ پہنچے اور اس کے والدین پر

تخفیف عذاب ہوگی اگرچہ وہ کافر ہوں۔

۲۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّرِيرِ، عَنْ حَمَادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّهُ لَيُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ مُصْحَفٌ يَطْرُدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِدِ الشَّيَاطِينِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ گھر میں قرآن ہوتا کہ اس کی وجہ سے شیاطین کو اس گھر سے دور کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ زَكْرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ثَلَاثَةٌ يَشْكُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: مَسْجِدٌ خَرَابٌ لَا يُصَلِّي فِيهِ أَهْلُهُ، وَعَالِمٌ بَيْنَ جُهَالٍ وَمُصْحَفٌ مَعْلَقٌ قَدْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْغُبَارُ لَا يَقْرَأُ فِيهِ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین چیزیں اللہ سے شکایت کریں گی اور وہ غیر آباد مسجد جس میں کوئی نماز نہیں پڑھتا، دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہو اور کوئی اس سے مسئلہ نہ پوچھے تیسرے وہ قرآن جو گرد و آلودہ ہو اور اس کو کوئی نہ پڑھے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُمُيُّورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَسْعَدَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ تُخَفِّفُ الْعَذَابَ عَنِ الْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانَا كَافِرَيْنِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قرآن کو دیکھ کر پڑھنا والدین کے عذاب میں تخفیف کرتا ہے اگرچہ وہ کافر ہوں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي أَحْفَظُ الْقُرْآنَ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي فَأَقْرَأُهُ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي أَفْضَلُ أَوْ أَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: بَلَى أَقْرَأُهُ وَأَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ فَهُوَ أَفْضَلُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّظَرَ فِي الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ؟

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں دل ہی دل میں قرآن پڑھ لیتا ہوں پس

آیا اس طرح پڑھنا افضل ہے یا قرآن میں دیکھ کر پڑھنا افضل ہے فرمایا دیکھ کر پڑھنا افضل ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ قرآن پر نظر کرنا عبادت ہے۔

## نواں باب خوش الحسانی سے قرآن پڑھنا

۹ ((باب))

﴿تَرْبِيلُ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ الْحَسَنِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : ﴿ وَتَرْتِلُ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۖ ﴾ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : بَيِّنَةُ بَيِّنَاتٍ وَلَا تَهْتِكُوا هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا تَنْشُرُوهُ نَشْرَ الرَّمْلِ وَلَكِنْ اقْرَءُوا قُلُوبَكُمْ الْقَاسِيَةَ وَلَا يَكُنْ هُمْ أَحَدُكُمْ آخِرَ السُّورَةِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق کہ قرآن کو ترتیل سے پڑھو آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ الفاظ کو واضح طریق سے ادا کرو اور شاعروں کی طرح برعایت وزن اور لفظی آرائش کے لئے جلدی سے نہ پڑھو اور نہ رمل (جوہر) پراگندہ کی طرح (جو زینت تحت میں کام آئیں) الفاظ کو پراگندہ نہ کرو۔ بلکہ اس طرح پڑھو کہ تمہارے سخت دل نرم ہو جائیں اور اس طرح نہ پڑھو کہ سننے والے یہ چاہنے لگیں کہ کب تمہارا پڑھنا ختم ہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَمْرِو ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْقُرْآنَ نَزَلَ بِالْحُزَنِ فَاقْرَءُوهُ بِالْحُزَنِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن حکم کے ساتھ نازل ہوا ہے یعنی اس کو پڑھ کر انسان کو شکر آخرت لاحق ہوتی ہے پس قرآن کو دل گداز لہجے میں پڑھو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِالْحَنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِنَّا كُمْ

عَبْدُ اللَّهِ

کے وجہ

عَبْدُ اللَّهِ  
بَيْنَ جَبَلِسید میں  
جو گرد آلود ہوراشد ، عَنْ  
بْنِ وَلَوْ كَانَا

یہ کرتا ہے

لَهُ بِنِ جَبَلَةٍ  
فَإِذَاكَ إِنِّي  
فَقَالَ لِي : بَلِي

پڑھ لیتا ہوں پس

وَلُحُونَ أَهْلِ الْفِسْقِ وَ أَهْلُ الْكِبَائِرِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ مِنْ بَعْدِي أَقْوَامٌ يُرْجِعُونَ الْقُرْآنَ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْجِ وَالرُّهْبَانِيَّةِ ، لَا يَجُوزُ تَرَاثُيَهُمْ فَلَوْ بَهُمْ مَقْلُوبَةٌ وَقُلُوبٌ مَنْ يُعْجِبُهُ شَأْنُهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے ہجرا اور ان کی آوازیں پڑھو اور ہجرا اپنے کو بدکاروں اور گنہگاروں کے ہجہ سے یعنی گویوں، غزل سراؤں وغیرہ کے ہجروں سے میرے بعد کچھ لوگ ایسے آئیں گے کہ قرآن کو راگ کی طرح آواز کے الٹ پھیر کر پڑھیں گے یا نوہ خوانوں کی طرح یا ترک دنیا والوں کے غمگین ہجہ میں اور ان کا یہ پڑھنا بارگاہِ الہی میں مقبول نہیں، ان کے دل الٹ چکے ہیں اور ان کے دل بھی جن کو ان کی یہ معنوی قرأت پسند ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ بْنِ شَمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْتَوَقْلِيُّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : ذَكَرْتُ الصَّوْتُ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام كَانَ يَقْرَأُ قُرْبَانًا مَرِيئًا الْعَادَّ فَصَمِقَ مِنْ حُسْنِ صَوْتِهِ وَإِنْ إِمَامًا لَوْ أَظْهَرَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا لَمَّا اخْتَمَلَهُ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهِ قُلْتُ : وَلَمْ يَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَيَرْقَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ ؟ فَقَالَ : إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحْمِلُ النَّاسَ مِنْ خَلْفِهِ مَا يَطْبِقُونَ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علی نقیؑ کے سامنے حسن صوت اور اس کے اثرات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب قرآن پڑھتے تھے تو کبھی ایسا ہوتا تھا کہ ادھر سے گزرنے والا آپ کی خوش الحانی سے بے ہوش ہو جاتا تھا اور اگر امام اس کے متعلق کوئی چیز ظاہر کرتے تو لوگ اس کی خوبی کا تاب نہ لاتے۔ راوی نے کہا۔ جب رسول اللہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو قرآن کی تلاوت میں اپنی آواز بلند کرتے تھے تو کیا ہوتا تھا۔ فرمایا جو لوگ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ان کی قوت برداشت کا اندازہ کرتے ہوئے پڑھتے تھے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْقُرْظَاءِ ، عَنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَعْرَبَ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ .

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کو عربیوں کی طرح حروف کو مختار ج نکال کر پڑھو کیونکہ قرآن عربی میں ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : إِذَا وَقَفْتَ

بَيْنَ يَدَيَّ فَقِفْ مَوْقِفَ الذَّلِيلِ الْقَبِيرِ وَإِذَا قَرَأْتَ التَّوْرَةَ فَاسْمِعْ بِهَا بِصَوْتٍ خَرِبِينَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ موسیٰ بن عمران کو کہ جب میرے سامنے کھڑے ہو تو اس طرح میرے ایک ذیل فقیر کھڑا ہو تلے ہے اور جب توریت پڑھو تو مجھے دردناک آواز سے سناؤ۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَمْ يَنْطَعْ اُمْتِي اَوَّلُ مِنْ ثَلَاثٍ : الْجَمَالُ وَالصَّوْتُ الْحَسَنُ وَالْحِفْظُ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت کو کم از کم تین چیزیں دی گئیں ہیں ایک جمال دوسری اچھی آواز تیسرے حافظہ۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِنْ مِنْ اَجْمَلِ الْجَمَالِ الشَّعْرُ الْحَسَنُ وَنِعْمَةُ الصَّوْتِ الْحَسَنُ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جمال میں سب سے بہتر اچھا شعر ہے اور اچھی آواز کا ترانہ۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْبَةٌ وَحِلْبَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر شے کا ایک زیور ہے قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ الصَّبَّاقِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمُبَشِّمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيًّا إِلاَّ أَحْسَنَ الصَّوْتِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا جو نبی بھیجتا ہے وہ خوش آواز ہی بھیجتا ہے۔

۱۱۔ سَهْلُ [بْنِ زِيَادٍ] عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ وَكَانَ السَّاقِوُونَ يَمْرُؤُونَ

فَيَقِفُونَ بَيْنَهُ يَتَمَعُونَ قِرَاءَتَهُ ، وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا .

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن خوانی کے وقت امام زین العابدین علیہ السلام سے بہتر کوئی خوش آواز نہ تھا۔ جب آپ قرآن خوانی کرتے ہوتے تو قرأت سننے کے لئے سستے آپ کے دروازے پر ٹھہر کر سنتے تھے (اور امام محمد باقر علیہ السلام بھی بڑے خوش آواز تھے۔

۱۲۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْوُثَيْقِيِّ ، عَنْ أَبِي بَانٍ عُمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَكْرَهُ أَنْ يُقْرَأَ «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» بِتَفْسٍ وَاحِدٍ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مروی ہے یہ کہ آپ سورۃ قل ہو اللہ ایک ہی سانس میں جلدی پڑھ جائیں۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ قَرَعْتَ بِدَوْتِي جَاءَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ : إِنَّمَا تُرَائِي بِهَذَا أَهْلَكَ وَالنَّاسَ قَالَ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ أَقْرَأُ أَوَامَةً مَا بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ تَسْمَعُ أَهْلَكَ وَرَجَعَ بِالْقُرْآنِ صَوْتَكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يُرْجِعُ فِيهِ تَرْجِعًا .

۱۵۔ ابو بصیر نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے کہا۔ جب میں قرآن پڑھتا ہوں اور میری آواز بلند ہوتی ہے تو شیطان میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے اہل و عیال اور دوسرے لوگوں پر اپنے کو بڑا ظاہر کر۔ حضرت نے فرمایا اے ابو محمد رکعت ابو بصیر قرآن پڑھتے وقت میاں روی کا لحاظ رکھو نہ زیادہ پست نہ زیادہ بلند اپنے گھر والوں کو سناؤ اور اپنی آواز میں پورچ پیدا کرو۔ اللہ اچھی آواز کو پسند کر لے جو قرآن خوانی سے متعلق ہو۔

## دسوال باب

اس کے بارے میں جو قرآن کی قرأت سن کر سہوش ہو جائے

(باب ۱۰)

﴿ فَمِمَّنْ يَظْهَرُ الْغَفِيَّةُ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الصَّنِيِّ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ

الرَّمِيَّ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنْ قَوْمًا إِذَا ذُكِرُوا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ حُدِّثُوا بِهِ صَيَّقَ أَحَدُهُمْ حَتَّى يَرَى أَنَّ أَحَدَهُمْ لَوْ قُطِعَتْ يَدَاهُ أَوْ رَجُلَاهُ لَمْ يَشْعُرْ بِذَلِكَ ؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مَا يَهْدَانِعُونَا إِنَّمَا هُوَ الْبَلْبُ وَالرَّقَّةُ وَالِدَمْعَةُ وَالْوَجَلُ .  
أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَرَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام .

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن کا یا ثواب قرآن کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کو غش آجاتا ہے اگر ایسی حالت میں ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ لئے جاتے تو ان کو خبر نہ ہو، حضرت نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ عمل شیطان ہے ان کا وصف تری طبیعت، رقت قلب، اشک باری اور خوفِ خدا ہے ہونا چاہیے۔  
عبد اللہ بن الحکم نے جابر سے اسنادوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

## گیارہواں باب

### قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے

(باب ۱۱)

﴿فِي كَمِّ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ وَيُخْتَمُ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؟ قَالَ : لَا يُغْنِيَنِي أَنْ تَقْرَأَهُ فِي أَقَلِّ مِنْ شَهْرٍ .

۱۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں قرآن کو ایک رات میں پڑھتا ہوں فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ تم قرآن کو ایک ماہ سے کم میں پڑھو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، قَالَ : قَلْبِي ثَلَاثٌ ؟ قَالَ : هَا - وَأَشَارَ بِيَدِهِ - ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ لِي رَمَضَانَ حَقًّا وَحَرَمَةً لَا يُشَبِّهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ وَكَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقْرَأُ أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ أَوْ أَقَلِّ ، إِنْ الْقُرْآنَ لَا يَقْرَأُ أَحَدُهُمْ وَلَكِنْ يَرْتَلُّ مَرَّتَيْنِ قَادِمًا مَرَّتَيْنِ يَأْتِي فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ

فَقِفْتُ وَعِنَّمَا وَسَّيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ وَإِذَا مَرَرْتُ بِآيَةِ فَبَيَّازِ كَرِ النَّارِ فَقِفْتُ عِنْدَهَا وَتَعَوَّدُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میری حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ابو بصیر نے کہا میں ماہ رمضان میں ایک رات ایک تہران ختم کرتا ہوں۔ فرمایا یہ درست نہیں انھوں نے کہا تو پھر دو رات میں ختم کروں فرمایا نہیں انھوں نے کہا تو تین رات میں فرمایا ہاں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اے ابو محمد ماہ رمضان کا ہم پر حق ہے اور اس کی وہ حرمت ہے جس کے مثل کوئی عظمت نہیں باقی ہمینوں کے لئے حضرت رسول خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے تھے ایک جہینہ یا کچھ کم میں، قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہیے بلکہ ترتیل سے پڑھا جائے اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر جنت ہو تو رک جاؤ اور عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

۳۔ عَمْدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الشَّعْمَانِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فِي كَمْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: أَقْرَأُهُ أَكْثَمًا، أَقْرَأُهُ أَكْثَمًا، أَمَا إِنِّي عِنْدِي مَصْحَفًا مَجْرَى أَرْبَعَةِ عَشَرَ جُزْءًا.

۳۔ راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کتنے دن میں میں قرآن ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں، میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزاء پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو دو صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیانوہ آیتیں ہیں اور ہم اہلبیت کے قرآن میں، ہزار آیتیں ہیں ہمارا قرآن چودہ اجزاء میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

۴۔ عَمْدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْإِلَادِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُغْبِرَةِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ أَبِي سَأَلَ جَدَّكَ عَنْ خَتَمِ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ: فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. فَقَالَ لَهُ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ أَبِي: نَعَمْ مَا اسْتَطَعْتُ. فَكَانَ أَبِي يَحْتَمِلُ أَرْبَعِينَ خَتَمَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ خَتَمَهُ بَعْدَ أَبِي قَرِيبًا زِدْتُ وَرُبَّمَا تَمَسَّ عَلَى قَدْرِ قَرَأَنِي وَشُغْلِي وَتَشَاوُلِي وَكَسَلِي فَلَاذَا كَانَ يَوْمَ الْفِطْرِ جَعَلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَتَمَةً وَإِلَيَّ خَتَمَةً أُخْرَى وَلِلْعَاطِمَةِ عَلَيْهَا التَّامُّ الْاُخْرَى، ثُمَّ لِلْأَمَّةِ خَتَمَةً حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَيْكَ فَصَبَرْتُ لَكَ وَاحِدَةً مُنْذُ صِرْتُ فِي هَذَا الْحَالِ فَأَتَى شَيْءٌ لِي بِذَلِكَ؟ قَالَ: لَكَ بِذَلِكَ أَنْ



کے درمیان پایا۔ لیکن وہ صاحب وحی نہ ہوگا اور جس نے قرآن جمع کیا اس لئے سزاوار ہوگا کہ جو اس سے جا ملانہ بات کرے تو وہ جہالت سے کام نہ لے اور جو اس پر غصہ کرے جو اب میں یہ اس پر غصہ نہ کرے بلکہ غصہ کرے، درگزر کرے اور تعظیم قرآن کو مد نظر رکھ کر علم سے کام لے اور جسے علم قرآن دیا گیا اس نے اللہ کی دی ہوئی حقیقہ چیز کو بھی بڑا سمجھا اور جس چیز کو (عبادت کو) اللہ نے بڑا جانا اس کو بہت کم سمجھا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا صَالِحُ الْقَمَاطُ ، عَنْ أَنَانَ بْنِ تِغَلْبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : النَّاسُ أَرْبَعَةٌ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هُمْ ؟ فَقَالَ : رَجُلٌ أُوْتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ أُوْتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ وَرَجُلٌ أُوْتِيَ الْقُرْآنَ وَأُوْتِيَ الْإِيمَانَ وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ وَلَا الْإِيمَانَ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَيَسِّرْ لِي حَالَهُمْ ، فَقَالَ : أَمَّا الَّذِي أُوْتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا حُلْوٌ وَلَارْبِحَ لَهَا وَأَمَّا الَّذِي أُوْتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْآسِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْأَنْثَرَجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَأَمَّا الَّذِي لَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ وَلَا الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِبْحَ لَهَا .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگ چار طرح کے ہیں میں نے کہا میں آپ پر فتادہ کون ہیں۔ فرمایا ایک وہ جسے ایمان تو دیا گیا لیکن قرآن نہیں دیا گیا اور ایک وہ ہے جسے قرآن دیا گیا اور ایمان نہ دیا گیا ہے ایک وہ ہے جسے قرآن و ایمان دونوں دیئے گئے ایک وہ ہے جسے نہ ایمان ملا نہ قرآن ملا میں نے کہا اس کی توفیق فرمائیے فرمایا جسے ایمان ملا اور قرآن نہ ملا اس کی مثال اس پھل کی ہے جس کا مزہ میٹھا ہو لیکن خوشبودار نہ ہو اور قرآن ملا ایمان نہ ملا اس کی مثال جنبیلی کے پھل کی ہے جس کی خوشبودار مزہ کڑوا ہے اور جسے قرآن اور ایمان دونوں ملے اس کی مثال ترنگ کی ہے خوش ذائقہ بھی ہے اور خوشبودار بھی اور جسے نہ قرآن ملا نہ ایمان اس کی مثال حنظل کی ہے مزہ کڑوا خوشبودار نہ۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ ، جَمِيعًا ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ : عَنْ سُهْبَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : الْحَالُ الْمُرْتَجِلُ قُلْتُ : وَمَا الْحَالُ الْمُرْتَجِلُ قَالَ : فَتَحَ الْقُرْآنَ وَخَمَمَهُ ، كُلَّمَا جَاءَ بِأَوَّلِهِ ارْتَحَلَ فِي آخِرِهِ وَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَرَأَى أَنَّ رَجُلًا أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُعْطِيَ فَقَدْ صَغَرَ عَظِيمًا وَعَظَّمَ صَغِيرًا .

تَكُونُ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قُلْتُ : اللَّهُ أَكْبَرُ [إِلَىٰ بِذَلِكَ] ، قَالَ : نَعَمْ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میرے باپ نے آپ کے جد سے ہر رات ختم قرآن کرنے کے لئے پوچھا آپ کے جد نے فرمایا کیا ہر رات، میرے باپ نے فرمایا ماہ رمضان کی ہر رات۔

آپ کے جد نے فرمایا کیا ماہ رمضان میں اتنے قرآن پڑھتے ہو۔ میرے باپ نے کہا جی ہاں بشرط طاقت و فرصت۔ میرے باپ رمضان میں چالیس قرآن ختم کرتے تھے باپ کے بعد میں بھی ایسا ہی کرتا تھا کبھی چالیس سے زیادہ کبھی کم بلحاظ اپنی فرصت مشغولیت، جوش اور سستی کے عید الفطر کے روز میں ایک ختم قرآن کا ثواب رکھ کر دیکھ کرنا تھا دوسرے کا حضرت علی کو میرے کا حضرت نافع کو اس کے بعد اور آئمہ کو آپ تک جب اس حال میں ہوں یعنی اتنا زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں پس اس صورت میں میرے لئے کیا اجر ہو گا۔ فرمایا روز قیامت تم ان حضرات کے ساتھ ہو گے میں نے کہا۔ اللہ اکبر میرا یہ مرتبہ ہے فرمایا ہاں دین بلکہ

۵۔ "عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَزَمَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا خَاضِرٌ فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا حَتَّىٰ بَلَغَ رَيْتَ لَيْالٍ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ : هَا ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا أَبَا نُجَيْبٍ إِنْ مَنَ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ وَأَقَلَّ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَا يُقْسَرُ هَذِمَةً وَلَكِنْ يُرْتَلُّ تَرْتِيلًا إِذَا مَرَّتْ بِآيَةٍ فِيهِمَا ذِكْرُ الشَّارِ وَقَفَتْ عِنْدَهَا وَتَوَدَّتْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّارِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ : أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي ثَلَاثٍ ؟ فَقَالَ : هَا . وَأَوْفَىٰ بِبَدْوِهِ . نَعَمْ شَهْرَ رَمَضَانَ لَا يُشَبِّهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ لَهُ حَقٌّ وَحُزْمَةٌ ، أَكْثَرُ مِنَ الصَّلَاةِ مَا اسْتَطَعْتَ .

۵۔ راوی کہتا ہے میری موجودگی میں ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں ہر رات میں ایک قرآن پڑھتا ہوں۔ فرمایا نہیں بہ بہت زیادہ ہے، میں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں پھر نو رات پھر راتوں تک پہنچی تو آپ نے اشارہ کر کے فرمایا ہاں ٹھیک ہے ایسا ہی کرو۔ پھر فرمایا اے ابو محمد! تم سے پہلے جو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے وہ ایک قرآن ایک ماہ یا کچھ کم میں پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا۔ قرآن کو جلدی نہ پڑھو بلکہ پوری پوری ترتیل سے پڑھو۔ جب ایسی آیت پڑھو جس میں دوزخ کا ذکر ہو تو ٹھہر جاؤ اور آتش جہنم سے پناہ مانگو، ابو بصیر نے کہا۔ کیا میں ماہ رمضان میں ایک رات میں پورا قرآن ختم کر دیا کروں ، فرمایا نہیں انھوں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں، انھوں نے کہا تین راتوں میں فرمایا ٹھیک ہے وہ ماہ رمضان کی برابر کوئی دوسرا مہینہ نہیں بشرط طاقت اس کا حق اور حرم نماز سے زیادہ ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قرآن کو تیزی سے نہ پڑھنا چاہئے سستی نے خوب کہا ہے ۵

گر تو قرآن میں منط خوانی بے سہی مدق مسلمانی

اول تو قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا جائے پھر اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے تاکہ اس کی قرأت سے فائدہ حاصل ہو اور تنزیل قرآن کا مقصد پورا ہو۔ الفاظ کو خارج سے ادا کیا جائے گا تو معنی بدل جائیں گے مثلاً اگر کوئی قائل درود بھیجے ایک صاع کو اس کے خرچ سے ادا کرے گا اور نسل زبان سے نکلے گا تو اس کے معنی ہر مائیں گے تلوار کیسے۔ لہذا تھوڑا پڑھو مگر سمجھ کر پڑھو اور تنزیل سے پڑھو۔

## بارہواں باب

قرآن جس لہجہ عرب میں نازل ہوا ہے اسی میں بلند ہوگا

(باب ۱۲)

۵ (اِنَّ الْقُرْآنَ يَرْفَعُ كَمَا اُنْزِلَ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : إِنَّ الرَّجُلَ الْأَعْجَمِيَّ مِنْ أُمَّتِي لَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِعَجَبِيَّةٍ فَتَرْفَعُهُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى عَرِيضَةٍ

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت کا غیر عربی اگر قرآن کو اپنی زبان میں پڑھے گا تو فرشتے اس کو عربی لہجہ میں بارگاہ الہی میں پہنچائیں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَسْمَعُ آيَاتَ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ هِيَ عِنْدَنَا كَمَا نَسْمَعُهَا وَلَا نَحْسِبُ أَنَّ نَقْرَأُهَا كَمَا بَلَّغْنَا عَنْكُمْ ، قَهْلُ نَائِمٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، اقْرَؤُوا كَمَا تَعَلَّمْتُمْ فَسَيَجِبُكُمْ مَنْ يَعْلَمُكُمْ

۲۔ راوی کہتے ہیں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہم جس طرح آیات قرآن کو سنتے ہیں ہمارے پاس وہ نہیں اور نہ ہم اس طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے آپ تو کیا ہم گنہگار ہوتے ہیں فرمایا نہیں جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے اسی طرح پڑھے جاوے۔ عنقریب وہ آنے والا ہے (حرف جت) جو تم کو تعلیم دے گا۔

# تیرہواں باب

## فضیلت قرآن

(باب) ۱۳  
﴿فَضْلِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَدْرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مَرَّةً بَوْرِكَ عَلَيْهِ وَمَنْ قَرَأَ هَامِزَةً تَبَيَّنَ بَوْرُكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَوْرِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَعَلَى جِبْرِائِيلَ وَمَنْ قَرَأَهَا اثنَیْ عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ اثنَیْ عَشْرَ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الْحَقُّطَةُ : اذْهَبُوا بِنَا إِلَى قُصُورِ آخِنَا فُلَانٍ فَتَنْظُرُ إِلَيْهَا وَمَنْ قَرَأَهَا مِائَةً مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ خَمْسَةِ وَعِشْرِينَ سَنَةً مَا خَالَهَا الدِّمَاءُ وَالْأَمْوَالُ وَمَنْ قَرَأَهَا أَرْبَعِمِائَةٍ مَرَّةً كَانَ لَهُ أَجْرُ أَرْبَعِمِائَةٍ شَهِيدٍ كُلُّهُمْ قَدْ غُفِرَ جَوَادُهُ وَأُزِيقَ دَمُهُ وَمَنْ قَرَأَهَا أَلْفَ مَرَّةً فِي يَوْمٍ وَ لَبِقَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ أَوْ يَرَى لَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے سورۃ قل ہوا اللہ ایک بار پڑھا تو اس کو برکت عطا ہوگی اور جو دوسرے پڑھے گا تو اس پر اود اسکے اہل و عیال پر برکت کا نزول ہوگا اور اس کے ہمسایوں پر بھی اور جو بارہ مرتبہ پڑھے گا تو اس کے لئے جنت میں بارہ قصر تعمیر ہوں گے پس اس کے محافظ ملائکہ بہشت کے محافظوں سے کہیں گے ہمیں ہمارے فلاں بھائی کے قصور کے پاس لے چلو ہم ان کو دیکھیں گے اور جو سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کے پچیس برس کے گناہ بخشے جائیں گے سو اے قتل اور غضب اموال کے اور جو چار سو بار پڑھے گا تو اس کو چار سو شہیدوں کا اجر ملے گا ایسے شہید جن کے گھوڑوں کو دشمنوں نے کاٹ ڈالا ہو اور ان کا خون بہایا گیا ہو اور جدات اور دین میں ایک ہزار بار پڑھے تو مرنے سے پہلے سکات میں وہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لے گا یا فرشتے اس کو دکھائیں گے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِصْنَعِيِّ : عَنْ يَحْيَى بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَاتِ أَنْ يَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ تَعْلَقَنَّ بِالْعَرْشِ وَقُلْنَ أَيُّ رَبِّ إِلَى آيِنِ تَهْبِطُنَا إِلَى أَهْلِ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِنَّ : أَيْنَ اهْبِطْنَ فَوَعِزَّ بِي وَجَلَّابِي لَا يَنْتَلُو كُنْ أَحَدٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَشَبِيعَتِهِمْ فِي دَيْرٍ مَا أَفْرَضَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

فَرَات  
عَنْ شَلَا  
بِهِرَجَائِسْ

قَالَ :  
الْأَوَّلَةُ

بِأَرْبَعِ

عَنْ  
كَمَا  
يُحْسِنُكُمْ

بِأَسْ  
بِأَسْ

فِي كُلِّ يَوْمٍ الْأَنْظَارُ إِلَيْهِ يَعْتَصِي الْمَكُونُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ نَظْرَةً أَقْبَىٰ لَهُ فِي كُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِينَ حَاجَةً وَقِيلَتْهُ عَلَىٰ مَا فِيهِ مِنَ الْمَغَاسِبِ وَهِيَ أُمُّ الْكِتَابِ وَشَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ أُولُوا الْعِلْمِ وَآيَةُ الْكَرْسِيِّ وَآيَةُ الْمُلْكِ .

۲۔ قریبا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ نے ان آیات کو زمین پر اترنے کا حکم دیا تو وہ ہائے عرش سے لیٹ کر کہنے لگیں اے رب ہم کب اس اتریں اہل خطا و ذنوب پر؟ خدا نے ان کو وحی کی کہ تم اترو۔ اپنے عورت و جلال کی قسم آل محمد اور ان کے شیعوں میں جو کوئی بعد نماز فریقہ تم کو پڑھے گا تو میں اس پر ایک نظر ڈالوں گا پھر اسے التفات کے ساتھ ہر روز ستر مرتبہ میری نگاہ التفات اس پر پڑے گی اور میں ہر نظر میں اس کی ستر حاجتیں پوری کر دوں گا اور اس کے گناہ معاف کر دوں گا اور وہ چار آیات یہ ہیں:-

- (۱) ہُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ
- (۲) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
- (۳) آيَةُ الْكَرْسِيِّ
- (۴) اللَّهُمَّ مَالِكُ الْمُلْكِ تَوَكَّلْ عَلَى الْمُلْكِ مِنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعِ الْمُلْكَ مِنْ تَشَاءُ تَعَزَّزْ مِنْ تَشَاءُ وَتَذَلْ مِنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَكَّانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ قَرَأَ الْمُسْتَبْحَاتِ كُلَّهَا قَبْلَ أَنْ يَنَامَ لَمْ يَمُتْ حَتَّىٰ يَنْدِرَ الْفَاقِمُ وَإِنْ مَاتَ كَانَ فِي جِوَارِ عِلِّيِّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ .

۳۔ قریبا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو قرآن کے تمام مسلمات کو سونے سے پہلے پڑھے تو حضرت حجت کی زیارت کے نذرے گا اور اگر مر جائے گا تو جو اسے قبر میں جگہ پائے گا۔

**توضیح:-** سے مراد وہ آیتیں ہیں جن میں ذکر تسبیح ہے سبحان ، سبح ، سبح وغیرہ کے ساتھ وہ سورے پانچ ہیں جن کے شروع سبح اللہ ہے جیسے سورہ علقہ ، سورہ فجر سورہ صف ، سورہ جمعہ جس کا سبح ہے اس طرح سورہ تغابن اور پھر سورہ سبح اسمہ ذیلک الا علی اور سبحان اللہ الذی اس سورے بعدہ کو شامل کرنے سے سات سورے ہو جاتے ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّعْمَانِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةً حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعُهُ غُفِرَ اللَّهُ

لَهُ دُنُوبٌ حَمِيزٌ سَنَةٌ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سونے سے پہلے سورۃ قل ہو اللہ احد سو مرتبہ پڑھے خدا اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔

۵۔ حَمِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَشَابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكَرْسِيِّ وَآتَيْنِ بِهَا وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا لَمْ يَرَفِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا يَكْرِهُهُ وَلَا يَقْرُبُهُ شَيْطَانٌ وَلَا يَنْتَسِي الْقُرْآنَ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۃ بقرہ کے ابتدائی چار آیتیں ، آیتہ الکرسی اور جو آیتیں اس کے بعد کہ آیتیں اس سورہ کے آخر کی پڑھے گا تو اپنے نفس اور مال میں کوئی امر باعث تکلیف نہ پائے گا اور نہ شیطان اس کے قریب ہوگا اور نہ قرآن کو بھولے گا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، يَجْعَلُ بِهَا صَوْتَهُ كَأَنَّكَ لَشَاهِدٌ بِسَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ قَرَأَهَا سِرًّا كَانَ كَأَلَمْ تَشْجِطْ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ قَرَأَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَهُ عَلَى نَحْوِ أَلْفِ ذَنْبٍ مِنْ دُنُوبِهِ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو سورہ انا انزلناہ باؤ از بلند پڑھے ایسا ہے جیسے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تلوار کھینچے۔ اور جو دل میں پڑھے ایسا ہے جیسے راہِ خدا میں زخمی ہونے والا اپنے ہی خون میں لوٹے اور جو دس مرتبہ پڑھے اس کے ایک ہزار گناہ بخشے جائیں گے۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ أَبِي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تِلْكَ الْقُرْآنُ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ رُبُّهُ الْقُرْآنُ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے باپ صلوات اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن ہی اللہ احد ثلاث قرآن ہے اور قل یا ایہا الکافرین جو تھائی نہ ان ہے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْرَبٍ ، عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ مَنَاجِيهِ لَمْ يَخَفِ الْفَالِجَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي دُبُرِ كُلِّ فَرِيضَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ دُخَانٌ وَقَالَ : مَنْ قَدَّمَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَبَّارٍ مَنَّعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ ، يَقْرَأُهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، فَإِذَا قَعَلَ ذَلِكَ رَزَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَهُ وَمَنَّعَهُ مِنْ شَرِّهِ ، وَقَالَ : إِذَا خِفْتَ أَمْرًا فَاقْرَأْ آيَةَ آيَةِ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ ثُمَّ قُلْ : اللَّهُمَّ اكْشِفْ عَنِّي الْبَلَاءَ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۸۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو سوتے وقت آیتہ الکرسی پڑھے اے انشاء اللہ فلیح نہ ہوگا اور جو ہر نماز ٹریفک کے بعد پڑھے تو کوئی زہر لہر جائے اور اسے ستانہ کے گا اور جو قل ہو اللہ کسی ظالم کی ملاقات کے وقت پڑھے تو اللہ اس کو ظلم کرنے سے روک دے گا اور جو اپنے چاروں طرف یہ سورہ پڑھ کر دم کرے گا تو اللہ اس کو نیکی کا رزق دے گا اور شرکاموں سے پہلے گا اور حضرت نے فرمایا جس کو کسی امر کا خوف ہو تو اسے چلبیسے کہ سو آیتیں قرآن کی کہیں سے پڑھ لے اور پھر کہے خداوند امیری بلا کو دور کر دے۔ تین بار یہ کہے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْيَقِينِ بِهَا فِي لَيْلَةٍ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا قَنُوتَ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ مِائَتِي آيَةٍ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ لَمْ يَحَاجَّهُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسِمِائَةٍ آيَةٍ فِي يَوْمٍ وَآيَةَ فِي صَلَاةٍ الشَّهْرِ وَاللَّيْلِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي الْقُلُوبِ الْمَحْفُوظِ قِنْطَارًا مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقِنْطَارُ أَلْفٌ وَمِائَتَانِ أَوْ قِيَّتَهُ ، وَالْأَوْقِيَّةُ أَكْثَرُ مِنْ جَلِيلٍ أَحَدٍ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑھے رات میں سو آیتوں کو نماز میں پڑھے تو خدا اس کے لئے ایک رات کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے جو بخمسور و خشوع ادا کی گئی ہو اور جس نے نماز سے علیحدہ دوسو آیتیں پڑھیں تو قرآن اس سے روز قیامت کوئی جھگڑا نہ کرے گا اور جو پانچ سو آیات رات اور دن کی نمازوں میں پڑھے گا تو خدا اس کے لئے لوہے محفوظ میں ایک قنطار لکھے گا اور قنطار ایک ہزار دوسو ذریعہ کا ہوگا اور ایک ذریعہ کوہ احد سے بڑا ہوگا۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ مَسْوُورِ بْنِ حَازِمٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ مَضَى بِهِ يَوْمٌ وَاجِدٌ قَصَلَى فِيهِ يَخْمِسَ صَلَوَاتٍ وَلَمْ يَقْرَأْ بِهَا يَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قِيلَ لَهُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَسْتَ مِنَ الْمُصَلِّينَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کا ایک دن اس طرح گزرے کہ پانچوں نمازوں میں سے کسی ایک میں تل ہوا اللہ نہ پڑھی ہو تو اس سے کہا جائے گا اے بندہ خدا تو نماز گزاروں میں سے نہیں ہے۔

۱۱۔ وَهَذَا الْإِسْنَادُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْعُ أَنْ يَقْرَأَ فِي دُبُرِ الْقِرْبَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، فَإِنَّ مَنْ قَرَأَهَا جَمَعَ اللَّهُ لَهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَغَفَرَ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَمَا وَلَدَا .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے اس کو چاہیے کہ ہر نماز فریضہ کے بعد قل ہو اللہ احد پڑھے۔ جو پڑھے گا تو اس کے لئے دنیا و آخرت کی نیکی جمع کر دے گا اور اس کو اور اس کے والدین اور اولاد کو بخش دے گا۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِنَّ سُورَةَ الْأَنْعَامِ نَزَلَتْ جُمْلَةً سَبْعًا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام فَعَظَمُوا مَا وَبَجَلُوا هَافِينَ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا فِي سَبْعِينَ مَوْضِعًا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي قِرَائَتِهَا مَاتَرَوْا كُوهًا .

۱۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ سورۃ انعام جب مکہ کی کل نازل ہوئی تو ستر ہزار ملائکہ نے آنحضرت پر نازل ہوتے وقت اس کی مشایت کر۔ پس اس کی تعلیم کرو اور اس کی عظمت میں مباغہ کرو اس میں ستر جگہ اللہ کا نام ہے اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اس کے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے تو اسے ترک دیتے۔

**توضیح :-** سابعین مرتبہ بکثرت استغفار مراد ہے۔

۱۳۔ عَنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : لَقَدْ وَافَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ سَبْعُونَ أَلْفًا فِيهِمْ جِبْرِيلُ عليه السلام يُصَلُّونَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ : يَا جِبْرِيلُ بِمَا يَسْتَحِقُّ صَلَاتُكُمْ عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : يَقْرَأُ آيَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَرَاكِبًا وَمَا شَاءَ وَذَاهِبًا وَجَائِيًا .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا نے سعد بن معاذ کے جنازہ کی نماز پڑھی تو فرمایا ستر ہزار ملائکہ جن میں جبریل بھی شامل تھے اس نماز میں شریک ہوئے۔ میں نے جبریل سے کہا کہ یہ شخص تمہاری نماز کا کس لئے



مستحق ہوا۔ انھوں نے کہا کہ اس لئے کہ اس نے قل ہو اللہ احد کو کھڑے ہو کر بیٹھ کر سواری میں ، پیدل جاتے اور آتے پڑھا ہے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدِّهْنَانِ، عَنْ دُرُسْتٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ إِلَيْكُمْ التَّكَاثُرُ عِنْدَ النَّوْمِ وَفِي فَتْنَةِ الْقَبْرِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ التکاثر وقت خواب پڑھے تو وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزْجِجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ التُّوفَلِيِّ رَفَعَهُ قَالَ : مَا قَرَأْتُ الْحَمْدَ عَلَى وَجْهِ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا سَكَنَ .

۱۵۔ عبد اللہ ابن فضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ سورہ حمد کسی درد کی جگہ پڑھی جائے گا تو وہ درد ضرور دور ہو جائے گا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَوْ قَرَأْتُ الْحَمْدَ عَلَى مَبِيتٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ثُمَّ دُثْتُ فِيهِ الرُّوحُ مَا كَانَ ذَلِكَ عَجَبًا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ سورہ حمد ستر مرتبہ پڑھ دی جائے اور وہ جی اٹھے گا تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

۱۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا مِنْ أَحَدٍ فِي حِدِّ الصَّبَا يَتَعَهَّدُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ قِرَاءَةَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ كُلِّ وَاحِدَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَخَمْسِينَ إِلَّا صَرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ كُلَّ لَمَمٍ أَوْ عَرَضٍ مِنْ أَعْرَاضِ الصَّيْبَانِ وَالْعَطَاشِ وَقَسَادِ الْعَمَلَةِ وَبُذُورِ الدَّمِ أَبَدًا مَا تَعُوذُ بِهَذَا سَتْنِي يَبْلَغُهُ الشَّيْبُ فَإِنْ تَعَهَّدَ نَفْسَهُ بِذَلِكَ أَوْ تَعُوذَ كَانَ مَحْفُوظًا إِلَى يَوْمِ يَقْبِضُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَفْسَهُ .

۱۷۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو کوئی عہد جوانی میں ہر رات سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

تین تین بار پڑھے اور قل ہو اللہ احد سو بار۔ اگر اتنا ممکن نہ ہو تو پچاس مرتبہ پڑھے تو اللہ اس کو ہر گناہ کبیرہ سے بچائے گا اور روک دے گا بچوں کو عارض ہونے والی بیماری اور عطاش کی بیماری (پچاس فروہی نہ ہو) اور سعدہ کا نسا داس سے دور رہیں گی اور جب یہ کرتا رہے تو خون ہمیشہ رگوں میں گردش کرے گا یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو جائے اور اگر برابر ایسا کرتا رہے اور اس کی حفاظت میں لگا رہے تو وہ قبض روح کے دن ستم سے محفوظ رہے گا۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ اسْتَكْفَى بِآيَةِ مِنَ الْقُرْآنِ مِنَ الشَّرِّ إِلَى الْقُرْبِ كُفِّي [إِذَا كَانَ يَبْقِي] .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی دستان کی ایک آیت بھی یقین اور صدق نیت کے ساتھ پڑھے تو مشرق سے مغرب تک کے شیٹوں سے محفوظ رہے گا۔

۱۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَيْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْعَوْدَةِ قَالَ : تَأْخُذُ قَلَّةٌ جَدِيدَةً فَتَجْعَلُ فِيهَا مَاءً ثُمَّ تَقْرَأُ عَلَيْهَا إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً ثُمَّ تَعْلِقُ وَتَشْرِبُ مِنْهَا وَتَتَوَضَّأُ وَبِزَادٍ أَدْفِيهَا مَاءً إِنْ شَاءَ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تعویذ کے متعلق ایک نیا مسکالہ اور اس میں پانی بھر کر تیس مرتبہ انا انزلنا فی لیلة القدر دم کرے پھر اس سے چلبے چھو کا ذکر کرے ، چلبے پئے یا وضو کرے انشاء اللہ پانی کم نہ ہوگا۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِدْرِيسَ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مُفَضَّلُ اخْتِزْ مِنَ النَّاسِ كَلِمَتَهُمْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَيَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ : أَقْرَأُهَا عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ وَمِنْ خَلْفِكَ وَمِنْ فَوْقِكَ وَمِنْ تَحْتِكَ ، فَإِذَا دَخَلْتَ عَلَى سُلْطَانٍ خَائِرٍ فَأَقْرَأْهَا جَبْنَ تَنْظُرَ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاعْقِدْ بِيَدِكَ الْبُسْرَى ثُمَّ لَا تَفَارِقْهَا حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهِ .

۲۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے مفصل لوگوں کے متعلق پناہ حاصل کرو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے قل ہو اللہ احد سے اس کو اپنے داہنے بائیں آگے پیچھے اور تحت و فوق پڑھے اور جب بادشاہ ظالم کے پاس جانا ہو تو یہی دم

کرے جب اس کا سامنا ہو۔ تین مرتبہ اور بایں ہاتھ لکھیں اور جب اس کے پاس سے نہٹیں ان کو بند رکھیں۔

۲۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ السَّيَّارِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ : وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَكَرَّمَ أَهْلَ بَيْتِهِ مَا مِنْ شَيْءٍ تَطْلُبُونَهُ مِنْ جِرْزٍ مِنْ حَرِّ أَوْ عَرْقٍ أَوْ سَرَقٍ أَوْ أَفْلَاحٍ ذَابَتْ مِنْ صَاحِبِهَا أَوْ ضَالَّةٍ أَوْ آيَةٍ الْإِسْلَامِ فِي الْقُرْآنِ ، فَمَنْ أَرَادَ ذَلِكَ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ ، قَالَ : فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَمَّا يُؤْمِنُ مِنَ الْحَرِّ وَالْعَرْقِ ، فَقَالَ : اقْرَأْ هَذِهِ الْآيَاتِ وَاللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ تَوَكَّلِ الْعَالَمِينَ ، وَمَا قَدَّرُوا اللَّهُ حَقَّ قَدَرِهِ - إِلَى قَوْلِهِ - سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ، فَمَنْ قَرَأَهَا فَقَدَّامِنَ الْحَرِّ وَالْعَرْقِ - قَالَ : فَقَرَأَهَا رَجُلٌ وَاصْطَرَمَتِ النَّارُ فِي بُيُوتِ جَبْرَائِيلَ وَبَيْتُهُ وَسَطَهَا فَلَمْ يَصِبْهُ شَيْءٌ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ ذَابْتَنِي اسْتَمَعْتُ عَلَى وَ أَمَّا مِنِّي عَلَى وَجَلٍ فَقَالَ : اقْرَأْ فِي أُذُنِهَا الْيَمْنَى «وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ» - فَقَرَأَهَا فَذَلَّتْ لَهُ ذَابْتُهُ - وَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَرْضِي أَرْضٌ مُسَبَّغَةٌ وَإِنَّ السِّبَاعَ تَغْشَى مَرْبِي وَلَا تَجُورُ حَتَّى تَأْخُذَ بِسِتْنِهَا فَقَالَ : اقْرَأْ - لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ - فَقَرَأَهَا الرَّجُلُ فَاجْتَنَبَتْهُ السِّبَاعُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ فِي بَطْنِي مَاءٌ أَصْفَرُ فَهَلْ مِنْ شِفَاءٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَلَاذِمُهُمْ وَلَا يَنْبَارُ وَلَكِنْ اكْتُبْ عَلَى بَطْنِكَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَتَغْسِلْهَا وَتَشْرِبْهَا وَتَجْعَلَهَا ذَخِيرَةً فِي بَطْنِكَ فَتَبْرِئَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَرَّ وَجَلَّ - فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَتَبَرَ أَبَا دِينَ اللَّهِ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الضَّالَّةِ ؟ فَقَالَ : اقْرَأْ فِي رِجْلَيْكَ قَوْلِي : يَا هَادِي الضَّالَّةِ رُدَّ عَلَيَّ ضَالَّتِي - فَفَعَلَ فَرَدَّ اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ ضَالَّتُهُ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْآيَةِ فَقَالَ : اقْرَأْ وَأَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرِ لُجِّي يَفْشَاءُ مَوْجٌ مِنْ قَوْعِهِ مَوْجٌ - إِلَى قَوْلِهِ - : وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا أَفْهَلَهُ مِنْ نُورٍ - فَقَالَهَا الرَّجُلُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْآيَةُ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ السَّرَقِ فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ قَدْ يَسْرِقُ لِي الشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ لَيْلًا ؟ فَقَالَ لَهُ : اقْرَأْ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوَادِعُوا الرَّحْمَنَ آيَاتًا تَدْعُوا - إِلَى قَوْلِهِ : وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا - ثُمَّ قَالَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ مَنْ بَاتَ بِأَرْضٍ فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ «إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ

۷۔ زہری نے کہا میں نے علی بن الحسین علیہما السلام سے کہا کون سا عمل افضل ہے فرمایا حال و منزل میں نے کہا اس سے مراد کیلئے فرمایا۔ متران شروع کرو اور اسے ختم کرو جس نے سفر شروع کیا وہ آخر منزل پر پہنچ گیا اور رسول اللہ نے فرمایا اللہ کی عطا ہے قرآن جسے وہ مل گیا تو سب سے افضل تیرا مل گیا اس نے امر عظیم کو حقیر سمجھا اور امر صغیر کو عظیم مانا۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَهُوَ غَنِيٌّ وَلَا فَقْرَ بَعْدَهُ وَلَا مَائِدَ غَنِيٍّ

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے قرآن پڑھا وہ غنی ہے اس کے بعد فقری نہیں اور اگر اس کے بعد بھی فقری رہے تو پھر اس کے لئے غنا نہیں۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا مَعْاشِرَ قُرْآنِ الْقُرْآنِ اذْكُمُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَحْمَلَكُمْ مِنْ كِتَابِهِ فَإِنِّي مَسْئُولٌ وَإِنْتُمْ مَسْئُولُونَ إِنِّي مَسْئُولٌ عَنْ تَبْلِغِ الرِّسَالَةِ وَأَمَّا أَنْتُمْ فَتَسْأَلُونَ عَمَّا حَمَلْتُمْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَنِي .

۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے قرآن پڑھنے والو اللہ سے ڈرو اس امر میں کہ اپنی کتاب کے احکام کا جو بار تم پر ڈالا گیا ہے اسے پورا کرو۔ تبلیغ رسالت کے متعلق مجھ سے سوال ہوگا اور جو قرآن تم پر عائد ہیں ان کے متعلق تم سے سوال ہوگا وہ اعمال متعلق ہوں گے اللہ کی کتاب اور میری سنت سے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْيَمَنِيِّ ، عَنْ حَفْصِ قَالَ : سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لِرَجُلٍ : أَتُحِبُّ الْبَقَاءَ فِي الدُّنْيَا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ : وَلِمَ ؟ قَالَ : لِقِرَاءَةِ قُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، فَسَكَتَ عَنْهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْدَ سَاعَةٍ : يَا حَفْصُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَوْلِيَانَا وَ شَبَعِنَا وَلَمْ يُحْسِنِ الْقُرْآنَ عِلْمٌ فِي قَبْرِهِ لِيَرْفَعَ اللَّهُ بِهِ مِنْ دَرَجَتِهِ فَإِنَّ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ عَلَى قَدَرِ آيَاتِ الْقُرْآنِ يُقَالُ لَهُ : اقْرَأْ وَارْقُ ، فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَرْقِي . قَالَ حَفْصُ : فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ خَوْفًا عَلَى نَفْسِهِ مِنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا أَرَجًا النَّاسِ مِنْهُ وَكَانَتْ قِرَاءَتُهُ حُزْنًا ، فَلَا أَقْرَأَ أَفْكَانَةً يُخَاطَبُ إِنْسَانًا .

۱۰۔ حفص راوی کہتا ہے کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا یہ شخص سوائے سورہ

ایک شخص نے پوچھا جو گھر سے بھاگ جلے اس کے واپس آنے کے لئے بتلیے فرمایا۔ سورہ نور کی یہ آیت پر مبنی، وَأَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ قَوْفٍ مَوْجٌ - إِلَى قَوْلِهِ - وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا أَفْهَاهُ مِنْ نُورٍ - اس شخص نے بیان کیا کہ اس کے بڑھنے سے بھاگا ہوا واپس آگیا۔

پھر ایک شخص نے سرقہ کے متعلق پوچھا کہ میرے گھر سے ہر رات کوئی نہ کوئی شے چوری ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا نبی اسرائیل کی یہ آیات پڑھو۔ قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَدْعُوا الرِّحْمٰنَ إِنَّهُمَا تَدْعُوهُمَا فَالْأَسْمَاءُ الْفَخْخَةُ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَثَنٌ مِّنَ الدِّينِ ۚ وَكَثْرَةُ تَكْوِيلًا ۝

پھر فرمایا جو کوئی کسی خرابی میں رات گزارے وہ ان آیات کو پڑھے إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ - إِلَى قَوْلِهِ - تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ، سورہ اعراف) ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے اور شیاطین اس سے دور رہیں گے وہ یہ عمل کرتا رہا۔ ایک غیر آباد جگہ سویا اور پڑھا نہیں شیطان اس پر غالب آگیا۔

شیطان کے ساتھی نے شیطان سے کہا کہ اس کو مہلت دے اس کے بعد وہ شخص بیدار ہو گیا اور اس نے یہ آیت پڑھ لی۔ شیطان نے اپنے ساتھی سے کہا۔ خدا نے تیری ناک رگڑ دی اب ملائکہ اس کی حفاظت صبح تک کریں گے صبح کو وہ شخص امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کے کلام میں شفا اور سہا ہے۔ سورج نکلنے کے بعد وہ پھر خراب ہو گیا۔ وہاں اس کو شیطان کے بال اکھڑے ہوئے ایک جگہ نظر آئے (جو ملائکہ نے اس کا سر پر کر کے لپٹے تھے) توضیح :- اس آدمی کو شیطان کے بال نظر آ جانا یہ سبب کرامت امیر المومنین علیہ السلام تھا۔

۲۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَخْرِبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ لَمْ يَبْرِئْهُ الْحَمْدُ لَمْ يَبْرِئْهُ شَيْءٌ.

۲۲ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو سورہ حمد سے شفا نہ ہوگی اسے کسی چیز سے شفا نہ ہوگی۔

۲۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَرَأَ - إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ - : قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ الشِّرْكِ.

۲۳ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بستر خواب پر لیٹے وقت سورہ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہوا اللہ احد پڑھے گا اللہ اس کو شرک سے بچائے گا۔

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْنَدٍ كَرُمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَمْلَأُوا مِنْ قِرَاءَةِ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زَلَزَالُهَا، فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ بِهَا فِي نَوَافِلِهِ لَمْ يُصِبهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِزَلْزَلَةٍ أَبَدًا وَلَمْ يَمُتْ بِهَا وَلَا بِصَافِقَةٍ وَلَا بِآفَةٍ مِنْ آفَاتِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ وَإِذَا مَاتَ نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيمٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ فَيَقْعُدُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: يَا مَلَكُ الْمَوْتِ ارْفُقْ بِوَلِيِّ اللَّهِ فَإِنَّهُ كَانَ كَثِيرًا مَا يَذْكُرُنِي وَيَذْكُرُ بِلَاوَةِ هَذِهِ السُّورَةِ، وَتَقُولُ لَهُ السُّورَةُ وَنَسَلْ ذَلِكَ وَ يَقُولُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَمَا أَمَرَنِي رَبِّي أَنْ أَسْمَعَ لَهُ وَأَطِيعَ وَلَا أُخْرِجَ رُوحَهُ حَتَّى يَأْمُرَنِي بِذَلِكَ فَإِذَا أَمَرَنِي أَخْرَجْتُ رُوحَهُ وَلَا يَزَالُ مَلَكُ الْمَوْتِ عِنْدَهُ حَتَّى يَأْمُرَهُ بِقَبْضِ رُوحِهِ وَإِذَا كُشِفَ لَهُ الْغِطَاءُ قَبِرَى مَنَازِلَهُ فِي الْجَنَّةِ فَيُخْرِجُ رُوحَهُ مِنَ الْآلِنِ مَا يَكُونُ مِنَ الْعِلَاجِ، ثُمَّ يَشْوِصُ رُوحَهُ إِلَى الْجَنَّةِ سَعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَتَنَبِّذُونَ بِهَا إِلَى الْجَنَّةِ.

۲۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے سورہ اذالزلزلت الارض کے پڑھنے سے طول نہ ہو جو کوئی اسے نوافل میں پڑھے گا اس کو خدا کبھی زلزلہ کی آفت میں مبتلا نہ کرے گا اور وہ زلزلہ میں نہ مرے گا اور نہ بجلی کی زد میں آئے گا اور نہ دنیا کی کسی آنت میں مبتلا ہو گا۔ مرتے دم تک اور جب مرنے کا وقت آئے گا تو ایک نیک بلیغ فرشتہ خدا کی طرف سے آئے گا اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہے گا اے ملک الموت اس ولی خدا کے ساتھ نرمی کر، یہ اکثر اوقات میرا ذکر کیا کرتا تھا اور اس سورہ کی تلاوت کرتا تھا اور یہی وہ سورہ کہے گا اور ملک الموت کہے گا میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بات سنوں اور اس کو مانوں اور جب تک وہ مجھ سے نہ کہے اس کی روح قبض نہ کروں جب کہے تب قبض کروں وہ فرشتہ اس وقت تک رہے گا جب تک وہ قبض روح کے لئے کہے جب اس کے سامنے سے پردہ ہٹ جائے گا اور جنت کے مناظر اس کے سامنے آجائیں گے تو نرمی سے اس کی روح قبض کرے گا اور اس کی روح کے ساتھ ہوں گے جنت تک ستر ہزار فرشتے جو جلد اس کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔

## چودھواں باب

## النوادير

(بَابُ التَّوَادُّعِ) ١٢

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ : عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُرَأَ الْقُرْآنُ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاتَّحَدَهُ

شون داو

حَالَهُ

ابنی اسرار

پہلے

وَقَدْ

وَأَيُّ

اور پھر

یہ ایک

۱۰۰

ہے اس کو

10

جی۔

۱۵۰  
یحییٰ

يا ايها

وہ

بِضَاعَةٍ وَاسْتَدْرَكَ بِهِ الْمُلُوكَ وَاسْتَطَالَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَحَفِظَ حُرُوفَهُ وَضَبَعَ حُدُودَهُ  
وَأَقَامَهُ إِفَامَةً الْقِدْحِ فَلَا كَثْرَةَ اللَّهُ هَؤُلَاءِ مِنْ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ الْقُرْآنِ  
عَلَى ذَا قَلْبِهِ فَاسْهَرَ بِهِ لَيْلَهُ وَأَطْمَأَنَّنَ بِهِ نَهَارَهُ وَقَامَ بِهِ فِي مَسَاجِدِهِ وَتَجَافَى بِهِ عَنْ فِرَاشِهِ قَبِيًّا وَلَيْتَكَ  
يَدْفَعُ اللَّهُ الْعَرَبِيزَ الْجَبَّارَ الْبَلَاءُ وَيَا وَلَيْتَكَ يَدْفَعُ اللَّهُ عَنَّا وَجَلَّ مِنْ الْأَعْدَاءِ وَيَا وَلَيْتَكَ يَنْزِلُ اللَّهُ عَنَّا وَجَلَّ  
الْقَبِيَّتِ مِنَ السَّمَاءِ فَوَاللَّهِ لَهَؤُلَاءِ فِي الْقُرْآنِ أَغْرٌ مِنَ الْكِبَرِيَّتِ الْأَحْمَرِ .

اگر فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ ہے قرآن کو دولت کمانے  
کا ذریعہ بنایا ہے اور بادشاہوں سے نفع چاہے اور لوگوں میں عزت کا خواستگار ہو اسے دوسرا وہ ہے جس نے قرآن کو حفظ  
کیلئے اس کے حدود و احترام کو ضائع کیے اور اس کے تیرہا دشمنان میں کام نہیں آتے۔ خدا ان عاملان قرآن کو  
زیادہ نہ بنائے گا تیسرے وہ ہے جس نے قرآن کو اپنے مرض قلب کا علاج قرار دیا ہے وہ راتوں کو تلاوت کے لئے جاگا ہے اور  
دن کو بھوکا پیاسا رہا ہے مسجدوں میں نماز ادا کی ہے اور اپنے فرش پر یا رخدا میں پہلو بٹکتے ہیں یہی وہ ہیں جن کے صدقے میں  
اللہ بلاؤں کو لوگوں سے دور رکھتا ہے اور دشمنان دین سے انتقام لیتا ہے انہی کی وجہ سے مینہ برساتا ہے واللہ یہ فائز ہیں  
قرآن سحر گندہک سے زیادہ کیاب ہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِسْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ  
عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: نَزَلَ  
الْقُرْآنُ اثْنَلَاثًا: ثَلَاثٌ فِيْنَا وَفِي عَدُوِّنَا، وَثَلَاثٌ سُنَنٌ وَأَمْتَالٌ، وَثَلَاثٌ قَرَائِمُ وَأَحْكَامٌ .

۲۔ اصبح بن نباتہ نے امیر المؤمنین سے نقل کیلئے کہ قرآن تین حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ ہمارے اور ہمارے  
دشمنوں کے بارے میں ہے ایک حصہ سنن و امثال میں ہے اور ایک حصہ فرائض و احکام میں ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ  
فَوْقِدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زَكْرِيَّا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ: رُبْعٌ حَلَالٌ  
وَرُبْعٌ حَرَامٌ وَرُبْعٌ سُنَنٌ وَأَحْكَامٌ وَرُبْعٌ خَبَرٌ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَنَبَأٌ مَا يَكُونُ بَعْدَكُمْ وَفَصْلٌ مَا بَيْنَكُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن کے چار حصے ہیں ایک جو حلال میں حلال ہے ایک میں حرام  
ایک جو حلال میں سنن و احکام میں ہے اور ایک جو حلال میں وہ خبریں ہیں جو تم سے پہلے لوگوں سے متعلق ہیں اور خبریں ان  
کی جو تمہارے بعد آنے والے ہیں اور فیصلے ہیں تمہارے درمیان۔

۴۔ ابو علیؑ الأشعرؒ، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن إسحاق بن عمارة، عن أبي بصير، عن أبي جعفرؑ قال: نزل القرآن أربعة أرباع: ربع فينا وربع في عدونا وربع سنن وأنفال وربع فرائض وأحكام.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن نازل ہوا ہے چار حصوں میں ایک جو تمہاری ہمارے بارے میں ایک جو تمہاری ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے اور ایک جو تمہاری سنن انفال کے بارے میں اور ایک جو تمہاری فرائض و احکام کے بارے میں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مَنصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ السَّرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِؑ قَالَ: أَوَّلُ مَا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ، وَآخِرُهُ: إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ،

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے پہلے سورہ اقرار باسم ربک نازل ہوا ہے اور سب سے آخر میں اذار نصر اللہ۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَنَحْوُ بَيْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمَانَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِؑ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ» وَإِنَّمَا أُنْزِلَ فِي عِشْرِينَ سَنَةً بَيْنَ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِؑ: نَزَلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ثُمَّ نَزَلَ فِي طَوْلٍ عِشْرِينَ سَنَةً، ثُمَّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: نَزَلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَانْزَلَتِ السُّورَةُ لَيْسَتْ مَضِيَّةً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَانْزِلَ الْأَنْجَبِلُ لثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَانْزِلَ الرَّبُّوْرُ لثَمَانِ عَشَرَ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَانْزِلَ الْقُرْآنُ فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیا یہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کے راوی نے پوچھا کہ قرآن تو بیس برس کے عرصہ میں نازل ہوا ہے حضرت نے فرمایا پورا قرآن تو ماہ رمضان میں بیت المعمور میں نازل ہوا تھا پھر بیس برس کے عرصہ میں حضرت رسول خدا پر نازل ہوتا رہا۔ پھر فرمایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم پر صحیفہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ میں نازل ہوئے اور تو ربیت ۶ رمضان کو نازل ہوئی انجیل ۱۳ ماہ رمضان کو زبور ۱۸ ماہ رمضان کو اور قرآن ۱۳ ماہ رمضان کو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِؑ قَالَ: لَا تَنْتَقِلُ بِالْقُرْآنِ.

حُدُودُ  
لِقُرْآنِ  
وَأَيْتِكَ  
وَحَلَّ

کمانے  
ن کو حفظ  
ان کو  
اپنے اور  
مدت میں  
تاریخ

نبوب  
نزل

ورہا

دین  
نزل

حرام  
ان



۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے قرآن سے تقاضا نہ کرو (غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے نہ کرنے لگیں۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّوْدِاقِ قَالَ : عَرَضْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۑ كِتَابًا فِيهِ قُرْآنُ مُحَمَّدٍ مَشْرُوعٌ بِالذَّهَبِ وَكُتِبَ فِي آخِرِهِ سُورَةُ بِالذَّهَبِ وَأَرَيْتُهُ إِيَّاهُ فَلَمْ يَبَيِّنْ فِيهِ شَيْئًا ، إِلَّا كِتَابَةَ الْقُرْآنِ بِالذَّهَبِ وَقَالَ : لَا يُعْجِبُنِي أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ إِلَّا بِالسَّوَادِ كَمَا كُتِبَ أَوَّلَ مَرَّةٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک کتاب پیش کی جس میں قرآن لکھا ہوا تھا آیت کے آخر کی علامت اور دسویں آیت کے آخر کی علامت اور آخر سورہ کی آیت سنہری تھی۔ میں نے وہ تحریر حضرت کو دکھائی حضرت نے اور تو کوئی اعتراض نہ کیا۔ ہاں کتابت قرآن سونے کے پانی سے کرنے کے متعلق فرمایا کہ مجھے تو یہی پسند ہے کہ قرآن کی کتابت سیاہی سے ہو جس طرح پہلے مرتبہ ہوئی تھی۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَاسِينَ الصَّرِيرِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ رِزَاةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ۑ قَالَ : قَالَ : تَأْخُذُ الْمُصْحَفَ فِي الثَّلَاثِ النَّهْيِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَنْشُرُهُ وَتَقْضُهُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِيهِ وَفِيهِ اسْمُكَ الْأَعْظَمُ الْأَكْبَرُ وَأَسْمَاؤُكَ الْحُسْنَى وَمَا يَخَافُ وَيَرْجُو أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ عُمَّالِكَ مِنَ النَّارِ . وَتَدْعُو بِمَا بَدَأَ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ .

۹۔ زدارہ سے مروی ہے کہ شب قدر میں قرآن کو کھولو اور اپنے منہ کے سامنے رکھ کر کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں واسطہ کے بغیر نازل کی ہوئی کتاب کا اور جو اس میں ہے اور اس میں تیرا اسم اعظم ہے اور تیرے اسمائے حسنی ہیں اور جس سے خوف کیا جاتا ہے اور جس کی امید کی جاتی ہے کہ مجھ کو آتش جہنم سے آزاد کر۔ پھر جو چاہے دعا مانگ۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّصْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ۑ قَالَ : لِكُلِّ شَيْءٍ رِبْعٌ وَرِبْعُ الْقُرْآنِ شَهْرُ رَمَضَانَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہر شے کے لئے رربع بہار ہے اور قرآن کی فصل بہار ماہ رمضان ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ سَيَّانٍ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ۑ عَنِ الْقُرْآنِ وَالْفَرَاقَانِ أَهْمَا شَيْئَانِ أَوْ شَيْءٍ وَاحِدٌ ؟ فَقَالَ ۑ : الْقُرْآنُ جُمْلَةُ الْكِتَابِ

وَالْمُؤْمِنُ الْمُحْكَمُ الْوَاحِدُ الْعَمَلِيُّ .

۱۱۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قرآن و فرقان دو چیزیں ہیں یا ایک ہی چیز ہے حضرت نے فرمایا قرآن پوری کتاب ہے اور فرقان دو آیات حکم ہیں جن پر عمل واجب ہے ۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَسَّاسِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَرَّاحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ وَاحِدٌ نَزَلَ مِنْ عِنْدِ وَاحِدٍ وَلَكِنَّ الْإِخْتِلَافَ يَجِبُ . مِنْ قِبَلِ الرَّوَاةِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قسم ان واحد ہے ذات واحد کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اختلاف تو راویوں کا پیدا کر رہا ہے ۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنِ الْقُضَيْمِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَقَالَ : كَذَبُوا أَعْدَاءُ اللَّهِ وَلَكِنَّهُ نَزَلَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ مِنْ عِنْدِ الْوَاحِدِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگ کہتے ہیں قرآن نازل ہوا ہے سات حرفوں پر ، فرمایا دشمنان خدا جھوٹ ہیں ایک ہی حرف پر ایک ہی ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے ۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ الْقُرْآنُ بِأَمْرِكَ أَعْنِي وَاسْمِي بِأَجَانِدَةٍ (۱) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَعْنَاهُ مَا عَصَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَلَى نَبِيِّهِ عليه السلام فَهُوَ يَعْنِي بِهِ مَا قَدْ مَضَى فِي الْقُرْآنِ مِنْ قَوْلِهِ : هَوَلَوْلَا أَنْ تَبْتَئَكَ أَفَدَكْتُ تَرَكُنِي إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَبْلَئِكَ ، عَنِّي بِذَلِكَ غَيْرُهُ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ قرآن اس طرح نازل ہوا ہے کہ میری مراد تجھ سے ہے اور سنا نامعلوم ہے پڑوسی کو کہ آخر کا جملہ ایک ضرب المثل ہے ایک عورت دوسری عورت سے پہلو دار کلام کرتی تھی یعنی کہتی تھی کسی اور سے اور سنا نامقصود تھا پڑوسن کو یعنی مخاطب نبی سے اور مقصود میں دوسرے ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قرآن میں جہاں اللہ نے اپنے نبی کو عتاب کیا ہے اس سے مراد دوسرے

ہیں جیسے فرمایا ہے اگر ہم اسے رسول تمہیں ثابت قدم رکھتے تو تم ضرور کچھ نہ کچھ کفار و مشرکین کی طرف مائل ہو جاتے یہاں مراد غیر نبی ہیں۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ سَعْيَانَ بْنِ السَّمْطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ تَنْزِيلِ الْقُرْآنِ قَالَ : اقْرَؤُوا كَمَا عَلَّمْتُمْ .

۱۵۔ راوی نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے تنزیل قرآن کے متعلق پوچھا تو فرمایا اسی طرح پڑھ جاؤ جس طرح تم کو تعلیم دی گئی۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِصْحَفًا وَقَالَ : لَأَنْتَظِرُ فِيهِ ، فَفَتَحْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيهِ : «لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا» فَوَجَدْتُ فِيهَا اسْمَ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ قَالَ : قَبِضْهُ ، إِلَيَّ : ابْعَثْ إِلَيَّ بِالْمِصْحَفِ .

۱۶۔ راوی کہتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا اور لکھا۔ اور اس کی نقل نہ کرنا میں نے اسے کھولا اور پڑھا۔ اس میں سورہ بنی نہل (۱) میں لکھا کہ «لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا» میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام ہیں ان کے باپوں کے نام سے لکھے تھے پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا کہ یہ قرآن میرے پاس واپس بھیج دو۔

یہ نام بطور تفسیری نوٹ کے تھے نہ کہ اصل قرآن، آپ نے نقل کرنے کی اجازت نہ دی کہ ہمارا لوگ اس کو اصل قرآن قرار دے لیں۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا صَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بِعَقْدَةٍ بَعْضُ إِلَّا كَفَرَ .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے چچ بزرگوار نے فرمایا جس نے ایک آیت کو دوسری آیت کی طرح قرآن یا یعنی آیات متشابہات کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے آیات محکمہ کی طرح کی اس نے کفر کیا۔

۱۸۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّضْرِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَرْثَمٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ جَابِرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : دَفَعَ مِصْحَفٌ فِي الْبَحْرِ فَوَجَدُوهُ وَقَدْ دَهَبَ مَا فِيهِ إِلَّا هَذِهِ آيَةٌ «وَالْأَلَى اللَّهُ تَصِيرَ الْأُمُورُ»

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن دریا میں گر گیا لوگوں نے اسے پکڑ لیا مگر اس حال میں کہ یہ آیت باقی رہی۔ آگاہ ہو کہ اللہ کی طرف امور کی بازگشت ہے۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن کی ہر آیت کی تاویل لوگوں نے اپنے دل سے کر کے گویا اسے ضائع کر دیا اس کا صحیح مفہوم قائم آل محمد ہی کے زمانہ میں لوگوں کو معلوم ہو گا جب کہ تمام اختلافات منہ جائیں گے

۱۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَيْمُونِ الْفَدَّاحِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : اقْرَأْ ، قُلْتُ : وَمِنْ آيَةٍ شَيْءٌ أَقْرَأُ ؟ قَالَ : مِنَ السُّورَةِ النَّاشِئَةِ قَالَ : فَجَعَلْتُ النَّاشِئَةَ فَقَالَ : اقْرَأْ مِنْ سُورَةِ يُوسُفَ قَالَ : فَقَرَأْتُ وَلِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَ زِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ قَالَ خَشَنُكَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِبْرَاهِيمُ لَا تَعْجَبُ كَيْفَ لَا تَعْجَبُ إِذْ أَوْرَأَتْ الْقُرْآنَ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے کہا پڑھو، میں نے کہا کیا پڑھوں فرمایا یوسف سورت میں تلاش کرنے لگا۔ فرمایا سورہ یوسف پڑھو۔ جن کے لئے دنیا میں بھلائی ہے ان کے لئے آخر میں بھی بھلائی ہے بلکہ کچھ پڑھو کہ (نہ گنہگاروں کی طرح) ان کے چہروں پر کالا لک لگی ہوئی ہوگی اور نہ انھیں ذلت ہوگی۔ امام نے فرمایا تیرے غور و فکر کے لئے یہی کافی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ میں کیوں بوڑھا ہوں جب قرآن میں یہ پڑھوں۔

توضیح :- قرآن میں سورہ یوسف دسواں سورہ ہے بشمول سورہ الحمد اور نواں سورہ ہے بغیر الحمد یا یہ کہ سورہ انفال اور توبہ کو ایک سورہ مانا جاتا ہے۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّازٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَمْرِو وَ كَرْمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يَلْسَانُ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ» قَالَ : يُبَيِّنُ الْأَلْسُنَ وَلَا يُبَيِّنُ الْأَلْسُنَ .

۲۰۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ کھلی عربی زبان میں (قرآن) ہے فرمایا وہ ظاہر کرتا ہے ان تمام باتوں کو عربی زبان میں جو مختلف زبانوں میں انبیاء پر نازل ہوئیں اور ان زبانوں کا بیان نہیں۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّبْهَنِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ غَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَقَرَأُ آخِرَ الْكِتَابِ إِلَّا يَتَقَدَّرُ فِي السَّاعَةِ النَّبِيُّ يُرْبَدُ .

یہاں مراد

بیب، عن

بہا طرہ تم

الحسن

بہا اسم

اہم نے

بلکہ کے نام

القاسم

کفر

قرآن یا

جابر

ہذیہ

۲۱۔ نہایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی سورہ کہف کی آیت پڑھ کر سوئے وہ جس وقت بیدار ہونا چاہے گا ہوجائے گا۔

۲۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَغَيْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنِ عُمَانَ بْنِ عُبَيْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: سَلِّمْ مَوْلَاكَ وَكَذَلِكَ أَسَدُ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا بُوْرَةٌ يَسْ، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَنْقُدُ مَامَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَيْعَبْدُ مَا قَرَأَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا بَأْسَ.

۲۳۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ سلیم آپ کے غلام نے بیان کیا ہے کہ اس کو سولے سورہ یس کے اور کوئی سورہ یاد نہیں۔ کیا جب وہ رات کو نماز یا غیر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا چاہے تو اسی سورہ کو بار بار پڑھے۔ تسبیح کیا کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفًا مِنَ الْقُرْآنِ أَيْسَ عَلَى مَا يَقْرَأُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كُنْ عَنْ هَذِهِ الْقِرَاءَةِ وَقَرَأْ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتَّى يَقُومَ الْقَائِمُ عليه السلام فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ عليه السلام قَرَأَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ حَذْوً وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلَيَّ عليه السلام وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلَيَّ عليه السلام إِلَى النَّاسِ حِينَ قَرَعَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ [اللَّهُ] عَلَيَّ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوا: هُوَذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَأَحَاجَةٌ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا اللَّهُ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَدًا، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أُخْبِرَ كُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِنَقْرُوهُ.

۲۵۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کر سن رہا تھا اس کی قرأت عام لوگوں کی قرأت کے خلاف تھی۔ حضرت نے فرمایا اس طرح نہ پڑھ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو جب تک ظہور قائم آل محمد نہ ہو۔ جب ظہور ہوگا تو وہ قرآن کی صحیح صورت میں تلاوت کریں گے اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور فرمایا جب حضرت جمع قرآن اور اس کی کتابت سے نارغ ہوئے تھے تو آپ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس طرح رسول خدا پر نازل ہوئی تھی۔ میں نے اس کو دو دلوں (لوح دل اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا اس کے بعد اب تم کہیں اس کو نہ دیکھو گے۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تاکہ تم اس کو پڑھو۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَتْلُو الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَنْسَاهُ أَعْلَيْهِ فِيهِ حَرْجٌ ؟ فَقَالَ : لَا .  
۲۵۔ رادی نے صادق آل محمد سے ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جس نے قرآن پڑھا اور بھول گیا پھر پڑھا پھر بھول گیا آیا اس میں اس کے لئے حرج تو نہیں فرمایا نہیں۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبِي عليه السلام : مَنْ شَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرًا .

۲۵۔ ترجمہ حدیث مکالمیں دیکھیے۔

۲۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَنَحْوِهِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ جَبَلٍ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سُورَةُ الْمُلْكِ هِيَ الْمَسَامَةُ تَمْنَعُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي التَّوْرَةِ وَسُورَةُ الْمُلْكِ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَتِهِ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ وَلَمْ يَكُنْ بِهَا مِنْ الْغَافِلِينَ وَإِنِّي لَا أَرُكْعُ بِهَا بَعْدَ عِشَاءِ الْآخِرَةِ وَأَنَا جَالِسٌ وَإِنْ وَالِدِي عليه السلام كَانَ يَقْرَأُهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ نَاكِرٌ وَنَكِيرٌ مِنْ قَبْلِ رَجُلَيْهِ قَالَتْ رَجُلَاهُ لَهُمَا لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقُومُ عَلَيَّ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَإِذَا أَتَيْتَاهُ مِنْ قَبْلِ جَوْفِي قَالَ لَهُمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ ، قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ أَوْعَانِي سُورَةَ الْمُلْكِ وَإِذَا أَتَيْتَاهُ مِنْ قَبْلِ لِسَانِي قَالَ لَهُمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقْرَأُ أَبِي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سُورَةَ الْمُلْكِ .

۲۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ سورۃ ملک (تبارک الذی بیدہ الملک) عذاب قبر سے روکنے والا ہے یہ سورۃ نوریت میں بھی ہے۔ یعنی جس زبان میں اس میں یہ سورۃ پڑھی جائے اس کا ترجمہ الملک ہے (جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امامت کا اختیار بندوں کو نہیں بلکہ یہ امر خدا کے ہاتھ میں ہے جس نے یہ سورۃ رات کی عبادت میں پڑھا اور ذکر خدا زیادہ اور اچھی طرح کیا تو وہ غافلین میں نہ لکھا جائے گا اور میں یہ سورۃ عشر نمازوں کے بعد میٹھ کر پڑھتا ہوں اور میرے والد ماجد اس سورۃ کو ہر دن اور ہر رات میں پڑھتے تھے اس کے پڑھنے والے کی قبر میں ناکر و نکیر اس کے پیروں کی طرف سے داخل ہوں گے تو ان کے دونوں پیر کہیں گے کہ تم دونوں کو ہماری طرف سے آنے کا راستہ نہیں۔ کیونکہ یہ شخص ہر رات اور ہر دن نماز میں کھڑے ہو کر سورۃ ملک پڑھا کرتا تھا اور جب وہ اس کے درمیان سے آنا چاہیے گا تو وہ کہے گا ادھر سے تمہارا راستہ نہیں

قل ہو اللہ کے اور کچھ نہیں جانتا تھا) کیا تو دنیا کے لئے لقا جانتا ہے اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیوں؟ تاکہ سورہ قل ہو اللہ کی تلاوت کر دیں یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ پھر ایک گھڑی بعد فرمایا اے حفص ہمارے محبوب اور شیعوں میں سے جو کوئی مر جائے اور قرآن اچھی طرح نہ پڑھا ہو تو اس کو قبر میں تعلیم دے دی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات بلند کرے۔ بعد آیات قرآنی اس سے کہا جائے گا پڑھو اور ترقی کرو۔ وہ پڑھ کر بلند مرتبہ پائے گا پھر حشر نے کہا میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے زیادہ کسی کو خوف خدا کرتے نہیں دیکھا اور نہ ان سے بہتر لوگوں کی امید گاہ کسی کو پایا۔ وہ بڑے دد ناک لہجے میں پڑھتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کسی سے مخاطب ہیں۔

۱۱۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عَرَفَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالْمُجْتَهِدُونَ فَوَادُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالشُّرُكُ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن کے پڑھنے والے اہل جنت کے عزیز ہیں اور مجتہد لوگ اہل جنت کے پیارے اور دیرینہ دوست ہیں۔

## تیسرا باب بمشقت تعلیم قرآن حاصل کرنا (باب ۳)

۱۱ (مَنْ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ بِمَشَقَّةٍ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ بَسَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الَّذِي يُعَالِجُ الْقُرْآنَ وَيَحْفَظُهُ بِمَشَقَّةٍ مِنْهُ وَقَلَّةٍ جُعِلَ لَهُ أَجْرَانِ.

۱۔ سرایا صادق آل محمد نے جو کوئی پڑھنے کی مشق جاری رکھتا ہے اور حفظ کرنے کی مشقت برداشت کر کے متورثا سا حفظ بھی کر لیتا ہے تو پیش خدا اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

۲۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ مَنصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنِ الْقَبَّاحِ بْنِ

کیوں کہ اس نے سورہ ملک کو دل میں جسگہ دی تھی اور جب وہ اس کی زبان کی طرف سے آنا چاہیں گے تو کچھ گی کہ ادھر سے تمہارا راستہ نہیں کیوں کہ یہ شخص شرب و روز میں سورہ الملك کو پڑھا کرتا تھا۔

۲۷۔ شَمَّانُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَرْقَدٍ وَالْمُعَلَّى ابْنِ خُنَيْسٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَنَا رِبْعَةُ الرَّأْيِ قَدْ كَرَفَضَ الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَقْرَأُ عَلَيَّ قِرَاءَتِنَا فَهُوَ ضَالٌّ، فَقَالَ رِبْعَةُ: ضَالٌّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ ضَالٌّ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَمَا تَحْنُ فَتَقْرَأُ عَلَيَّ قِرَاءَتَهُ أَمْ يَحْيَى؟

۲۷۔ عبد اللہ بن قرقداور معل بن خنیس نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے ساتھ ربیعہ بن رائی بھی تھا۔ ہمارے درمیان قرآن کی تفصیلت کا ذکر ہوا حضرت جعفر صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا اگر ابن مسعود کی قرات ہماری سی قرات نہیں ہے تو وہ گمراہ ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا ہم اسی طرح قرات کرتے ہیں جس طرح میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین علیہما الصلوٰۃ والسلام قرات کیا کرتے تھے۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنْ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَئِيلُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ سَبْعَةٌ عَشَرَ آيَةً.

۲۸۔ ہشام بن سالم نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو قرآن جو جبرائیل امین حضرت رسول خدا پر لے کر آئے تھے اس میں ستر ہزار آیتیں تھیں۔

توضیح: اس حدیث میں آیات کی تعداد ستر ہزار بیان کی گئی ہے لیکن موجودہ قرآن میں آیات کی تعداد پچھ ہزار چھ سو دھیاسٹھ ہے اور طبری علیہ الرحمہ نے مجمع البیان میں لکھا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ قرآن میں آیات کی تعداد پچھ ہزار دو سو تریسٹھ ہے یہ اختلاف آیات کی حد معین کرنے کی بنا پر پیدا ہوا ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے اس کا امکان ہے کہ ستر ہزار میں احادیث کو بھی شامل کر لیا گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کتاب العشرہ

کہ ادھر سے

وَالْمَعْلَى  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
نَعَمْ ضَالُّ

میں حاضر تھے  
وہ علیہ السلام نے  
یہ جس طرح میرے

نَ الَّذِي

وہ خدا پرے کر

## پہلا باب

### معاشرت میں واجب ہے

#### (باب ۱)

﴿ مَا يَجِبُ مِنَ الْمَشَارَقَةِ ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَلَيْكُمْ بِالسَّلَامَةِ فِي الْمَسَاجِدِ وَحَسَنِ الْجَوَالِ لِلنَّاسِ وَإِثْمَةُ الشَّاذِلِ وَحُضُورِ الْجَنَائِزِ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَكُمْ مِنَ النَّاسِ إِنْ أَحَدًا لَا يَسْتَقْبِي عَنْ النَّاسِ إِلَّا أَنَّهُ لَيَسْتَقْبِي عَنْ النَّاسِ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسجدوں میں نماز پڑھنا، پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ کرنا، کسی کو اسی دنیا جنازوں میں حاضر ہونا اپنے لئے لازم و مستلزم۔ دراصل ہم کو لوگوں کے ساتھ مل کر رہنا لازم ہے کیونکہ کوئی شخص بنی نوع انسان کے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ اپنی زندگی کے معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَعِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ ، حَدَّثَنَا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ يَسْتَقْبِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَفِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَوَدُّونَ الْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ وَنُسَمِّيهِمْ بِالْمُتَّحِدَةِ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَتَعَرُّدُونَ مَرْضَاهُمْ وَتَشْهَدُونَ جَنَائِزَهُمْ .

۲۔ معاویہ بن وہب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ ہم کو لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے۔ فرمایا ان کی امانتیں ادا کرو، ان کی سچی گواہیاں دو، خواہ موافق ہوں یا مخالف، ان کے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں حاضر ہو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، وَثَعْوَبِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعًا ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَبِيبِ الْأَشْمَعِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ وَالْإِحْسَانِ وَالشَّهَادَةِ وَالْحَنَائِرِ وَعُدْوَةِ الْمَرْضَى وَاحْضُرُوا مَعَ قَوْمِكُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَأَجِبُوا لِلنَّاسِ مَا تَجِبُونَ لَا تُنْفِكُوا أَمَّا يَسْتَحْبِي الرُّحْلَ مِنْكُمْ أَنْ يُعْرِفَ جَارَهُ حَقَّهُ وَلَا يَعْرِفَ حَقَّ جَارِهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ پرہیزگاری اختیار کرو اور امر نیک بجالانے کی کوشش کرو اور جنازوں میں حاضر رہو اور لوگوں سے ایسی ہی محبت کرو جیسی اپنے نفسوں سے کرتے ہیں کیا اس سے تم میں سے کسی کو شرم نہیں آتی کہ پڑوسی تو تمہارا حق بھیجے اور تم پڑوسی کا حق نہ بھیجے۔

۴۔ تَحْمِيْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ كَوْثَرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَيْفَ يَسْتَعِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِي مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ وَمِمَّنْ لَيْسُوا عَدُوًّا لَنَا ؟ قَالَ : تَنْظُرُونَ إِلَى أَرْوَاحِكُمْ الَّذِينَ يَتَّقُونَ بِهِمْ وَتَصْنَعُونَ مَا يَصْنَعُونَ قَوْلَ اللَّهِ : إِنَّهُمْ لَبَشَرٌ مِمَّنْ هُمْ يَتَّبِعُونَ خُلَائِفَهُمْ وَيَتَّبِعُونَ السَّابِقَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَيُؤْذُونَ الْأُمَمَةَ بِالْإِيمِ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علیہ السلام سے پوچھا ہم کو اپنی قوم اور اپنے ملنے والوں سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے جو ہمارے ہم مذہب نہ ہوں فرمایا اپنے ان ائمہ پر نظر کرو جن کی تم اقتدار کرتے ہو جیسا عمل وہ کرتے تھے تم بھی کرو واللہ وہ ان کے مریضوں کی عیادت کرتے تھے ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے تھے اور سچی گواہیاں دیتے تھے چاہے ان کا نفع ہو یا نقصان اور ان کی امانتوں کو ادا کرتے تھے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ تَحْمِيْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، وَتَحْمِيْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْقَسْبِ بْنِ شاذَانَ جَمِيعًا ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَقْرَأَ عَلَى مَنْ تَرَى أَنَّهُ يُطِيعُنِي مِنْهُمْ وَيَأْخُذُ بِقَوْلِي السَّلَامَ وَأَوْصِيَكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْوَرَعَ فِي دِينِكُمْ وَالْإِحْسَانِ إِلَى اللَّهِ وَصَدَقَ الْحَدِيثَ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَطُولُ السُّجُودِ وَحُسْنُ الْجَوَارِقِ هَذَا جَاءَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَدَّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنْ اتَّصَلَكُمْ عَلَيْهَا بَارِئًا أَوْ فَاجِرًا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِأَدَاءِ الْحَبِطِ وَالْأَحْبِطِ صَلَواتُ عَلَيْهِمْ كُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَعَوَدُوا مَرْضَاهُمْ وَأَدُّوا حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ الرُّجُلَ مِنْكُمْ إِذَا وَرَعَ فِي دِينِهِ وَصَدَقَ الْحَدِيثَ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ وَحَسَنَ خُلُقَهُ مَعَ النَّاسِ قَبْلَ : هَذَا جَعَفَرِي ، فَيَسْرُ بِي ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَيَّ مِنْهُ السُّرُورُ وَقِيلَ : هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ وَإِذَا كَانَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيَّ بِلَاؤُهُ وَغَارُهُ وَقِيلَ : هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ ؛ قَوْلَ اللَّهِ لِحَدَّثَنِي أَبِي ﷺ أَنَّ الرُّجُلَ كَانَ يَكُونُ فِي الْقَبِيلَةِ مِنْ شَيْعَةِ عَلِيِّ ﷺ فَيَكُونُ رِئَسًا : آدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ وَأَقْضَاهُمْ لِلْحَقُوقِ وَأَصْدَقَهُمْ لِلْحَدِيثِ ، إِلَيْهِ وَصَايَاهُمْ وَوَدَائِعُهُمْ تَسْأَلُ الْعَشِيرَةَ عَنْهُ فَقَوْلُ : مَنْ مِثْلُ فَلَانٍ ؛ إِنَّهُ لَأَدَانَا لِلْأَمَانَةِ وَأَصْدَقُنَا لِلْحَدِيثِ .

قَالَ : قَالَ :  
نُورُ الْجَنَانِ  
نَبِيٍّ  
سُجِّي كَوَاهِي دِينَا  
نُورُ الْإِنْسَانِ

الْحَبَابِ  
يَسْتَعِي لَنَا  
الْأَمَانَةَ

سَاتِحِيَا  
لِمَرِيضُونَ

بِالْقَاسِمِ  
وَاشْهَدُوا  
نِسْبَتَهُمْ أَمَّا

۵۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے صادق آل محمد نے فرمایا۔ جس کو تم میری اطاعت کرنے والا میری بات ماننے والا دیکھو اس سے کہو میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور اپنے دین میں پرہیزگاری اختیار کرنے اور قربت الی اللہ جدوجہد کرنے، سچ بولنے امانت ادا کرنے، مسجدے کو طول دینے اور بڑوسی سے اچھا سلوک کرنے، محمد مصطفیٰؐ سے کہ آئے جن لوگوں نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے نیک ہو یا بد اس کی امانت ادا کرو۔ رسول خدا نے ایک دھلگے اور ایک سوئی نیک کی امانت ادا کرنے کا حکم دیا ہے اپنے خاندان والوں سے صلہ رحم کرو ان کے جنازوں میں شریک ہو ان کے مریدوں کی عیادت کرو ان کے حقوق ادا کرو۔ جب کوئی امر دین میں پرہیزگاری اختیار کرے اور سچی بات کہتا ہے اور امانت ادا کرے اور حسن خلق سے پیش آتا ہے تو اس کے لئے کہا جائے کہ یہ جعفری ہے میں اس امر سے خوش ہوتا ہوں اور مجھے مسرت حاصل ہوتی ہے درآنحالیکہ یہ کہا جائے کہ یہ آداب جعفر ہیں اور جب اس کے خلاف صورت پیش آتی ہے تو میرے اوپر غم عار کا ہجوم ہوتا ہے جبکہ یہ کہا جائے کہ یہ آداب جعفر ہیں۔ واللہ میرے پدر بزرگوار نے یہ بیان کیا کہ قیامت میں ایک شیعہ علی ایسا ہوگا جو قیامت کے لئے باعث زینت ہوگا یہ وہ ہوگا جو سب سے زیادہ حقوق ادا کرنے والا ہوگا سب سے زیادہ راست گو ہوگا جب لوگوں کی وصیتوں اور امانتوں کے متعلق اس کے قبیلہ کا حال پوچھا جائے گا تو کہا جائے گا کون ہے اس کی مثل امانتوں کا ادا کرنے والا اور بات کا سچا ہے۔

## دوسرا باب حسن المعاشرت

(باب ۲)

﴿حُسْنُ الْمَعَاشَرَةِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرْبٍ، عَنْ عُقَيْبِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ خَالَطَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَكُونَ يَدُكَ الْعُلَيَّا عَلَيْهِمُ فَافْعَلْ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے تمہارا میل جول ہو۔ اگر ممکن ہو کہ سخاوت میں تمہارا ہاتھ اس سے بلند ہو تو ایسا ضرور کرو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عُقَيْبِ بْنِ حَمَّاسٍ، عَنْ أَبِي الرُّبَيْعِ الشَّامِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْبَيْتُ غَامُشٌ بِأَهْلِهِ فِيهِ الْخُرَاسَانِيُّ

وَالشَّامِيُّ وَمِنْ أَهْلِ الْأَفَاقِ فَلَمْ أَجِدْ مَوْضِعًا أَقْعَدُ فِيهِ فَحَلَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مُتَكِسِمًا ثُمَّ قَالَ :  
يَا بَنِي عَمِّ الْعَدُوَّ إِنَّهُ لَمْ يَسْ مِنْكُمْ لَمْ يَمَّاكَ نَفْسُهُ عَمْدَ عَصِيهِ وَمَنْ لَمْ يُحْسِنْ صُحْبَةً مِنْ صَحْبَتِهِ  
وَمُخَالَفَةً مِنْ خَالَفَتِهِ وَمُرَافَقَةً مِنْ رَافَقَتِهِ وَمُجَاوَرَةً مِنْ جَاوَرَتِهِ وَمُمَالَحَةً مِنْ مَالَحَتِهِ يَا بَنِي عَمِّ آلِ مُحَمَّدٍ  
اتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۲۔ راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت کا گھر لوگوں سے بھرا  
ہوا تھا اس میں خراسانی ، شامی اور ادھر ادھر کے لوگ تھے میں نے کوئی جگہ بیٹھنے کی نہ پائی۔ حضرت بیماری کی وجہ سے تکیہ لگائے  
بیٹھے تھے۔ فرمایا اے شیعیان آل محمد یہ جان لو کہ ہم میں سے وہ شخص نہیں ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو نہ رکھے  
اور جو اپنے ساتھیوں سے اچھی صحبت نہ رکھے اور حسن معاشرت روا نہ رکھے اس سے جو اس سے اچھا برتاؤ نہ کرے اور  
برحق و مدارشین نہ کہے اس سے جو اس سے اس طرح پیش آئے اور اچھی طرح بات چیت نہ کرے جو اس سے ہم کلام ہو اور  
اور موافقت روا نہ رکھے جو اس کے ساتھ کھانا چلے اے شیعیان آل محمد اپنی استطاعت کے لحاظ سے اللہ سے  
دُرو اور مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَمِيرٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فِي  
قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (۱) قَالَ : كَانَ يُوسُفُ الْمَجْلِسِ وَيُسْقَى مِنَ اللَّيْلِ مُخْتَصَجًا وَ  
يُعْبَقُ الضَّعِيفُ .

۴۔ راوی نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ قیدیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا۔ ہم آپ کو احسان کرنے  
والوں میں سے دیکھتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام زنداں میں اس طرح رہے کہ  
جگہ تنگ ہوئی تو قیدیوں کے لئے اپنا بدن سمیٹ کر گنبد نش پیدا کر دی اور میر قیدیوں سے محتاج قیدیوں کو تر قہ  
دلا دیا اور کمزوروں کی مدد کی۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقِبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ الْمُضَلِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ : عَظِّمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُوهُمْ وَلَا تَهْجُمُوا بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ  
وَلَا تَنَارُوا وَلَا تَخَايِدُوا وَإِنَّا كُمْ وَالْبُعْلُ كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ [الطالبيين] .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اپنے اصحاب کی تعظیم کرو اور ان کے وقار کو قائم رکھو اور  
ایک دوسرے پر چڑھاؤ نہ کرو اور نقصان نہ پہنچاؤ۔ اور حسد نہ کرو اور اپنے آپ کو بھل سے بچاؤ اور خدا  
کے مخلص بندے بنو۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ وَتَعْلَبَةَ وَ  
عَلِيٍّ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْأَقْبَاضُ مِنَ السَّائِسِ مَكْسِبَةٌ لِلْعَدَاوَةِ

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی نے کہ لوگوں کچھارہنا عداوت کا باعث ہو جاتا ہے۔

## تیسرا باب

### دوستی و مصاحبت

(باب ۳)

﴿مَنْ تَجِبَ مُصَادَقَتُهُ وَ مُصَاحَبَتُهُ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ  
عَمَّارِ بْنِ مُوسَى ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا عَلَيْكَ أَنْ تَصْحَبَ ذَا الْعَقْلِ  
وَإِنْ لَمْ تَحْمَدْ كَرَمَهُ وَلَكِنْ اتَّبِعْ بِعَقْلِهِ وَاخْتَرِ مِنْ سَيِّئِهِ أَخْلَاقَهُ وَلَا تَدْعَنَّ صُحْبَةَ الْكَرِيمِ وَإِنْ  
لَمْ تَسْتَفِيعْ بِعَقْلِهِ وَلَكِنْ اتَّبِعْ بِكَرَمِهِ بِعَقْلِكَ وَافِرْ ذِكْلَ الْفِرَارِ مِنَ اللَّئِيمِ الْأَحْمَقِ .

۱۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ کوئی نحر ج نہیں اس میں کہ تم صاحب عقل کی مصاحبت کرو اگرچہ اس  
کا کرم قابل تعریف نہ ہو، تم اس کی عقل سے فائدہ حاصل کرو اور اس کی بذا اخلاقی سے بچو اور برائی کی صحبت ترک نہ کرو اگرچہ  
اس کی عقل سے فائدہ نہ پہنچے لیکن بقدر اپنی عقل کے فائدہ حاصل کرو اور کج نفس امارت کی صحبت سے پوری طرح بچو۔

۲۔ عَنْهُ ؛ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي الْعَدَيْسِ قَالَ :  
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا صَالِحُ اتَّبِعْ مَنْ يُسْكِبُكَ وَهُوَ أَكْ نَاصِحٌ وَلَا تَتَّبِعْ مَنْ يُضْحِكُكَ وَهُوَ لَكَ غَاشٌّ  
وَسَفَرْدُونَ عَلَى اللَّهِ جَمِيعًا فَتَعْلَمُونَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے صالح اتباع کرو اس کا جو تمہیں رلائے دے آنی ایک وہ تمہیں نصیحت  
کرنے والا ہو اور پیروی نہ کرو اس کی جو تمہیں ہنسائے۔ در آنی ایک وہ دل میں کھوٹ رکھنے والا ہو اور تم سب کے سب  
اللہ کی طرف جانے والے ہو تب اپنے متعلق جانو گے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ الْقَطَّانِ ؛ عَنْ الْقَاسِمِ الْمُؤَدِّي ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ

نَابِتِ بْنِ أَبِي صَخْرَةَ ، عَنْ أَبِي الزَّعَلِيِّ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَعَادَى مِنْ قَوْمٍ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَنْزِلُ بِهِ الْمَوْتُ إِلَّا مِثْلُ لَهُ أَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ كَانُوا حِيلَ أَفْجَادًا وَإِنْ كَانُوا شِرَارَ أَفْئِرَارًا ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ إِلَّا تَمَثَّلَتْ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین نے جن سے تم مصاحبت کرتے ہو ان کو اچھی طرح دیکھ بھال لو جو کوئی مرتلے بموت مثالی اس کے اصحاب روز قیامت خدا کے حضور میں آئیں گے اگر اچھے ہوں گے تو بھلا ہی بھلا ہے اور اگر بد ہوں گے تو نتیجہ خراب ہوگا۔ کوئی نہیں مسلمانوں میں مرتا۔ مگر یہ کہین نجم مثالی اس کے پاس آتا ہوں اگر مومن ہوتا ہے تو فائدہ پالپے اور اگر منافق ہوتا ہے تو حسرت میں رہ جاتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ بَعْضِ الْحَلَبِيِّينَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَبَلِ لَمْ يُسَمِّهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَلَيْكَ بِالنَّيِّبِ وَإِيَّاكَ وَكُلِّ مُخَدَّبٍ لَا عَهْدَ لَهُ وَلَا أَمَانَ وَلَا ذِمَّةَ وَلَا مِيثَاقَ وَكُنْ عَلَى حَدِيثٍ مِنْ أَوْثَوِ النَّاسِ عِنْدَكَ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے لئے لازم کرو مصاحبت کو مصاحب قدیم آدمی کی اور بچو بدکلام اور فحش کہے کہ اس کے لئے نہ کوئی عہد ہے نہ امان نہ ذمہ داری، نہ ميثاق اور جو تمہارے نزدیک زیادہ صاحب وثوق ہو اس سے بھی بچو۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَحَبُّ إِخْوَانِي إِلَيَّ مَنْ أَهْدَى إِلَيَّ عِيُوبِي .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے نزدیک سب سے زیادہ بہتر محبوب بھائی وہ جو مجھ پر میرے عیبوں کو ظاہر کر دے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَهْمَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَكُونُ الصَّدَاقَةَ إِلَّا بِحُدُودِهَا فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ هَذِهِ الْحُدُودُ أَوْشَىٰ مِنْهَا فَانْتَبِهُ إِلَى الصَّدَاقَةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْهَا فَلَا تَنْتَبِهُ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الصَّدَاقَةِ فَإِنَّ لَهَا أَنْ تَكُونَ سَرِيرَةً وَعَلَانِيَةً لَكَ وَاحِدَةً ، وَالثَّانِي أَنْ يَرَى رَيْتَكَ رَيْتَهُ وَشَبَّكَ شَبَّتَهُ وَالثَّلَاثَةُ أَنْ لَا تُفَسِّرَ عَلَيْكَ وَلَايَةً وَلَا مَالَ ، وَالرَّابِعَةُ أَنْ لَا تَمْتَعَكَ شَيْئًا تَسْأَلُ مَقَدَّرَتَهُ وَالْخَامِسَةُ وَهِيَ تَجْمَعُ هَذِهِ الْخِصَالَ أَنْ لَا يَسْلِمَكَ عِنْدَ النَّكَاتِ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صداقت نہیں ہوتی مگر اپنے حدود کے ساتھ اور جس میں حدود ہوں یا ان میں سے کوئی وصف ہو تو وہ صداقت منسوب ہوگا ورنہ نہیں اول یہ کہ تمہارے ساتھ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔ دوسرے وہ تمہاری خوبی کو اپنی خوبی اور تمہارے عیب کو اپنا عیب جلنے میں سے تمہارے اپنا سلوک نہ بدلے نہ بحالت حکومت اور نہ بحالت دولت۔ چوتھے جو چیز دینی اس کے امکان میں ہو وہ تمہیں دینے سے منع نہ کرے۔ پانچویں ان سب اوصاف کے ساتھ وہ تمہیں سختی میں نہ چھوڑے۔

## چوتھا باب

جس کی مجالست اور ہمراہی ناپسندیدہ

(باب ۴)

﴿مَنْ تَكْرَهُ مُجَاسَّتَهُ وَ مُرَافَقَتَهُ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا صَعِدَ الْمَنبَرَ قَالَ: يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَنْجَنِبَ مُوَاخَاةَ ثَلَاثَةٍ: الْمَاجِنِ الْفَاجِرِ وَالْأَخْمَقِ وَالْكَذَّابِ، فَأَمَّا الْمَاجِنُ الْفَاجِرُ فَيُرِيكَ لَكَ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنْتَ مِثْلَهُ وَلَا يُبْصِرُكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ وَمَعَادِكَ وَمُقَارَبَتِهِ جَفَاءً وَقَسْوَةً وَمَدْحَهُ وَمَخْرَجَهُ عَارُكَ عَلَيْكَ وَأَمَّا الْأَخْمَقُ فَإِنَّهُ لَا يُبْصِرُ عَلَيْكَ بَخِيرٌ وَلَا يُرْجَى لَصَرَفِ السُّوءِ عَنْكَ وَلَا وَاحِدٍ نَفْسُهُ. وَرَبَّمَا أَرَادَ مَنَافَعَتَكَ فَضَرَّكَ قَمُوتُهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَ سَكُونُهُ خَيْرٌ مِنْ نَطْقِهِ وَ بَعْدُهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهِ وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يَهْتَنُكَ مَعَهُ عَيْشٌ، يَمُتِلُ حَدِيثَكَ وَيَنْقُلُ إِلَيْكَ الْحَدِيثَ كُلَّمَا أَقْنَى أَحَدُوتَهُ مَطَرَهَا بِأُخْرَى مِثْلِهَا حَتَّى أَنَّهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ قَمَا يَصَدِّقُ، وَيَقْرِئُ بَيْنَ النَّاسِ بِالْعَدَاوَةِ قَبْلَ بَيْنِ الصَّدُورِ فَاتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَانْظُرُوا إِلَى أَنْفُسِكُمْ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، امیر المؤمنین علیہ السلام جب منبر پر تشریف لے جاتے تھے تو فرماتے

تین آدمیوں کی صحبت سے بچو۔ اول لغو علوم کے بیکار عالم سے (جیسے دہریہ فلاسفہ) دوسرے احمق قیصرے دروغ گو، پہلا اپنے عمل کو تمہاری نظر میں اچھا ثابت کرے گا اور چاہے کاتم بھی دیے ہی ہو جائے وہ امر دین و معاد میں تمہاری مدد نہ کرے گا اس کی قربت جفا اور ظلم ہوگی اور اس کا آنا جانا تمہارے پاس تمہارے لئے عار ہوگا اور احمق آدمی تمہیں کوئی مفید مشورہ



نہ دے گا اور نہ تم کو کسی برائی سے بچا سکے گا اگر کچھ کتنی ہی کوشش سے بااوقات فائدہ پہنچانا چاہے گا مگر انہی حماقت سے نقصان پہنچا دے گا اس کا مرنا اس کی زندگی سے بہتر ہوگا اور اس کا چپ رہنا اس کے لپٹنے سے اچھا ہوگا اور اس کی دوری اس کی نزدیکی سے بہتر ہوگی اب رہا دروغ گو تمہارا عیش اس سے مکدر ہوگا۔ وہ دوسروں کی بات تم تک لائے گا اور تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا وہ ایک بات کی نقل میں اپنی طرف سے دوسری بات ملا دے گا اور ظاہر کرے گا وہ سچ ہے حالانکہ وہ سچ نہ ہوگی وہ لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر کے دلوں میں کینے ڈالے گا پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کرو۔

۲۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ فَإِنَّهُ يَزَيِّرُ لَهُ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِثْلَهُ وَلَا يُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ دُنْيَا وَلَا أَمْرِ مَعَادِهِ وَمَدْخَلُهُ إِلَى مَحَرِّجُهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ .

۲۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے مرد مسلم کے لئے زیبا نہیں کہ وہ فاجر سے مصاحبت کرے کیوں کہ وہ اپنے عمل کو ناسمجھ کر بجا کر دکھائے گا اور چلے گا کہ وہ بھی ایسا ہی ہو جائے۔ وہ نہ امر دنیا میں مددگار ثابت ہوگا نہ امر دین میں اس کی آمد و رنت اس کے لئے باعثِ شرم ہوگی۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ وَلَا الْأَخْمَقَ وَلَا الْكَذَّابَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ مرد فاجر سے مصاحبت کرے اسی طرح احمق اور کاذب کی صحبت سے بھی بچنا چاہیے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام : إِنْ صَاحَبَ الشَّرَّ يَمُوتُ ، وَ قَرِيبَ السَّوْءِ يَرُدِّي فَانْظُرْ مَنْ تُقَارِبُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام موزی کاظم یا امام رضا علیہ السلام نے صحابہ شر بدعت پسند آدمی، چاہے کہ اس کی بدعت دوسروں میں سرایت کرے اور بدہمتیوں ہلاکت کا باعث ہو تب بھی اس پر غور کرو کہ تم اپنا ہم نشین کے بنا رہے ہو۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ بَحْبِیٍّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى .

سَيَابَةِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ شَدَّ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ ، وَمَنْ يُسِّرْ عَلَيْهِ كَانَتْ مَعَ الْأَوَّلِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس پر ستر آن کا حفظ کرنا دشوار ہو اس کو دہرا اجر ملے گا اور جس پر آسان ہو وہ مرسلین اولین کے ساتھ مشور ہوگا۔

۳۔ قُلَيْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمِ الْقَرَّاءِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ لَا يَمُوتُوا حَتَّى يَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ يَكُونُوا فِي تَعْلِيمِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے مزاوار ہے کہ مرنے سے پہلے قرآن پڑھنا سیکھے یا سکھائے۔

## چوتھا باب

### جو قرآن کو حفظ کرے اور بھول جائے

(باب) ۴  
«مَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَ»

۱۔ عَنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ تَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي كُنْتُ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ مَنِي فَأَدْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعَلِّمَنِيهِ ، قَالَ : فَكَأَنَّهُ قَرَأَ لَكَ فَقَالَ : عَلَيْكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا جَمِيعًا - قَالَ : وَنَحْنُ نَحْوُ عَشْرِينَ عَشْرَةً ثُمَّ قَالَ : السُّورَةُ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ قَدْ قَرَأَهَا ، ثُمَّ تَرَكَهَا مُتَأَيِّبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ مَوَرَةٍ وَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ : أَنَا سُورَةٌ كَذَا وَ كَذَا فَلَوْ أَنَّكَ تَمَسَّكْتَ بِي وَأَخَذْتَ بِي لَا تَزِلُّكَ هَذِهِ الدَّرَجَةُ فَمَلِكُكُمْ بِالْقُرْآنِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ : فَلَانُ قَارِئٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيُطَلَّبَ بِهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ فَيَذَلُّكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيَسْتَفِيدَ بِهِ فِي صَلَاتِهِ وَتِلَاوَتِهِ وَنَهَارِهِ .

۱۔ یعقوب احمد کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں قرآن پڑھا کرتا تھا پس اس کی مزا دلت کم

قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا عَمَّارُ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تَسْتَيْبَ لَكَ الْيَعْمَةُ وَتَكْمَلَ لَكَ الْمَرْوَةُ وَتَصْلَحَ لَكَ الْمَعِيشَةُ : فَلَا تُشَارِكِ الْعَبْدَ وَالسَّغْلَةَ فِي أَمْرِكَ . فَإِنَّكَ إِنْ ائْتَمَرْتَهُمْ خَانُوكَ وَإِنْ خَدَّكَ نَوَلَّكَ كَدَّكَ وَإِنْ تَكَبَّتْ خَدَّكَ وَإِنْ وَعَدُوكَ أَخْلَفُوكَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اے عمار اگر تم چاہتے ہو کہ نعمت دیر پا رہے اور مردت کمال کو پہنچے اور معیشت میں درست ہو تو اپنے معاملہ میں غلام اور کمینہ کو شریک نہ کریں اگر تم ان کو امین بناؤ گے تو یہ خیانت کریں گے اور اگر بات کرو گے تو جھٹلائیں گے اور اگر تو سختی میں مبتلا ہو گا تو تجھے ذلیل کریں گے اور اگر تجھ سے وعدہ کریں گے تو اس کے خلاف کریں گے۔

۶۔ قَالَ : وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : حُبُّ الْأَبْرَارِ لِلْأَبْرَارِ ثَوَابٌ لِلْأَبْرَارِ وَحُبُّ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ قَضِيلَةٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ زَيْنٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْأَبْرَارِ لِلْفُجَّارِ خِزْيٌ عَلَى الْفُجَّارِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نیکوں سے محبت نیکوں کے لئے ثواب ہے اور فاجرین کی محبت نیکوں سے، نیکوں کے لئے باعث رسوائی ہے اور فاجرین کا بغض نیکوں سے زینت ہے نیکوں کی اور نیکوں کا بغض فاجرین سے رسوائی بدکاروں کی۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَدَاوِيٍّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَأَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : يَا بَنِيَّ انْظُرْ خَمْسَةً فَلَا تُصَاحِبْهُمْ وَلَا تُحَادِثْهُمْ وَلَا تُرَاقِبْهُمْ فِي طَرِيقٍ : فَقُلْتُ : يَا أَبَتِ مَنْ هُمْ ؟ عَرِّفْنِيهِمْ قَالَ : إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةُ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ يَمْنُرُكَ السَّرَابُ يَقْرَبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيَبْعِدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ بَايِعُكَ بِالْكَلْبَةِ أَوْ أَقْلٍ مِنْ ذَلِكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَحْذُلُكَ فِي مَالِهِ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْفَاطِحِ لِرَجْوِهِ قَابَتِي وَجَدْتُهُ مَلْعُونًا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « قَهْلٌ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَعَمَّتْ بُلُوبُهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ » وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : « الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَهُمْ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ » وَقَالَ فِي الْبَقَرَةِ : « الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ »

يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُؤْتَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْعَبْرُونَ

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے میرے باپ علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ اے بیٹے پانچ قسم کے لوگوں سے تو مصاحبت کرو اور نہ ان سے بات کرو اور نہ راستہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے کہا بابا جان وہ کون ہیں مجھے بتائیے فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ بمنزلہ سراب ہے۔ بعید کو سمجھ سے قریب کہے گا اور قریب کو بعید اور فاسق کی صحبت سے بچو، وہ تمہیں مال دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا بلکہ اس سے بھی کم میں اور خیر کی صحبت سے بچو وہ وقت احتیاج اپنا مال تمہیں نہ دے کر ذلیل کرے گا اور امن کی مصاحبت سے بچو وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا اور پسپا دے گا نقصان، اور فاطمہ رحم کی مصاحبت سے بچو کہ میں نے تین جگہ کتاب خدا میں اس پر لعنت کو پایا ہے اول قریب سے کم حکومت ہاتھ ہی روئے زمین پر فساد برپا کر دے اور قطع رحم کر دے یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے امدان کو بہرہ اور اندھا بنادیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو معاہدہ کے بعد عدائی عہد کو توڑ دیتے ہیں اور قطع کرتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا خدا نے حکم دیا ہے اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے بُرا گھر ہے اور سورۃ بقرہ میں فرمایا ہے وہ معاہدہ کے بعد عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں اور جس کے وصل کا حکم دیا ہے اسے قطع کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہ لوگ خسارہ پانے والوں میں ہیں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : سَمِعْتُ الْمُخَازِبِيَّ يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثَةٌ مُجَالَسَتُهُمْ تُبْهِتُ الْقَلْبُ : الْجُلُوسُ مَعَ الْأَنْدَالِ وَالْحَدِيثُ مَعَ الْيَسَاءِ وَالْجُلُوسُ مَعَ الْأَغْيَاءِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے آباء اطہار میں سے روایت کر کے رسول اللہ نے فرمایا تین کی ہم نشینی قلوب کو مرہ بنا رہتی ہے ذلت کے ساتھ جو کمینوں کی صحبت سے جو دوسرے عورتوں سے زیادہ بات چیت تیسرے مالداروں کے پاس زیادہ بیٹھنا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْيَلَادِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ : قَالَ لِقَمَانٍ يَهُودِيٍّ لَا يَهْدِي : يَا بَنِيَّ لَا تَقْتَرِبَ فَتَكُونُ أَبْعَدَكَ وَلَا تَتَّبِعْ فَنَاهَانِ . كُلُّ دَابَّةٍ تُحِبُّ وَنَلَهَا وَإِنْ ابْنُ آدَمَ يُحِبُّ مِثْلَهُ وَلَا تَنْشُرْ بَرَّكَ إِلَّا عُدَّ بِأَعْيُوبِ كَمَا أَلَيْسَ بَيْنَ الذِّئْبِ وَالْكَبْشِ حُلَّةٌ كَذَلِكَ أَلَيْسَ بَيْنَ الْبَارِ وَالْفَاجِرِ حُلَّةٌ . مَنْ يَقْتَرِبُ مِنَ الرَّفِيعِ يَتَّعَلَقُ بِهِ بَعْضُهُ كَذَلِكَ مَنْ يُشَارِكُ الْفَاجِرَ يَتَعَلَّقُ مِنْ طَرَفِهِ . مَنْ يُحِبُّ الْمِرَاءَ يَشْتَمُ وَمَنْ يَدْخُلُ مَدَاخِلَ السُّوءِ يُشْتَمُ وَمَنْ يُقَارِنُ قَرِينَ السُّوءِ لَا يَسْلَمُ وَمَنْ لَا يَمْلِكُ إِسَانَهُ يَنْدَمُ .

۹۔ نعمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ بیٹا زیادہ قربت لوگوں سے نہ رکھو ورنہ دور ہو جاؤ گے اور زیادہ دور بھی ان سے نہ ہو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے ہر جوان اپنے جس کو محبوب رکھتا ہے ابن آدم بھی آدمی کو دوست رکھتا ہے اور باغی سے نیکی نہ کر بھیڑے اور مینڈھے میں دوستی کیسی، اسی طرح نیک اور بدکار میں دوستی کیسی، جو تار کول کے پاس رہے گا اس کا کچھ حصہ ضرور اسے لگ جائے گا اسی طرح فاجر کے ساتھ رہنے والا ضرور اس کے طریقے سیکھے گا اور جو جھگڑا ہو گا تو ضرور گایاں کھلے گا اور جو بُرے مقامات پر داخل ہو گا وہ ضرور مہم ہو گا اور جو بُرے شخص کے پاس بیٹھے وہ ضرور نقصان اٹھائے گا اور جس کو زبان پر قابو نہ ہو گا وہ ضرور نادام ہو گا۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَمَحِبُّوا أَهْلَ الْيَدِّعِ وَلَا تُجَالِسُوهُمْ فَتَغْبِرُوا عِنْدَ النَّاسِ كَوَاجِدٍ مِنْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَرْءُ عَلَى دِينِ حَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنی بدعت سے معاشرت و مجالست نہ کرو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سمجھیں گے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے دوست اور ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُمَيْدِ بْنِ رُزَاةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِثَّاكَ وَمُصَادَقَةُ الْأَحْمَقِ فَإِنَّكَ أَسْرُ مَا تَكُونُ وَمِنْ نَاجِيَتِهِ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ إِلَى مَسَاءَتِكَ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو احسن کی محبت سے بچاؤ کیوں کہ تمہاری انتہائی خوشی ہی اس کی وجہ سے غم میں تبدیل ہو جائے گی۔

## پانچواں باب

لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی

(بَابُ ۵)

﴿التَّحَبُّ إِلَى النَّاسِ وَالتَّوَدُّ إِلَيْهِمْ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ

عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَعْرَابِيًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أُنِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهُ : أَوْصِنِي ، فَكَانَ وَمَا أَوْصَاهُ : تَحَبَّبْتُ إِلَى النَّاسِ يُحِبُّوكَ .

۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک عرب حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور نصیحت چاہی فرمایا لوگوں سے محبت کرو وہ تم سے محبت کریں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مُجَامَلَةُ النَّاسِ ثَلَاثُ الْعَقْلِ

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے لوگوں سے اچھا سلوک ایک تہائی عقل ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْقَاتِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثٌ يَضْفِيْنَ وَدَّ الْمَرْءُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْمُسْلِمِ : يَلْقَاهُ بِالْبُشْرِ إِذَا لِقِيَ وَبُورِئَ لَهُ فِي الْمَجْلِسِ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ وَيَدْعُوهُ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین چیزیں مسلمان بھائی سے دوستی میں صفائی پیدا کرتی ہیں اول جب اس سے ملے کشادہ روی سے ملے، دوسرے جب اس کے پاس بیٹھے تو مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرے (دوسرے اسے محبوب نام سے پکارے۔

۴۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ .

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ .

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ كَفَّ يَدَهُ مِنَ النَّاسِ فَإِنَّمَا يَكْفُ عَنْهُمْ بَدَأَ وَاحِدَةً وَيَكْفُونَ عَنْهُ أَبَدِيًّا كَثِيرَةً .

محبوب

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے ایک ہاتھ کو لوگوں سے روکے گا لوگوں کے بہت سے ہاتھ اس سے رک جائیں گے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ التَّمِيمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْقَرِيبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ بَعُدَتْهُ وَالْبَعِيدُ مَنْ بَعُدَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ قَرَّبَتْ نَسَبُهُ ، لِأَشْيَاءٍ أَقْرَبَ إِلَى شَيْءٍ مِنْ يَدٍ إِلَى جَسَدٍ وَإِنْ الْبَدَنُ تَقَطَّعَ وَتَقَطَّعَ فَتَحَسَمَ

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام حسن علیہ السلام نے محبت باعثِ قربت ہے اگرچہ نسباً بُدیم ہو اور بُعید باعثِ دوری ہے اگرچہ نسباً قربت ہو، کوئی چیز یہ نسبت ہاتھ کے جسم سے زیادہ قریب نہیں، لیکن اگر ہاتھ میں مادی فساد پیدا ہو جائے تو اس کو کاٹ دیا جاتا ہے اور کاٹ کر داغ دیا جاتا ہے۔

## بھٹا باب

### اپنے بھائی کو اپنی محبت سے آگاہ کرنا

(باب ۶)

۵ (اِخْبَارُ الرَّجُلِ أَخَاهُ بِحُبِّهِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو [بْنِ اُدَيْقَةَ] عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ تَصْرِيفِ بْنِ فَابُوسَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَحْبَبْتَ أَحَدًا مِنْ إِخْوَانِكَ فَأَعْلِمْهُ ذَلِكَ فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : دَرَبَ أَرْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ : أَوَلَمْ تُؤْمِنْ ، قَالَ : بَلَى ، وَلَكِنْ لِيُطْمِئِنَّ قَلْبِي

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے بھائیوں میں کسی سے محبت کرو تو اسے جنادو۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ خدا نے کہ کیا تم ایمان نہیں لائے۔ فرمایا مرد دلایا ہوں لیکن اطمینانِ قلب چاہتا ہوں (یعنی اپنے ایمان و محبت کا اظہار کیا)۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، جَمِيعًا ، عَنْ عَلِيِّ

خدا ظالموں کو نہیں پہنچتا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ سلام مشہور ہو۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : [ إِنَّ ] الْبَخِيلَ مَنْ يَبْخُلُ بِالسَّلَامِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ ( حدیث قدسی میں ) فرماتا ہے بخیل وہ ہے جو سلام سے بخل کرے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شَرِّهِ الْأَنْصَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا سَلَّمْتُمْ أَحَدَكُمْ فَلْيَجْهَرُوا بِسَلَامِهِ لَا يَلِيقَ : سَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدِّ وَاعْلَيْكُمْ ، وَ لَعَلَّهُ يَكُونُ قَدْ سَلَّمَ وَلَمْ يَسْمِعْهُمْ فَإِذَا رَدَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرُوا بِرَدِّهِ وَلَا يَقُولُوا الْمُسْلِمُ : سَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدِّ وَاعْلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَنْقَضُوا وَلَا تُمْضُوا أَفْشَاءَ السَّلَامِ وَأَطْبِئُوا الْكَلَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ، ثُمَّ تَلَا عليه السلام عَلَيْهِمْ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «السَّلَامُ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيِّمِ» .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سلام کر دو تو با آواز بلند کرو اور یہ نہ کہو کہ میں نے سلام کیا تھا اور انھوں نے جواب سلام نہ دیا۔ لیکن ہے کہ انھوں نے سلام کیا ہو اور اس نے نہ سنا ہو اور جب کوئی رد سلام کرے تو با آواز بلند کرے اور سلام کرنے والا یہ نہ کہے کہ میں نے سلام کیا انھوں نے جواب نہ دیا۔ امیر المؤمنین فرمایا کرتے تھے غفہ نہ کرو غفہ نہ کرو اور سلام کو پھیلاؤ اور لوگوں سے ابھی طرح کلام کرو اور جب رات کو نوگ سوتے ہیں تو نماز پڑھو جنت میں سلامتی سے داخل ہو گئے پھر یہ آیت پڑھی السلام المؤمن المؤمنین۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمِّي ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سلام سے ابتداء کرنے والا اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک

سب سے پہلے ہے۔



۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَبَيَّ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَالَ: [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ] فَبَيَّ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.

۹۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جو کوئی کہے السلام علیکم تو یہ دس نیکیاں ہوں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو یہ بیس نیکیاں ہوں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو یہ تیس نیکیاں ہوں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّيِّدِ، عَنْ حَقِّقِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ تُرَدُّ عَلَيْهِمْ رَدُّ الْجَمَاعَةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا: عِدَّةُ الْإِطْلَاسِ يُقَالُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَإِنْ أَمَّ يَكُنْ مَعَهُ غَيْرُهُ وَالرَّجُلُ جُلِّيَّ السَّلَامِ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَالرَّجُلُ يَدْعُو لِلرَّجُلِ جُلِّيَّ فَيَقُولُ: غَافَاكُمْ اللَّهُ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَإِنَّ مَعَهُ غَيْرُهُ.

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین چیزوں کا جواب لوگوں پر ہے اگرچہ ایک ہی ہو۔ اول کسی کو چھینکے آئے تو دوسرے کہے یہ رحم کرے اللہ اگرچہ اس کے ساتھ کوئی اور نہ ہو، دوسرے جب کوئی سلام کرے تو جواب سلام میں کہے السلام علیکم تیسرے جب کوئی دعا کرے تو کہے عافاکم اللہ اگرچہ اور کوئی نہ ہو کیونکہ اس کے ساتھ ملائکہ ہوں گے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، رَفَعَهُ قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُسَلِّمُونَ: الْمَأْشِي مَعَ الْجَنَازَةِ وَالْمَأْشِي إِلَى الْجُمُعَةِ وَفِي بَيْتِ الْحَمَامِ.

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین شخصوں پر سلام نہ کیا جائے اول جنازہ کے ساتھ جانے والا اس لئے کہ وہ کثرت غم و اندوہ کے باعث جواب سلام نہ دے سکے۔ دوسرے جو نماز جمعہ کے لئے تیزی سے جا رہا ہو تیسرے جو حمام میں ہو اور اپنی مشغولیت کے باعث جواب نہ دے سکے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ هَارُونَ بْنِ خُزَّاجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مِنَ التَّوَاضُّعِ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ لَقِيتَ.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہ امر تواضع میں داخل ہے کہ جب کسی سے ملو تو اس پر سلام کرو۔

۱۳۔ أَحْمَدُ بْنُ يُحْيَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْخَدَّاءِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ بِقَوْمٍ قَسَمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَقَرَّتْهُ وَرَضُوهُ، فَقَالَ لَهُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تُجَاوِزُوا بِأَعْيُنِكُمَا مَا قَالِيَ الْمَلَائِكَةُ لِأَبْنَاءِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا قَالُوا: رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام ایک قوم کی طرف سے گزرے ان پر سلام کیا انہوں نے جواب میں کیا۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ورفضوانہ حضرت نے فرمایا ہمارے لئے اس سے زیادہ نہ کہو۔ جتنا ملائکہ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے کہا تھا رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنْ مِنْ تَمَاءٍ النَّجِيَّةِ لِلْمَقِيمِ الْمُصَافِحَةِ وَتَمَاءٍ التَّسْلِيمِ عَلَى الْمُسَافِرِ الْمُعَانِقَةِ.

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مقیم کے لئے سب سے بہتر تحفہ مصافحہ ہے اور مسافر کے لئے معانقہ۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يُكْرَهُ لِلزَّجَلِ أَنْ يَقُولَ: حَسْبَكَ اللَّهُ ثُمَّ يَسْكُتَ حَتَّى يَتْبَعَهَا بِالسَّلَامِ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا آدمی

لے لئے ناپسندیدہ بات ہے کہ وہ حیا کا اللہ (اللہ تجھے زندہ) کہہ کر خاموش ہو جائے اور اس کے بعد سلام نہ کرے۔

## آٹھواں باب

جس کے لئے ابتدا سلام محبوب ہے

(باب ۸)

«مَنْ يَجِبُ أَنْ يَبْدَأَ بِالسَّلَامِ»

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَرَّاحِ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يُسَلِّمُ الضَّعِيفُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَلَأَمُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چھوٹا بڑے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے کو اور کم جماعت والے زیادہ جماعت والوں کو سلام کریں۔

۲۔ عَایِ بْنِ اِبْرَاهِمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّيِّدِي ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ عَبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْقَلْبِلُ يَبْدُوْنَ الْكَبِيرَ بِالسَّلَامِ وَالزَّائِكُ يَبْدُوْ الْمَاشِيَّ وَأَصْحَابُ الْغَالِ يَبْدُوْنَ أَصْحَابَ الْحَمِيرِ وَأَصْحَابُ الْخَبْلِ يَبْدُوْنَ أَصْحَابَ الْغَالِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تھوڑے سلام کی ابتدا کریں، زیادہ پر سوار ابتدا کرے پیادہ پر، خچر پر سوار ابتدا کریں گدھے والوں پر اور گھوڑے والے خچر والوں پر۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ ابْنِ بَكْتَرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : يُسَلِّمُ الزَّائِكُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَإِذَا لَقِيَ جَمَاعَةً سَلَّمَ الْأَقْلُ عَلَى الْكَثَرِ وَإِذَا لَقِيَ وَاحِدًا جَمَاعَةً سَلَّمَ الْوَاحِدُ عَلَى الْجَمَاعَةِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سلام کرے راگب پیادہ پر اور پیادہ راہ رو بیٹھے ہوئے پر اور جب دوسرے سے ملو تو کم والے زیادہ پر سلام کریں اور جب ایک زیادہ والوں سے ملے تو ان پر سلام کرے۔

۴۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : يُسَلِّمُ الزَّائِكُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَاعِدُ عَلَى الْقَاعِدِ .

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ ثُمَّ سَبَقَ قَوْمٌ فَدَخَلُوا فَعَلَى الدَّخِيلِ أَخْبِرْ إِذَا دَخَلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب ایک گروہ کسی جلسہ میں ہو پھر دوسرا گروہ داخل ہو ان کو چلبیٹے کہ پہلے والوں پر سلام کریں۔

## نواں باب

کسی جماعت کے لئے ایک سلام کرے تو کافی ہے اور جب دوسری جماعت کا ایک جواب دے تو کافی ہے

(باب ۹)

﴿إِذَا سَلَّمَ وَاحِدٌ مِنَ الْجَمَاعَةِ أَجَزَ لَهُمْ وَإِذَا رَدَّ وَاحِدٌ مِنَ الْجَمَاعَةِ﴾  
﴿أَجَزَ أَعْنَهُمْ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا مَرَّتِ الْجَمَاعَةُ بِقَوْمٍ أَجَزَ لَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ وَإِذَا سَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ جَمَاعَةٌ أَجَزَ لَهُمْ أَنْ يَرُدَّ وَاحِدٌ مِنْهُمْ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی جماعت کسی جماعت کی طرف سے گزرے تو ان میں سے ایک کا سلام کر لینا کافی ہے اس جماعت میں ایک کا جواب سلام دینا کافی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الْجَمَاعَةِ أَجَزَ أَعْنَهُمْ .

۲۔ جب جماعت میں سے ایک آدمی سلام کرے تو باقی کے لئے وہ کافی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا سَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ وَاحِدٌ أَجَزَ أَعْنَهُمْ وَإِذَا رَدَّ وَاحِدٌ أَجَزَ أَعْنَهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب جماعت میں سے ایک شخص سلام کرے تو باقی سے ساقط اسی طرح جواب۔

ہو گئی ہے آپ خدا سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے پڑھنے کی توفیق دے۔ فرمایا تجھے بھی توفیق دے اور ہم سب کو، اس دنت گھر کے اندر ہم سب تقریباً دس آدمی تھے (امام نے تالیف قلب کے لئے اپنے کو بھی شامل کر لیا) فرمایا ہر سورت قرآن اس کے ساتھ ہوگی جس نے پڑھا اور ترک کر دیا وہ روز قیامت اس کے پاس نہایت اچھی صورت میں آئے گی اور سلام کرے گا وہ کہے گا تو کوں ہے تو وہ کہے گی میں فلاں سورت ہوں وہ کہے گی۔ اگر تو مجھے پڑھتا رہتا اور مجھ سے تعلق رکھتا تو اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتا امام نے فرمایا قرآن کو اپنے لئے لازم قرار دو۔ جو لوگ متراکن پڑھتے ہیں وہ قاری کہلاتے ہیں ان میں بعض لوگ تو طلب دنیا کے لئے پڑھتے ہیں بعض اس لئے پڑھتے ہیں کہ فائدہ پائیں نماز میں رات دن۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْقَعْقَرَاءِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ نَسِيَ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ مِثْلَ لَهُ فِي سُورَةٍ حَسَنَةٍ وَدَرَجَةٍ رَفِيعَةٍ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا رَأَاهَا قَالَ : مَا أَنتَ مَا أَحْسَنَكَ لِبَيْتِكَ لِي؟ قَبِيلُ : أَمَا تَعْرِفُنِي؟ أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا وَلَوْ لَمْ تَنْسَنِي رَفَعْتُكَ إِلَى هَذَا .

۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے قرآن کی ایک سورت بھی نظر انداز کر دی تو وہ ایک حسین سورت میں جنت کے اندر اس کے پاس آئے گا جب وہ اسے دیکھے گا تو کہے گا تو کوں ہے تو کتنا حسین ہے کاش تو میرے لئے ہوتا۔ وہ کہے گا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں فلاں سورہ ہوں اگر تو مجھے ترک نہ کرتا تو میں تجھے بلند درجہ پر فائز کرتا

۳۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ عَلِيَّ دِينًا كَثِيرًا وَقَدْ دَخَلَنِي مَا كَانَ الْقُرْآنُ يَتَغَلَّتْ مِنِّي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْقُرْآنُ الْقُرْآنُ؛ إِنَّ آيَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّورَةُ لَتَجِيءُ يَوْمَ الْيَبَامَةِ حَتَّى تَصْعَدَ أَلْفَ دَرَجَةٍ . يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ . فَتَقُولُ : لَوْ حَفِظْتَنِي لَبَلَّغْتُكَ مِنْهَا .

۳۔ یعقوب بن احمد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے اوپر قرضہ بہت زیادہ ہے اور میرے دل میں اتنا اندوہ و غم ہے کہ قریب ہے کہ قرآن مجھ سے روگردانی کرے حضرت نے فرمایا قرآن کو ترک نہ کرو اس کی ہر آیت اور ہر سورہ روز قیامت آئے گا اور جنت میں ہزار درجہ بلند ہوگا اور کہے گا اگر تو نے میری حفاظت کی ہوتی تو میں تجھے یہاں تک پہنچا دیتا۔

۴۔ حَبِيبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَمَاعَةَ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ بَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ

## دسواں باب عورتوں پر سلام

(باب ۱۰)

﴿التَّسْلِيمُ عَلَى النِّسَاءِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَيُرَدُّنَ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النِّسَاءِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَّةِ مِنْهُنَّ وَيَقُولُ: أَتَخَوُّفُ أَنْ يَمِجَّ بِنِي صَوْنَهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِمَّا أَطْلُبُ مِنَ الْآخِرِ.

۱۔ فرمایا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور وہ جواب سلام دیتی تھیں اور امیر المؤمنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے لیکن جو ان عورتوں کو سلام کرنے سے کراہت کرتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ان کی چچی آواز سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو کہ میں ان پر زیادہ سلام کر دوں۔

## گیارہواں باب سلام کرنا مسلمانوں کے علاوہ دوسروں کو

(باب ۱۱)

﴿التَّسْلِيمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ ذَرَّازَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَغَائِشَةُ عِنْدَهُ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَضَتْ غَائِشَةُ فَقَالَتْ: عَلَيْكُمْ السَّامُ وَالْقَسْبُ وَاللَّعْنَةُ

الرَّجُلُ إِذَا كَانَ يَعْلَمُ السُّورَةَ ثُمَّ نَسِيَهَا أَوْ تَرَكَهَا وَدَخَلَ الْجَنَّةَ أَشْرَفَتْ عَلَيْهِ مِنْ قَوْي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَتَقُولُ : تَعْرِفُنِي ؟ فَيَقُولُ : لَا ؛ فَتَقُولُ : أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لَمْ تَعْمَلْ بِي وَتَرَكَتَنِي أَمَا وَاللَّهِ لَوْ عَمِلْتَ بِي لَبَلَّغْتُ بِكَ هَذِهِ الدَّرَجَةَ وَأَشَارَتْ يَدَيَّ إِلَى قَوْيَا .

۴۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی شخص قرآن کی ایک آیت یاد کر کے پھر اسے بھول جاتا ہے یا ترک کر دیتا ہے تو جب وہ داخل جنت ہوگا تو اس کے سر پر ایک خوبصورت پیکر یہ کہتا ہوا نظر آئے گا۔ تو نے مجھے پہچانا نہیں وہ کہے گا نہیں، وہ کہے گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے مجھے جاری نہ رکھا اور پڑھنا ترک کر دیا۔ خدا کی قسم اگر تو عمل کرتا تو میرے ساتھ آج اس مقام پر ہوتا اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے ادھر کی منزل کو بتائے گا

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ غَامِرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ الْحَشَابِيِّ ، عَنْ أَبِي كَمَيْسٍ الْهَيْثَمِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ فَرَدَّدَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا : أَعْلَيْهِ فِيهِ حَرْجٌ ؟ قَالَ : لَا .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا پھر وہ بھول گیا تو دہرے بھول گیا کیا اس پر عذاب ہوگا اور میں نے تین بار یہی سوال کیا۔ فرمایا نہیں۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، جَمِيعًا عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ . عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّهُ أَصَابَنِي هُمُومٌ وَأَشْيَاءُ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا وَقَدْ تَنَلَّكَ وَنَسِيَ مِنْهُ طَائِفَةً حَتَّى الْقُرْآنَ لَقَدْ تَنَلَّكَ مِنْتَنِي طَائِفَةٌ مِنْهُ ، قَالَ : فَفَرَعَ عِنْدَ ذَلِكَ حِينَ ذَكَرْتُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْسَى السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَنَاتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى تُشْرِفَ عَلَيْهِ مِنْ دَرَجَةٍ مِنْ بَعْضِ الدَّرَجَاتِ فَتَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْكَ ، فَيَقُولُ : وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مِنْ أَنْتَ ؟ فَتَقُولُ : أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا نَسِيتَنِي وَتَرَكَتَنِي أَمَا لَوْ تَمَسَّكَتَنِي بَلَّغْتُ بِكَ هَذِهِ الدَّرَجَةَ ، ثُمَّ أَشَارَ بِأَصْبَعِهِ ثُمَّ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَتَعَلَّمُوهُ فَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ فَلَانُ قَارِئٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ فَيَبْطُلُ بِهِ الصَّوْتُ فَيُقَالَ فَلَانُ حَسَنُ الصَّوْتِ ، وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ خَيْرٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ فَيَقُومُ بِهِ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ لَا يَبَالِي مَنْ عِلِمَ ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْهُ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں رنج و غم سے درجہ پاراد

قرض وغیرہ کی پریشانی نے یہ حال کر دیا ہے کہ مستحبات کا بڑا جو ترک ہو گیا ہے یہاں تک کہ قرآن بھی پوری طرح نہیں پڑھا جاتا یہ سن کر امام پر افسوس ارب لاقی ہوا۔ پھر فرمایا ایک شخص جس نے قرآن یاد کر کے بھلا دیا ہے روز قیامت اس کے پاس آئے گا سورہ قرآن اور کسی بلند درجہ پر سے کہے گا۔ سلام ہو تم پر وہ جواب میں کہے گا تجھ پر بھی سلام ہو تو کوں ہے وہ کہے گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے پڑھ کر مجھے چھوڑ دیا اگر تو مجھے برابر پڑھتا رہتا اور ترک نہ کرتا تو میں تجھے اس بلند درجہ تک پہنچا دیتا پھر حضرت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا بلند درجہ کی طرف، پھر فرمایا لوگ قرآن کو مختلف نیتوں سے پڑھتے ہیں بعض اس لئے کہ تبارکی صاحب کہائے جائیں بعض اس لئے کہ خوش آواز بنیں اور محفلوں میں پڑھ کر دوسرے حاصل کریں لیکن ان صورتوں میں کوئی نیکی نہیں اور کچھ لوگ اس لئے یاد کرتے ہیں کہ رات دن اس کی تلاوت کریں اور اس کی پروا نہیں کرتے کہ کسی نے جانا یا نہ جانا۔

## پانچواں باب عشر اُتِ قرآن

### (باب فی قرآنہ)

۱۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْقُرْآنُ عَهْدُ اللَّهِ إِلَى خَلْقِهِ فَقَدْ يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَنْظُرَ فِي عَهْدِهِ وَأَنْ يَقْرَأَ مِنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ حَمْسِينَ آيَةً.

ان فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ قرآن خدا کا ایک عہد ہے اس کی مخلوق کے لئے مرد مسلمان کو چاہیے کہ خدا کے معاہدہ پر نظر رکھے اور ہر روز پچاس آیتیں پڑھیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو، جَمِيعاً، عَنِ النَّاسِمِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: آيَاتُ الْقُرْآنِ خَزَائِنٌ فَكُلَّمَا فُتِحَتْ خَزَانَةٌ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَنْظُرَ مَا فِيهَا.

۲۔ میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے سنا کہ آیاتِ قرآنی خزانے ہیں جب ایک خزانہ کھولتے ہیں تو یہ دیکھو کہ اس میں ہے کیا۔



الْقُرْآنُ وَيُذَكِّرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَكْثُرُ بَرَّ كُنْهُ وَتَحْصُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيُضَيُّهُ لَا أَهْلُ السَّمَاءِ كَمَا تُضَيُّهُ الْكُوَاكِبُ لَا أَهْلُ الْأَرْضِ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لَا يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَلَا يُذَكِّرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَقِلُّ بَرَّ كُنْهُ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَحْصُرُهُ الشَّيَاطِينُ.

۳۔ بروایت حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام، امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں قرآن پڑھا جائے گا اور ذکر خدا کیا جائے گا تو اس میں برکت زیادہ ہوگی اور ملائکہ موجود ہوں گے اور شیاطین دور رہیں گے اور وہ گھر بڑا سلا کے لئے اس طرح چمکے گا جیسے اہل زمین کے لئے ستارے اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے گا اس کی برکت کم ہو جائے گی ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیں گے اور شیاطین گھس جائیں گے۔

## ساتواں باب ثواب قرأت قرآن (باب ۷)

﴿ثَوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَعْمٍ ، وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ قَائِماً فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةَ حَسَنَةٍ ، وَمَنْ قَرَأَهُ فِي صَلَاتِهِ جَالِساً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ خَمْسِينَ حَسَنَةً ، وَمَنْ قَرَأَهُ فِي غَيْرِ صَلَاتِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ .

قَالَ ابْنُ مَحْبُوبٍ : وَقَدْ سَمِعْتُهُ عَنْ مُعَاذٍ عَلَى نَحْوِ مَا رَوَاهُ ابْنُ سِنَانٍ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی کھڑے ہو کر اپنی نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھے گا اور ہر حرف کے بدلے اس کو سو حسنتا ملیں گے اور جو اپنی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے پچاس حسنتا ملیں گے اور جو نماز کے علاوہ پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے دس حسنتا ملیں گے۔ ابن محبوب نے کہا میں نے معاف سے یہی حدیث سنی جو ابن سنان نے بیان کی ہے۔

۲۔ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا

## دسواں باب عورتوں پر سلام

(باب ۱۰)

﴿التَّسْلِيمُ عَلَى النِّسَاءِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَيُرَدِّدَنَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَّةِ مِنْهُنَّ وَيَقُولُ : أَخَوْفُ أَنْ يُعْجِنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مَرَّةٍ أَطْلُبُ مِنَ الْآخِرِ .

۱۔ فرمایا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور وہ جواب سلام دیتی تھیں اور امیر المؤمنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے لیکن جو ان عورتوں کو سلام کرنے سے کراہت کرتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ان کی بھی آواز سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو کہ میں ان پر زیادہ سلام کر دوں ۔

## گیارہواں باب سلام کرنا مسلمانوں کے علاوہ دوسروں

(باب ۱۱)

﴿التَّسْلِيمُ عَلَى أَهْلِ الْمِلَّةِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَغَايَشَهُ عَنْهُ فَقَالَ : السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَرَدَ عَلَيْهِ كِمَارَدَ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَرَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِمَارَدَ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَضَيْتْ غَايِشَةُ فَقَالَتْ : عَلَيْكُمْ السَّامُ وَالْقَضْبُ وَاللَّعْنَةُ

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت کو چھینک آنی میں نے کہا کا درود ہو آپ پر، دوبارہ پھر چھینک آنی پھر میں نے یہی کہا اور عرض کیا۔ جب آپ جیسا شخص (امام زمانہ) چھینکے تو اسی طرح یہ چھینک کر چلا جائیے۔ جیسا ایک دوسرے کے لئے کہتے ہیں یہ چھینک اللہ یا جیسے میں نے کہا فرمایا کیا یہ بات نہیں کہ تم کہتے ہو صلی اللہ علی محمد وآل محمد میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا یہ نہیں کہتم ارحم علی محمد وآل محمد (غالباً سائل ساکت ہوا کیوں کہ علماء میں جواب ذکر نہیں فرمایا کہ صلی اللہ علیہ ورحمہ۔ بے شک اس پر ہمارا درود اور رحمت ہے ہمارے لئے اور باعث قربت۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمِلِي : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَعْرِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : النَّشَاطُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَطْشَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جھان شیطان کی طرف سے ہے اور چھینک خدا کی طرف سے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ الْمَالِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْعَطْشَةِ وَمَا الْوَلَعَةُ فِي الْحَمْدِ لِلَّهِ عَلَيْهَا، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَمَآ عَلَى عَبْدِهِ فِي صِحَّةٍ بَدِيَّةٍ وَسَلَامَةٍ جَوَارِحٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ يَسْئَلُ ذَكَرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ وَإِذَا نَبِيَّ أَمَرَ اللَّهُ الرَّبَّحَ فَتَجَاوَزَ فِي بَدْنِهِ ثُمَّ يُخْرِجُهَا مِنْ أَنْفِهِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ فَيَكُونُ حَمْدُهُ عِنْدَ ذَلِكَ شُكْرًا لِمَا نَبِيَّ .

۶۔ راوی نے عالم اہل بیت (تقیہ سے نام) امام ذکر نہیں کر سکا اسے نقل کیا ہے کہ ان سے چھینک کے متعلق پوچھا گیا کہ اس پر حمد خدا کرنے کا کیا سبب ہے۔ فرمایا بندہ کو خدا نے بہت سی نعمتیں دی ہیں بدن کی صحت اور اعضا کی سلامتی میں جب بندہ یاد خدا بھول جاتا ہے تو خدا بھولا کو حکم دیتا ہے کہ اس کے بدن میں دوڑ جائے پھر اس کو ناک کی طرف سے نکالتا ہے اس پر وہ حمد خدا کرتا ہے پس یہ حمد شکر ہے اس بھولنے پر۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ حَقِّ بْنِ يُونُسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَحْمَبْتُ فِي الْبَيْتِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَمَقَطَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَمَاتِكَلَّمَ أَحَدًا مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْأَتَمِينَتُونَ الْأَتَمِينَتُونَ ؟ وَمِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذَا مَرَضَ أَنْ يَمُودَهُ وَإِذَا مَاتَ أَنْ يَشْهَدَ جَنَازَتَهُ وَإِذَا عَطَسَ أَنْ يَسْمُوتَهُ . أَوْ قَالَ : يَسْمُوتَهُ . وَإِذَا دَعَا أَنْ يُجَبَّيَهُ .

۷۔ داؤد بن حصین سے مروی ہے کہ ہم ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھے اس وقت چودہ آدمی گھر میں موجود

تھے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو چھینک آئی ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا حضرت امام نے فرمایا تم نے یرحمک اللہ کیوں نہ کہا۔ مومن کا حق مومن پر ہے کہ جب مریض ہو تو عیادت کرے اور جب مرے تو اس کی نماز جنازہ میں شریک اور جب چھینکے تو یرحمک اللہ کہے اور جب بلایا جائے تو دعوت قبول کرے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: نِعَمَ الشَّيْءِ الْمَطْعَةُ تَنْفَعُ فِي الْجَدِّ وَتَذَكِّرُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قُلْتُ: إِنَّ عِبْدَنَا قَوْمًا يَقُولُونَ: لَيْسَ لِرَسُولِ اللَّهِ عليه السلام فِي الْمَطْعَةِ نَصِيبٌ، فَقَالَ: إِنْ كَانُوا كَاذِبِينَ فَلَا نَالَ لَهُمْ شَفَاعَةُ عَمْرِ بْنِ زَيْدٍ عليه السلام.

۸۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے چھینک اچھی چیز ہے جو جسم کو نفع دیتی ہے اللہ کا ذکر کرو۔ میں نے (راوی) کہا کچھ تو کہتے ہیں رسول اللہ کو چھینک نہیں آتی تھی لہذا مرثیہ پر اکتفا کی جائے درود نہ بھیجا جائے فرمایا اگر وہ جھوٹے ہیں تو انھیں شفاعت محمد نصیب نہ ہو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَمَنْ بَسَمْتَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: نَقَصْنَا حَقَّنَانِمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَجْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ: فَسَمْتَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام.

۹۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام تقی علیہ السلام کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ تو کہا اور درود نہ بھیجا حضرت نے یرحمک اللہ نہ کہا اور فرمایا ہمارے حق کو اس نے ناقص بنایا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہو الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد و آلہ بیتہ، اس شخص نے ایسا ہی کیا تب حضرت یرحمک اللہ کہا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ عَلَى نَجْمٍ وَآلِهِ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ الْمَطْعَةِ وَعِنْدَ الذَّبْحَةِ وَعِنْدَ الْجُمَاعِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَا لَكُمْ يَلَهُمْ نَافَعُو الْعَمَمُ اللَّهُ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ لوگ تین موقعوں پر محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنے پر کراہت محسوس کرتے ہیں اول چھینک کے وقت دوسرے ذبح کے وقت تیسرے جمعہ کے وقت، حضرت نے فرمایا ان کی ہلاکت

ہر اور ان پر خدا کی لعن ہو۔

۱۱ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلْفٍ قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا عَطَسَ قَبِيلَ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ . قَالَ : يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَيَرْحَمُكُمْ ، وَإِذَا عَطَسَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ قَالَ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۱ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو جب پھینک آئی اور کوئی ہتھکیر رکھتا تو فرماتے یغفر اللہ لکم ویرحمکم اللہ اور جب کوئی دوسرا پھینکتا تو فرماتے یرحمک اللہ عزوجل۔

۱۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ أَوْ غَيْرِهِ ؛ عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : عَطَسَ غُلَامٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ .

۱۲ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک نابالغ لڑکے نے رسول اللہ کے پاس پھینکا اور کہا الحمد للہ ، آنحضرت نے فرمایا بارک اللہ فیک۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ [رَبِّ الْعَالَمِينَ] لِأَشْرَفِكَ لَهُ ، وَإِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ فَلْيَقُلْ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَإِذَا رَدَّ [دَت] فَلْيَقُلْ : يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ وَلَنَا . فَإِنْ رَسُلَ اللَّهُ ﷺ سُئِلَ عَنْ آيَةِ أَوْشَى فِيهِ ذَكَرَ اللَّهُ فَقَالَ : كُلُّ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِيهِ فَهُوَ حَسَنٌ .

۱۳ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی پھینکے تو اسے کہنا چاہیے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لاسمہ اور جب دوسرا سنے تو کہے یرحمک اللہ اور جب پہلا یہ کہے تو پھر کہے یغفر اللہ لک ولنا۔ رسول اللہ سے کسی آیت یا اس چیز کے مذکور متعلق پوچھا گیا جس میں اللہ کا ذکر ہو۔ فرمایا جن کلمات میں اللہ کا ذکر ہو وہی نیک ہے۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ رُئَيْمٍ ، عَنْ مِسْمَعٍ بْنِ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ : عَطَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ جَعَلَ أَصْبَعَهُ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ أَبُو رَغَمَ أَنْفِي لِلَّهِ رَغْمًا ذَاخِرًا .

۱۴ حضرت صادق آل محمد کو پھینک آئی تو فرمایا الحمد للہ رب العالمین۔ پھر اپنی ناک پر انگلی رکھ کر فرمایا

خدا کے سامنے میری ناک ذلیل ہے پوری پوری طرح۔

۱۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ قَالَ إِذَا عَطَسَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ، لَمْ يَحِدْ وَجَعُ الْأَذْنَيْنِ وَالْأَصْرَاسِ.

۱۵۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چھینک آنے کے بعد کہے الحمد للہ رب العالمین ملکی حال تو اس کے کانوں اور ڈاڑھوں میں درد نہ ہوگا

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ قُضَالٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فِي وَجَعِ الْأَصْرَاسِ وَوَجَعِ الْأَذَانِ إِذَا سَمِعْتُمْ مِنْ مَعْطَسٍ فَأَبْدُوهُ بِالْحَمْدِ.

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ ڈاڑھوں اور کانوں کے درد کا علاج یہ ہے کہ جب کوئی چھینکے تو تم ابتداء کر دو الحمد للہ رب العالمین کہہ کر۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَامَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ سَمِعَ عَطَسَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَانَ رَسُولُ اللَّهِ أَهْلُ بَيْتِهِ لَمْ يَشْكَنَّ عَمِيَّتَهُ وَلَا خِرْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ سَمِعْتُمْ أَقْلُهَا وَإِنْ كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الْبَحْرُ

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی چھینک سنے تو اللہ کی حمد کرے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجے۔  
العالمین لا شریک لہ اس کو آنکھ اور ڈاڑھ کی شکایت نہ ہوگی اور فرمایا جب چھینک کی آواز سنو تو ایسا فرور کہو اگرچہ تمہارے اور اس کے آیت یا اس چیز کے درمیان دریا حاصل ہو۔

۱۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ لَهُ الْقَوْمُ هَذَا اللَّهُ فَقَالَ: اللَّهُ عَلَى أَنَّهُ تَقَال: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: [فَقُولُوا]: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَقَالُوا لَهُ: إِنَّهُ نَصْرَانِي؟ فَقَالَ: لَا يَسُدِّيهِ اللَّهُ حَتَّى يَرْحَمَهُ.

۱۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے چھینکا ایک شخص نصرانی نے لوگوں سے جو موجود تھے ہر ایک نے

کہا۔ (اللہ تجھے ہدایت کرے) حضرت نے فرمایا یوں کہو یہ تمک اللہ انھوں نے کہا یہ تو نصرانی ہے فرمایا جب تک اللہ رحم نہ کرے گا اس کو ہدایت نہ کرے گا۔

۱۹۔ عَائِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا عَطَسَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ ثُمَّ سَكَتَ لِمَلَكَةٍ تَكُونُ بِهِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ عَنْهُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَإِنْ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ ، قَالَ : وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْغَطَّاسُ لِلْمَرْبِضِ دَلِيلُ الْعَافِيَةِ وَرَاحَةُ الْبَلَدَيْنِ .

۱۹۔ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی مسلمان چھینکے اور کسی سبب سے الحمد للہ نہ کہے اس کی توبہ اس کی طرف سے کہتے ہیں الحمد للہ رب العالمین اور اگر وہ خود کچھ تو ملا کہہ دے تو ملا کہہ دے میں یغفر اللہ لک۔ اور حضرت نے یہ فرمایا کہ مریض کو چھینک آنا دلیل صحت اور راحتِ بدن ہے۔

۲۰۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَسْصُورٍ [عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ] قَالَ : قَالَ : الْغَطَّاسُ يَنْفَعُ فِي الْبَدَنِ كَيْلَهُ مَا لَمْ يَزِدْ عَلَى الثَّلَاثِ فَإِذَا زَادَ عَلَى الثَّلَاثِ فَهُوَ دَاءٌ وَسُقُمٌ .

۲۰۔ صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا چھینک اگر تین سے زائد نہ ہو تو کوئی بدن کے لئے نافع ہے اگر تین سے زائد ہو تو بیماری کی علامت ہے۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ الْخَضَرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنْ أَدَّ الْأَصْوَاتُ لَصُوتُ الْحَمِيرِ ، قَالَ : الْعَطَسَةُ الْقَبِيحَةُ .

۲۱۔ میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ سب سے بُری آواز گدھے کی ہے نہ وہ بھی بُری چھینک رک وہ گدھے کی آواز کی طرح کانوں کو بُری معلوم ہوتی ہے۔

۲۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : مَنْ عَطَسَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَسَبَةِ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [الْحَمْدُ لِلَّهِ] حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَوَلَّمْ خَرَجَ مِنْ وَخْرِهِ الْأَمْرُ .

ظَائِرُ أَصْغَرُ مِنَ الْجَزَائِدِ وَأَكْبَرُ مِنَ الدَّيَّانِ حَتَّى يَسِيرَ تَحْتَ الْعَرْشِ يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو بھیجے اور اپنا ہاتھ ناک کے بال پر رکھ کر کہے۔ الحمد للہ رب العالمین الحمد للہ حمد اکثر اُکما ہو اہل و علی اللہ علی محمد وآلہ وسلم تو اس کے بائیں تختے سے ایک پرندہ نکلے گا ندی سے چھوٹا اور کمی سے بڑا اور وہ تخت عرش قیامت تک اس کے لئے استغفار کرے گا۔  
(علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف اور مجہول تحریر فرمایا ہے۔)

۲۳۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَامَةِ قَالَ : كُنْتُ أَجَالِسُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مَجْلِسًا أَنْبَلَ مِنْ مَجَالِسِهِ قَالَ : فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ : مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ الْعَطْشَةُ ؟ فَقُلْتُ : مِنَ الْأَقْبِ ، فَقَالَ لِي : أَصَبْتَ الْحَطَاءَ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ ؟ فَقَالَ : مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ كَمَا أَنَّ الثُّلْثَةَ تَخْرُجُ مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ وَمَخْرُجُهَا مِنَ الْأَحْلِيلِ ثُمَّ قَالَ : أَمَّا رَأَيْتَ الْإِنْسَانَ إِذَا عَطَسَ نَفَخَ أَعْضَاؤُهُ وَصَاحِبُ الْعَطْشَةِ يَأْمَنُ الْمَوْتَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ .

۲۳۔ راوی کہتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا واللہ میں نے ان کی مجلس سے زیادہ عظیم الشان مجلس نہیں دیکھی ایک دن مجھ سے (فرمایا۔ بتاؤ چھینک کہاں سے آتی ہے میں نے کہا ناک سے فرمایا غلط ہے میں نے کہا سچر آپ بتائیں۔ فرمایا تمام بدن سے اسی طرح جیسے نطق تمام بدن سے نکلتے مگر نادر ہوتا ہے سوراخ ذکر سے۔ پھر فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب آدمی کو چھینک آتی ہے تو اس کے تمام اعضا جھٹکا کھاتے ہیں اور چھینکنے والے کو سات دن کے موت سے امان مل جاتی ہے

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْعِطَاسِ .

۲۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی ہے (یعنی جتنی بار کہے گئے ہوں وہ چھینکے وہ کلام کرنے والے کی تصدیق ہوگی۔)  
(علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے)

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَتَحَدَّثُ بِحَدِيثٍ فَعَطَسَ غَاطِسٌ فَبُشَاهِدُ حَقِّهِ .

۲۵۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص بات کر رہا ہو کہ عطر پڑے تو وہ بات سچ ہے۔



۲۵۔ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی شخص بات کر رہا ہو اور چھینکنے والا چھینکے تو وہ گواہ حق ہے یعنی اس کی بات کی تصدیق ہوتی ہے۔  
(ضعیف ہے)

۲۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْوُطَاسِ .  
(ترجمہ ۲۴ میں گزرا)

۲۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي بَنِي عُثْمَانَ ، عَنْ رِزْدَاةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ ثَلَاثًا فَسَمِعْتَهُ ثُمَّ انْتَرَكْتَهُ .  
۲۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی تین بار چھینکے تو یہ حکم اللہ کہو زیادتی ہو تو چھوڑ دو۔

## سولہواں باب سفید بالوں والے مسلمانوں کی عزت کرنا

(باب ۱۶)

«وَجُوبُ إِجْلَالِ ذِي الْقَبَةِ الْمُتَمِلِّمِ»

۱۔ عَمْرٍو بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ . جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ کی جلالت شان کی اظہار کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بوڑھوں کی عزت کی جائے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَانِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ عَرَفَ قَسْلَ كَبِيرٍ لَيْسَ قُوَّةَ آمَنَهُ اللَّهُ مِنْ فَرَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بوڑھ کی عزت کی خدا اس کو روز

قیامت خوف سے امن میں رکھے گا۔

۳۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ وَقَرَّدَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ آمَنَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بوڑھے مسلمان کی عزت کرے گا خدا اس کو روز قیامت کے خوف سے بچائے گا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ثَلَاثَةٌ لَا يَجْهَلُ حَقَّهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْرُوفٌ [إِلَى الْفَاقِ] : ذُو الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ ، وَحَامِلُ الْقُرْآنِ ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین کے حق سے نہ جاہل ہوگا۔ مگر مشہور منافق، ایک بوڑھا مسلمان دوسرے حامل قرآن تیسرے امام عادل

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ الْمُؤْمِنِ ذِي الشَّيْبَةِ وَمَنْ أَكْرَمَ مُؤْمِنًا فَبِكَرَامَةِ اللَّهِ بَدَأَ وَمَنْ اسْتَخَفَّ بِمُؤْمِنٍ ذِي شَيْبَةٍ أَرْسَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَنْ يَسْتَخِفُّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اجلال الہی ہے اجلال دعوت کرنا بوڑھے مومن کی جس نے مومن کا اکرام کیا اس نے کرامت الہی کو ظاہر کیا اور جس نے بوڑھے مومن کو ذلیل کا خدا جس مومن سے اسے ذلیل کرے گا۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثَيْبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ : مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ .

۶۔ ترجمہ حدیث اول میں گزرا۔

# ستر ہواں باب

## مردِ کریم کی عزت

### (بَابُ إِكْرَامِ الْكَرِيمِ) ۱۷

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ شُعْرَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَتَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَصَاةٌ فَقَعَدَ عَلَيْهِمَا أَحَدُهُمَا وَأَيُّ الْآخَرِ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَمَعَدَ عَلَيْهَا فَإِنَّ لَابَائِي الْكَرَامَةَ الْإِحْضَارُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَنَا كُنْتُ كَرِيمٌ قَوْمٌ فَأَكْرِمُوهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ دو شخص امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آئے ان کے لئے فرشتے بھیجا گیا ایک تو ان میں سے بیٹہ گیا دوسرے نے انکار کیا۔ حضرت نے فرمایا، تم بھی اس پر بیٹھو، عورت ہانسنے سے انکار نہیں کرتا مگر احمق۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب تمہارے پاس مردِ کریم آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَنَا كُنْتُ كَرِيمٌ قَوْمٌ فَأَكْرِمُوهُ.

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی بزرگ آئے تو اس کا اکرام کرو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْعَلَوِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَمَّا قَدِمَ عِدَّتِي بِنُ حَاتِمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَدْخَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْتَهُ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ غَيْرُ خَصْفَةٍ وَوَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَطَرَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعِدَّتِي بِنِ حَاتِمٍ.

۳۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جب عدی بن حاتم رسول اللہ کے پاس آیا تو آپ نے اسے اپنے گھر بلوایا اور آپ کے گھر میں سوائے چمڑے کے ایک میلے فرش کے اور کچھ نہ تھا آپ نے اسی کو عدی کے لئے بچھا دیا۔

## اٹھارہواں باب

### آنے والے کا حق

### (بَابُ حَقِّ الدَّاحِلِ) ۱۸

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ التَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ مِنْ حَقِّ الدَّاحِلِ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ أَنْ يَمْشُوا مَعَهُ هُنَيْئَةً إِذَا دَخَلَ وَإِذَا خَرَجَ، وَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ أَمِيرٌ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ. اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تمہارے گھر آئے تو گھر والوں کا یہ فرض ہے کہ جب داخل ہو تو اس کو خوش آمدید کہتے آگے بڑھیں اور اسی طرح جب وہ چلے تو کچھ دور اس کے ساتھ باتیں اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی برادر مسلم کسی کے گھر فیضانت وغیرہ میں آئے تو وہ جب تک گھر سے نہ جائے اس پر ماکم۔ یعنی اس کی خاطر ترافض کرنی چاہیے۔

## ایسواں باب

### مجالس میں رازداری

(بَابُ) ۱۹

﴿الْمُجَالِسِ بِالْأَمَانَةِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ عَمَدٍ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

اور فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہم السلام نے اپنی بی بی شستوں میں کسی کا مسجد ظاہر نہ کر دو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

۲۔ (ترجمہ اوپر ہے)

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ صلعم کے پاس آئے۔ عائشہؓ بھی حضرت کے مستحب تھیں انھوں نے اس طرح سلام کیا۔ تمہارے اوپر سام جو۔ رسول اللہ نے فرمایا علیکم (تمہارے اوپر) اسی طرح دوسرے اور تیسرے یہودی نے سلام کیا۔ رسول اللہ نے اسی طرح جواب دیا۔ عائشہؓ کو غصہ آیا کہنے لگیں۔ تم پر ہلاکت ہو لعنت ہو۔ اے یہودی لو! اسے مسخ شدہ بندروں اور سوروں کے بھائیو۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے عائشہؓ، غش بات اگر مجسم ہوتی تو اس کی صورت بدی کی سی ہوتی اور نرمی باعث زینت ہوگی۔ جہاں ہو اور باعث عیب ہوگی جہاں نہ ہو۔ عائشہؓ نے کہا کیا آپ نے ان کا قول اسام علیکم نہیں سنا۔ فرمایا سنا تو کیا تم نے اس کا جواب جو میں نے علیکم دیا وہ نہیں سنا، جب مرد مسلمان سلام کرے تو کہو السلام علیکم اور کافر کرے تو فقط علیکم کہو۔

٢- مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى، عَنْ تَمِيمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تَبَدُّوْا أَهْلَ الْكِتَابِ بِالتَّسْلِيمِ وَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل کتاب سے ابتدا رہے سلام نہ کرو اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں علیکم کہہ دو۔

٣- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمُشْرِكِ إِذَا سَلَمُوا عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ جَالِسٌ كَيْفَ يَسْتَجِيبُ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: يَقُولُ: عَلَيْكُمْ.

۳۔ سماع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ اگر کوئی شخص بیٹھا ہو اور یہودی یا نصرانی یا مشرک سلام کرے تو رد سلام کیسے کیا جائے۔ فرمایا کہ وہ علیکم۔

٤- 'عَدْنُ يَحْيَى'، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ ابْنِ بَكْبَرٍ، عَنْ بَرْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ  
عَنْ 'عَدْنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا لَمْ عَلَيْكَ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ وَالْمُشْرِكُ فَقُلْ: عَلَيْكَ

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ذَكْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ بَكْتَمُهُ صَاحِبُهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ، وَإِنْ يَكُونُ يَقَعُ أَوْ ذَكَرَ آلَهُ بِخَيْرٍ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مجلس میں رازداری سے کام لو کسی کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ اس بات کو ظاہر کرے جسے دوسرا چھپانا چاہتا ہے۔ مگر اس کی اجازت سے مگر یہ دانشوری سے کہے یا اس کا ذکر کرے۔

## بیسواں باب سرگوشی

### (بَابُ فِي الْمُنَاجَاةِ) ۲۰

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةٍ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ الْقَوْمُ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَوْنَ مِنْهُمْ اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ [فِي] ذَلِكَ [م] مَا يَحْزَنُهُ وَيُؤْذِيهِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کسی جگہ تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو کو سرگوشی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ امر تیسرے کو رنجیدہ کرے گا اور اذیت دے گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِيِّ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي بَيْتٍ فَلَا يَتَنَاجَوْنَ اثْنَانِ دُونَ صَاحِبَيْهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْهَا يَمُتُّهُ .

۲ ترجمہ اوپر گزرا

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ النَّوْفَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ عَرَضَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ [الْمُتَكَلِّمَ] فِي حَدِيثِهِ فَكَانَتْ مَا خَدَشَ وَجْهَهُ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان کوئی حدیث کی تفسیر کر رہا ہو تو اس وقت کوئی

مرگوشی کرنے لگے تو ایسا ہے کہ جیسے اس کا منہ تو پر کیا۔

## اکیسواں باب طریق نشست

(بَابُ الْجُلُوسِ) ۲۱

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ الدَّوْقَلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ رَقَمَهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْلِسُ ثَلَاثًا : الْفَرُصَةَ وَهُوَ أَنْ يُقِيمَ سَاقِيَهُ وَيَسْتَقْبِلَهُمَا بِتَقْدِيرِهِ وَيَشُدُّ يَدَهُ فِي ذِرَاعِهِ ، وَكَانَ يَجْنُو عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يُنْبِتِي رَجُلًا وَاحِدَةً وَيَسْطُ عَلَى الْأُخْرَى وَلَمْ يَرِ الْوَلَدُ مَتَرِيْعًا قَطُّ .

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشست کے میں طریقے تھے اول یہ کہ دو ہنڈلیوں کو کھڑا کرتے اور ان کے آگے ہاتھ کر کے انگلیوں میں انگلیاں ڈال دیتے۔ دوسرے یہ کہ گھٹنوں پر بیٹھتے اور ایک پیر کو پھیلا کر رکھ لیتے چار ڈانوں نشست میں کبھی آپ کو نہ دیکھا گیا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَمْرِو ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ﷺ قَاعِدًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى فَخْذِهِ فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَكْرَهُونَ هَذِهِ الْجَلْسَةَ وَيَقُولُونَ : إِنَّمَا جَلَسَ الرَّبُّ ، فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّمَا جَلَسَتْ هَذِهِ الْجَلْسَةُ لِمَنْ يَلُمُّهُ وَالرَّبُّ لَا يَمْلُ وَلَا تَأْخُذُهُ سَيِّئَةٌ وَلَا نَوْمٌ .

۲۔ میں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کو اس طرح بیٹھ دیکھا کہ ایک ہنڈلی پر رکھ کر اپنی ران پر رکھ کر بیٹھتے تھے میں نے کہا لو کہ اس نشست کو برا جانتے ہیں کہتے ہیں یہ خدا کی نشست ہے یعنی شکرانہ نشست ہے حضرت نے فرمایا میں بحالت رنج اس طرح بیٹھا ہوں اور اللہ کے لئے رنج نہیں اور نہ اس کو اونگھو اور میند ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُرَّادٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ رَضِيَ بِرَأْيِ النَّاسِ فِي شَيْءٍ لَمْ يَلِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ لَا يَكْتُمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ حَسَنٌ يَوْمٌ .

قَالَ قَالَ

ن وقت کو

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مجلس میں نبی جگہ بیٹھنے پر راضی ہوگا تو اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر درود بھیجیں گے اس کے وہاں سے اٹھنے تک۔

۴۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ مَا يَجْلِسُ تَحْتَ الْقَبْلَةِ .

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر قبلہ رو بیٹھتے تھے۔

۵۔ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : جَلَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَتَوَرِّجًا رِجْلَهُ الْيُمْنَى عَلَى قَدَمِ الْبُسْرَى فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : جِئْتُ فِدَاكَ هَذِهِ جِلْسَةٌ مَكْرُومَةٌ ، فَقَالَ : لَا إِذَا مَا هُوَ شَيْءٌ فَالْتَمَسَ الْيَهُودُ : لَمَّا أَنْ قَرَعَ اللَّهُ عَرْوَ جَسَدٍ مِنْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ جَلَسَ هَذِهِ الْجِلْسَةَ لِيَسْتَرْبِخَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَ وَاللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ، وَبَقِيَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَتَوَرِّجًا كَمَا هُوَ .

۵۔ راوی نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح بیٹھتے تھے کہ آپ کا دایاں پاؤں بائیں ران پر تھارادی نے کہا یہ طریقہ نشست قوت پسندیدہ ہے فرمایا ایسا تو یہودی کہتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب آسمان وزمین کی خلقت سے فارغ ہوا تو عرش پر آرام کرنے کے لئے اس طرح بیٹھا اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ حی و قیوم ہے نہ اس کو پتہ ہے نہ نیند اس کے بعد حضرت جس طرح بیٹھتے تھے بیٹھے رہے

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَسَّرِ ، عَنْ دَاوُدَ كَرَّهَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ مِنْ لَفَعْدٍ فِي أَدْنَى الْمَجْلِسِ الْبُحْرَيْنِ يَدْخُلُ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کسی مجلس میں آتے تو نزدیک تر خالی جگہ میں بیٹھ جاتے (مدر مقام پر بیٹھنے کی کوشش نہ کرتے)۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقَبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عُمَرَيْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقَبٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : سَوْفَ الْمُسْلِمِينَ كَمَسْجِدِهِمْ فَمَنْ سَبَقَ إِلَى مَكَانٍ فَدَاخِلٌ بِهِ إِلَى اللَّيْلِ : قَالَ : وَكَانَ لَا يَأْخُذُ عَلَى بَيُوتِ السُّوقِ كِرَاءً .



۷۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مسلمانوں کا بازار ان کی مسجدوں کی مانند ہے جہاں آگے چہ وہ رات تک آگے ہی رہے گا۔ حضرت بازار کے مکانات کا گما یہ نہیں لیتے تھے تاکہ وقت فروخت ان کی دستی میں کام آئے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ النَّوْفَلِيِّ : عَنِ الشَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَتَّبِعِي لِلْجُلَسَاءِ فِي الصَّبِيِّ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ كُلِّ اثْنَيْنِ مِقْدَارُ عَظْمِ الذَّرَاعِ لِثَلَاثَةِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَرِّ .

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسم گرما میں کسی جلسہ میں لوگ اس طرح بیٹھیں کہ ان کے درمیان ایک فٹ کا فاصلہ ہو تاکہ گرمی سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

۹۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَجْلِسُ فِي بَيْتِهِ عِنْدَ بَابِ بَيْتِهِ قُبَالَةَ الْكَعْبَةِ .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے گھر میں دروازہ کے قبلہ رو ہو کر بیٹھتے تھے۔

## بائیسواں باب

### تکیہ لگانا اور پشت و پیڈلیوں کے متعلق

#### (بَابُ الْإِتِكَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ) ۲۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ . عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْإِتِكَاءُ فِي الْمَسْجِدِ زُهْبَانِيَّةُ الْعَرَبِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ مَجْلِسُهُ مَسْجِدُهُ وَصَوْمَعَتُهُ بَيْتُهُ .

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تکیہ لگا کر سونا عرب کے ریافت کشوں کی بدعت ہے مومن کے لئے مسجد بیٹھنے کی جگہ ہے اور سونے کی جگہ گھر ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْإِحْتِبَاءُ فِي الْمَسْجِدِ حِطَّانُ الْعَرَبِ .

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد دیوار سے تکیہ کرنا اور پاؤں پھیلاتا غزلوں کے اپنے گھر میں بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

۳۔ عَمْرِو بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْإِحْنَاءُ جِبْتَانُ الْعَرَبِ

۳۔ ترجمہ اور گزارش

۴۔ عَمْرُو بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَبِي يَنْوِبُ دَائِمًا ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ يُقْطَعِي عَوْرَتَهُ فَلَا بَأْسَ .

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص ایک لباس سے پشت اور پٹنڈیاں چھتا ہے فرمایا اگر شرگاہ ڈھک رہے تو کیا مضائقہ ہے۔

۵۔ عَمْرُو بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : لَا بَأْسَ وَرَبَّكَ خَا أَنْ يَحْتَبِي مَا بَلَ الْكَعْبَةِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ خیمہ اسلام نے بیت اللہ کے سامنے جائز نہیں کر پشت و زانو ملا کر بیٹھے۔

## تَبَسُّوَالِ بَاب

### مزاح و ہنسی

((بَابُ الدُّعَاةِ وَالتَّحَدُّثِ)) ۲۳

۱۔ عَمْرِو بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَنْ الْخَسِيءِ قُلْتُ : جَعَلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلَ يَكُونُ مَعَ الْقَوْمِ فَيَحْزِي بِهِمْ كَلَامَ يَمْرُخُونَ وَيَصْحَكُونَ : قَالَ : لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَكُنْ : قُلْتُ : أَنَّهُ عَلَى الْفُحْشِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِيهِ

الْأَعْرَابِيُّ قَبِيْهِ لَآ الْهَدِيَّةَ ثُمَّ يَقُوْلُ مَكَانَهُ : أَعْطَانَا مِنْ هَدِيَّتِنَا فَبَصَحَكَ رَسُوْلُ اللهِ بِهِنَّ وَكَانَ إِذَا أَغْتَمَّ يَقُوْلُ : مَا فَعَلَ الْأَعْرَابِيُّ لَيْتَهُ أَنَا .

اس میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص ایسے لوگوں میں پرتا ہے جو مزاج کرتے ہیں مہذب ہیں آیا وہاں ہے یا نہ رہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں جب تک دیسا نہ ہو۔ میں سمجھا حضرت نے شاید دشت نام طرازی کو سمجھا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا رسول اللہ کے پاس ایک اعرابی آیا کرتا تھا اور تحفے لاتا تھا پھر کہتا تھا اسی جگہ میرے ہدیہ کی قیمت دیجئے رسول اللہ اس بات پر ہنسے تھے اور جب رنجیدہ ہوتے تھے تو فرماتے تھے کاش اس وقت وہ اعرابی ہوتا اور اپنے ہدیہ کی قیمت مانگتا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا دَفِئَهُ دُعَاؤُهُ ، فَإِنْ كَانَ يَدْعُوَ لِنَفْسِهِ ، فَلَا تَقْبَلُ لَهُ صَلَاتُهُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے دعا برداری ہے میں نے کہا : کیا یہ ہے فرمایا مزاج۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : مَنْ دَعَا لِنَفْسِهِ ، فَلَا تَقْبَلُ لَهُ صَلَاتُهُ ، وَمَنْ دَعَا لِبَعْضِ النَّاسِ ، فَلَا تَقْبَلُ لَهُ صَلَاتُهُ ، وَمَنْ دَعَا لِكُلِّ النَّاسِ ، فَلَا تَقْبَلُ لَهُ صَلَاتُهُ .

۳۔ راوی سے دعا تو آل محمد علیہ السلام نے کہا تم لوگوں میں مدد اعلیٰ کی کیا صورت ہے میں نے کہا بہت کم ہے فرمایا کم نہ کرو مزاج غلامت حسن ملتی ہے تم مزاج سے اپنے مومن بھائی کو خوش کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپ کسی کو خوش کرنا چاہتے تھے تو اس سے مزاج رتے تھے۔

۴۔ مَالِغُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ : إِنْ لَمْ يَنْزِلْ وَجَلَّ بِحُجْبِ الْمَدَائِعِ فِي الْجَمَاعَةِ بِالْأَرْقَبِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ لوگوں میں باہمی مزاج کو دوست رکھتا ہے جبکہ بخش باتیں نہ ہوں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنبَاطٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ كَلْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : ضَحَكَ الْمُؤْمِنُ تَبَسُّمًا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کا ہنسنا اس کا مسکرانا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مَنُصُورٍ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَثْرَةُ الضَّحْكِ تَمِيتُ الْقَلْبَ وَقَالَ : كَثْرَةُ الضَّحْكِ تَمِيتُ الدِّينَ كَمَا يَمِيتُ الْمَاءُ الْيَلْحَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ زیادہ ہنسنا دین کو اس طرح مار دیتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ مِنَ الْجَهْلِ الضَّحْكَ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، قَالَ : وَكَانَ يَقُولُ : لَا تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ ، وَلَا يَأْتِيَنَّ الْبَيَاتَ مَنْ عَمِلَ الشَّيْئَاتِ .

۸۔ فرمایا صادق اکرم اللہ نے بغیر تعجب ہنسنا جہالت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اگلے دانتوں کو ہنسی میں نہ دکھاؤ جبکہ تم نے بد اعمالی کی ہو اور گناہوں کے شبخوں مارنے سے بے خوف نہ ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَقِّ بْنِ الْبَخَرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا كُمُ وَالْيَزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو زیادہ مزاح سے بچاؤ ورنہ آبرو جاتی رہے گی۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا أَحْبَبْتَ رَجُلًا فَلَا تُنَازِحْهُ وَلَا تُنَازِرْهُ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی کو دوست رکھو تو اس سے زیادہ مزاح نہ کرو اور اس سے جھگڑا نہ کرو۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْفَقْمَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فقہہ عمل شیطان ہے۔

۱۱ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكَنْدِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِثْنِيِّ ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَلَيْدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : كَثْرَةُ الصُّحَاكِ تَدْعُبُ بِمَاءِ الْوُجَدِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیاد ہنسنا آپرو کو کھودیتا ہے۔

۱۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاحَ فَإِنَّهُ يُجْرُ السَّخِيمَةَ وَيُورِثُ الصَّغِيَةَ وَهُوَ السَّبُّ الْأَصْفَرُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے کو کثرت مزاح سے بچاؤ کیونکہ وہ کینہ کو اور اس کے اثر کو پیدا کرتا ہے اور وہ چھوٹی گالی ہے۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِي بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ طَاهِمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا قَهَقْتَ فَقُلْ جِنٌّ تَفْرَعُ وَاللَّهِمْ لَا تَمُقْتَنِي ۱۳ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب قہقہہ مارو تو بطور کفار خدا سے کہو یا اللہ مجھے دشمن نہ رکھنا۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَجَّالِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ وَعَلِيِّ بْنِ عُفَيْةَ وَتَعْلَبَةَ ، رَفَعُوهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَآبِي جَعْفَرٍ أَوْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : كَثْرَةُ الْمِرَاحِ تَدْعُبُ بِمَاءِ الْوُجَدِ وَكَثْرَةُ الصُّحَاكِ تَمُجُّ الْأَيْمَانَ مَجًّا ۱۴ فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے زیادہ مذاق آپرو پر زیادہ ہنسنا ایمان سے خارج کر دیتا ہے

۱۵ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِثْنِيِّ ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَلَيْدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمِرَاحُ السَّبَابُ الْأَصْفَرُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مزاح چھوٹی گالی ہے۔

۱۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاحَ فَإِنَّهُ يَدْعُبُ بِمَاءِ الْوُجُوهِ وَهَبَايَةِ الْإِيَّالِ ۱۶

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو مزاح سے بچاؤ کیونکہ اس سے آبرو جاتی رہتی ہے اور آدمی کی ہیبت جاتی رہتی ہے۔

۱۷۔ عَمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَبِي، عَنْ الرَّقِيقِ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تَمَارِزْ قِدْعَتَ بَابُوكَ وَلَا تَمَارِزْ قِيَجْرَ أَعْلَيْكَ.

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جھگڑانہ کردار اس سے تمہاری عزت جاتی رہے گا اور زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ لوگوں کو مقابلہ کی جرأت ہوگی۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا تَمَارِزْ قِيَجْرَ أَعْلَيْكَ.

۱۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ تم پر لوگوں کی جرأت ہوگی۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلْفٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّةٍ لَهُ لِبَعْضِ وَلَدِهِ: أَوْ قَالَ: قَالَ أَبِي لِبَعْضِ وَلَدِهِ: إِيَّاكَ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِنُورِ إِيْمَانِكَ وَيَسْتَحِفُّ بِمُرُوءَتِكَ.

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو الحسن علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے اپنے کو مزاح سے بچاؤ ورنہ نور ایمان سے تمہیں دور کر دے گا اور تمہاری مردت کو ہلکا بنا دے گا۔

۲۰۔ عَنْهُ، عَمْرَ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْرَمٍ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْخَرُكَ وَلَا يَضْحَكُ وَكَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَضْحَكُ وَيَسْخَرُكَ وَكَانَ الَّذِي يَصْنَعُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْضَلَ مِنَ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ يَحْيَى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۰۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ یحییٰ بن زکریا روئے تھے اور ہنستے نہ تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہنستے بھی تھے اور روئے بھی تھے اور ان کا یہ طریقہ یحییٰ کے طریقہ سے افضل تھا۔

## چوبیسواں باب

ہمسایہ کا حق

(بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ) ۲۴

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، وَغَدَّابِ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَرْيَازٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَالٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، جَمِيعًا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّالٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : لِي جَارٌ يُؤْذِنِي ؛ فَقَالَ : اِرْحَمَهُ فَقُلْتُ : لَأَرْحِمَهُ اللَّهُ ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ عَنِّي ، قَالَ : فَكَيْفَ هُوَ أَنْ أَدْعُهُ ، فَقُلْتُ : يَفْعَلُ بِي كَذَا وَكَذَا وَيَفْعَلُ بِي دُونَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ كَاشَفْتُهُ انْتَصَفْتُ مِنْهُ ؛ فَقُلْتُ : بَلَى أَرَبِّي عَلَيْهِ فَقَالَ : إِنْ ذَا مِثْلُنِ يَحْسُدُ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِذَا رَأَى نِعْمَةً عَلَى أَحَدٍ فَكَانَ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَ بِلَاءَهُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَهُ عَلَى خَادِمِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ أَشْرَكَ لَيْلَهُ وَأَغَاظَ نَهَارَهُ ، إِنْ رَسُلَ اللَّهُ ﷺ أَنَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : إِنِّي اشْتَرَيْتُ دَارَ ابْنِ بَنِي فَلَانٍ وَإِنْ أَقْرَبَ جِبْرَانِي مِثْبَتِي جَوَارًا مِنْ الْأَرْجُو خَيْرُهُ وَلَا أَمِنْ شَرِّهِ ، قَالَ : فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا عليه السلام وَسَلْمَانَ وَآبَادِرَ . وَتَبَيَّنَتْ آخِرَ وَأَطْلَقَهُ الْمِقْدَادَ . أَنْ يَبْنِيَ دَارَ ابْنِ الْمَسْجِدِ بِأَعْلَى أَصْوَاتِهِمْ يَأْتِيهِ لَإِيمَانٍ لَعَنَ لَمْ يَأْتِمْ جَارُهُ بَوَائِقُهُ فَنَادَوْا بِهَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى كُلِّ أَرْبَعِينَ دَارًا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے کہا کہ میرا ایک ہمسایہ مجھے ستاتا ہے فرمایا اس پر رحم کرو۔ میں نے کہا میں تو رحم نہ کروں گا یہ سن کر حضرت نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں نے اس حالت میں حضرت کو چھوڑنا برا سمجھا۔ میں نے کہا وہ میرے ساتھ آیا ایسا کر لے لے اور ستاتا ہے فرمایا اگر تم نے اس سے انتقام لیا تو کیا برابری کو قائم رکھو گے میں نے کہا میں تو اس پر زیادتی کروں گا فرمایا تو ایسا ہی ہے جیسا خدا فرماتا ہے وہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر پیر جو خدا نے اپنے فضل سے ان کو دیلے ہے۔ جب حاسد لوگ کسی پر نزول رحمت دیکھتے ہیں تو اس کے گھر والوں پر مصیبت نازل کرتے ہیں اور اگر گھر والے نہیں ہوتے تو لوگوں کو مبتلائے بلا کرتے ہیں اور اگر نوکر بھی نہیں ہوتے تو بیچینی سے رات کو جاگتے ہیں اور دن کو غیظ و غضب سے پیچ و تاب کھاتے ہیں۔ حضرت رسول خدا کے پاس انصار میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں نے فلان کو قید میں رکھ کر خریدا ہے میرا حریف پر دوسی ایسا ہے جس سے نہ تو نیکی کی امید ہے اور نہ میں اس

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم پر یہودی نعرانی یا مشرک سلام کرے تو جواب میں کہو علیک۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو جَعْفَرٍ بَيْنَ هِشَامٍ وَمَعَهُ قَوْمٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلُوا عَلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا: إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ قَدْ آذَانَا وَآذَى آلَهُنَا فَأَدْعُهُ وَمَعَهُ قُلُوبُكَتْ عَنْ آلِهِنَا وَتَكُفُّ عَنْ آلِهِ قَالَ: فَبَعَثْتُ أَبُوطَالِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَدَعَاهُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَرِ فِي الْبَيْتِ إِلَّا مُشْرِكًا فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى ثُمَّ جَلَسَ فَحَبَّرَهُ أَبُوطَالِبٌ بِمَا جَاؤُوا بِهِ فَقَالَ: أَوْهَلْ لَكُمْ فِي كَلِمَةٍ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ هَذَا يُؤْذِنُونَ بِهَا الْعَرَبَ وَيَطْأُونَ أَعْنَاقَهُمْ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: نَعَمْ وَمَا هَذِهِ الْكَلِمَةُ؟ فَقَالَ: تَقُولُونَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ: قَوْصُومُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَخَرَجُوا هُرَابًا وَهُمْ يَقُولُونَ: مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْعِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنَّ هَذَا إِلَّا خَيْلَانٌ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ: وَمَنْ هَذَا الْقُرْآنُ ذِي الذِّكْرِ، إِلَى قَوْلِهِ: إِلَّا خَيْلَانٌ،

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہا جو چل قوم قریش کے ساتھ ابو طالب کے پاس آیا اور انھوں نے کہا کہ آپ کے برادر زان نے ہم کو بھی اذیت دی ہے اور ہمارے معبودوں کو بھی پس اسے بلاؤ اور کہو کہ وہ ہمارے معبودوں بڑا کہنے سے باز رہے ہم اس کے خدا کو بڑا کہنے سے باز رہیں گے ابو طالب نے آنحضرت کو بلایا جب آئے تو مشرکوں سے گھر کو بھرا پایا۔ آپ نے فرمایا سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ پھر آپ بیٹھ گئے اور ابو طالب نے ان لوگوں کی خواہش بیان کی۔ فرمایا کیا ان کو رغبت ہے ایسے کلمہ کی طرف جو ان کے لئے موجودہ صورت سے بہتر ہو وہ اس سے عرب پر سرداری کریں گے اور ان کی گردنوں پر سوار ہوں گے ابو جہل نے کہا وہ کلمہ کیلئے ہے فرمایا لا الہ الا اللہ کہو۔ یہ سن کر انھوں نے کان میں انگلیاں دے لیں اور یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے ہم نے تو ملت آخر میں یہ کلمہ سنا ہی نہیں یہ افزائے محض ہے۔ خدا نے ان کے اس قول کو یوں بیان کیلئے ہے۔ ص والقرآن ذی الذکر الی قولہ الا خیلان۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: تَقُولُ فِي الرَّدِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ السَّلَامُ.

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہودی اور نصرانی کے رد سلام کے متعلق فرمایا کہ سلام کہنا چاہئے یعنی

سلام علینا (ہمارے اوپر سلام ہو۔)

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: قُلْتُ

لَوْ كَانَ  
طُ الْأَشَانَةُ  
عَلَيْهِمْ؟  
عَلَيْكَ.

ت کے مشرب  
اسی طرح دوسر  
ت ہو لعنت  
رات اگر جسم  
ہو عائشہ نے کہا  
سنا، جب مرد

بِرَاهِيمَ، عَنْ  
سَلِّمُوا عَلَيْكُمْ

ہے ابتدا رہ سلام

مَعَاةَ قَالَ:  
مُو جَالِسُ كَبَتْ

ہو اور یہودی یا

رَبِّدِينَ مُعَاوِيَةَ

كُ قُلْ عَلَيْكَ



کے شرعے محفوظ ہوں یسٹن کہ حضرت رسول اللہ نے حضرت علی و سلمان اور ابو ذر اور غالباً مقدار کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے مسجد میں ندا کریں کہ جس سے اس کا ہمسایہ امن میں نہیں ہے وہ مومن نہیں ہے چنانچہ ان حضرات نے تین بار ندا کی پھر رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ پڑوس جا لیں گھر بے آگے بچھے اور دائیں بائیں۔

۲۔ عَمْرِو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ أَنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرُ مُضَارٍ وَلَا آئِمٍّ وَحَرَمَةُ الْجَارِ كَحَرَمَةِ أُمِّهِ الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کی ایک تحریر میں مضمون پڑھا کہ رسول اللہ نے ہاجرین و انصار اور ان کے متعلقین اہل مدینہ کی موجودگی میں تحریر فرمایا کہ ہمسایہ مثل انسان کے نفس کے ہے اس کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور ہمسایہ کی عزت اس طرح کر دیجیے اپنی ماں کی کرتے ہو۔ یہ حدیث طولانی ہے جس کو مختصر بیان کیا گیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي رَجَاءَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : حُسْنُ الْجَوَارِيَةِ يَدُ فِي الرِّزْقِ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمسایہ سے نیک برتاؤ رزق بڑھا دیتا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ الْكَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنْ يَمُوتَ لِمَا ذَهَبَ مِنْهُ بِنَامِيْنُ نَادَى يَارَبِّ أَمَا تَرَحَّمْنِي ؟ أَذْهَبَتْ عَيْنِي وَأَذْهَبَتْ ابْنَتِي ؟ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَوْ أَمْسَبْنَا لَا حَبِيبَتُنَا لَكَ حَتَّى أَجْمَعَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمَا وَلَكِنْ تَذَكَّرُ الشَّاءَ الَّتِي دَبَحْتَهَا وَشَوَّيْنَهَا وَأَكَلْتَ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ إِلَى جَانِبِكَ صَائِمٌ لَمْ تَنْلِهِ مِنْهَا شَيْئاً ؟ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ جب یعقوب علیہ السلام کے بیٹے بنیامین کو عزیز معمر نے روک لیا تو انھوں نے بارگاہ الہی میں عرض کی اے میرے رب تو نے میری بصارت سے لی تو نے میرے دونوں بیٹوں کو جدا کر دیا اب بھی مجھ پر رحم نہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا اگر میں ان دونوں کو مار دیتا تو زندہ بھی کر دیتا اور تم سب کو جمع بھی کر دیتا لیکن تم ذرا اپنا

وہ عمل تو یاد کر دے کہ تم نے بکری کو ذبح کیا اسے پکایا اور کھایا اور فلاں شخص تمہارے پڑوس میں روزہ دار تھا تم نے اسے کچھ بھی نہ دیا۔

۵۔ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ : فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَادِي كُلَّ غَدَاةٍ مِنْ مَنْزِلِهِ عَلَى قَرَسَجٍ : أَلَمْ يَأْرَأَ الْعَدَاءُ فَلْيَأْتِ إِلَى يَعْقُوبَ ، وَإِذَا أَمْسَى نَادَى : أَلَمْ يَأْرَأَ الْعِشَاءَ فَلْيَأْتِ إِلَى يَعْقُوبَ .

۵۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد یعقوب اپنے گھر سے ایک میل دور تک یہ ندا کرتے تھے ہر صبح کو جو صبح کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے ایسے ہی شام کو ندا کرتے کہ جو شام کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَشْكُو إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَدْ عَطَاها رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِيْسَةً وَقَالَ : تَعْلَمِي مَا فِيهَا ، فَإِذَا فِيهَا : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوْذِي جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبِيغَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَكَ .

۶۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب فاطمہ علیہا السلام اللہ علیہا رسول اللہ کے پاس کسی امر کی شکایت لے کر آئیں۔ رسول اللہ سلم نے لوح ان کو دے کر فرمایا پڑھو اس میں کیلئے اس میں تحریر تھا کہ جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے۔ اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے جہان کی عزت اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ یا تو کلمہ خیر کہے ورنہ چپ رہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ أَبِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حُسْنُ أَرْزَادَةِ فِي الْأَعْمَارِ وَاعْمَارُ عِمَارَةِ الدِّيَارِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے نیکی کرنا عمر اور آبادی میں زیادتی کا باعث ہے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنِ الشَّهْرِكَانِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حُسْنُ الْجَوَارِعِ مِمَّا يَنْبَغِي فِي الْأَعْمَارِ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے حسن سلوک آبادی اور عمر میں زیادتی کا باعث ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ ضَالِحِ بْنِ حَمْرَةَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَبْدِ صَالِحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : لَيْسَ حَسَنُ الْجَوَارِ كَفَّ الْأَذَى وَلَكِنَّ حَسَنَ الْجَوَارِ صَبْرُكَ عَلَى الْأَذَى .

۹۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے پڑوسی سے اچھا برتاؤ اس کی اذیت سے باز رہنا نہیں بلکہ اس کی اذیت دینے پر صبر کرنا ہے ۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَسَنُ الْجَوَارِ يَقْعُرُ الدِّيَارَ وَيُسَيِّ فِي الْأَعْمَارِ .

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پڑوسی سے اچھا سلوک شہروں کی آبادی اور موت کا تاخیر کا سبب ہے ۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ : وَالْبَيْتُ غَاصُّ بِأَهْلِهِ - اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِثْلًا مَنْ لَمْ يُحْسِنْ مُجَاوَرَةً مَنْ جَاوَرَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جبکہ آپ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ جان لو کہ ہم میں سے نہیں ہے وہ جو اپنے ہمسایہ سے اچھا سلوک نہیں کرتا ۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَ جَارُهُ بِوَأَيْقُنُهُ ، قُلْتُ : وَمَا بِوَأَيْقُنُهُ ؟ قَالَ : ظَلَمَهُ وَعَشَمَهُ .

۱۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کے برائے سے ہمسایہ محفوظ رہے۔ میں نے پوچھا برائے کیلئے؟ نہ سرمایہ ظلم و جور ۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَشَكَا إِلَيْهِ أَدَى مِنْ جَارِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اصْبِرْ ، ثُمَّ آتَاهُ ثَانِيَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : اصْبِرْ ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَشَكَاهُ ثَالِثَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلرَّجُلِ الَّذِي شَكَا : إِذَا كَانَ عِنْدَ زَوَاجِ النَّاسِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَأَخْرِجْ مَدَاعِكَ إِلَى

الطَّرِيقَ حَتَّى يَرَاهُ مَنْ يَرْوُحُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا سَأَلُوكَ فَأَخْبِرْهُمْ قَالَ : فَعَمَلٌ ، فَأَتَاهُ جَارُهُ الْمُؤَذِّي لَهُ  
فَقَالَ لَهُ : رَدَّ مَنَاعَكَ فَلَكَ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَعُودَ .

۱۳۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی، فرمایا: سبر کر، وہ دوسری بار آیا اور پھر  
شکایت کی فرمایا سبر کر، تیسری بار وہ پھر آیا اور شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا جمعہ کے دن جب لوگ نماز جمعہ کو جا رہے ہوں  
تو اپنے گھر کا سامان نکال کر راستہ میں ڈال دے جب لوگ پوچھیں تو اپنا حال ان سے بیان کر اس نے ایسا ہی کیا  
اس کا ستانے والا پڑوسی بھی آیا۔ یہ حال دیکھ کر اس نے کہا: یہ سامان بے کر اپنے گھر جا اب تو میرا برتاؤ ایسا نہ ہلے گا۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ  
الْبَاقِلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْوَصَافِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا آمَنَ بِي مَنْ بَاتَ  
شَبَعَانِ وَجَارُهُ جَائِعٌ ، قَالَ : وَمَا مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ يَبِيتُ [وَأَفِيئُ] جَائِعٌ يَنْظُرُ اللَّهَ إِلَّا : يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر ایمان نہیں لایا وہ جو رات کو ختم سیر ہو کر سوئے اور اس کا ہمسایہ  
سجھو کا ہو اور وہ شہر والے بھی مجھ پر ایمان نہیں لائے جو اس طرح سوئیں کہ ان کے درمیان سجھو کا ہو روز قیامت اللہ  
کی نظر رحمت ان پر نہ ہو گی۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ  
طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مِنَ الْقَوَائِمِ الْقَوَائِمِ الَّتِي تَقْصِمُ الظَّهْرَ جَارُ السَّوِّ : إِنْ رَأَى حَسَنَةً  
أَخْفَاهَا وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بُرا ہمسایہ لوگوں کی پشت کا ٹوڑنے والا ہے اگر نیکی دیکھتا ہے تو  
اسے چھپاتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اسے ظاہر کر دیتا ہے

۱۶۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام  
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَعُودُ بِاللَّهِ مِنْ جَارِ السَّوِّ فِي دَارِ إِفَامَةٍ . تَرَاكَ عَيْنَاهُ وَبَرَاعَكَ قَلْبُهُ : إِنْ  
رَأَى خَيْرًا سَامَهُ وَإِنْ رَأَى شَرًّا سَرَّهُ .

۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس بد ذات پڑوسی سے جو تجھے آنکھوں سے دیکھے  
اور دل میں تجھے رکھے اس صورت سے کہ جب تجھے خوش حال دیکھے تو آزدہ ہو اور جب مصیبت میں دیکھے تو خوش ہو۔

## پچیسواں باب

حد الجوار

(بَابُ حَدِّ الْجَوَارِ) ۲۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ : عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كُلُّ أَرْبَعِينَ دَارًا أَحْبَرَانُ : مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .  
۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس گھر چاروں طرف ہمسایہ میں داخل ہیں۔

۲۔ وَعَنْ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : حَدُّ الْجَوَارِ أَرْبَعُونَ دَارًا مِنْ كُلِّ حَائِبٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمسایہ گھر ہیں ہر طرف سے آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے۔

## چھبیسواں باب

اچھی مصاحبت اور ہم سفر کا حق

(بَابُ) ۲۶

﴿حُسْنُ الصَّحَابَةِ وَحَقُّ الصَّاحِبِ فِي السَّفَرِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ : عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : أَوْصَانِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَحُسْنِ الصَّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبْتَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں نصیحت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی، ادائے امانت کی، صدق گوئی کی، اچھی صحبت کی جس سے ہم نشینی ہو اور توت مرف اللہ ہی سے چاہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ حَمَّادٍ : عَنْ حَرِيزٍ : عَنْ عَبْدِ بْنِ مُسْلِمٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ : مَنْ خَالَطَتْ فَإِنْ اسْتَطَعَتْ أَنْ تَكُونَ بِدَكَ الْعُلَيَّا عَلَيْهِ فَاَفْعَلْ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے ربط مضبوط رکھو تو اگر ممکن ہو کہ تم اپنا ہاتھ نیکی میں اس سے اونچا رکھ سکو تو یہ کرو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ النَّوْفَلِيِّ : عَنِ الشَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا طَحَبَ اثْنَانِ إِلَّا كَانَ أَحَدُهُمَا أَجْرًا وَ أَحَبَّهُمَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَرْفَقَهُمَا بِصَاحِبِهِ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص صاحب ہوں تو عند اللہ زیادہ مستحق اجر اور زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ : عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَقُّ الْمُسَافِرِ أَنْ يُقِيمَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ إِذَا مَرَّ مِنْ ثَلَاثِنَا .

۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کا یہ حق ہے کہ اگر بیمار ہو تو اس کے ساتھی تین شبانہ روز اس کے پاس رہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ : عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ آبَائِهِ عليہم السلام : أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليہ السلام : صَاحِبَ رَجُلًا ذِمِّيًّا فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : أَيَنْ تَرِيدُ يَا عَبْدَ اللَّهِ : فَقَالَ : أُرِيدُ الْكُوفَةَ : فَلَمَّا عَدَلَ الطَّرِيقَ بِالذِّمِّيِّ مَعَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليہ السلام : فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : أَلَسْتَ رَعَمْتَ أَنَّكَ تَرِيدُ الْكُوفَةَ : فَقَالَ لَهُ : بَلَى ، فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : فَقَدْ تَرَكْتَ الطَّرِيقَ : فَقَالَ لَهُ : قَدْ عَلِمْتُ قَالَ فَلَمْ عَدَلْتُ مَعِيَ وَقَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ : فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليہ السلام : هَذَا مِنْ تَمَامِ حُسْنِ الذَّحِيَّةِ أَنْ يُشَيِّعَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ هَبِيئَةً إِذَا فَارَقَهُ وَكَذَلِكَ أَمَرْنَا نَبِيَّنَا ﷺ : فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : هَكَذَا قَالَ : قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ الذِّمِّيُّ : لِأَجْرَمَ إِنَّمَا تَبِعَهُ مَنْ تَبِعَهُ لَا فَعَالِيهِ الْكَرِيمَةِ فَأَنَا أَشْهَدُكَ أَنِّي عَلَى دِينِكَ وَ رَحَعَ الذِّمِّيُّ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليہ السلام : فَلَمَّا عَرَفَهُ أَتَمَّ .

۵۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ ایک کافر ذمی ہمسفر تھا اس نے آپ سے پوچھا آپ کا ارادہ کہاں جانے کا ہے آپ نے کہا کوفہ، جب ذمی نے اپنی منزل کے لئے راستہ چھوڑا تو امیر المؤمنین اس کے ساتھ چلے اس نے کہا آپ تو کوفہ

جلتے تھے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا تو آپ نے اپنا راستہ چھوڑ دیا۔ فرمایا مجھے معلوم ہے اس نے کہا پھر آپ نے کیوں چھوڑا جبکہ میں نے آپ کو بتا دیا تھا فرمایا مصاحبت کی خوبی یہ ہے کہ جب اپنے ساتھی سے جدا ہو تو کچھ دور اس کے ساتھ چلے۔ ہمارے نبی نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ ذی نے کہا ایسا ہی کہیے فرمایا ہاں۔ ذی نے کہا آپ کے پیغمبر کا تابع ہو گا وہ جو ان کے افعال کریمہ کی پیروی کرے۔ آپ گواہ رہئے کہ میں اس بارے میں آپ کے دین پر ہوں پس وہ حضرت کے ساتھ کو غذا آیا اور سنان ہو گیا۔

## ستائیسواں باب باہم خط و کتابت

### (بَابُ التَّكَاتُبِ) ۲۷

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمْعِيًّا، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو دَاكِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: التَّوَاصُلُ بَيْنَ الْأَخْوَانِ فِي الْحَضَرِ التَّرَاوُؤُ فِي الْغَيْبِ التَّكَاتُبُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضر میں اپنے بہائیوں سے ملنا چاہیے اور غرض میں خط و کتابت کرنی چاہیے۔

۲۔ ابْنُ مَجْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: رَدُّ جَوَابِ الْكِتَابِ وَاجِبٌ كَوُجُوبِ رَدِّ السَّلَامِ وَالْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خط کا جواب دینا واجب ہے جیسے سلام کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینے والا خدا اور رسول کے نزدیک بہتر ہے۔

## اٹھائیسواں باب

### النوادر

### ۵ ((بَابُ النَّوَادِرِ)) ۲۸

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ الْوَشَّاءِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ لِحَفَظَائِهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ قَبْضًا إِلَى دَاوِیْنِظَرٍ إِلَى دَاوِیْنِظَرٍ بِالْإِسْمِ وَبِالْوَثْقِ قَالَ: وَلَمْ يَسْطُرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلَهُ بَيْنَ أَصْحَابِهِ قَطُّ وَإِنْ كَانَ لِيَصَافِحَهُ الرَّجُلُ فَمَا يَمْرُكُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يَدُهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْتَارِكَ فَلَمَّا فُتِنُوا لِذَلِكَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا ضَاقَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ قَالَ يَدِي قُتِرَتْ عَنْهَا مِنْ يَدِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ پر یکساں نظر ڈالتے تھے اور صحابہ کے سامنے ہر نہیں پھیلاتے تھے اور جب مصافحہ کرتے تھے تو جب تک دوسرا اپنا ہاتھ نہ کھینچے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے جب صحابہ کو یہ علم ہوا تو وہ اپنا ہاتھ ہٹانے لگے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا فَكَيْفَ وَإِذَا كَانَ غَائِبًا فَسَمِعَهُ .

۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کوئی موجود ہو تو اس کو کنیت سے یاد کرو جب غائب ہو جائے تو اس کا نام خط میں لکھو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْفَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَسَّأَلْهُ عَنْ أُمِّهِ وَأَسْمِ أَبِيهِ وَأَسْمِ قَبِيلَتِهِ وَعَشِيرَتِهِ فَإِنَّ مِنْ حَقِّهِ الْوَاجِبِ وَصِنْتِي الْإِخَاءُ أَنْ يَسَّأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ وَإِلَّا فَانْهَازْهُ مَعْرِفَةَ حَقِّهِ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی برادر مسلم سے دوستی کرو تو اس کا نام اس کے باپ اور خاندان و قبیلہ کا نام معلوم کر دو کہ یہ اس کا حق واجب ہے اور سچی دوستی کے لئے ضروری ہے ورنہ وہ دوستی عमत ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُلَيْكٍ عَنْ قُدَامَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَوْمَ الْجُلَسَاءِ : تَدْرُونَ مَا الْعَجَزُ ؟ قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَقَالَ : الْعَجَزُ ثَلَاثَةٌ أَنْ يَبْدُرَ أَحَدُكُمْ بِطَعَامٍ يَصْنَعُهُ لِصَاحِبِهِ فَيُخْلِفُهُ وَلَا يَأْتِيهِ ، وَالثَّانِي أَنْ يَصْحَبَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ الرَّجُلَ أَوْ يَجَالِسَهُ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْ هُوَ وَمِنْ أَيْنَ هُوَ ، فَيُعَارِفُهُ قَبْلَ أَنْ يَعْلَمَ ذَلِكَ ؛ وَالثَّالِثُ أَنْ يَأْمُرَ النِّسَاءُ بِدَوَاحِدِكُمْ مِنْ أَهْلِهِ فَيَقْبِضِي حَاجَتَهُ وَهِيَ لَمْ تَقْبِضْ حَاجَتَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاسِ : فَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : يَنْحَوِّشُ وَيَمَكُّثُ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعًا .

قَالَ : وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ مِنْ أَعْجَرَ الْعَجْرِ رَجُلًا لَقِيَ رَجُلًا فَاعْجَبَهُ



نَحْوَهُ فَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْ أَسْمِدٍ وَتَسْبِيدٍ وَ مَوْصِعٍ .

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے ہم نشینوں سے فرمایا جلتے ہو بیوقوفی کیلئے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اس کی تین صورتیں ہیں اول یہ کہ جس کو دعوت کے لئے بلایا ہے اس کے کھانے کی تیاری میں جلدی کرے یعنی سامان خرید لائے اور وہ بہانہ خلف و غدر کرے اور اس سے یہ نہ پوچھے کہ کون ہے کہاں کا رہنے والا ہے یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائے۔ تیسرا وہ ہے کہ خود اپنی ضروریات کو پورا کرے اور اس کی بابت اس میں حصہ نہ لے۔ عبد اللہ بن عمرو نے کہا سچ کیا کرنا چاہیے فرمایا ان کاموں میں تاخیر کرے تاکہ دونوں مل جل کر کام کرنے لگیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ بیوقوف وہ ہے کہ جب کسی سے ملے تو یہ نہ پوچھے تیرا نام و نسب کیا ہے اور مقام کہاں ہے۔

۵۔ وَعَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا تَذْهَبِ الْجِسْمَةَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَخِيكَ أَبْقِ مِنْهَا فَإِنْ ذَهَابَتْ ذَهَابَ الْحَيَاءُ .

۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے اور اپنے مسلمان کے درمیان خود داری قائم رکھو اس کا ترک حیا کا ترک ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَبْقُ بِأَخِيكَ كُلَّ الْيَقَعِ فَإِنَّ صِرْعَةَ الْإِسْتِزْسَالِ لَنْ تُسْتَقَالَ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کسی دوست پر پورا پورا بھروسہ نہ کرو ورنہ جو غلطی تم سے ہوگی اس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ وَعُثْمَانَ ابْنِ سُلَيْمَانَ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُصْطَلِ بْنِ عَمْرٍ، وَيُونُسَ بْنِ طَبَّانٍ قَالَا : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اخْتَارُوا إِخْوَانَكُمْ يَخْلُصَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْمَا فِيهِمْ وَالْإِفَاعُزْبُ ثُمَّ اعْزَبْ ثُمَّ اعْزَبْ : مُحَافَظَةٌ عَلَى الصَّلَاةِ فِي مَوَاقِعِهَا وَالْيَزِيرُ بِالْإِخْوَانِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ .

۷۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنے دوستوں کو دو باتوں میں آزماد اگر وہ ان میں ہوں تو خیر۔ ورنہ ان سے الگ رہو اول یہ کہ وہ نمازوں کو وقت پر ادا کرتا ہے دوسرے یہ کہ عسرت و خوش حالی میں اپنے بھائیوں سے نیکی کرتا ہے۔

# انیسواں باب

## بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کی تاکید

### (باب) ۲۹

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَا تَدْعُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَإِنْ كَانَ بَعْدَهُ شِعْرٌ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو کسی حال میں ترک نہ کر د اگرچہ اس کے بعد شعر ہی کیوں نہ لکھنا ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ هَارُونَ مَوْلَى آلِ جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: اَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ أَجْوَدِ كِتَابِكَ وَلَا تَمُدَّ أَلْبَاءَ حَتَّى تَرْفَعَ السَّيْنَ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بہترین خط سے لکھو اور بت کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ سن پڑھی جائے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لَا تَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِفُلَانٍ وَلَا بِأَسْ أَنْ تَكْتُبَ عَلَى ظَهْرِ الْكِتَابِ لِفُلَانٍ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم فلاں کے لئے ہے۔ ہاں یہ لکھنے میں مضائقہ نہیں۔ اگر خط کی پشت پر لکھیں یہ خط فلاں کے لئے یعنی بسم اللہ کے ساتھ نہ لکھو۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا تَكْتُبْ دَاخِلَ الْكِتَابِ: «لِأَبِي فُلَانٍ» وَ«أَكْتُبْ» إِلَى أَبِي فُلَانٍ، وَ«اَكْتُبْ» عَلَى الْعُنْوَانِ «لِأَبِي فُلَانٍ».

لَا يُبِي الْحَسَنُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَرَأَيْتَ إِنِ احْتَجَجْتُ إِلَى مُنْطَلَبٍ وَهُوَ نَصْرَائِي أَنِ اسْلِمَ عَلَيَّ وَ أَدْعُو لَهُ ؟  
قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَنْفَعُهُ دَعَاؤُكَ .

۷۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ اگر مجھے کسی طبیب نصرانی سے ضرورت علاج ہو تو اس پر سلام کروں اور اس کے لئے دعا کروں فرمایا کہ ویسے تمہاری دعا سے فائدہ نہ دے گی۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ  
قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَرَأَيْتَ إِنِ احْتَجَجْتُ إِلَى الطَّبِيبِ وَهُوَ نَصْرَائِي [أَنْ] اسْلِمَ عَلَيَّ  
وَأَدْعُو لَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَنْفَعُهُ دَعَاؤُكَ .

۸۔ ترجمہ اور پرگزرجکا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْفَةَ  
عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَبِلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَيْفَ أَدْعُو لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَائِي . قَالَ :  
تَقُولُ لَهُ : بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي الدُّنْيَا .

۹۔ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا میں یہودی یا نصرانی  
کے لئے کس طرح دعا کروں۔ فرمایا کہ ہرگز نہ کہ دنیا میں تجھے برکت دے۔

۱۰۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ وَهَبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ  
أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مُصَافَحَةِ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَائِي قَالَ : مِنْ قَرَأَ الذُّوبَ فَإِنَّ صَافَحَكَ يَبْدُوهُ  
فَاعْمِلْ بِدَكَ .

۱۰۔ ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہودی یا نصرانی سے مصافحہ کیسے  
کیا جائے فرمایا ہاتھ پر پکڑا رکھ کر اور اگر کھلے ہاتھ سے مصافحہ ہو تو اپنا ہاتھ دھو ڈالو۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكَوْفِيِّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْمَرٍ  
عَنْ خَالِدِ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَلْقَى الدِّمِيَّ فِيمَا فُجِنِي قَالَ : امْسَحْ بِهَا بِالتُّرَابِ  
وَبِالْعَائِطِ قُلْتُ : فَالْثَّائِبُ ؟ قَالَ : اغْسِلْهَا

۴۔ سماع نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی شروع خط میں کسی کا نام لکھے تو کوئی بات نہیں، فرمایا نہیں بلکہ شروع ہی سے اس کا نام اس کی عزت و بزرگی کے لئے لکھا جائے۔

۵۔ عَنْهُ ؛ عَنْ عُمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِالرَّجُلِ فِي الْكِتَابِ قَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ ، ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ ، يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِأَخِيهِ يُكْرِمُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر مکتوب الیہ کا نام شروع خط میں لکھ دیا جائے۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بِنِ الْأَحْمَرِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا بَأْسَ بِأَنْ يَبْدَأَ الرَّجُلُ بِاسْمِ صَاحِبِهِ فِي الصَّحِيفَةِ قَبْلَ اسْمِهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خط کے اندر مت لکھو کہ یہ خط میرے باپ فلاں کے لئے ہے بلکہ آغاز خط میں لکھو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : أَمَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِكِتَابٍ فِي حَاجَةٍ فَكَتَبَ ثُمَّ عَرَّضَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ اسْتِثْنَاءٌ فَقَالَ : كَيْفَ رَجَوْتُمْ أَنْ يَنْتَهَ هَذَا وَلَيْسَ فِيهِ اسْتِثْنَاءٌ؟ انْظُرُوا كُلَّ مَوْضِعٍ لَا يَكُونُ فِيهِ اسْتِثْنَاءٌ فَاسْتَنْوَانِيهِ .

۷۔ ایک شخص نے ایک ضرورت کے لئے خط لکھا اس میں انشاء اللہ تھا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے دیکھ کر فرمایا بغیر انشاء اللہ کے تمہیں حاجت براری کی کبھی امید ہے ہر موقع پر انشاء اللہ لکھنا چاہیے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَائِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ يُتْرَبُ الْكِتَابُ وَقَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ .

۸۔ علی بن علی نے بیان کیا کہ امام رضا علیہ السلام کی تحریر پر میں نے مٹھ چھڑکی ہوئی دیکھی۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ أَنَّهُ رَأَى كُتُبًا لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَتْرَبَةً .

۹۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام لکھنے کے بعد اس کے خشک ہونے سے پہلے اس پر خشک کرنے کے لئے خاک

۱۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک ذی کفر مجھ سے مصافحہ کر لے فرمایا مٹی یا دیوار سے ہاتھ رگڑ دینے پر پوچھا اگر ناصبی مصافحہ کرے تو فرمایا ہاتھ ظاہر کر دو۔

۱۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَسَنِ ، عَنْ مَعْقَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي رَجُلٍ صَافِحَ رَجُلًا مَجْرُوسًا قَالَ يَغِيلُ يَدَهُ وَلَا يَقْضِي

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اگر کوئی مجھ سے مصافحہ کرے تو اپنے ہاتھ دھوے وضو نہ کرے یعنی مصافحہ سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

## بارہواں باب مکاتبت اہل ذمہ

۵ ((بَابُ)) ۱۲  
۵ (مَكَاتِبَةُ أَهْلِ الذِّمَّةِ) ۵

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي نَاطِلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى الْمَجْرُوسِ أَوْ إِلَى الْيَهُودِيِّ أَوْ إِلَى النَّصْرَانِيِّ أَوْ أَنْ يَكُونَ غَايِلًا أَوْ دُهْنَانًا مِنْ عِظْمَاءِ أَهْلِ أَرْضِهِ فَيَكْتُبُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ الْعَظِيمَةِ أَيْدًا بِالْمِلْحِ وَيَسْتَأْمِرُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ وَاسْمًا يَصْنَعُ ذَلِكَ لِكَيْ تَقْضَى حَاجَتُهُ قَالَ : أَمَا أَنْ تَبْدَأَ بِهِ وَلَا وَلَكِنْ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يَكْتُبُ إِلَى كَسْرَى وَقَبَسَرٍ .

۱۔ ابو بصیر نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر مجھے یہودی نصرانی یا مجوسی سے کوئی ضرورت پیش آئے یا کوئی حاکم وقت ہو اور اس زمین کے سرداروں میں سے ہو تو کسی خاص ضرورت میں اس کو خط لکھا جائے تو اس کا فرسے نام سے شروع کر کے اس کو سلام لکھا جائے اپنی اس ضرورت کے تحت جو اس سے پوری کرانی مقصود ہو لکھا یہ درست ہو گا حضرت نے فرمایا کہ ابتداء تو اس کے نام سے نہ کی جائے ہاں خط میں سلام لکھ دیا جائے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ قیسر و کسریٰ کو لکھا کرتے تھے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ الرَّحْلِ جُلٍ يَكْتُبُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ عُظَمَاءِ الْمَجُوسِ فَيَقْدَأُ بِإِسْمِهِ قَبْلَ اسْمِهِ؟  
قَالَ: لَا بَأْسَ إِذَا فَعَلَ لِاخْتِيَارِ الْمَنْفَعَةِ.

۲۔ عبد اللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو کسی بڑے مجوسی حاکم کو لکھے کہ آیا وہ اپنے نام سے پہلے اس کا نام لکھے (فلاں بن فلاں) بولے من فلاں کے)۔ کیا مضائقہ ہے اگر حصول منفعت کے لئے ہو۔

## تیرہواں باب چشم پوشی

### (بَابُ الْإِعْضَاءِ) ۱۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْسُونٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عِنْدَهُ قَوْمٌ يُحَدِّثُهُمْ إِذْ كَرَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَجُلًا فَوْقَ قَوْمِهِ وَشَكَاهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: وَأَنْتَ لَكَ بِأَخِيكَ كَلَامٌ وَأَنْتَ الرَّجُلُ خَالِ الْمُهَذَّبِ!

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ بیٹھے باہن کر رہے تھے ایک نے دوسرے شخص کا ذکر کر کے اس کی برائیاں بیان کیں اور اس کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا دنیا میں کوئی پورا پورا دوست تمہارا ہے (جس کا کوئی فعل دوسرے قابل اعتراض نہ ہو۔ کون ہے جس کے تمام اخلاق عیدہ ہی ہوں) لہذا برا دوسروں کے میسر سے چشم پوشی کی جائے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِلِّيِّ بْنِ عُبَيْسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، وَثَعْلَبَةَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عِلِّيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَا تُفَيْشِ النَّاسَ فَنَبْطِئُ بِكَ وَلَا صَدِيقِي.

۲۔ فرمایا حضرت ابو بصیر نے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کے حالات کا کھوج نہ لگاؤ ورنہ بغیر دوست کے جاؤ گے۔

# چودہواں باب

نادر

۱۴ (باب نادر)

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمَلَاءِ بْنِ الْقَضَائِلِ ، وَ خَمَادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : انْظُرْ قَلْبَكَ فَإِذَا انْكَرَ صَاحِبَكَ فَإِنَّ أَحَدَكُمَا قَدْ أَخَذَتْ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں غور کرو اگر تمہارا دوست تم سے بیزار ہے تو فرور تم میں سے کسی ایک نے کوئی کام کیا ہے جو بیزاری کا باعث ہوا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ نُحَيْشٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلًا يُسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : الرَّجُلُ يَقُولُ : أَوْدُكَ ، فَكَتَبَ أَعْلَمُ أَنَّهُ يُوَدُّ بِي ؟ فَقَالَ : امْنَحِ قَلْبَكَ فَإِنْ كُنْتَ تُوَدُّهُ فَإِنَّهُ يُوَدُّكَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ پس میں کیسے جانوں کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے فرمایا تم اپنے دل میں غور کرو اگر تم اس کو دوست رکھتے ہو تو وہ بھی تمہیں دوست رکھتا ہوگا۔

۳۔ أَبُو بَكْرٍ الْحَبَّالُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَطَّانِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : حَدَّثَنَا مَسْعُودَةُ بْنُ الْبَسَجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنِّي وَاللَّهِ لَا حُبَّكَ فَأَطْرَقَ لَمْ رَقَعَ رَأْسُهُ فَقَالَ : صَدَقْتَ يَا أَبَا بَشِيرٍ سَلْ قَلْبَكَ عَمَّا لَكَ فِي قَلْبِي مِنْ حُبِّكَ ، فَقَدْ أَعْلَمَنِي قَلْبِي عَمَّا لِي فِي قَلْبِكَ .

۳۔ سعدہ نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ کو دوست رکھتا ہوں حضرت نے سر ہکا لیا پھر سر اٹھا کر کہا۔ اے ابوالبشر تم نے سچ کہا۔ اپنے دل سے دھچکو کہ میرے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو میرا دل بتائے گا کہ تمہارا دل میں میری کتنی محبت ہے۔





۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب کوئی اس سے ملے تو اس کو سلام کرے اور جب بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب غائب ہو تو صاف دل سے اس کا ہمدرد رہے اور جب کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ، دوسرا کہے یرحمک اللہ۔ وہ جواب میں کہے یہدیکم اللہ ویصلی بالکم، اھ یہ بھی فرض ہے کہ جب بندہ مومن دعوت وغیرہ میں بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازے کی شایعت کرے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا عَاطَسَ الرَّجُلُ فَمَسِينَتُهُ وَلَوْ كَانَ مِنْ ذَوَا جَرِيرَةٍ ، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : وَأَوْمِنَ وَذَاهُ الْبَحْرِ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کئی چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہو اگرچہ جویرہ کے اس پار ہو اور اگر تم ایک کشتی میں ہو اور دوسرا دوسری کشتی میں ہو اور بیچ میں ٹاپو ہو اور دوسری روایت میں ہے اگر وہ دریا کے کنارہ پر ہو۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَجَّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُنْثَرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ ، وَمُعَمَّرِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَابْنِ رِثَابٍ قَالُوا : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا عَاطَسَ رَجُلٌ فَمَسِينَتُهُ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ شَيْئًا حَتَّى اتَّبَعُوهُ قَالُوا : سُبْحَانَ اللَّهِ أَلَا تَمْنُمُ إِنَّ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ أَنْ يَعُودَهُ إِذَا اسْتَكَاوَأَنْ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَا وَأَنْ يَشْهَدَهُ إِذَا مَاتَ وَأَنْ يُسَمِّنَهُ إِذَا عَاطَسَ .

۳۔ راویوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کو چھینک آئی، ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا سبحان اللہ تم نے یرحمک اللہ کیوں نہ کہا، مسلمانوں کا مسلمانوں پر حق ہے کہ جب مریض ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور جب اسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقُلْتُ لَهُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ . ثُمَّ عَاطَسَ . فَقُلْتُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ ثُمَّ عَاطَسَ فَقُلْتُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَقُلْتُ لَهُ : جُمِلْتَ فِدَاكَ إِذَا عَاطَسَ مِثْلَكَ تَقُولُ لَهُ كَمَا يَقُولُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ؟ أَوْ كَمَا تَقُولُ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَلَيْسَ تَقُولُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ؟ قُلْتُ : بَلَى قَالَ : اِرْحَمِ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ ؟ قَالَ بَلَى وَقَدْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَحِمَهُ وَإِنَّمَا صَلَوَاتُنَا عَلَيْهِ رَحْمَةٌ لَنَا وَوَقْرَةٌ .

دالتے تھے اور فرماتے تھے اس میں مضائقہ نہیں۔

## تیسواں باب مکتوب کاغذ کے جلانے کی نہی

(باب) ۳۰

(التَّهْنِي عَنْ اخْرَاقِ الْقَرَّاطِيسِ الْمَكْتُوبَةِ) \*

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ الْقَرَّاطِيسِ تَجْمَعُ هَلْ تُحَرَّقُ بِالنَّارِ وَفِيهَا شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا، تَغْسَلُ بِالْمَاءِ أَوْ لَا قَبْلَ.

۱۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب کسی نے ایسے کاغذوں کے جلانے کے لئے پوچھا جس میں ذکر اللہ ہو فرمایا ایسا نہ کرو۔ جلانے سے پہلے جہاں جہاں اسمائے الہیہ ہوں انہیں دھو ڈالو۔

۲۔ عَمْرُو بْنُ عَاقِلٍ، عَنْ أَبِي الْوَثَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَا تُحَرِّقُوا الْقَرَّاطِيسَ وَلَكِنْ امْحَوْهَا وَخَرِّقُوهَا.

۲۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ کاغذات کو جلاؤ مت بلکہ جہاں جہاں ذکر خدا ہو اسے مٹا دو اور پھر انہیں پھاڑ ڈالو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ رُذَاةَ قَالَ: سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الْأَسْمَاءِ وَالْأَسْمَاءِ اللَّهُ يَمْحُوهُ الرَّجُلُ بِالثَّقَلِ قَالَ: امْحُوهُ بِأَطْيَرِ مَا تَجِدُونَ.

۳۔ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جن کاغذ پر اسمائے الہیہ ہوں انہیں تھوک سے مٹا دے فرمایا جو چیز پاک سے پاک نظر آئے اس سے مٹاؤ بیسے پانی، عرق، گلاب وغیرہ۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ، عَنْ التَّوْقَلِيِّ، عَنْ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: امْحُوا كِتَابَ اللَّهِ [تَعَالَى] وَذِكْرَهُ بِأَطْيَرِ مَا تَجِدُونَ. وَنَهَى أَنْ يُحَرَّقَ كِتَابُ اللَّهِ وَنَهَى أَنْ يُمَحَى بِالْأَقْلَامِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ آیات قرآنی کو پاک چیز سے دھوؤ اور کتاب اللہ کے جلانے کی نہی فرمائی اور تم سے کاٹ دینے کو بھی منع فرمایا۔

۵۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ نَجْوَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الظُّهُورِ النَّبِيِّ فِيهَا ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : اَعْمِلْهَا .

۵۔ کسی نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ خطوں کی پشت پر جو ذکر خدا ہو اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا اسے دھو ڈالو۔

تَمَّ كِتَابُ الْعَشْرَةِ لِلَّهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى نَجْوَى وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ .

تمام شد

مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۰ء